صحائفِ حکمت اور زبور

اصل عبرانی متن سے نیا اُردو ترجمہ

ناشرین

جیولنِکس ریسورس کنسلٹینٹس

بار ______________ دوم
تعداد ______________ دس ہزار

۲۰۱۵ء

The Wisdom Books and Psalms. Job-Song of Songs in Modern Urdu
Translated from the Original Hebrew
Urdu Geo Version (UGV)

© 2010 Geolink Resource Consultants, LLC

Published by
Geolink Resource Consultants, LLC
10307 W. Broadstreet, #169, Glen Allen, Virginia
23060, United States of America

http://urdugeoversion.com

جملہ حقوق بحق ناشرین، جیولنک ریسورس کنسلٹینٹس، ایل ایل سی محفوظ ہیں۔

جیولنک ریسورس کنسلٹینٹس نے مکتبۂ جدید پریس، لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔

فہرستِ کتب

صحائفِ حکمت اور زبور

ایوب	7	واعظ	208
زبور	49	غزلُ الغزلات	221
امثال	170		

حرفِ آغاز

عزیز قاری! آپ کے ہاتھ میں کتابِ مقدّس کا نیا اُردو ترجمہ ہے۔ یہ الٰہی کتاب انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اِس میں انسان کے ساتھ اللہ کی محبت اور اُس کے لئے اُس کی مرضی اور منشا کا اظہار ہے۔

کتابِ مقدّس پرانے اور نئے عہد نامے کا مجموعہ ہے۔ پرانا عہد نامہ توریت، تاریخی صحائف، حکمت اور زبور کے صحائف، اور انبیا کے صحائف پر مشتمل ہے۔ نیا عہد نامہ انجیلِ مقدّس کا پاک کلام ہے۔

پرانے عہد نامے کی اصل زبان عبرانی اور ارامی اور نئے عہد نامے کی یونانی ہے۔ زیرِ نظر متن اِن زبانوں کا براہِ راست ترجمہ ہے۔ مترجم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اصل زبانوں کا صحیح صحیح مفہوم ادا کرے۔

پاک کلام کے تمام مترجمین کو دو سوالوں کا سامنا ہے: پہلا یہ کہ اصل متن کا صحیح صحیح ترجمہ کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ جس زبان میں ترجمہ کرنا مقصود ہو اُس کی خوب صورتی اور چاشنی بھی برقرار رہے اور پاک متن کے ساتھ وفاداری بھی متاثر نہ ہو۔ چنانچہ ہر مترجم کو فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کہاں تک وہ لفظ بلفظ ترجمہ کرے اور کہاں تک اُردو زبان کی صحت، خوب صورتی اور چاشنی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قدرے آزادانہ ترجمہ کرے۔ مختلف ترجموں میں جو بعض اوقات تھوڑا بہت فرق نظر آتا ہے اُس کا یہی سبب ہے کہ ایک مترجم اصل الفاظ کا زیادہ پابند رہا ہے جبکہ دوسرے نے مفہوم کو ادا کرنے میں اُردو زبان کی رعایت کر کے قدرے آزاد طریقے سے مطلب کو ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس ترجمے میں جہاں تک ہو سکا اصل زبان کے قریب رہنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ سرخیاں اور عنوانات متن کا حصہ نہیں ہیں۔ اُن کو محض قاری کی سہولت کی خاطر دیا گیا ہے۔

چونکہ اصل زبانوں میں انبیا کے لئے عزت کے وہ القاب استعمال نہیں کئے گئے جن کا آج کل رواج ہے، اِس لئے الہامی متن کے احترام کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے ترجمے میں القاب کا اضافہ کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔

کتابِ مقدّس میں مذکور جواہرات کا ترجمہ جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق کیا گیا ہے۔

چونکہ وقت کے ساتھ ساتھ ناپ تول کی مقداریں قدرے بدل گئیں اِس لئے ترجمے میں اُن کی ادائیگی میں خاص مشکل پیش آئی۔

جہاں روح کا لفظ صیغہ مذکر میں ادا کیا گیا ہے وہاں اُس سے مراد روح القدس یعنی خدا کا روح ہے۔ جب وہ اَور معنوں میں مستعمل ہے تب معمول کے مطابق صیغہ مؤنث استعمال ہوا ہے۔

انجیلِ مقدّس میں بپتسمہ دینے کا لغوی مطلب غوطہ دینا ہے۔ جس شخص کو بپتسمہ دیا جاتا ہے اُسے پانی میں غوطہ دیا جاتا ہے۔

باری تعالیٰ کے فضل سے کتابِ مقدّس کے کئی اُردو ترجمے دست یاب ہیں۔ اِن سب کا مقصد یہی ہے کہ اصل زبان کا مفہوم ادا کیا جائے۔ اِن کا آپس میں مقابلہ نہیں ہے بلکہ مختلف ترجموں کا ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ کرنے سے اصلی زبان کے مفہوم کی گہرائی اور وسعت سامنے آتی ہے اور یوں مختلف ترجمے مل کر کلامِ مقدّس کی پوری تفہیم میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

اللہ کرے کہ یہ ترجمہ بھی اُس کے زندہ کلام کا مطلب اور مقصد اور اُس کی وسعت اور گہرائی کو زیادہ صفائی سے سمجھنے میں مدد کا باعث بنے۔

ناشرین

ایوب

ایوب کی دین داری

1 ملکِ عُوض میں ایک بے الزام آدمی رہتا تھا جس
کا نام ایوب تھا۔ وہ سیدھی راہ پر چلتا، اللہ کا
خوف مانتا اور ہر بُرائی سے دُور رہتا تھا۔ 2 اُس کے
سات بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ 3 ساتھ ساتھ
اُس کے بہت مال مویشی تھے: 7,000 بھیڑ بکریاں،
3,000 اونٹ، بَیلوں کی 500 جوڑیاں اور 500
گدھیاں۔ اُس کے بے شمار نوکر نوکرانیاں بھی تھے۔
غرض مشرق کے تمام باشندوں میں اِس آدمی کی حیثیت
سب سے بڑی تھی۔
4 اُس کے بیٹوں کا دستور تھا کہ باری باری اپنے
گھروں میں ضیافت کریں۔ اِس کے لئے وہ اپنی تین
بہنوں کو بھی اپنے ساتھ کھانے اور پینے کی دعوت دیتے
تھے۔ 5 ہر دفعہ جب ضیافت کے دن اختتام تک پہنچتے
تو ایوب اپنے بچوں کو بُلا کر اُنہیں پاک صاف کر دیتا اور
صبح سویرے اُٹھ کر ہر ایک کے لئے بھسم ہونے والی
ایک ایک قربانی پیش کرتا۔ کیونکہ وہ کہتا تھا، ”ہو سکتا
ہے میرے بچوں نے گناہ کر کے دل میں اللہ پر لعنت کی
ہو۔“ چنانچہ ایوب ہر ضیافت کے بعد ایسا ہی کرتا تھا۔

ایوب کے کردار پر الزام

6 ایک دن فرشتے[a] اپنے آپ کو رب کے حضور
پیش کرنے آئے۔ ابلیس بھی اُن کے درمیان موجود تھا۔
7 رب نے ابلیس سے پوچھا، ”تُو کہاں سے آیا ہے؟“
ابلیس نے جواب دیا، ”مَیں دنیا میں اِدھر اُدھر گھومتا
پھرتا رہا۔“
8 رب بولا، ”کیا تُو نے میرے بندہ ایوب پر توجہ
دی؟ دنیا میں اُس جیسا کوئی اَور نہیں۔ کیونکہ وہ بے الزام
ہے، وہ سیدھی راہ پر چلتا، اللہ کا خوف مانتا اور ہر بُرائی
سے دُور رہتا ہے۔“
9 ابلیس نے رب کو جواب دیا، ”بے شک، لیکن
کیا ایوب یوں ہی اللہ کا خوف مانتا ہے؟ 10 تُو نے تو
اُس کے، اُس کے گھرانے کے اور اُس کی تمام ملکیت
کے اردگرد حفاظتی باڑ لگائی ہے۔ اور جو کچھ اُس کے
ہاتھ نے کیا اُس پر تُو نے برکت دی، نتیجے میں اُس کی
بھیڑ بکریاں اور گائے بَیل پورے ملک میں پھیل گئے

---

[a] لفظی ترجمہ: اللہ کے فرزند۔

ہیں۔ 11 لیکن وہ کیا کرے گا اگر تُو اپنا ہاتھ ذرا بڑھا کر
سب کچھ تباہ کرے جو اُسے حاصل ہے۔ تب وہ تیرے
منہ پر ہی تجھ پر لعنت کرے گا۔“
12 رب نے ابلیس سے کہا، ”ٹھیک ہے، جو کچھ بھی
اُس کا ہے وہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اُس کے بدن
کو ہاتھ نہ لگانا۔“ ابلیس رب کے حضور سے چلا گیا۔
13 ایک دن ایوب کے بیٹے بیٹیاں معمول کے
مطابق ضیافت کر رہے تھے۔ وہ بڑے بھائی کے گھر
میں کھانا کھا رہے اور مَے پی رہے تھے۔ 14 اچانک
ایک قاصد ایوب کے پاس پہنچ کر کہنے لگا، ”بَیل کھیت
میں ہل چلا رہے تھے اور گدھیاں ساتھ والی زمین پر چر
رہی تھیں 15 کہ سبا کے لوگوں نے ہم پر حملہ کر کے
سب کچھ چھین لیا۔ اُنہوں نے تمام ملازموں کو تلوار
سے مار ڈالا، صرف مَیں ہی آپ کو یہ بتانے کے لئے بچ
نکلا ہوں۔“
16 وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ ایک اَور قاصد
پہنچا جس نے اطلاع دی، ”اللہ کی آگ نے آسمان سے
گر کر آپ کی تمام بھیڑ بکریوں اور ملازموں کو بھسم
کر دیا۔ صرف مَیں ہی آپ کو یہ بتانے کے لئے بچ
نکلا ہوں۔“
17 وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ تیسرا قاصد پہنچا۔ وہ
بولا، ”بابل کے کسدیوں نے تین گروہوں میں تقسیم ہو
کر ہمارے اونٹوں پر حملہ کیا اور سب کچھ چھین لیا۔ تمام
ملازموں کو اُنہوں نے تلوار سے مار ڈالا، صرف مَیں ہی
آپ کو یہ بتانے کے لئے بچ نکلا ہوں۔“
18 وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ چوتھا قاصد پہنچا۔
اُس نے کہا، ”آپ کے بیٹے بیٹیاں اپنے بڑے بھائی
کے گھر میں کھانا کھا رہے اور مَے پی رہے تھے 19 کہ
اچانک ریگستان کی جانب سے ایک زور دار آندھی آئی جو
گھر کے چاروں کونوں سے یوں ٹکرائی کہ وہ جوانوں پر گر
پڑا۔ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ صرف مَیں ہی آپ
کو یہ بتانے کے لئے بچ نکلا ہوں۔“
20 یہ سب کچھ سن کر ایوب اُٹھا۔ اپنا لباس پھاڑ
کر اُس نے اپنے سر کے بال مُنڈوائے۔ پھر اُس نے
زمین پر گر کر اوندھے منہ رب کو سجدہ کیا۔ 21 وہ بولا،
”مَیں ننگی حالت میں ماں کے پیٹ سے نکلا اور ننگی
حالت میں کوچ کر جاؤں گا۔ رب نے دیا، رب نے لیا،
رب کا نام مبارک ہو!“
22 اِس سارے معاملے میں ایوب نے نہ گناہ کیا، نہ
اللہ کے بارے میں کفر بکا۔

ایوب پر بیماری کا حملہ

2 ایک دن فرشتے[a] دوبارہ اپنے آپ کو رب کے
حضور پیش کرنے آئے۔ ابلیس بھی اُن کے
درمیان موجود تھا۔ 2 رب نے ابلیس سے پوچھا، ”تُو
کہاں سے آیا ہے؟“ ابلیس نے جواب دیا، ”مَیں دنیا
میں اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا رہا۔“ 3 رب بولا، ”کیا تُو نے
میرے بندے ایوب پر توجہ دی؟ زمین پر اُس جیسا کوئی
اَور نہیں۔ وہ بےالزام ہے، وہ سیدھی راہ پر چلتا، اللہ کا
خوف مانتا اور ہر بُرائی سے دُور رہتا ہے۔ ابھی تک وہ
اپنے بےالزام کردار پر قائم ہے حالانکہ تُو نے مجھے اُسے
بلاوجہ تباہ کرنے پر اُکسایا۔“
4 ابلیس نے جواب دیا، ”کھال کا بدلہ کھال ہی ہوتا
ہے! انسان اپنی جان کو بچانے کے لئے اپنا سب کچھ

[a] لفظی ترجمہ: اللہ کے فرزند۔

دے دیتا ہے۔ 5 لیکن وہ کیا کرے گا اگر تُو اپنا ہاتھ ذرا
بڑھا کر اُس کا جسم[a] چھو دے؟ تب وہ تیرے منہ پر ہی
تجھ پر لعنت کرے گا۔“
6 رب نے ابلیس سے کہا، ”ٹھیک ہے، وہ تیرے
ہاتھ میں ہے۔ لیکن اُس کی جان کو مت چھیڑنا۔“
7 ابلیس رب کے حضور سے چلا گیا اور ایوب کو ستانے
لگا۔ چاند سے لے کر تلوے تک ایوب کے پورے
جسم پر بدترین قسم کے پھوڑے نکل آئے۔ 8 تب
ایوب راکھ میں بیٹھ گیا اور ٹھیکرے سے اپنی جِلد کو
کھرچنے لگا۔
9 اُس کی بیوی بولی، ”کیا تُو اب تک اپنے بےالزام
کردار پر قائم ہے؟ اللہ پر لعنت کر کے دم چھوڑ دے!“
10 لیکن اُس نے جواب دیا، ”تُو احمق عورت کی سی
باتیں کر رہی ہے۔ اللہ کی طرف سے بھلائی تو ہم قبول
کرتے ہیں، تو کیا مناسب نہیں کہ اُس کے ہاتھ سے
مصیبت بھی قبول کریں؟“ اِس سارے معاملے میں
ایوب نے اپنے منہ سے گناہ نہ کیا۔

ایوب کے تین دوست

11 ایوب کے تین دوست تھے۔ اُن کے نام اِلی
فز تیمانی، بِلدد سوخی اور ضوفر نعماتی تھے۔ جب اُنہیں
اطلاع ملی کہ ایوب پر یہ تمام آفت آ گئی ہے تو ہر ایک
اپنے گھر سے روانہ ہوا۔ اُنہوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ
اکٹھے افسوس کرنے اور ایوب کو تسلی دینے جائیں گے۔
12 جب اُنہوں نے دُور سے اپنی نظر اُٹھا کر ایوب کو
دیکھا تو اُس کی اِتنی بُری حالت تھی کہ وہ پہچانا نہیں جاتا
تھا۔ تب وہ زار و قطار رونے لگے۔ اپنے کپڑے پھاڑ
کر اُنہوں نے اپنے سروں پر خاک ڈالی۔ 13 پھر وہ اُس
کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئے۔ سات دن اور سات رات
وہ اِسی حالت میں رہے۔ اِس پورے عرصے میں اُنہوں
نے ایوب سے ایک بھی بات نہ کی، کیونکہ اُنہوں نے
دیکھا کہ وہ شدید درد کا شکار ہے۔

ایوب کی آہ و زاری

3 تب ایوب بول اُٹھا اور اپنے جنم دن پر لعنت
کرنے لگا۔ 2 اُس نے کہا،
3 ”وہ دن مٹ جائے جب مَیں نے جنم لیا، وہ
رات جس نے کہا، ’پیٹ میں لڑکا پیدا ہوا ہے!‘ 4 وہ
دن اندھیرا ہی اندھیرا ہو جائے، ایک کرن بھی اُسے
روشن نہ کرے۔ اللہ بھی جو بلندیوں پر ہے اُس کا خیال
نہ کرے۔ 5 تاریکی اور گھنا اندھیرا اُس پر قبضہ کرے،
کالے کالے بادل اُس پر چھائے رہیں، ہاں وہ روشنی سے
محروم ہو کر سخت دہشت زدہ ہو جائے۔ 6 گھنا اندھیرا
اُس رات کو چھین لے جب مَیں ماں کے پیٹ میں
پیدا ہوا۔ اُسے نہ سال، نہ کسی مہینے کے دنوں میں شمار
کیا جائے۔ 7 وہ رات بانجھ رہے، اُس میں خوشی کا نعرہ
نہ لگایا جائے۔ 8 جو دنوں پر لعنت بھیجتے اور لِویاتان
اژدہے کو تحریک میں لانے کے قابل ہوتے ہیں وہی
اُس رات پر لعنت کریں۔ 9 اُس رات کے دُھندلکے
میں ٹمٹمانے والے ستارے بجھ جائیں، فجر کا انتظار کرنا
بےفائدہ ہی رہے بلکہ وہ رات طلوعِ صبح کی پلکیں[b]
بھی نہ دیکھے۔ 10 کیونکہ اُس نے میری ماں کو مجھے جنم
دینے سے نہ روکا، ورنہ یہ تمام مصیبت میری آنکھوں
سے چھپی رہتی۔

[a] لفظی ترجمہ: گوشت پوست اور ہڈیاں۔
[b] پلکوں سے مراد پہلی کرنیں ہے۔

11 مَیں پیدائش کے وقت کیوں مر نہ گیا، ماں
کے پیٹ سے نکلتے وقت جان کیوں نہ دے دی؟
12 ماں کے گھٹنوں نے مجھے خوش آمدید کیوں کہا، اُس
کی چھاتیوں نے مجھے دودھ کیوں پلایا؟ 13 اگر یہ نہ ہوتا
تو اِس وقت مَیں سکون سے لیٹا رہتا، آرام سے سویا
ہوتا۔ 14 مَیں اُن ہی کے ساتھ ہوتا جو پہلے بادشاہ اور
دنیا کے مشیر تھے، جنہوں نے کھنڈرات از سرِ نو تعمیر
کئے۔ 15 مَیں اُن کے ساتھ ہوتا جو پہلے حکمران تھے
اور اپنے گھروں کو سونے چاندی سے بھر لیتے تھے۔
16 مجھے ضائع ہو جانے والے بچے کی طرح کیوں نہ
زمین میں دبا دیا گیا؟ مجھے اُس بچے کی طرح کیوں نہ دفنایا
گیا جس نے کبھی روشنی نہ دیکھی؟ 17 اُس جگہ بےدین
اپنی بےلگام حرکتوں سے باز آتے اور وہ آرام کرتے ہیں
جو تگ و دَو کرتے کرتے تھک گئے تھے۔ 18 وہاں
قیدی اطمینان سے رہتے ہیں، اُنہیں اُس ظالم کی آواز
نہیں سننی پڑتی جو اُنہیں جیتے جی ہانکتا رہا۔ 19 اُس جگہ
چھوٹے اور بڑے سب برابر ہوتے ہیں، غلام اپنے مالک
سے آزاد رہتا ہے۔

20 اللہ مصیبت زدوں کو روشنی اور شکستہ دلوں کو
زندگی کیوں عطا کرتا ہے؟ 21 وہ تو موت کے انتظار میں
رہتے ہیں لیکن بےفائدہ۔ وہ کھود کھود کر اُسے یوں
تلاش کرتے ہیں جس طرح کسی پوشیدہ خزانے کو۔ 22 اگر
اُنہیں قبر نصیب ہو تو وہ باغ باغ ہو کر جشن مناتے
ہیں۔ 23 اللہ اُس کو زندہ کیوں رکھتا جس کی نظروں سے
راستہ اوجھل ہو گیا ہے اور جس کے چاروں طرف اُس
نے باڑ لگائی ہے۔ 24 کیونکہ جب مجھے روٹی کھانی ہے
تو ہائے ہائے کرتا ہوں، میری آہیں پانی کی طرح منہ
سے پھوٹ نکلتی ہیں۔ 25 جس چیز سے مَیں ڈرتا تھا وہ
مجھ پر آئی، جس سے مَیں خوف کھاتا تھا اُس سے میرا
واسطہ پڑا۔ 26 نہ مجھے اطمینان ہوا، نہ سکون یا آرام بلکہ
مجھ پر بےچینی غالب آئی۔“

اِلی فز: انسان اللہ کے حضور راست نہیں ٹھہر سکتا

4 یہ کچھ سن کر اِلی فز تیمانی نے جواب دیا،
2 ”کیا تجھ سے بات کرنے کا کوئی فائدہ ہے؟
تُو تو یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن دوسری طرف کون
اپنے الفاظ روک سکتا ہے؟ 3 ذرا سوچ لے، تُو نے
خود بہتوں کو تربیت دی، کئی لوگوں کے تھکے ماندے
ہاتھوں کو تقویت دی ہے۔ 4 تیرے الفاظ نے ٹھوکر
کھانے والے کو دوبارہ کھڑا کیا، ڈگمگاتے ہوئے گھٹنے تُو
نے مضبوط کئے۔ 5 لیکن اب جب مصیبت تجھ پر آ
گئی تو تُو اُسے برداشت نہیں کر سکتا، اب جب خود
اُس کی زد میں آ گیا تو تیرے رونگٹے کھڑے ہو گئے
ہیں۔ 6 کیا تیرا اعتماد اِس پر منحصر نہیں ہے کہ تُو اللہ
کا خوف مانے، تیری اُمید اِس پر نہیں کہ تُو بےالزام
راہوں پر چلے؟

7 سوچ لے، کیا کبھی کوئی بےگناہ ہلاک ہوا ہے؟
ہرگز نہیں! جو سیدھی راہ پر چلتے ہیں وہ کبھی رُوئے
زمین پر سے مٹ نہیں گئے۔ 8 جہاں تک مَیں نے
دیکھا، جو ناانصافی کا ہل چلائے اور نقصان کا بیج بوئے
وہ اِس کی فصل کاٹتا ہے۔ 9 ایسے لوگ اللہ کی ایک
پھونک سے تباہ، اُس کے قہر کے ایک جھونکے سے
ہلاک ہو جاتے ہیں۔ 10 شیر ببر کی دہاڑیں خاموش ہو
گئیں، جوان شیر کے دانت جھڑ گئے ہیں۔ 11 شکار نہ
ملنے کی وجہ سے شیر ہلاک ہو جاتا اور شیرنی کے بچے
پراگندہ ہو جاتے ہیں۔

12 ایک بار ایک بات چوری چھپے میرے پاس پہنچی،
اُس کے چند الفاظ میرے کان تک پہنچ گئے۔ 13 رات کو
ایسی رویائیں پیش آئیں جو اُس وقت دیکھی جاتی ہیں جب
انسان گہری نیند سویا ہوتا ہے۔ اِن سے مَیں پریشان کن
خیالات میں مبتلا ہوا۔ 14 مجھ پر دہشت اور تھرتھراہٹ
غالب آئی، میری تمام ہڈیاں لرز اُٹھیں۔ 15 پھر میرے
چہرے کے سامنے سے ہَوا کا جھونکا گزر گیا اور میرے
تمام رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ 16 ایک ہستی میرے
سامنے کھڑی ہوئی جسے مَیں پہچان نہ سکا، ایک شکل
میری آنکھوں کے سامنے دکھائی دی۔ خاموشی تھی، پھر
ایک آواز نے فرمایا، 17 'کیا انسان اللہ کے حضور
راست باز ٹھہر سکتا ہے، کیا انسان اپنے خالق کے
سامنے پاک صاف ٹھہر سکتا ہے؟' 18 دیکھ، اللہ اپنے
خادموں پر بھروسا نہیں کرتا، اپنے فرشتوں کو وہ احمق
ٹھہراتا ہے۔ 19 تو پھر وہ انسان پر کیوں بھروسا رکھے
جو مٹی کے گھر میں رہتا، ایسے مکان میں جس کی بنیاد
خاک پر ہی رکھی گئی ہے۔ اُسے پتنگے کی طرح کچلا جاتا
ہے۔ 20 صبح کو وہ زندہ ہے لیکن شام تک پاش پاش ہو
جاتا، ابد تک ہلاک ہو جاتا ہے، اور کوئی بھی دھیان نہیں
دیتا۔ 21 اُس کے خیمے کے رسّے ڈھیلے کرو تو وہ حکمت
حاصل کئے بغیر انتقال کر جاتا ہے۔

اللہ کی تادیب تسلیم کر

5 بے شک آواز دے، لیکن کون جواب دے گا؟
کوئی نہیں! مقدسین میں سے تُو کس کی طرف
رجوع کر سکتا ہے؟ 2 کیونکہ احمق کی رنجیدگی اُسے مار
ڈالتی، سادہ لوح کی سرگرمی اُسے موت کے گھاٹ اُتار
دیتی ہے۔ 3 مَیں نے خود ایک احمق کو جڑ پکڑتے دیکھا،
لیکن مَیں نے فوراً ہی اُس کے گھر پر لعنت بھیجی۔
4 اُس کے فرزند نجات سے دُور رہتے۔ اُنہیں شہر
کے دروازے میں روندا جاتا ہے، اور بچانے والا کوئی
نہیں۔ 5 بھوکے اُس کی فصل کھا جاتے، کانٹےدار باڑوں
میں محفوظ مال بھی چھین لیتے ہیں۔ پیاسے افراد ہانپتے
ہوئے اُس کی دولت کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ 6 کیونکہ
بُرائی خاک سے نہیں نکلتی اور دُکھ درد مٹی سے نہیں
پھوٹتا 7 بلکہ انسان خود اِس کا باعث ہے، دُکھ درد اُس
کی وراثت میں ہی پایا جاتا ہے۔ یہ اِتنا یقینی ہے جتنا یہ
کہ آگ کی چنگاریاں اوپر کی طرف اُڑتی ہیں۔

8 لیکن اگر مَیں تیری جگہ ہوتا تو اللہ سے دریافت کرتا،
اُسے ہی اپنا معاملہ پیش کرتا۔ 9 وہی اِتنے عظیم کام
کرتا ہے کہ کوئی اُن کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا، اِتنے
معجزے کہ کوئی اُنہیں گن نہیں سکتا۔ 10 وہی رُوئے
زمین کو بارش عطا کرتا، کھلے میدان پر پانی برسا دیتا ہے۔
11 پست حالوں کو وہ سرفراز کرتا اور ماتم کرنے والوں کو
اُٹھا کر محفوظ مقام پر رکھ دیتا ہے۔ 12 وہ چالاکوں کے
منصوبے توڑ دیتا ہے تاکہ اُن کے ہاتھ ناکام رہیں۔ 13 وہ
دانش مندوں کو اُن کی اپنی چالاکی کے پھندے میں پھنسا
دیتا ہے تو ہوشیاروں کی سازشیں اچانک ہی ختم ہو جاتی
ہیں۔ 14 دن کے وقت اُن پر اندھیرا چھا جاتا، اور دوپہر
کے وقت بھی وہ ٹٹول ٹٹول کر پھرتے ہیں۔ 15 اللہ
ضرورت مندوں کو اُن کے منہ کی تلوار اور زبردست
کے قبضے سے بچا لیتا ہے۔ 16 یوں پست حالوں کو اُمید
دی جاتی اور ناانصافی کا منہ بند کیا جاتا ہے۔

17 مبارک ہے وہ انسان جس کی ملامت اللہ کرتا ہے!
چنانچہ قادرِ مطلق کی تادیب کو حقیر نہ جان۔ 18 کیونکہ
وہ زخمی کرتا لیکن مرہم پٹی بھی لگا دیتا ہے، وہ ضرب لگاتا

لیکن اپنے ہاتھوں سے شفا بھی بخشتا ہے۔ 19 وہ تجھے چھ
مصیبتوں سے چھڑائے گا، اور اگر اِس کے بعد بھی کوئی
آئے تو تجھے نقصان نہیں پہنچے گا۔ 20 اگر کال پڑے تو
وہ فدیہ دے کر تجھے موت سے بچائے گا، جنگ میں
تجھے تلوار کی زد میں آنے نہیں دے گا۔ 21 تُو زبان
کے کوڑوں سے محفوظ رہے گا، اور جب تباہی آئے تو
ڈرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ 22 تُو تباہی اور کال کی
ہنسی اُڑائے گا، زمین کے وحشی جانوروں سے خوف نہیں
کھائے گا۔ 23 کیونکہ تیرا کھلے میدان کے پتھروں کے
ساتھ عہد ہو گا، اِس لئے اُس کے جنگلی جانور تیرے
ساتھ سلامتی سے زندگی گزاریں گے۔ 24 تُو جان لے
گا کہ تیرا خیمہ محفوظ ہے۔ جب تُو اپنے گھر کا معائنہ
کرے تو معلوم ہو گا کہ کچھ گم نہیں ہوا۔ 25 تُو دیکھے گا
کہ تیری اولاد بڑھتی جائے گی، تیرے فرزند زمین پر گھاس
کی طرح پھیلتے جائیں گے۔ 26 تُو وقت پر جمع شدہ پُولوں
کی طرح عمر رسیدہ ہو کر قبر میں اُترے گا۔

27 ہم نے تحقیق کر کے معلوم کیا ہے کہ ایسا ہی
ہے۔ چنانچہ ہماری بات سن کر اُسے اپنا لے!“

ایوب: ثابت کرو کہ مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے

6 تب ایوب نے جواب دے کر کہا،
2 ”کاش میری رنجیدگی کا وزن کیا جا سکے اور
میری مصیبت ترازو میں تولی جا سکے! 3 کیونکہ وہ سمندر
کی ریت سے زیادہ بھاری ہو گئی ہے۔ اِسی لئے میری
باتیں بےتُکی سی لگ رہی ہیں۔ 4 کیونکہ قادرِ مطلق کے
تیر مجھ میں گڑ گئے ہیں، میری روح اُن کا زہر پی رہی
ہے۔ ہاں، اللہ کے ہول ناک حملے میرے خلاف صف
آرا ہیں۔ 5 کیا جنگلی گدھا ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا ہے
جب اُسے گھاس دست یاب ہو؟ یا کیا بَیل ڈکراتا ہے
جب اُسے چارا حاصل ہو؟ 6 کیا پھیکا کھانا نمک کے بغیر
کھایا جاتا، یا انڈے کی سفیدی[a] میں ذائقہ ہے؟ 7 ایسی
چیز کو مَیں چھوتا بھی نہیں، ایسی خوراک سے مجھے گھن ہی
آتی ہے۔

8 کاش میری گزارش پوری ہو جائے، اللہ میری آرزو
پوری کرے! 9 کاش وہ مجھے کچل دینے کے لئے تیار ہو
جائے، وہ اپنا ہاتھ بڑھا کر مجھے ہلاک کرے۔ 10 پھر مجھے
کم از کم تسلی ہوتی بلکہ مَیں مستقل درد کے مارے پیچ و
تاب کھانے کے باوجود خوشی مناتا کہ مَیں نے قدوس خدا
کے فرمانوں کا انکار نہیں کیا۔

11 میری اِتنی طاقت نہیں کہ مزید انتظار کروں، میرا
کیا اچھا انجام ہے کہ صبر کروں؟ 12 کیا مَیں پتھروں
جیسا طاقت ور ہوں؟ کیا میرا جسم پیتل جیسا مضبوط
ہے؟ 13 نہیں، مجھ سے ہر سہارا چھین لیا گیا ہے،
میرے ساتھ ایسا سلوک ہوا ہے کہ کامیابی کا امکان ہی
نہیں رہا۔

14 جو اپنے دوست پر مہربانی کرنے سے انکار کرے
وہ اللہ کا خوف ترک کرتا ہے۔ 15 میرے بھائیوں نے
وادی کی اُن ندیوں جیسی بےوفائی کی ہے جو برسات کے
موسم میں اپنے کناروں سے باہر آ جاتی ہیں۔ 16 اُس
وقت وہ برف سے بھر کر گدلی ہو جاتی ہیں، 17 لیکن
عروج تک پہنچتے ہی وہ سوکھ جاتی، تپتی گرمی میں اوجھل ہو
جاتی ہیں۔ 18 تب قافلے اپنی راہوں سے ہٹ جاتے
ہیں تاکہ پانی مل جائے، لیکن بےفائدہ۔ وہ ریگستان
میں پہنچ کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ 19 تیما کے قافلے اِس

[a] یا خطمی کا رس۔

پانی کی تلاش میں رہتے، سبا کے سفر کرنے والے تاجر
اُس پر اُمید رکھتے ہیں، 20 لیکن بے سود۔ جس پر اُنہوں
نے اعتماد کیا وہ اُنہیں مایوس کر دیتا ہے۔ جب وہاں پہنچتے
ہیں تو شرمندہ ہو جاتے ہیں۔

21 تم بھی اِتنے ہی بے کار ثابت ہوئے ہو۔ تم ہول
ناک بات دیکھ کر دہشت زدہ ہو گئے ہو۔ 22 کیا مَیں نے
کہا، ’مجھے تحفہ دے دو، اپنی دولت میں سے میری خاطر
رشوت دو، 23 مجھے دشمن کے ہاتھ سے چھڑاؤ، فدیہ دے
کر ظالم کے قبضے سے بچاؤ‘؟

24 مجھے صاف ہدایت دو تو مَیں مان کر خاموش ہو
جاؤں گا۔ مجھے بتاؤ کہ کس بات میں مجھ سے غلطی ہوئی
ہے۔ 25 سیدھی راہ کی باتیں کتنی تکلیف دہ ہو سکتی ہیں!
لیکن تمہاری ملامت سے مجھے کس قسم کی تربیت حاصل
ہو گی؟ 26 کیا تم سمجھتے ہو کہ خالی الفاظ معاملے کو حل
کریں گے، گو تم مایوسی میں مبتلا آدمی کی بات نظرانداز
کرتے ہو؟ 27 کیا تم یتیم کے لئے بھی قرعہ ڈالتے، اپنے
دوست کے لئے بھی سودا بازی کرتے ہو؟

28 لیکن اب خود فیصلہ کرو، مجھ پر نظر ڈال کر سوچ
لو۔ اللہ کی قسم، مَیں تمہارے رُوبرُو جھوٹ نہیں بولتا۔
29 اپنی غلطی تسلیم کرو تاکہ ناانصافی نہ ہو۔ اپنی غلطی
مان لو، کیونکہ اب تک مَیں حق پر ہوں۔ 30 کیا میری
زبان جھوٹ بولتی ہے؟ کیا مَیں فریب دہ باتیں پہچان
نہیں سکتا؟

اللہ مجھے کیوں نہیں چھوڑتا؟

7 انسان دنیا میں سخت خدمت کرنے پر مجبور ہوتا
ہے، جیتے جی وہ مزدور کی سی زندگی گزارتا ہے۔
2 غلام کی طرح وہ شام کے سائے کا آرزومند ہوتا، مزدور
کی طرح مزدوری کے انتظار میں رہتا ہے۔ 3 مجھے بھی
بے معنی مہینے اور مصیبت کی راتیں نصیب ہوئی ہیں۔
4 جب بستر پر لیٹ جاتا تو سوچتا ہوں کہ کب اُٹھ
سکتا ہوں؟ لیکن لگتا ہے کہ رات کبھی ختم نہیں ہو گی،
اور مَیں فجر تک بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہتا ہوں۔
5 میرے جسم کی ہر جگہ کیڑے اور کھرنڈ پھیل گئے ہیں،
میری سکڑی ہوئی جِلد میں پیپ پڑ گئی ہے۔ 6 میرے دن
جولاہے کی نال[a] سے کہیں زیادہ تیزی سے گزر گئے ہیں۔
وہ اپنے انجام تک پہنچ گئے ہیں، دھاگا ختم ہو گیا ہے۔

7 اے اللہ، خیال رکھ کہ میری زندگی دم بھر کی ہی
ہے! میری آنکھیں آئندہ کبھی خوش حالی نہیں دیکھیں
گی۔ 8 جو مجھے اِس وقت دیکھے وہ آئندہ مجھے نہیں دیکھے
گا۔ تُو میری طرف دیکھے گا، لیکن مَیں ہوں گا نہیں۔
9 جس طرح بادل اوجھل ہو کر ختم ہو جاتا ہے اُسی طرح
پاتال میں اُترنے والا واپس نہیں آتا۔ 10 وہ دوبارہ اپنے
گھر واپس نہیں آئے گا، اور اُس کا مقام اُسے نہیں جانتا۔

11 چنانچہ مَیں وہ کچھ روک نہیں سکتا جو میرے منہ
سے نکلنا چاہتا ہے۔ مَیں رنجیدہ حالت میں بات کروں
گا، اپنے دل کی تلخی کا اظہار کر کے آہ و زاری کروں
گا۔ 12 اے اللہ، کیا مَیں سمندر یا سمندری اژدہا ہوں
کہ تُو نے مجھے نظربند کر رکھا ہے؟ 13 جب مَیں کہتا
ہوں، ’میرا بستر مجھے تسلی دے، سونے سے میرا غم ہلکا ہو
جائے‘ 14 تو تُو مجھے ہول ناک خوابوں سے ہمت ہارنے
دیتا، رویاؤں سے مجھے دہشت کھلاتا ہے۔ 15 میری اِتنی
بُری حالت ہو گئی ہے کہ سوچتا ہوں، کاش کوئی میرا گلا
گھونٹ کر مجھے مار ڈالے، کاش مَیں زندہ نہ رہوں بلکہ

[a] یعنی شٹل۔

دم چھوڑوں۔ 16 مَیں نے زندگی کو رد کر دیا ہے، اب
مَیں زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہوں گا۔ مجھے چھوڑ، کیونکہ
میرے دن دم بھر کے ہی ہیں۔
17 انسان کیا ہے کہ تُو اُس کی اِتنی قدر کرے، اُس پر
اِتنا دھیان دے؟ 18 وہ اِتنا اہم تو نہیں ہے کہ تُو ہر صبح
اُس کا معائنہ کرے، ہر لمحہ اُس کی جانچ پڑتال کرے۔
19 کیا تُو مجھے تکنے سے کبھی نہیں باز آئے گا؟ کیا تُو مجھے
اِتنا سکون بھی نہیں دے گا کہ پل بھر کے لئے تھوک
نگلوں؟ 20 اے انسان کے پہرے دار، اگر مجھ سے
غلطی ہوئی بھی تو اِس سے مَیں نے تیرا کیا نقصان کیا؟
تُو نے مجھے اپنے غضب کا نشانہ کیوں بنایا؟ مَیں تیرے
لئے بوجھ کیوں بن گیا ہوں؟ 21 تُو میرا جرم معاف
کیوں نہیں کرتا، میرا قصور درگزر کیوں نہیں کرتا؟ کیونکہ
جلد ہی مَیں خاک ہو جاؤں گا۔ اگر تُو مجھے تلاش بھی
کرے تو نہیں ملوں گا، کیونکہ مَیں ہوں گا نہیں۔‘‘

بِلدد: اپنے گناہ سے توبہ کر!

8 تب بِلدد سوخی نے جواب دے کر کہا،
2 ’’تُو کب تک اِس قسم کی باتیں کرے گا؟
کب تک تیرے منہ سے آندھی کے جھونکے نکلیں
گے؟ 3 کیا اللہ انصاف کا خون کر سکتا، کیا قادرِ مطلق
راستی کو آگے پیچھے کر سکتا ہے؟ 4 تیرے بیٹوں نے اُس
کا گناہ کیا ہے، اِس لئے اُس نے اُنہیں اُن کے جرم کے
قبضے میں چھوڑ دیا۔ 5 اب تیرے لئے لازم ہے کہ تُو
اللہ کا طالب ہو اور قادرِ مطلق سے التجا کرے، 6 کہ تُو
پاک ہو اور سیدھی راہ پر چلے۔ پھر وہ اب بھی تیری خاطر
جوش میں آ کر تیری راست بازی کی سکونت گاہ کو بحال
کرے گا۔ 7 تب تیرا مستقبل نہایت عظیم ہو گا، خواہ
تیری ابتدائی حالت کتنی پست کیوں نہ ہو۔
8 گزشتہ نسل سے ذرا پوچھ لے، اُس پر دھیان دے
جو اُن کے باپ دادا نے تحقیقات کے بعد معلوم کیا۔
9 کیونکہ ہم خود کل ہی پیدا ہوئے اور کچھ نہیں جانتے،
زمین پر ہمارے دن سائے جیسے عارضی ہیں۔ 10 لیکن یہ
تجھے تعلیم دے کر بات بتا سکتے ہیں، یہ تجھے اپنے دل
میں جمع شدہ علم پیش کر سکتے ہیں۔ 11 کیا آبی نرسل
وہاں اُگتا ہے جہاں دلدل نہیں؟ کیا سرکنڈا وہاں پھلتا
پھولتا ہے جہاں پانی نہیں؟ 12 اُس کی کونپلیں ابھی نکل
رہی ہیں اور اُسے توڑا نہیں گیا کہ اگر پانی نہ ملے تو باقی
ہریالی سے پہلے ہی سوکھ جاتا ہے۔ 13 یہ ہے اُن کا انجام
جو اللہ کو بھول جاتے ہیں، اِسی طرح بےدین کی اُمید
جاتی رہتی ہے۔ 14 جس پر وہ اعتماد کرتا ہے وہ نہایت ہی
نازک ہے، جس پر اُس کا بھروسا ہے وہ مکڑی کے جالے
جیسا کمزور ہے۔ 15 جب وہ جالے پر ٹیک لگائے تو کھڑا
نہیں رہتا، جب اُسے پکڑ لے تو قائم نہیں رہتا۔
16 بےدین دھوپ میں شاداب بیل کی مانند ہے۔
اُس کی کونپلیں چاروں طرف پھیل جاتی، 17 اُس کی جڑیں
پتھر کے ڈھیر پر چھا کر اُن میں ٹک جاتی ہیں۔ 18 لیکن
اگر اُسے اُکھاڑا جائے تو جس جگہ پہلے اُگ رہی تھی وہ
اُس کا انکار کر کے کہے گی، ’مَیں نے تجھے کبھی دیکھا بھی
نہیں۔‘ 19 یہ ہے اُس کی راہ کی نام نہاد خوشی! جہاں
پہلے تھا وہاں دیگر پودے زمین سے پھوٹ نکلیں گے۔
20 یقیناً اللہ بےالزام آدمی کو مسترد نہیں کرتا، یقیناً
وہ شریر آدمی کے ہاتھ مضبوط نہیں کرتا۔ 21 وہ ایک
بار پھر تجھے ایسی خوشی بخشے گا کہ تُو ہنس اُٹھے گا
اور شادمانی کے نعرے لگائے گا۔ 22 جو تجھ سے نفرت
کرتے ہیں وہ شرم سے ملبّس ہو جائیں گے، اور بے

دینوں کے خیمے نیست و نابود ہوں گے۔“

ایوب: ثالث کے بغیر مَیں راست باز نہیں ٹھہر سکتا

9 ایوب نے جواب دے کر کہا،
2 ”مَیں خوب جانتا ہوں کہ تیری بات درست
ہے۔ لیکن اللہ کے حضور انسان کس طرح راست باز
ٹھہر سکتا ہے؟ 3 اگر وہ عدالت میں اللہ کے ساتھ لڑنا
چاہے تو اُس کے ہزار سوالات پر ایک کا بھی جواب
نہیں دے سکے گا۔ 4 اللہ کا دل دانش مند اور اُس کی
قدرت عظیم ہے۔ کون کبھی اُس سے بحث مباحثہ کر کے
کامیاب رہا ہے؟
5 اللہ پہاڑوں کو کھسکا دیتا ہے، اور اُنہیں پتا ہی نہیں
چلتا۔ وہ غصے میں آ کر اُنہیں اُلٹا دیتا ہے۔ 6 وہ زمین کو
ہلا دیتا ہے تو وہ لرز کر اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے، اُس
کے بنیادی ستون کانپ اُٹھتے ہیں۔ 7 وہ سورج کو حکم دیتا
ہے تو طلوع نہیں ہوتا، ستاروں پر مُہر لگاتا ہے تو اُن کی
چمک دمک بند ہو جاتی ہے۔
8 اللہ ہی آسمان کو خیمے کی طرح تان دیتا، وہی
سمندری اژدہے کی پیٹھ کو پاؤں تلے کچل دیتا ہے۔
9 وہی دُبِ اکبر، جوزے، خوشۂ پروین اور جنوبی ستاروں
کے جُھرمٹوں کا خالق ہے۔ 10 وہ اِتنے عظیم کام کرتا
ہے کہ کوئی اُن کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا، اِتنے معجزے
کرتا ہے کہ کوئی اُنہیں گن نہیں سکتا۔ 11 جب وہ
میرے سامنے سے گزرے تو مَیں اُسے نہیں دیکھتا،
جب وہ میرے قریب سے پھرے تو مجھے معلوم نہیں
ہوتا۔ 12 اگر وہ کچھ چھین لے تو کون اُسے روکے گا؟
کون اُس سے کہے گا، ’تُو کیا کر رہا ہے؟‘ 13 اللہ تو اپنا
غضب نازل کرنے سے باز نہیں آتا۔ اُس کے رُعب
تلے رہب اژدہے کے مددگار بھی دبک گئے۔
14 تو پھر مَیں کس طرح اُسے جواب دوں، کس
طرح اُس سے بات کرنے کے مناسب الفاظ چن لوں؟
15 اگر مَیں حق پر ہوتا بھی تو اپنا دفاع نہ کر سکتا۔ اِس
مخالف سے مَیں التجا کرنے کے علاوہ اَور کچھ نہیں کر
سکتا۔ 16 اگر وہ میری چیخوں کا جواب دیتا بھی تو مجھے یقین
نہ آتا کہ وہ میری بات پر دھیان دے گا۔
17 تھوڑی سی غلطی کے جواب میں وہ مجھے پاش پاش
کرتا، بلاوجہ مجھے بار بار زخمی کرتا ہے۔ 18 وہ مجھے سانس
بھی نہیں لینے دیتا بلکہ کڑوے زہر سے سیر کر دیتا ہے۔
19 جہاں طاقت کی بات ہے تو وہی قوی ہے، جہاں
انصاف کی بات ہے تو کون اُسے پیشی کے لئے بُلا سکتا
ہے؟ 20 گو مَیں بے گناہ ہوں تو بھی میرا اپنا منہ مجھے
قصور وار ٹھہرائے گا، گو بےالزام ہوں تو بھی وہ مجھے
مجرم قرار دے گا۔
21 جو کچھ بھی ہو، مَیں بےالزام ہوں! مَیں اپنی
جان کی پروا ہی نہیں کرتا، اپنی زندگی حقیر جانتا ہوں۔
22 خیر، ایک ہی بات ہے، اِس لئے مَیں کہتا ہوں،
’اللہ بےالزام اور بےدین دونوں کو ہی ہلاک کر دیتا
ہے۔‘ 23 جب کبھی اچانک کوئی آفت انسان کو موت
کے گھاٹ اُتارے تو اللہ بے گناہ کی پریشانی پر ہنستا ہے۔
24 اگر کوئی ملک بےدین کے حوالے کیا جائے تو اللہ اُس
کے قاضیوں کی آنکھیں بند کر دیتا ہے۔ اگر یہ اُس کی
طرف سے نہیں تو پھر کس کی طرف سے ہے؟
25 میرے دن دوڑنے والے آدمی سے کہیں زیادہ
تیزی سے بیت گئے، خوشی دیکھے بغیر بھاگ نکلے ہیں۔
26 وہ سرکنڈے کے بحری جہازوں کی طرح گزر گئے ہیں،
اُس عقاب کی طرح جو اپنے شکار پر جھپٹا مارتا ہے۔ 27 اگر

مَیں کہوں، ’آؤ مَیں اپنی آہیں بھول جاؤں، اپنے چہرے
کی اُداسی دُور کر کے خوشی کا اظہار کروں‘ 28 تو پھر بھی
مَیں اُن تمام تکالیف سے ڈرتا ہوں جو مجھے برداشت
کرنی ہیں۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ تُو مجھے بےگناہ
نہیں ٹھہراتا۔

29 جو کچھ بھی ہو مجھے قصوروار ہی قرار دیا گیا ہے،
چنانچہ اِس کا کیا فائدہ کہ مَیں بےمعنی تگ و دَو میں
مصروف رہوں؟ 30 گو مَیں صابن سے نہا لوں اور اپنے
ہاتھ سوڈے[a] سے دھو لوں 31 تاہم تُو مجھے گڑھے کی
کیچڑ میں یوں دھنسنے دیتا ہے کہ مجھے اپنے کپڑوں سے
گھن آتی ہے۔

32 اللہ تو مجھ جیسا انسان نہیں کہ مَیں جواب میں
اُس سے کہوں، ’آؤ ہم عدالت میں جا کر ایک دوسرے
کا مقابلہ کریں۔‘ 33 کاش ہمارے درمیان ثالث ہو جو
ہم دونوں پر ہاتھ رکھے، 34 جو میری پیٹھ پر سے اللہ کا
ڈنڈا ہٹائے تاکہ اُس کا خوف مجھے دہشت زدہ نہ کرے۔
35 تب مَیں اللہ سے خوف کھائے بغیر بولتا، کیونکہ فطری
طور پر مَیں ایسا نہیں ہوں۔

مجھے اپنی جان سے گھن آتی ہے

10 مجھے اپنی جان سے گھن آتی ہے۔ مَیں
آزادی سے آہ و زاری کروں گا، کھلے طور پر
اپنا دلی غم بیان کروں گا۔ 2 مَیں اللہ سے کہوں گا کہ
مجھے مجرم نہ ٹھہرا بلکہ بتا کہ تیرا مجھ پر کیا الزام ہے۔
3 کیا تُو ظلم کر کے مجھے رد کرنے میں خوشی محسوس کرتا
ہے حالانکہ تیرے اپنے ہی ہاتھوں نے مجھے بنایا؟ ساتھ
ساتھ تُو بےدینوں کے منصوبوں پر اپنی منظوری کا نور
چمکاتا ہے۔ کیا یہ تجھے اچھا لگتا ہے؟ 4 کیا تیری آنکھیں
انسانی ہیں؟ کیا تُو صرف انسان کی سی نظر سے دیکھتا
ہے؟ 5 کیا تیرے دن اور سال فانی انسان جیسے محدود
ہیں؟ ہرگز نہیں! 6 تو پھر کیا ضرورت ہے کہ تُو میرے
قصور کی تلاش اور میرے گناہ کی تحقیق کرتا رہے؟
7 تُو تو جانتا ہے کہ مَیں بےقصور ہوں اور کہ تیرے
ہاتھ سے کوئی بچا نہیں سکتا۔

8 تیرے اپنے ہاتھوں نے مجھے تشکیل دے کر بنایا۔
اور اب تُو نے مُڑ کر مجھے تباہ کر دیا ہے۔ 9 ذرا اِس
کا خیال رکھ کہ تُو نے مجھے مٹی سے بنایا۔ اب تُو مجھے
دوبارہ خاک میں تبدیل کر رہا ہے۔ 10 تُو نے خود مجھے
دودھ کی طرح اُنڈیل کر پنیر کی طرح جمنے دیا۔ 11 تُو ہی
نے مجھے جِلد اور گوشت پوست سے ملبّس کیا، ہڈیوں
اور نسوں سے تیار کیا۔ 12 تُو ہی نے مجھے زندگی اور
اپنی مہربانی سے نوازا، اور تیری دیکھ بھال نے میری روح
کو محفوظ رکھا۔

13 لیکن ایک بات تُو نے اپنے دل میں چھپائے رکھی،
ہاں مجھے تیرا ارادہ معلوم ہو گیا ہے۔ 14 وہ یہ ہے کہ
’اگر ایوب گناہ کرے تو مَیں اُس کی پہرا داری کروں گا۔
مَیں اُسے اُس کے قصور سے بَری نہیں کروں گا۔‘

15 اگر مَیں قصوروار ہوں تو مجھ پر افسوس! اور
اگر مَیں بےگناہ بھی ہوں تاہم مَیں اپنا سر اُٹھانے کی
جرأت نہیں کرتا، کیونکہ مَیں شرم کھا کھا کر سیر ہو گیا
ہوں۔ مجھے خوب مصیبت پلائی گئی ہے۔ 16 اور اگر
مَیں کھڑا بھی ہو جاؤں تو تُو شیرِ ببر کی طرح میرا شکار
کرتا اور مجھ پر دوبارہ اپنی معجزانہ قدرت کا اظہار کرتا
ہے۔ 17 تُو میرے خلاف نئے گواہوں کو کھڑا کرتا اور

---

[a] لفظی مطلب: قلیاب، لائی (lye)۔

مجھ پر اپنے غضب میں اضافہ کرتا ہے، تیرے لشکر
صف در صف مجھ پر حملہ کرتے ہیں۔ 18 تُو مجھے میری
ماں کے پیٹ سے کیوں نکال لایا؟ بہتر ہوتا کہ مَیں اُسی
وقت مر جاتا اور کسی کو نظر نہ آتا۔ 19 یوں ہوتا جیسا
مَیں کبھی زندہ ہی نہ تھا، مجھے سیدھا ماں کے پیٹ سے
قبر میں پہنچایا جاتا۔ 20 کیا میرے دن تھوڑے نہیں
ہیں؟ مجھے تنہا چھوڑ! مجھ سے اپنا منہ پھیر لے تاکہ
مَیں چند ایک لمحوں کے لئے خوش ہو سکوں، 21 کیونکہ
جلد ہی مجھے کوچ کر کے وہاں جانا ہے جہاں سے کوئی
واپس نہیں آتا، اُس ملک میں جس میں تاریکی اور گھنے
سائے رہتے ہیں۔ 22 وہ ملک اندھیرا ہی اندھیرا اور کالا ہی
کالا ہے، اُس میں گھنے سائے اور بے ترتیبی ہے۔ وہاں
روشنی بھی اندھیرا ہی ہے۔“

ضوفر: توبہ کر

11 پھر ضوفر نعماتی نے جواب دے کر کہا،
2 ”کیا اِن تمام باتوں کا جواب نہیں دینا
چاہئے؟ کیا یہ آدمی اپنی خالی باتوں کی بنا پر ہی راست
باز ٹھہرے گا؟ 3 کیا تیری بے معنی باتیں لوگوں کے منہ
یوں بند کریں گی کہ تُو آزادی سے لعن طعن کرتا جائے
اور کوئی تجھے شرمندہ نہ کر سکے؟ 4 اللہ سے تُو کہتا
ہے، ’میری تعلیم پاک ہے، اور تیری نظر میں مَیں پاک
صاف ہوں۔‘

5 کاش اللہ خود تیرے ساتھ ہم کلام ہو، وہ اپنے
ہونٹوں کو کھول کر تجھ سے بات کرے! 6 کاش وہ
تیرے لئے حکمت کے بھید کھولے، کیونکہ وہ انسان
کی سمجھ کے نزدیک معجزے سے ہیں۔ تب تُو جان لیتا
کہ اللہ تیرے گناہ کا کافی حصہ درگزر کر رہا ہے۔
7 کیا تُو اللہ کا راز کھول سکتا ہے؟ کیا تُو قادرِ مطلق
کے کامل علم تک پہنچ سکتا ہے؟ 8 وہ تو آسمان سے بلند
ہے، چنانچہ تُو کیا کر سکتا ہے؟ وہ پاتال سے گہرا ہے،
چنانچہ تُو کیا جان سکتا ہے؟ 9 اُس کی لمبائی زمین سے
بڑی اور چوڑائی سمندر سے زیادہ ہے۔
10 اگر وہ کہیں سے گزر کر کسی کو گرفتار کرے یا
عدالت میں اُس کا حساب کرے تو کون اُسے روکے گا؟
11 کیونکہ وہ فریب دہ آدمیوں کو جان لیتا ہے، جب بھی
اُسے بُرائی نظر آئے تو وہ اُس پر خوب دھیان دیتا ہے۔
12 عقل سے خالی آدمی کس طرح سمجھ پا سکتا ہے؟ یہ اُتنا
ہی ناممکن ہے جتنا یہ کہ جنگلی گدھے سے انسان پیدا ہو۔
13 اے ایوب، اپنا دل پورے دھیان سے اللہ کی
طرف مائل کر اور اپنے ہاتھ اُس کی طرف اُٹھا! 14 اگر
تیرے ہاتھ گناہ میں ملوث ہوں تو اُسے دُور کر اور
اپنے خیمے میں بُرائی بسنے نہ دے! 15 تب تُو بےالزام
حالت میں اپنا چہرہ اُٹھا سکے گا، تُو مضبوطی سے کھڑا رہے
گا اور ڈرے گا نہیں۔ 16 تُو اپنا دُکھ درد بھول جائے
گا، اور وہ صرف گزرے سیلاب کی طرح یاد رہے گا۔
17 تیری زندگی دوپہر کی طرح چمک دار، تیری تاریکی صبح
کی مانند روشن ہو جائے گی۔ 18 چونکہ اُمید ہو گی اِس
لئے تُو محفوظ ہو گا اور سلامتی سے لیٹ جائے گا۔ 19 تُو
آرام کرے گا، اور کوئی تجھے دہشت زدہ نہیں کرے گا
بلکہ بہت لوگ تیری نظرِ عنایت حاصل کرنے کی کوشش
کریں گے۔ 20 لیکن بےدینوں کی آنکھیں ناکام ہو
جائیں گی، اور وہ بچ نہیں سکیں گے۔ اُن کی اُمید مایوس
کن ہو گی۔“[a]

[a] یا اُن کی واحد اُمید اِس میں ہو گی کہ دم چھوڑیں۔

ایوب: مَیں مذاق کا نشانہ بن گیا ہوں

12 ایوب نے جواب دے کر کہا،
2 ”لگتا ہے کہ تم ہی واحد دانش مند ہو،
کہ حکمت تمہارے ساتھ ہی مر جائے گی۔ 3 لیکن
مجھے سمجھ ہے، اِس ناتے سے مَیں تم سے ادنیٰ نہیں
ہوں۔ ویسے بھی کون ایسی باتیں نہیں جانتا؟ 4 مَیں تو
اپنے دوستوں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا ہوں،
مَیں جس کی دعائیں اللہ سنتا تھا۔ ہاں، مَیں جو بے گناہ
اور بےالزام ہوں دوسروں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا
ہوں! 5 جو سکون سے زندگی گزارتا ہے وہ مصیبت زدہ
کو حقیر جانتا ہے۔ وہ کہتا ہے، ’آؤ، ہم اُسے ٹھوکر ماریں
جس کے پاؤں ڈگمگانے لگے ہیں۔‘ 6 غارت گروں کے
خیموں میں آرام و سکون ہے، اور اللہ کو طیش دلانے
والے حفاظت سے رہتے ہیں، گو وہ اللہ کے ہاتھ
میں ہیں۔

7 تاہم تم کہتے ہو کہ جانوروں سے پوچھ لے تو وہ
تجھے صحیح بات سکھائیں گے۔ پرندوں سے پتا کر تو وہ تجھے
درست جواب دیں گے۔ 8 زمین سے بات کر تو وہ تجھے
تعلیم دے گی، بلکہ سمندر کی مچھلیاں بھی تجھے اِس کا
مفہوم سنائیں گی۔ 9 اِن میں سے ایک بھی نہیں جو نہ
جانتا ہو کہ رب کے ہاتھ نے یہ سب کچھ کیا ہے۔
10 اُسی کے ہاتھ میں ہر جاندار کی جان، تمام انسانوں کا
دم ہے۔ 11 کان تو الفاظ کی یوں جانچ پڑتال کرتا ہے
جس طرح زبان کھانوں میں امتیاز کرتی ہے۔ 12 اور
حکمت اُن میں پائی جاتی ہے جو عمر رسیدہ ہیں، سمجھ متعدد
دن گزرنے کے بعد ہی آتی ہے۔

13 حکمت اور قدرت اللہ کی ہے، وہی مصلحت اور
سمجھ کا مالک ہے۔ 14 جو کچھ وہ ڈھا دے وہ دوبارہ تعمیر
نہیں ہو گا، جسے وہ گرفتار کرے اُسے آزاد نہیں کیا
جائے گا۔ 15 جب وہ پانی روکے تو کال پڑتا ہے، جب
اُسے کھلا چھوڑے تو وہ ملک میں تباہی مچا دیتا ہے۔
16 اُس کے پاس قوت اور دانائی ہے۔ بھٹکنے اور
بھٹکانے والا دونوں ہی اُس کے ہاتھ میں ہیں۔
17 مشیروں کو وہ ننگے پاؤں اپنے ساتھ لے جاتا ہے،
قاضیوں کو احمق ثابت کرتا ہے۔ 18 وہ بادشاہوں کا پٹکا
کھول کر اُن کی کمروں میں رسّا باندھتا ہے۔ 19 اماموں
کو وہ ننگے پاؤں اپنے ساتھ لے جاتا ہے، مضبوطی سے
کھڑے آدمیوں کو تباہ کرتا ہے۔ 20 قابلِ اعتماد افراد
سے وہ بولنے کی قابلیت اور بزرگوں سے امتیاز کرنے
کی لیاقت چھین لیتا ہے۔ 21 وہ شرفا پر اپنی حقارت کا
اظہار کر کے زور آوروں کا پٹکا کھول دیتا ہے۔

22 وہ اندھیرے کے پوشیدہ بھید کھول دیتا اور گہری
تاریکی کو روشنی میں لاتا ہے۔ 23 وہ قوموں کو بڑا بھی بناتا
اور تباہ بھی کرتا ہے، اُمّتوں کو منتشر بھی کرتا اور اُن کی
قیادت بھی کرتا ہے۔ 24 وہ ملک کے راہنماؤں کو عقل
سے محروم کر کے اُنہیں ایسے بیابان میں آوارہ پھرنے دیتا
ہے جہاں راستہ ہی نہیں۔ 25 تب وہ اندھیرے میں روشنی
کے بغیر ٹٹول ٹٹول کر گھومتے ہیں۔ اللہ ہی اُنہیں نشے
میں دُھت شرابیوں کی طرح بھٹکنے دیتا ہے۔

13 یہ سب کچھ مَیں نے اپنی آنکھوں سے
دیکھا، اپنے کانوں سے سن کر سمجھ لیا
ہے۔ 2 علم کے لحاظ سے مَیں تمہارے برابر ہوں۔ اِس
ناتے سے مَیں تم سے کم نہیں ہوں۔ 3 لیکن مَیں قادرِ
مطلق سے ہی بات کرنا چاہتا ہوں، اللہ کے ساتھ ہی
مباحثہ کرنے کی آرزو رکھتا ہوں۔

4 جہاں تک تمہارا تعلق ہے، تم سب فریب دہ

لیپ لگانے والے اور بےکار ڈاکٹر ہو۔ 5 کاش تم سراسر
خاموش رہتے! ایسا کرنے سے تمہاری حکمت کہیں زیادہ
ظاہر ہوتی۔ 6 مباحثے میں ذرا میرا موقف سنو، عدالت
میں میرے بیانات پر غور کرو!
7 کیا تم اللہ کی خاطر کج رَو باتیں پیش کرتے ہو، کیا
اُسی کی خاطر جھوٹ بولتے ہو؟ 8 کیا تم اُس کی جانب
داری کرنا چاہتے ہو، اللہ کے حق میں لڑنا چاہتے ہو؟
9 سوچ لو، اگر وہ تمہاری جانچ کرے تو کیا تمہاری بات
بنے گی؟ کیا تم اُسے یوں دھوکا دے سکتے ہو جس طرح
انسان کو دھوکا دیا جاتا ہے؟
10 اگر تم خفیہ طور پر بھی جانب داری دکھاؤ تو وہ تمہیں
ضرور سخت سزا دے گا۔ 11 کیا اُس کا رُعب تمہیں خوف
زدہ نہیں کرے گا؟ کیا تم اُس سے سخت دہشت نہیں
کھاؤ گے؟ 12 پھر جن کہاوتوں کی یاد تم دلاتے رہتے ہو
وہ راکھ کی امثال ثابت ہوں گی، پتا چلے گا کہ تمہاری
باتیں مٹی کے الفاظ ہیں۔
13 خاموش ہو کر مجھ سے باز آؤ! جو کچھ بھی میرے
ساتھ ہو جائے، مَیں بات کرنا چاہتا ہوں۔ 14 مَیں اپنے
آپ کو خطرے میں ڈالنے کے لئے تیار ہوں، مَیں اپنی
جان پر کھیلوں گا۔ 15 شاید وہ مجھے مار ڈالے۔ کوئی
بات نہیں، کیونکہ میری اُمید جاتی رہی ہے۔ جو کچھ بھی
ہو مَیں اُسی کے سامنے اپنی راہوں کا دفاع کروں گا۔
16 اور اِس میں مَیں پناہ لیتا ہوں کہ بےدین اُس کے
حضور آنے کی جرأت نہیں کرتا۔
17 دھیان سے میرے الفاظ سنو، اپنے کان میرے
بیانات پر دھرو۔ 18 تمہیں پتا چلے گا کہ مَیں نے احتیاط
اور ترتیب سے اپنا معاملہ تیار کیا ہے۔ مجھے صاف معلوم
ہے کہ مَیں حق پر ہوں! 19 اگر کوئی مجھے مجرم ثابت کر
سکے تو مَیں چپ ہو جاؤں گا، دم چھوڑنے تک خاموش
رہوں گا۔

ایوب کی مایوسی میں دعا

20 اے اللہ، میری صرف دو درخواستیں منظور کر تاکہ
مجھے تجھ سے چھپ جانے کی ضرورت نہ ہو۔ 21 پہلے،
اپنا ہاتھ مجھ سے دُور کر تاکہ تیرا خوف مجھے دہشت
زدہ نہ کرے۔ 22 دوسرے، اِس کے بعد مجھے بُلا تاکہ
مَیں جواب دوں، یا مجھے پہلے بولنے دے اور تُو ہی اِس
کا جواب دے۔
23 مجھ سے کتنے گناہ اور غلطیاں ہوئی ہیں؟ مجھ پر میرا
جرم اور میرا گناہ ظاہر کر! 24 تُو اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے
کیوں رکھتا ہے؟ تُو مجھے کیوں اپنا دشمن سمجھتا ہے؟ 25 کیا
تُو ہَوا کے جھونکوں کے اُڑائے ہوئے پتے کو دہشت کھلانا
چاہتا، خشک بھوسے کا تعاقب کرنا چاہتا ہے؟
26 یہ تیرا ہی فیصلہ ہے کہ مَیں تلخ تجربوں سے
گزروں، تیری ہی مرضی ہے کہ مَیں اپنی جوانی کے
گناہوں کی سزا پاؤں۔[a] 27 تُو میرے پاؤں کو کاٹھ
میں ٹھونک کر میری تمام راہوں کی پہرا داری کرتا ہے۔
تُو میرے ہر ایک نقشِ قدم پر دھیان دیتا ہے، 28 گو
مَیں مَے کی گھِسی پھٹی مشک اور کیڑوں کا خراب کیا ہوا
لباس ہوں۔

14 عورت سے پیدا ہوا انسان چند ایک دن
زندہ رہتا ہے، اور اُس کی زندگی بےچینی
سے بھری رہتی ہے۔ 2 پھول کی طرح وہ چند لمحوں کے
لئے پھوٹ نکلتا، پھر مُرجھا جاتا ہے۔ سائے کی طرح

[a] لفظی ترجمہ: میراث میں پاؤں۔

وہ تھوڑی دیر کے بعد اوجھل ہو جاتا اور قائم نہیں رہتا۔
3 کیا تُو واقعی ایک ایسی مخلوق کا اِتنے غور سے معائنہ کرنا
چاہتا ہے؟ مَیں کون ہوں کہ تُو مجھے پیشی کے لئے اپنے
حضور لائے؟
4 کون ناپاک چیز کو پاک صاف کر سکتا ہے؟ کوئی
نہیں! 5 انسان کی عمر تو مقرر ہوئی ہے، اُس کے مہینوں
کی تعداد تجھے معلوم ہے، کیونکہ تُو ہی نے اُس کے
دنوں کی وہ حد باندھی ہے جس سے آگے وہ بڑھ نہیں
سکتا۔ 6 چنانچہ اپنی نگاہ اُس سے پھیر لے اور اُسے چھوڑ
دے تاکہ وہ مزدور کی طرح اپنے تھوڑے دنوں سے کچھ
مزہ لے سکے۔
7 اگر درخت کو کاٹا جائے تو اُسے تھوڑی بہت اُمید
باقی رہتی ہے، کیونکہ عین ممکن ہے کہ مُڈھ سے
کونپلیں پھوٹ نکلیں اور اُس کی نئی شاخیں اُگتی جائیں۔
8 بےشک اُس کی جڑیں پرانی ہو جائیں اور اُس کا مُڈھ
مٹی میں ختم ہونے لگے، 9 لیکن پانی کی خوشبو سونگھتے ہی
وہ کونپلیں نکالنے لگے گا، اور پنیری کی سی ٹہنیاں اُس
سے پھوٹنے لگیں گی۔
10 لیکن انسان فرق ہے۔ مرتے وقت اُس کی ہر
طرح کی طاقت جاتی رہتی ہے، دم چھوڑتے وقت اُس
کا نام و نشان تک نہیں رہتا۔ 11 وہ اُس جھیل کی مانند
ہے جس کا پانی اوجھل ہو جائے، اُس ندی کی مانند جو
سکڑ کر خشک ہو جائے۔ 12 وفات پانے والے کا یہی
حال ہے۔ وہ لیٹ جاتا اور کبھی نہیں اُٹھے گا۔ جب
تک آسمان قائم ہے نہ وہ جاگ اُٹھے گا، نہ اُسے جگایا
جائے گا۔
13 کاش تُو مجھے پاتال میں چھپا دیتا، مجھے وہاں اُس
وقت تک پوشیدہ رکھتا جب تک تیرا قہر ٹھنڈا نہ ہو جاتا!
کاش تُو ایک وقت مقرر کرے جب تُو میرا دوبارہ خیال
کرے گا۔ 14 (کیونکہ اگر انسان مر جائے تو کیا وہ دوبارہ
زندہ ہو جائے گا؟) پھر مَیں اپنی سخت خدمت کے تمام
دن برداشت کرتا، اُس وقت تک انتظار کرتا جب تک
میری سبک دوشی نہ ہو جاتی۔ 15 تب تُو مجھے آواز دیتا اور
مَیں جواب دیتا، تُو اپنے ہاتھوں کے کام کا آرزومند ہوتا۔
16 اُس وقت بھی تُو میرے ہر قدم کا شمار کرتا، لیکن
نہ صرف اِس مقصد سے کہ میرے گناہوں پر دھیان
دے۔ 17 تُو میرے جرائم تھیلے میں باندھ کر اُس پر مُہر
لگا دیتا، میری ہر غلطی کو ڈھانک دیتا۔
18 لیکن افسوس! جس طرح پہاڑ گر کر چُور چُور ہو
جاتا اور چٹان کھسک جاتی ہے، 19 جس طرح بہتا پانی
پتھر کو رگڑ رگڑ کر ختم کرتا اور سیلاب مٹی کو بہا لے جاتا
ہے اُسی طرح تُو انسان کی اُمید خاک میں ملا دیتا ہے۔
20 تُو مکمل طور پر اُس پر غالب آ جاتا تو وہ کوچ کر جاتا
ہے، تُو اُس کا چہرہ بگاڑ کر اُسے فارغ کر دیتا ہے۔ 21 اگر
اُس کے بچوں کو سرفراز کیا جائے تو اُسے پتا نہیں چلتا،
اگر اُنہیں پست کیا جائے تو یہ بھی اُس کے علم میں نہیں
آتا۔ 22 وہ صرف اپنے ہی جسم کا درد محسوس کرتا اور اپنے
لئے ہی ماتم کرتا ہے۔“

اِلی فز: ایوب کفر بک رہا ہے

15 تب اِلی فز تیمانی نے جواب دے کر کہا،
2 ”کیا دانش مند کو جواب میں بےہودہ
خیالات پیش کرنے چاہئیں؟ کیا اُسے اپنا پیٹ تپتی
مشرقی ہَوا سے بھرنا چاہئے؟ 3 کیا مناسب ہے کہ وہ
فضول بحث مباحثہ کرے، ایسی باتیں کرے جو بےفائدہ
ہیں؟ ہرگز نہیں!

4 لیکن تیرا رویہ اِس سے کہیں بُرا ہے۔ تُو اللہ کا
خوف چھوڑ کر اُس کے حضور غور و خوض کرنے کا فرض
حقیر جانتا ہے۔ 5 تیرا قصور ہی تیرے منہ کو ایسی باتیں
کرنے کی تحریک دے رہا ہے، اِسی لئے تُو نے چالاکوں
کی زبان اپنا لی ہے۔ 6 مجھے تجھے قصور وار ٹھہرانے کی
ضرورت ہی نہیں، کیونکہ تیرا اپنا ہی منہ تجھے مجرم
ٹھہراتا ہے، تیرے اپنے ہی ہونٹ تیرے خلاف گواہی
دیتے ہیں۔

7 کیا تُو سب سے پہلے پیدا ہوا انسان ہے؟ کیا تُو نے
پہاڑوں سے پہلے ہی جنم لیا؟ 8 جب اللہ کی مجلس منعقد
ہو جائے تو کیا تُو بھی اُن کی باتیں سنتا ہے؟ کیا صرف
تجھے ہی حکمت حاصل ہے؟ 9 تُو کیا جانتا ہے جو ہم
نہیں جانتے؟ تجھے کس بات کی سمجھ آئی ہے جس کا علم
ہم نہیں رکھتے؟ 10 ہمارے درمیان بھی عمر رسیدہ بزرگ
ہیں، ایسے آدمی جو تیرے والد سے بھی بوڑھے ہیں۔

11 اے ایوب، کیا تیری نظر میں اللہ کی تسلی دینے
والی باتوں کی کوئی اہمیت نہیں؟ کیا تُو اِس کی قدر نہیں
کر سکتا کہ نرمی سے تجھ سے بات کی جا رہی ہے؟
12 تیرے دل کے جذبات تجھے یوں اُڑا کر کیوں لے
جائیں، تیری آنکھیں کیوں اِتنی چمک اُٹھیں 13 کہ آخر کار
تُو اپنا غصہ اللہ پر اُتار کر ایسی باتیں اپنے منہ سے
اُگل دے؟

14 بھلا انسان کیا ہے کہ پاک صاف ٹھہرے؟
عورت سے پیدا ہوئی مخلوق کیا ہے کہ راست باز ثابت
ہو؟ کچھ بھی نہیں! 15 اللہ تو اپنے مقدّس خادموں
پر بھی بھروسا نہیں رکھتا، بلکہ آسمان بھی اُس کی نظر
میں پاک نہیں ہے۔ 16 تو پھر وہ انسان پر بھروسا
کیوں رکھے جو قابلِ گھن اور بگڑا ہوا ہے، جو بُرائی کو
پانی کی طرح پی لیتا ہے۔

17 میری بات سن، مَیں تجھے کچھ سنانا چاہتا ہوں۔
مَیں تجھے وہ کچھ بیان کروں گا جو مجھ پر ظاہر ہوا ہے،
18 وہ کچھ جو دانش مندوں نے پیش کیا اور جو اُنہیں
اپنے باپ دادا سے ملا تھا۔ اُن سے کچھ چھپایا نہیں گیا
تھا۔ 19 (باپ دادا سے مراد وہ واحد لوگ ہیں جنہیں
اُس وقت ملک دیا گیا جب کوئی بھی پردیسی اُن میں نہیں
پھرتا تھا)۔

20 وہ کہتے تھے، بےدین اپنے تمام دن ڈر کے
مارے تڑپتا رہتا، اور جتنے بھی سال ظالم کے لئے محفوظ
رکھے گئے ہیں اُتنے ہی سال وہ پیچ و تاب کھاتا رہتا
ہے۔ 21 دہشت ناک آوازیں اُس کے کانوں میں گونجتی
رہتی ہیں، اور امن و امان کے وقت ہی تباہی مچانے والا
اُس پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ 22 اُسے اندھیرے سے بچنے کی
اُمید ہی نہیں، کیونکہ اُسے تلوار کے لئے تیار رکھا
گیا ہے۔

23 وہ مارا مارا پھرتا ہے، آخر کار وہ گِدھوں کی خوراک
بنے گا۔ اُسے خود علم ہے کہ تاریکی کا دن قریب ہی
ہے۔ 24 تنگی اور مصیبت اُسے دہشت کھلاتی، حملہ آور
بادشاہ کی طرح اُس پر غالب آتی ہیں۔ 25 اور وجہ کیا
ہے؟ یہ کہ اُس نے اپنا ہاتھ اللہ کے خلاف اُٹھایا،
قادرِ مطلق کے سامنے تکبر دکھایا ہے۔ 26 اپنی موٹی اور
مضبوط ڈھال کی پناہ میں اکڑ کر وہ تیزی سے اللہ پر حملہ
کرتا ہے۔

27 گو اِس وقت اُس کا چہرہ چربی سے چمکتا اور اُس کی
کمر موٹی ہے، 28 لیکن آئندہ وہ تباہ شدہ شہروں میں بسے
گا، ایسے مکانوں میں جو سب کے چھوڑے ہوئے ہیں
اور جو جلد ہی پتھر کے ڈھیر بن جائیں گے۔ 29 وہ امیر

نہیں ہو گا، اُس کی دولت قائم نہیں رہے گی، اُس کی
جائیداد ملک میں پھیلی نہیں رہے گی۔

30 وہ تاریکی سے نہیں بچے گا۔ شعلہ اُس کی
کونپلوں کو مُرجھانے دے گا، اور اللہ اُسے اپنے منہ
کی ایک پھونک سے اُڑا کر تباہ کر دے گا۔ 31 وہ
دھوکے پر بھروسا نہ کرے، ورنہ وہ بھٹک جائے گا
اور اُس کا اجر دھوکا ہی ہو گا۔ 32 وقت سے پہلے ہی
اُسے اِس کا پورا معاوضہ ملے گا، اُس کی کونپل کبھی نہیں
پھلے پھولے گی۔

33 وہ انگور کی اُس بیل کی مانند ہو گا جس کا پھل کچی
حالت میں ہی گر جائے، زیتون کے اُس درخت کی مانند
جس کے تمام پھول جھڑ جائیں۔ 34 کیونکہ بےدینوں کا
جتھا بنجر رہے گا، اور آگ رشوت خوروں کے خیموں کو
بھسم کرے گی۔ 35 اُن کے پاؤں دُکھ درد سے بھاری ہو
جاتے، اور وہ بُرائی کو جنم دیتے ہیں۔ اُن کا پیٹ دھوکا
ہی پیدا کرتا ہے۔“

ایوب: مَیں بےگناہ ہوں

16 ایوب نے جواب دے کر کہا،
2 ”اِس طرح کی مَیں نے بہت سی باتیں
سنی ہیں، تمہاری تسلی صرف دُکھ درد کا باعث ہے۔ 3 کیا
تمہاری لفاظی کبھی ختم نہیں ہو گی؟ تجھے کیا چیز بےچین
کر رہی ہے کہ تُو مجھے جواب دینے پر مجبور ہے؟ 4 اگر
مَیں تمہاری جگہ ہوتا تو مَیں بھی تمہاری جیسی باتیں کر
سکتا۔ پھر مَیں بھی تمہارے خلاف پُرالفاظ تقریریں پیش
کر کے توبہ توبہ کہہ سکتا۔ 5 لیکن مَیں ایسا نہ کرتا۔
مَیں تمہیں اپنی باتوں سے تقویت دیتا، افسوس کے اظہار
سے تمہیں تسکین دیتا۔ 6 لیکن میرے ساتھ ایسا سلوک
نہیں ہو رہا۔ اگر مَیں بولوں تو مجھے سکون نہیں ملتا، اگر
چپ رہوں تو میرا درد دُور نہیں ہوتا۔

7 لیکن اب اللہ نے مجھے تھکا دیا ہے، اُس نے
میرے پورے گھرانے کو تباہ کر دیا ہے۔ 8 اُس نے
مجھے سکڑنے دیا ہے، اور یہ بات میرے خلاف گواہ
بن گئی ہے۔ میری دُبلی پتلی حالت کھڑی ہو کر میرے
خلاف گواہی دیتی ہے۔ 9 اللہ کا غضب مجھے پھاڑ رہا
ہے، وہ میرا دشمن اور میرا مخالف بن گیا ہے جو میرے
خلاف دانت پیس پیس کر مجھے اپنی آنکھوں سے چھید
رہا ہے۔[a] 10 لوگ گلا پھاڑ کر میرا مذاق اُڑاتے، میرے
گال پر تھپڑ مار کر میری بےعزتی کرتے ہیں۔ سب کے
سب میرے خلاف متحد ہو گئے ہیں۔ 11 اللہ نے مجھے
شریروں کے حوالے کر دیا، مجھے بےدینوں کے چنگل
میں پھنسا دیا ہے۔ 12 مَیں سکون سے زندگی گزار رہا تھا
کہ اُس نے مجھے پاش پاش کر دیا، مجھے گلے سے پکڑ کر
زمین پر پٹخ دیا۔ اُس نے مجھے اپنا نشانہ بنا لیا، 13 پھر اُس
کے تیراندازوں نے مجھے گھیر لیا۔ اُس نے بےرحمی سے
میرے گُردوں کو چیر ڈالا، میرا پت زمین پر اُنڈیل دیا۔
14 بار بار وہ میری قلعہ بندی میں رخنہ ڈالتا رہا، پہلوان کی
طرح مجھ پر حملہ کرتا رہا۔

15 مَیں نے ٹانکے لگا کر اپنی جِلد کے ساتھ ٹاٹ کا
لباس جوڑ لیا ہے، اپنی شان و شوکت خاک میں ملائی
ہے۔ 16 رو رو کر میرا چہرہ سوج گیا ہے، میری پلکوں پر گھنا
اندھیرا چھا گیا ہے۔ 17 لیکن وجہ کیا ہے؟ میرے ہاتھ تو
ظلم سے بَری رہے، میری دعا پاک صاف رہی ہے۔

18 اے زمین، میرے خون کو مت ڈھانپنا! میری

---

[a] لفظی ترجمہ: اپنی آنکھیں میرے خلاف تیز کرتا ہے۔

آہ و زاری کبھی آرام کی جگہ نہ پائے بلکہ گونجتی رہے۔
19 اب بھی میرا گواہ آسمان پر ہے، میرے حق میں گواہی
دینے والا بلندیوں پر ہے۔ 20 میری آہ و زاری میرا ترجمان
ہے، مَیں بے خوابی سے اللہ کے انتظار میں رہتا ہوں۔
21 میری آہیں اللہ کے سامنے فانی انسان کے حق میں
بات کریں گی، اُس طرح جس طرح کوئی اپنے دوست
کے حق میں بات کرے۔ 22 کیونکہ تھوڑے ہی سالوں
کے بعد مَیں اُس راستے پر روانہ ہو جاؤں گا جس سے
واپس نہیں آؤں گا۔

اللہ سے التجا

17 میری روح شکستہ ہو گئی، میرے دن بجھ
گئے ہیں۔ قبرستان ہی میرے انتظار میں
ہے۔ 2 میرے چاروں طرف مذاق ہی مذاق سنائی دیتا،
میری آنکھیں لوگوں کا ہٹ دھرم رویہ دیکھتے دیکھتے تھک
گئی ہیں۔ 3 اے اللہ، میری ضمانت میرے اپنے ہاتھوں
سے قبول فرما، کیونکہ اَور کوئی نہیں جو اُسے دے۔ 4 اُن
کے ذہنوں کو تُو نے بند کر دیا، اِس لئے تُو اُن سے
عزت نہیں پائے گا۔ 5 وہ اُس آدمی کی مانند ہیں جو اپنے
دوستوں کو ضیافت کی دعوت دے، حالانکہ اُس کے اپنے
بچے بھوکے مر رہے ہوں۔
6 اللہ نے مجھے مذاق کا یوں نشانہ بنایا ہے کہ مَیں
قوموں میں عبرت انگیز مثال بن گیا ہوں۔ مجھے دیکھتے
ہی لوگ میرے منہ پر تھوکتے ہیں۔ 7 میری آنکھیں
غم کھا کھا کر دُھندلا گئی ہیں، میرے اعضا یہاں تک
سوکھ گئے کہ سایہ ہی رہ گیا ہے۔ 8 یہ دیکھ کر سیدھی
راہ پر چلنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور
بے گناہ بے دینوں کے خلاف مشتعل ہو جاتے ہیں۔
9 راست باز اپنی راہ پر قائم رہتے، اور جن کے ہاتھ
پاک ہیں وہ تقویت پاتے ہیں۔ 10 لیکن جہاں تک تم
سب کا تعلق ہے، آؤ دوبارہ مجھ پر حملہ کرو! مجھے تم میں
ایک بھی دانا آدمی نہیں ملے گا۔
11 میرے دن گزر گئے ہیں۔ میرے وہ منصوبے اور
دل کی آرزوئیں خاک میں مل گئی ہیں 12 جن سے رات
دن میں بدل گئی اور روشنی اندھیرے کو دُور کر کے قریب
آئی تھی۔ 13 اگر مَیں صرف اِتنی ہی اُمید رکھوں کہ پاتال
میرا گھر ہو گا تو یہ کیسی اُمید ہو گی؟ اگر مَیں اپنا بستر تاریکی
میں بچھا کر 14 قبر سے کہوں، ’تُو میرا باپ ہے‘ اور
کیڑے سے، ’اے میری امی، اے میری بہن‘ 15 تو پھر
یہ کیسی اُمید ہو گی؟ کون کہے گا، ’مجھے تیرے لئے
اُمید نظر آتی ہے‘؟ 16 تب میری اُمید میرے ساتھ
پاتال میں اُترے گی، اور ہم مل کر خاک میں دھنس
جائیں گے۔“

بِلدد: اللہ بے دینوں کو سزا دیتا ہے

18 بِلدد سوخی نے جواب دے کر کہا،
2 ”تُو کب تک ایسی باتیں کرے گا؟ اِن
سے باز آ کر ہوش میں آ! تب ہی ہم صحیح بات کر سکیں
گے۔ 3 تُو ہمیں ڈنگر جیسے احمق کیوں سمجھتا ہے؟ 4 گو تُو
آگ بگولا ہو کر اپنے آپ کو پھاڑ رہا ہے، لیکن کیا تیرے
باعث زمین کو ویران ہونا چاہئے اور چٹانوں کو اپنی جگہ
سے کھسکنا چاہئے؟ ہرگز نہیں!
5 یقیناً بے دین کا چراغ بجھ جائے گا، اُس کی آگ
کا شعلہ آئندہ نہیں چمکے گا۔ 6 اُس کے خیمے میں روشنی

اندھیرا ہو جائے گی، اُس کے اوپر کی شمع بجھ جائے گی۔
7 اُس کے لمبے قدم رُک رُک کر آگے بڑھیں گے، اور
اُس کا اپنا منصوبہ اُسے پٹخ دے گا۔
8 اُس کے اپنے پاؤں اُسے جال میں پھنسا دیتے ہیں،
وہ دام پر ہی چلتا پھرتا ہے۔ 9 پھندا اُس کی ایڑی پکڑ لیتا،
کمند اُسے جکڑ لیتی ہے۔ 10 اُسے پھنسانے کا رسّا زمین
میں چھپا ہوا ہے، راستے میں پھندا بچھا ہے۔
11 وہ ایسی چیزوں سے گھرا رہتا ہے جو اُسے قدم بہ
قدم دہشت کھلاتی اور اُس کی ناک میں دم کرتی ہیں۔
12 آفت اُسے ہڑپ کر لینا چاہتی ہے، تباہی تیار کھڑی
ہے تاکہ اُسے گرتے وقت ہی پکڑ لے۔ 13 بیماری اُس
کی جِلد کو کھا جاتی، موت کا پہلوٹھا اُس کے اعضا کو نگل
لیتا ہے۔ 14 اُسے اُس کے خیمے کی حفاظت سے چھین
لیا جاتا اور گھسیٹ کر دہشتوں کے بادشاہ کے سامنے لایا
جاتا ہے۔
15 اُس کے خیمے میں آگ بستی، اُس کے گھر پر
گندھک بکھر جاتی ہے۔ 16 نیچے اُس کی جڑیں سوکھ
جاتی، اوپر اُس کی شاخیں مُرجھا جاتی ہیں۔ 17 زمین
پر سے اُس کی یاد مٹ جاتی ہے، کہیں بھی اُس کا نام و
نشان نہیں رہتا۔
18 اُسے روشنی سے تاریکی میں دھکیلا جاتا، دنیا سے
بھگا کر خارج کیا جاتا ہے۔ 19 قوم میں اُس کی نہ اولاد
نہ نسل رہے گی، جہاں پہلے رہتا تھا وہاں کوئی نہیں بچے
گا۔ 20 اُس کا انجام دیکھ کر مغرب کے باشندوں کے
رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور مشرق کے باشندے دہشت
زدہ ہو جاتے ہیں۔ 21 یہی ہے بےدین کے گھر کا انجام،
اُسی کے مقام کا جو اللہ کو نہیں جانتا۔“

ایوب: مَیں جانتا ہوں کہ میرا نجات دہندہ زندہ ہے

19 تب ایوب نے جواب میں کہا،
2 ”تم کب تک مجھ پر تشدد کرنا چاہتے
ہو، کب تک مجھے الفاظ سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے
ہو؟ 3 اب تم نے دس بار مجھے ملامت کی ہے، تم نے
شرم کئے بغیر میرے ساتھ بدسلوکی کی ہے۔ 4 اگر یہ
بات صحیح بھی ہو کہ مَیں غلط راہ پر آ گیا ہوں تو مجھے
ہی اِس کا نتیجہ بُھگتنا ہے۔ 5 لیکن چونکہ تم مجھ پر اپنی
سبقت دکھانا چاہتے اور میری رُسوائی مجھے ڈانٹنے کے لئے
استعمال کر رہے ہو 6 تو پھر جان لو، اللہ نے خود مجھے غلط
راہ پر لا کر اپنے دام سے گھیر لیا ہے۔
7 گو مَیں چیخ کر کہوں، ’مجھ پر ظلم ہو رہا ہے،‘ لیکن
جواب کوئی نہیں ملتا۔ گو مَیں مدد کے لئے پکاروں،
لیکن انصاف نہیں پاتا۔ 8 اُس نے میرے راستے میں
ایسی دیوار کھڑی کر دی کہ مَیں گزر نہیں سکتا، اُس نے
میری راہوں پر اندھیرا ہی چھا جانے دیا ہے۔ 9 اُس
نے میری عزت مجھ سے چھین کر میرے سر سے تاج
اُتار دیا ہے۔ 10 چاروں طرف سے اُس نے مجھے ڈھا
دیا تو مَیں تباہ ہوا۔ اُس نے میری اُمید کو درخت کی طرح
جڑ سے اُکھاڑ دیا ہے۔ 11 اُس کا قہر میرے خلاف بھڑک
اُٹھا ہے، اور وہ مجھے اپنے دشمنوں میں شمار کرتا ہے۔
12 اُس کے دستے مل کر مجھ پر حملہ کرنے آئے ہیں۔
اُنہوں نے میری فصیل کے ساتھ مٹی کا ڈھیر لگایا ہے
تاکہ اُس میں رخنہ ڈالیں۔ اُنہوں نے چاروں طرف سے
میرے خیمے کا محاصرہ کیا ہے۔
13 میرے بھائیوں کو اُس نے مجھ سے دُور کر دیا،
اور میرے جاننے والوں نے میرا حقہ پانی بند کر دیا
ہے۔ 14 میرے رشتے داروں نے مجھے ترک کر دیا،

میرے قریبی دوست مجھے بھول گئے ہیں۔ 15 میرے
دامن گیر اور نوکرانیاں مجھے اجنبی سمجھتے ہیں۔ اُن کی نظر
میں مَیں اجنبی ہوں۔ 16 مَیں اپنے نوکر کو بُلاتا ہوں تو
وہ جواب نہیں دیتا۔ گو مَیں اپنے منہ سے اُس سے التجا
کروں تو بھی وہ نہیں آتا۔

17 میری بیوی میری جان سے گھن کھاتی ہے، میرے
سگے بھائی مجھے مکروہ سمجھتے ہیں۔ 18 یہاں تک کہ
چھوٹے بچے بھی مجھے حقیر جانتے ہیں۔ اگر مَیں اُٹھنے کی
کوشش کروں تو وہ اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیتے ہیں۔
19 میرے دلی دوست مجھے کراہیت کی نگاہ سے دیکھتے
ہیں، جو مجھے پیارے تھے وہ میرے مخالف ہو گئے ہیں۔
20 میری جِلد سکڑ کر میری ہڈیوں کے ساتھ جا لگی ہے۔
مَیں موت سے بال بال بچ گیا ہوں۔[a]

21 میرے دوستو، مجھ پر ترس کھاؤ، مجھ پر ترس کھاؤ۔
کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ نے مجھے مارا ہے۔ 22 تم کیوں اللہ
کی طرح میرے پیچھے پڑ گئے ہو، کیوں میرا گوشت کھا کھا
کر سیر نہیں ہوتے؟

23 کاش میری باتیں قلم بند ہو جائیں! کاش وہ
یادگار پر کندہ کی جائیں، 24 لوہے کی چھینی اور سیسے
سے ہمیشہ کے لئے پتھر میں نقش کی جائیں! 25 لیکن
مَیں جانتا ہوں کہ میرا چھڑانے والا زندہ ہے اور آخرکار
میرے حق میں زمین پر کھڑا ہو جائے گا، 26 گو میری
جِلد یوں اُتاری بھی گئی ہو۔ لیکن میری آرزو ہے کہ جسم
میں ہوتے ہوئے اللہ کو دیکھوں، 27 کہ مَیں خود ہی اُسے
دیکھوں، نہ کہ اجنبی بلکہ اپنی ہی آنکھوں سے اُس پر نگاہ
کروں۔ اِس آرزو کی شدت سے میرا دل تباہ ہو رہا ہے۔

28 تم کہتے ہو، ’ہم کتنی سختی سے ایوب کا تعاقب
کریں گے،‘ اور ’مسئلے کی جڑ تو اُسی میں پنہاں ہے۔‘
29 لیکن تمہیں خود تلوار سے ڈرنا چاہئے، کیونکہ تمہارا
غصہ تلوار کی سزا کے لائق ہے، تمہیں جاننا چاہئے کہ
عدالت آنے والی ہے۔“

ضوفر: غلط کام کی منصفانہ سزا دی جائے گی

20 تب ضوفر نعماتی نے جواب دے کر کہا،
2 ”یقیناً میرے مضطرب خیالات اور وہ
احساسات جو میرے اندر سے اُبھر رہے ہیں مجھے جواب
دینے پر مجبور کر رہے ہیں۔ 3 مجھے ایسی نصیحت سننی
پڑی جو میری بے عزتی کا باعث تھی، لیکن میری سمجھ مجھے
جواب دینے کی تحریک دے رہی ہے۔
4 کیا تجھے معلوم نہیں کہ قدیم زمانے سے یعنی جب
سے انسان کو زمین پر رکھا گیا 5 شریر کا فتح مند نعرہ عارضی
اور بے دین کی خوشی پل بھر کی ثابت ہوئی ہے؟ 6 گو
اُس کا قد و قامت آسمان تک پہنچے اور اُس کا سر بادلوں
کو چھوئے 7 تاہم وہ اپنے فضلے کی طرح ابد تک تباہ ہو
جائے گا۔ جنہوں نے اُسے پہلے دیکھا تھا وہ پوچھیں گے،
’اب وہ کہاں ہے؟‘
8 وہ خواب کی طرح اُڑ جاتا اور آئندہ کہیں نہیں پایا
جائے گا، اُسے رات کی رویا کی طرح بُھلا دیا جاتا ہے۔
9 جس آنکھ نے اُسے دیکھا وہ اُسے آئندہ کبھی نہیں
دیکھے گی۔ اُس کا گھر دوبارہ اُس کا مشاہدہ نہیں کرے گا۔
10 اُس کی اولاد کو غریبوں سے بھیک مانگنی پڑے گی، اُس
کے اپنے ہاتھوں کو دولت واپس دینی پڑے گی۔ 11 جوانی

---

[a] لفظی ترجمہ: ’میرے دانتوں کی جِلد ہی بچ گئی ہے۔‘ مطلب
مبہم سا ہے۔

کی جس طاقت سے اُس کی ہڈیاں بھری ہیں وہ اُس کے
ساتھ ہی خاک میں مل جائے گی۔
12 بُرائی بے دین کے منہ میں میٹھی ہے۔ وہ اُسے
اپنی زبان تلے چھپائے رکھتا، 13 اُسے محفوظ رکھ کر جانے
نہیں دیتا۔ 14 لیکن اُس کی خوراک پیٹ میں آ کر خراب
ہو جاتی بلکہ سانپ کا زہر بن جاتی ہے۔ 15 جو دولت
اُس نے نگل لی اُسے وہ اُگل دے گا، اللہ ہی یہ چیزیں
اُس کے پیٹ سے خارج کرے گا۔ 16 اُس نے سانپ
کا زہر چوس لیا، اور سانپ ہی کی زبان اُسے مار ڈالے
گی۔ 17 وہ ندیوں سے لطف اندوز نہیں ہو گا، شہد اور
بالائی کی نہروں سے مزہ نہیں لے گا۔ 18 جو کچھ اُس
نے حاصل کیا اُسے وہ ہضم نہیں کرے گا بلکہ سب
کچھ واپس کرے گا۔ جو دولت اُس نے اپنے کاروبار سے
کمائی اُس سے وہ لطف نہیں اُٹھائے گا۔ 19 کیونکہ اُس
نے پست حالوں پر ظلم کر کے اُنہیں ترک کیا ہے، اُس
نے ایسے گھروں کو چھین لیا ہے جنہیں اُس نے تعمیر
نہیں کیا تھا۔ 20 اُس نے پیٹ میں کبھی سکون محسوس
نہیں کیا بلکہ جو کچھ بھی چاہتا تھا اُسے بچنے نہیں دیا۔
21 جب وہ کھانا کھاتا ہے تو کچھ نہیں بچتا، اِس لئے
اُس کی خوش حالی قائم نہیں رہے گی۔ 22 جوں ہی اُسے
کثرت کی چیزیں حاصل ہوں گی وہ مصیبت میں پھنس
جائے گا۔ تب دُکھ درد کا پورا زور اُس پر آئے گا۔
23 کاش اللہ بے دین کا پیٹ بھر کر اپنا بھڑکتا قہر اُس
پر نازل کرے، کاش وہ اپنا غضب اُس پر برسائے۔
24 گو وہ لوہے کے ہتھیار سے بھاگ جائے، لیکن
پیتل کا تیر اُسے چیر ڈالے گا۔ 25 جب وہ اُسے اپنی
پیٹھ سے نکالے تو تیر کی نوک اُس کے کلیجے میں سے
نکلے گی۔ اُسے دہشت ناک واقعات پیش آئیں گے۔
26 گہری تاریکی اُس کے خزانوں کی تاک میں بیٹھی رہے
گی۔ ایسی آگ جو انسانوں نے نہیں لگائی اُسے بھسم
کرے گی۔ اُس کے خیمے کے جتنے لوگ بچ نکلے اُنہیں وہ
کھا جائے گی۔ 27 آسمان اُسے مجرم ٹھہرائے گا، زمین اُس
کے خلاف گواہی دینے کے لئے کھڑی ہو جائے گی۔
28 سیلاب اُس کا گھر اُڑا لے جائے گا، غضب کے دن
شدت سے بہتا ہوا پانی اُس پر سے گزرے گا۔ 29 یہ
ہے وہ اجر جو اللہ بے دینوں کو دے گا، وہ وراثت جسے
اللہ نے اُن کے لئے مقرر کی ہے۔“

ایوب: بہت دفعہ بے دینوں کو سزا نہیں ملتی

21 پھر ایوب نے جواب میں کہا،
2 ”دھیان سے میرے الفاظ سنو! یہی
کرنے سے مجھے تسلی دو! 3 جب تک مَیں اپنی بات پیش
نہ کروں مجھے برداشت کرو، اِس کے بعد اگر چاہو تو میرا
مذاق اُڑاؤ۔ 4 کیا مَیں کسی انسان سے احتجاج کر رہا ہوں؟
ہرگز نہیں! تو پھر کیا عجب کہ میری روح اِتنی تنگ آ گئی
ہے۔ 5 مجھ پر نظر ڈالو تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو
جائیں گے اور تم حیرانی سے اپنا ہاتھ منہ پر رکھو گے۔
6 جب کبھی مجھے وہ خیال یاد آتا ہے جو مَیں پیش
کرنا چاہتا ہوں تو مَیں دہشت زدہ ہو جاتا ہوں، میرے
جسم پر تھرتھراہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ 7 خیال یہ ہے کہ
بے دین کیوں جیتے رہتے ہیں؟ نہ صرف وہ عمر رسیدہ ہو
جاتے بلکہ اُن کی طاقت بڑھتی رہتی ہے۔
8 اُن کے بچے اُن کے سامنے قائم ہو جاتے، اُن
کی اولاد اُن کی آنکھوں کے سامنے مضبوط ہو جاتی ہے۔
9 اُن کے گھر محفوظ ہیں۔ نہ کوئی چیز اُنہیں ڈراتی، نہ
اللہ کی سزا اُن پر نازل ہوتی ہے۔ 10 اُن کا سانڈ نسل

بڑھانے میں کبھی ناکام نہیں ہوتا، اُن کی گائے وقت پر
جنم دیتی، اور اُس کے بچے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔
11 وہ اپنے بچوں کو باہر کھیلنے کے لئے بھیجتے ہیں تو
وہ بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح گھر سے نکلتے ہیں۔ اُن
کے لڑکے کودتے پھاندتے نظر آتے ہیں۔ 12 وہ دف
اور سرود بجا کر گیت گاتے اور بانسری کی سُریلی آواز نکال
کر اپنا دل بہلاتے ہیں۔ 13 اُن کی زندگی خوش حال رہتی
ہے، وہ ہر دن سے پورا لطف اُٹھاتے اور آخرکار بڑے
سکون سے پاتال میں اُتر جاتے ہیں۔
14 اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے کہتے ہیں، 'ہم
سے دُور ہو جا، ہم تیری راہوں کو جاننا نہیں چاہتے۔
15 قادرِ مطلق کون ہے کہ ہم اُس کی خدمت کریں؟
اُس سے دعا کرنے سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا؟' 16 کیا
اُن کی خوش حالی اُن کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہوتی؟ کیا
بے دینوں کے منصوبے اللہ سے دُور نہیں رہتے؟
17 ایسا لگتا ہے کہ بے دینوں کا چراغ کبھی نہیں
بجھتا۔ کیا اُن پر کبھی مصیبت آتی ہے؟ کیا اللہ کبھی قہر
میں آ کر اُن پر وہ تباہی نازل کرتا ہے جو اُن کا مناسب
حصہ ہے؟ 18 کیا ہَوا کے جھونکے کبھی اُنہیں بھوسے
کی طرح اور آندھی کبھی اُنہیں تُوڑی کی طرح اُڑا لے
جاتی ہے؟ افسوس، ایسا نہیں ہوتا۔ 19 شاید تم کہو، 'اللہ
اُنہیں سزا دینے کے بجائے اُن کے بچوں کو سزا دے
گا۔' لیکن مَیں کہتا ہوں کہ اُسے باپ کو ہی سزا دینی
چاہئے تاکہ وہ اپنے گناہوں کا نتیجہ خوب جان لے۔
20 اُس کی اپنی ہی آنکھیں اُس کی تباہی دیکھیں، وہ خود
قادرِ مطلق کے غضب کا پیالہ پی لے۔ 21 کیونکہ جب
اُس کی زندگی کے مقررہ دن اختتام تک پہنچیں تو اُسے کیا
پروا ہو گی کہ میرے بعد گھر والوں کے ساتھ کیا ہو گا۔
22 لیکن کون اللہ کو علم سکھا سکتا ہے؟ وہ تو بلندیوں
پر رہنے والوں کی بھی عدالت کرتا ہے۔ 23 ایک شخص
وفات پاتے وقت خوب تن درست ہوتا ہے۔ جیتے جی وہ
بڑے سکون اور اطمینان سے زندگی گزار سکا۔ 24 اُس
کے برتن دودھ سے بھرے رہے، اُس کی ہڈیوں کا گُودا
تر و تازہ رہا۔ 25 دوسرا شخص شکستہ حالت میں مر جاتا
ہے اور اُسے کبھی خوش حالی کا لطف نصیب نہیں ہوا۔
26 اب دونوں مل کر خاک میں پڑے رہتے ہیں، دونوں
کیڑے مکوڑوں سے ڈھانپے رہتے ہیں۔
27 سنو، مَیں تمہارے خیالات اور اُن سازشوں سے
واقف ہوں جن سے تم مجھ پر ظلم کرنا چاہتے ہو۔
28 کیونکہ تم کہتے ہو، 'رئیس کا گھر کہاں ہے؟ وہ خیمہ
کدھر گیا جس میں بے دین بستے تھے؟ وہ اپنے گناہوں
کے سبب سے ہی تباہ ہو گئے ہیں۔' 29 لیکن اُن سے
پوچھ لو جو اِدھر اُدھر سفر کرتے رہتے ہیں۔ تمہیں اُن کی
گواہی تسلیم کرنی چاہئے 30 کہ آفت کے دن شریر کو صحیح
سلامت چھوڑا جاتا ہے، کہ غضب کے دن اُسے رِہائی
ملتی ہے۔
31 کون اُس کے رُوبرُو اُس کے چال چلن کی ملامت
کرتا، کون اُسے اُس کے غلط کام کا مناسب اجر دیتا ہے؟
32 لوگ اُس کے جنازے میں شریک ہو کر اُسے قبر
تک لے جاتے ہیں۔ اُس کی قبر پر چوکیدار لگایا جاتا
ہے۔ 33 وادی کی مٹی کے ڈھیلے اُسے میٹھے لگتے ہیں۔
جنازے کے پیچھے پیچھے تمام دنیا، اُس کے آگے آگے ان
گنت ہجوم چلتا ہے۔ 34 چنانچہ تم مجھے عبث باتوں سے
کیوں تسلی دے رہے ہو؟ تمہارے جوابوں میں تمہاری
بے وفائی ہی نظر آتی ہے۔"

اِلی فز: ایوب شریر ہے

22 پھر اِلی فز تیمانی نے جواب دے کر کہا،
2 ”کیا اللہ انسان سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے؟
ہرگز نہیں! اُس کے لئے دانش مند بھی فائدے کا باعث
نہیں۔ 3 اگر تُو راست باز ہو بھی تو کیا وہ اِس سے
اپنے لئے نفع اُٹھا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! اگر تُو بےالزام
زندگی گزارے تو کیا اُسے کچھ حاصل ہوتا ہے؟ 4 اللہ
تجھے تیری خدا ترس زندگی کے سبب سے ملامت نہیں کر
رہا۔ یہ نہ سوچ کہ وہ اِسی لئے عدالت میں تجھ سے
جواب طلب کر رہا ہے۔ 5 نہیں، وجہ تیری بڑی بدکاری،
تیرے لامحدود گناہ ہیں۔

6 جب تیرے بھائیوں نے تجھ سے قرض لیا تو تُو نے
بلاوجہ وہ چیزیں اپنا لی ہوں گی جو اُنہوں نے تجھے ضمانت
کے طور پر دی تھیں، تُو نے اُنہیں اُن کے کپڑوں سے
محروم کر دیا ہو گا۔ 7 تُو نے تھکے ماندوں کو پانی پلانے
سے اور بھوکے مرنے والوں کو کھانا کھلانے سے انکار کیا
ہو گا۔ 8 بےشک تیرا رویہ اِس خیال پر مبنی تھا کہ پورا
ملک طاقت وروں کی ملکیت ہے، کہ صرف بڑے لوگ
اُس میں رہ سکتے ہیں۔ 9 تُو نے بیواؤں کو خالی ہاتھ موڑ
دیا ہو گا، یتیموں کی طاقت پاش پاش کی ہو گی۔ 10 اِسی
لئے تُو پھندوں سے گھرا رہتا ہے، اچانک ہی تجھے دہشت
ناک واقعات ڈراتے ہیں۔ 11 یہی وجہ ہے کہ تجھ پر ایسا
اندھیرا چھا گیا ہے کہ تُو دیکھ نہیں سکتا، کہ سیلاب نے
تجھے ڈبو دیا ہے۔

12 کیا اللہ آسمان کی بلندیوں پر نہیں ہوتا؟ وہ تو
ستاروں پر نظر ڈالتا ہے، خواہ وہ کتنے ہی اونچے کیوں
نہ ہوں۔ 13 تو بھی تُو کہتا ہے، ’اللہ کیا جانتا ہے؟ کیا
وہ کالے بادلوں میں سے دیکھ کر عدالت کر سکتا ہے؟
14 وہ گھنے بادلوں میں چھپا رہتا ہے، اِس لئے جب وہ
آسمان کے گنبد پر چلتا ہے تو اُسے کچھ نظر نہیں آتا۔‘
15 کیا تُو اُس قدیم راہ سے باز نہیں آئے گا جس پر بدکار
چلتے رہے ہیں؟ 16 وہ تو اپنے مقررہ وقت سے پہلے ہی
سکڑ گئے، اُن کی بنیادیں سیلاب سے ہی اُڑا لی گئیں۔
17 اُنہوں نے اللہ سے کہا، ’ہم سے دُور ہو جا،‘ اور
’قادرِ مطلق ہمارے لئے کیا کچھ کر سکتا ہے؟‘ 18 لیکن
اللہ ہی نے اُن کے گھروں کو بھرپور خوش حالی سے
نوازا، گو بےدینوں کے بُرے منصوبے اُس سے دُور ہی
دُور رہتے ہیں۔ 19 راست باز اُن کی تباہی دیکھ کر خوش
ہوئے، بےقصوروں نے اُن کی ہنسی اُڑا کر کہا، 20 ’لو، یہ
دیکھو، اُن کی جائیداد کس طرح مٹ گئی، اُن کی دولت
کس طرح بھسم ہو گئی ہے!‘

21 اے ایوب، اللہ سے صلح کر کے سلامتی حاصل کر،
تب ہی تُو خوش حالی پائے گا۔ 22 اللہ کے منہ کی ہدایت
اپنا لے، اُس کے فرمان اپنے دل میں محفوظ رکھ۔ 23 اگر
تُو قادرِ مطلق کے پاس واپس آئے تو بحال ہو جائے گا،
اور تیرے خیمے سے بدی دُور ہی رہے گی۔ 24 سونے کو
خاک کے برابر، اوفیر کا خالص سونا وادی کے پتھر کے
برابر سمجھ لے 25 تو قادرِ مطلق خود تیرا سونا ہو گا، وہی
تیرے لئے چاندی کا ڈھیر ہو گا۔ 26 تب تُو قادرِ مطلق
سے لطف اندوز ہو گا اور اللہ کے حضور اپنا سر اُٹھا سکے
گا۔ 27 تُو اُس سے التجا کرے گا تو وہ تیری سنے گا اور تُو
اپنی منتیں بڑھا سکے گا۔ 28 جو کچھ بھی تُو کرنے کا ارادہ
رکھے اُس میں تجھے کامیابی ہو گی، تیری راہوں پر روشنی
چمکے گی۔ 29 کیونکہ جو شیخی بگھارتا ہے اُسے اللہ پست کرتا
جبکہ جو پست حال ہے اُسے وہ نجات دیتا ہے۔ 30 وہ
بےقصور کو چھڑاتا ہے، چنانچہ اگر تیرے ہاتھ پاک ہوں

تو وہ تجھے چھڑائے گا۔“

ایوب: کاش مَیں اللہ کو کہیں پاتا

23 ایوب نے جواب میں کہا،
2 ”بے شک آج میری شکایت سرکشی کا
اظہار ہے، حالانکہ مَیں اپنی آہوں پر قابو پانے کی کوشش
کر رہا ہوں۔
3 کاش مَیں اُسے پانے کا علم رکھوں تاکہ اُس کی سکونت
گاہ تک پہنچ سکوں۔ 4 پھر مَیں اپنا معاملہ ترتیب وار اُس
کے سامنے پیش کرتا، مَیں اپنا منہ دلائل سے بھر لیتا۔
5 تب مجھے اُس کے جوابوں کا پتا چلتا، مَیں اُس کے
بیانات پر غور کر سکتا۔ 6 کیا وہ اپنی عظیم قوت مجھ سے
لڑنے پر صَرف کرتا؟ ہرگز نہیں! وہ یقیناً مجھ پر توجہ دیتا۔
7 اگر مَیں وہاں اُس کے حضور آ سکتا تو دیانت دار آدمی
کی طرح اُس کے ساتھ مقدمہ لڑتا۔ تب مَیں ہمیشہ کے
لئے اپنے منصف سے بچ نکلتا!
8 لیکن افسوس، اگر مَیں مشرق کی طرف جاؤں تو وہ
وہاں نہیں ہوتا، مغرب کی جانب بڑھوں تو وہاں بھی
نہیں ملتا۔ 9 شمال میں اُسے ڈھونڈوں تو وہ دکھائی نہیں
دیتا، جنوب کی طرف رُخ کروں تو وہاں بھی پوشیدہ رہتا
ہے۔ 10 کیونکہ وہ میری راہ کو جانتا ہے۔ اگر وہ میری
جانچ پڑتال کرتا تو مَیں خالص سونا ثابت ہوتا۔ 11 میرے
قدم اُس کی راہ میں رہے ہیں، مَیں راہ سے نہ بائیں، نہ
دائیں طرف ہٹا بلکہ سیدھا اُس پر چلتا رہا۔ 12 مَیں اُس
کے ہونٹوں کے فرمان سے باز نہیں آیا بلکہ اپنے دل میں
ہی اُس کے منہ کی باتیں محفوظ رکھی ہیں۔
13 اگر وہ فیصلہ کرے تو کون اُسے روک سکتا ہے؟ جو
کچھ بھی وہ کرنا چاہے اُسے عمل میں لاتا ہے۔ 14 جو بھی
منصوبہ اُس نے میرے لئے باندھا اُسے وہ ضرور پورا
کرے گا۔ اور اُس کے ذہن میں مزید بہت سے ایسے
منصوبے ہیں۔ 15 اِسی لئے مَیں اُس کے حضور دہشت
زدہ ہوں۔ جب بھی مَیں اِن باتوں پر دھیان دوں تو
اُس سے ڈرتا ہوں۔ 16 اللہ نے خود مجھے شکستہ دل کیا،
قادرِ مطلق ہی نے مجھے دہشت کھلائی ہے۔ 17 کیونکہ
نہ مَیں تاریکی سے تباہ ہو رہا ہوں، نہ اِس لئے کہ گھنے
اندھیرے نے میرے چہرے کو ڈھانپ دیا ہے۔

زمین پر کتنی ناانصافی پائی جاتی ہے

24 قادرِ مطلق عدالت کے اوقات کیوں نہیں
مقرر کرتا؟ جو اُسے جانتے ہیں وہ ایسے
دن کیوں نہیں دیکھتے؟ 2 بےدین اپنی زمینوں کی حدود
کو آگے پیچھے کرتے اور دوسروں کے ریوڑ لُوٹ کر اپنی
چراگاہوں میں لے جاتے ہیں۔ 3 وہ یتیموں کا گدھا
ہانک کر لے جاتے اور اِس شرط پر بیوہ کو قرض دیتے ہیں
کہ وہ اُنہیں ضمانت کے طور پر اپنا بَیل دے۔ 4 وہ
ضرورت مندوں کو راستے سے ہٹاتے ہیں، چنانچہ ملک
کے غریبوں کو سراسر چھپ جانا پڑتا ہے۔
5 ضرورت مند بیابان میں جنگلی گدھوں کی طرح کام
کرنے کے لئے نکلتے ہیں۔ خوراک کا کھوج لگا لگا کر وہ
اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے ہیں بلکہ ریگستان ہی اُنہیں اُن
کے بچوں کے لئے کھانا مہیا کرتا ہے۔ 6 جو کھیت اُن
کے اپنے نہیں ہیں اُن میں وہ فصل کاٹتے ہیں، اور
بےدینوں کے انگور کے باغوں میں جا کر وہ دو چار انگور
چن لیتے ہیں جو فصل چننے کے بعد باقی رہ گئے تھے۔
7 کپڑوں سے محروم رہ کر وہ رات کو برہنہ حالت میں
گزارتے ہیں۔ سردی میں اُن کے پاس کمبل تک نہیں

ہوتا۔ 8 پہاڑوں کی بارش سے وہ بھیگ جاتے اور پناہ گاہ
نہ ہونے کے باعث پتھروں کے ساتھ لپٹ جاتے ہیں۔
9 بے دین باپ سے محروم بچے کو ماں کی گود سے
چھین لیتے ہیں بلکہ اِس شرط پر مصیبت زدہ کو قرض
دیتے ہیں کہ وہ اُنہیں ضمانت کے طور پر اپنا شیرخوار بچہ
دے۔ 10 غریب برہنہ حالت میں اور کپڑے پہنے بغیر
پھرتے ہیں، وہ بھوکے ہوتے ہوئے پُولے اُٹھائے چلتے
ہیں۔ 11 زیتون کے جو درخت بے دینوں نے صف در
صف لگائے تھے اُن کے درمیان غریب زیتون کا تیل
نکالتے ہیں۔ پیاسی حالت میں وہ شریروں کے حوضوں
میں انگور کو پاؤں تلے کچل کر اُس کا رس نکالتے ہیں۔
12 شہر سے مرنے والوں کی آہیں نکلتی ہیں اور زخمی لوگ
مدد کے لئے چیختے چلّاتے ہیں۔ اِس کے باوجود اللہ کسی
کو بھی مجرم نہیں ٹھہراتا۔
13 یہ بے دین اُن میں سے ہیں جو نور سے سرکش ہو
گئے ہیں۔ نہ وہ اُس کی راہوں سے واقف ہیں، نہ اُن
میں رہتے ہیں۔ 14 صبح سویرے قاتل اُٹھتا ہے تاکہ
مصیبت زدہ اور ضرورت مند کو قتل کرے۔ رات کو چور
چکر کاٹتا ہے۔ 15 زناکار کی آنکھیں شام کے دُھندلکے
کے انتظار میں رہتی ہیں، یہ سوچ کر کہ اُس وقت
مَیں کسی کو نظر نہیں آؤں گا۔ نکلتے وقت وہ اپنے منہ
کو ڈھانپ لیتا ہے۔ 16 ڈاکو اندھیرے میں گھروں میں
نقب لگاتے جبکہ دن کے وقت وہ چھپ کر اپنے پیچھے
کُنڈی لگا لیتے ہیں۔ نور کو وہ جانتے ہی نہیں۔ 17 گہری
تاریکی ہی اُن کی صبح ہوتی ہے، کیونکہ اُن کی گھنے
اندھیرے کی دہشتوں سے دوستی ہو گئی ہے۔
18 لیکن بے دین پانی کی سطح پر جھاگ ہیں، ملک
میں اُن کا حصہ ملعون ہے اور اُن کے انگور کے باغوں
کی طرف کوئی رجوع نہیں کرتا۔ 19 جس طرح کال
اور جھلستی گرمی برف کا پانی چھین لیتی ہیں اُسی طرح
پاتال گناہ گاروں کو چھین لیتا ہے۔ 20 ماں کا رِحم اُنہیں
بھول جاتا، کیڑا اُنہیں چوس لیتا اور اُن کی یاد جاتی
رہتی ہے۔ یقیناً بے دینی لکڑی کی طرح ٹوٹ جاتی ہے۔
21 بے دین بانجھ عورت پر ظلم اور بیواؤں سے بدسلوکی
کرتے ہیں، 22 لیکن اللہ زبردستوں کو اپنی قدرت سے
گھسیٹ کر لے جاتا ہے۔ وہ مضبوطی سے کھڑے بھی
ہوں تو بھی کوئی یقین نہیں کہ زندہ رہیں گے۔ 23 اللہ
اُنہیں حفاظت سے آرام کرنے دیتا ہے، لیکن اُس کی
آنکھیں اُن کی راہوں کی پہرا داری کرتی رہتی ہیں۔
24 لمحہ بھر کے لئے وہ سرفراز ہوتے، لیکن پھر نیست
و نابود ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں خاک میں ملا کر سب کی
طرح جمع کیا جاتا ہے، وہ گندم کی کٹی ہوئی بالوں کی طرح
مُرجھا جاتے ہیں۔
25 کیا ایسا نہیں ہے؟ اگر کوئی متفق نہیں تو وہ ثابت
کرے کہ مَیں غلطی پر ہوں، وہ دکھائے کہ میرے دلائل
باطل ہیں۔“

بِلدد: اللہ کے سامنے کوئی راست باز نہیں ٹھہر سکتا

25 پھر بِلدد سوخی نے جواب دے کر کہا،
2 ”اللہ کی حکومت دہشت ناک ہے۔
وہی اپنی بلندیوں پر سلامتی قائم رکھتا ہے۔ 3 کیا کوئی
اُس کے دستوں کی تعداد گن سکتا ہے؟ اُس کا نور
کس پر نہیں چمکتا؟ 4 تو پھر انسان اللہ کے سامنے کس
طرح راست باز ٹھہر سکتا ہے؟ جو عورت سے پیدا ہوا
وہ کس طرح پاک صاف ثابت ہو سکتا ہے؟ 5 اُس کی
نظر میں نہ چاند پُرنور ہے، نہ ستارے پاک ہیں۔ 6 تو

پھر انسان کس طرح پاک ٹھہر سکتا ہے جو کیڑا ہی ہے؟
آدم زاد تو مکوڑا ہی ہے۔"

ایوب: تُو نے مجھے کتنے اچھے مشورے دیئے ہیں!

26 ایوب نے جواب دے کر کہا،
2 ”واہ جی واہ! تُو نے کیا خوب اُسے سہارا
دیا جو بےبس ہے، کیا خوب اُس بازو کو مضبوط کر دیا
جو بےطاقت ہے! 3 تُو نے اُسے کتنے اچھے مشورے
دیئے جو حکمت سے محروم ہے، اپنی سمجھ کی کتنی گہری
باتیں اُس پر ظاہر کی ہیں۔ 4 تُو نے کس کی مدد سے یہ
کچھ پیش کیا ہے؟ کس نے تیری روح میں وہ باتیں ڈالیں
جو تیرے منہ سے نکل آئی ہیں؟

کون اللہ کی عظمت کا اندازہ لگا سکتا ہے؟

5 اللہ کے سامنے وہ تمام مُردہ ارواح جو پانی اور اُس
میں رہنے والوں کے نیچے بستی ہیں ڈر کے مارے تڑپ
اُٹھتی ہیں۔ 6 ہاں، اُس کے سامنے پاتال برہنہ اور اُس
کی گہرائیاں بےنقاب ہیں۔
7 اللہ ہی نے شمال کو ویران و سنسان جگہ کے اوپر
تان لیا، اُسی نے زمین کو یوں لگا دیا کہ وہ کسی چیز سے
لٹکی ہوئی نہیں ہے۔ 8 اُس نے اپنے بادلوں میں پانی
لپیٹ لیا، لیکن وہ بوجھ تلے نہ پھٹے۔ 9 اُس نے اپنا
تخت نظروں سے چھپا کر اپنا بادل اُس پر چھا جانے دیا۔
10 اُس نے پانی کی سطح پر دائرہ بنایا جو روشنی اور اندھیرے
کے درمیان حد بن گیا۔
11 آسمان کے ستون لرز اُٹھے۔ اُس کی دھمکی پر وہ
دہشت زدہ ہوئے۔ 12 اپنی قدرت سے اللہ نے سمندر
کو تھما دیا، اپنی حکمت سے رہب اژدہے کو ٹکڑے
ٹکڑے کر دیا۔ 13 اُس کے روح نے آسمان کو صاف
کیا، اُس کے ہاتھ نے فرار ہونے والے سانپ کو چھید
ڈالا۔ 14 لیکن ایسے کام اُس کی راہوں کے کنارے پر ہی
کئے جاتے ہیں۔ جو کچھ ہم اُس کے بارے میں سنتے
ہیں وہ دھیمی دھیمی آواز سے ہمارے کان تک پہنچتا ہے۔
تو پھر کون اُس کی قدرت کی کڑکتی آواز سمجھ سکتا ہے؟"

مَیں بےقصور ہوں

27 پھر ایوب نے اپنی بات جاری رکھی،
2 ”اللہ کی حیات کی قسم جس نے میرا
انصاف کرنے سے انکار کیا، قادرِ مطلق کی قسم جس
نے میری زندگی تلخ کر دی ہے، 3 میرے جیتے جی،
ہاں جب تک اللہ کا دم میری ناک میں ہے 4 میرے
ہونٹ جھوٹ نہیں بولیں گے، میری زبان دھوکا بیان
نہیں کرے گی۔ 5 مَیں کبھی تسلیم نہیں کروں گا کہ
تمہاری بات درست ہے۔ مَیں بےالزام ہوں اور مرتے
دم تک اِس کے اُلٹ نہیں کہوں گا۔ 6 مَیں اصرار کرتا
ہوں کہ راست باز ہوں اور اِس سے کبھی باز نہیں آؤں
گا۔ میرا دل میرے کسی بھی دن کے بارے میں مجھے
ملامت نہیں کرتا۔
7 اللہ کرے کہ میرے دشمن کے ساتھ وہی سلوک
کیا جائے جو بےدینوں کے ساتھ کیا جائے گا، کہ میرے
مخالف کا وہ انجام ہو جو بدکاروں کو پیش آئے گا۔ 8 کیونکہ
اُس وقت شریر کی کیا اُمید رہے گی جب اُسے اِس
زندگی سے منقطع کیا جائے گا، جب اللہ اُس کی جان اُس
سے طلب کرے گا؟ 9 کیا اللہ اُس کی چیخیں سنے گا
جب وہ مصیبت میں پھنس کر مدد کے لئے پکارے گا؟
10 یا کیا وہ قادرِ مطلق سے لطف اندوز ہو گا اور ہر وقت

اللہ کو پکارے گا؟
11 اب مَیں تمہیں اللہ کی قدرت کے بارے میں
تعلیم دوں گا، قادرِ مطلق کا ارادہ تم سے نہیں چھپاؤں
گا۔ 12 دیکھو، تم سب نے اِس کا مشاہدہ کیا ہے۔ تو
پھر اِس قسم کی باطل باتیں کیوں کرتے ہو؟

بے دین زندہ نہیں رہے گا

13 بے دین اللہ سے کیا اجر پائے گا، ظالم کو قادرِ
مطلق سے میراث میں کیا ملے گا؟ 14 گو اُس کے بچے
متعدد ہوں، لیکن آخر کار وہ تلوار کی زد میں آئیں گے۔
اُس کی اولاد بھوکی رہے گی۔ 15 جو بچ جائیں اُنہیں
مہلک بیماری سے قبر میں پہنچایا جائے گا، اور اُن کی
بیوائیں ماتم نہیں کر پائیں گی۔ 16 بے شک وہ خاک کی
طرح چاندی کا ڈھیر لگائے اور مٹی کی طرح نفیس کپڑوں کا
تودہ اکٹھا کرے، 17 لیکن جو کپڑے وہ جمع کرے اُنہیں
راست باز پہن لے گا، اور جو چاندی وہ اکٹھی کرے اُسے
بے قصور تقسیم کرے گا۔ 18 جو گھر بے دین بنا لے
وہ گھونسلے کی مانند ہے، اُس عارضی جھونپڑی کی مانند جو
چوکیدار اپنے لئے بنا لیتا ہے۔ 19 وہ امیر حالت میں سو
جاتا ہے، لیکن آخری دفعہ۔ جب اپنی آنکھیں کھول لیتا تو
تمام دولت جاتی رہی ہے۔ 20 اُس پر ہول ناک واقعات
کا سیلاب ٹوٹ پڑتا، اُسے رات کے وقت آندھی چھین
لیتی ہے۔ 21 مشرقی لُو اُسے اُڑا لے جاتی، اُسے اُٹھا کر
اُس کے مقام سے دُور پھینک دیتی ہے۔ 22 بے رحمی سے
وہ اُس پر یوں جھپٹا مارتی رہتی ہے کہ اُسے بار بار بھاگنا
پڑتا ہے۔ 23 وہ تالیاں بجا کر اپنی حقارت کا اظہار کرتی،
اپنی جگہ سے آوازے کستی ہے۔

حکمت کہاں پائی جاتی ہے؟

28 یقیناً چاندی کی کانیں ہوتی ہیں اور ایسی
جگہیں جہاں سونا خالص کیا جاتا ہے۔
2 لوہا زمین سے نکالا جاتا اور لوگ پتھر پگھلا کر تانبا
بنا لیتے ہیں۔ 3 انسان اندھیرے کو ختم کر کے زمین کی
گہری گہری جگہوں تک کچی دھات کا کھوج لگاتا ہے،
خواہ وہ کتنے اندھیرے میں کیوں نہ ہو۔ 4 ایک اجنبی
قوم سرنگ لگاتی ہے۔ جب رسّوں سے لٹکے ہوئے کام
کرتے اور انسانوں سے دُور کان میں جھومتے ہیں تو
زمین پر گزرنے والوں کو اُن کی یاد ہی نہیں رہتی۔
5 زمین کی سطح پر خوراک پیدا ہوتی ہے جبکہ اُس کی
گہرائیاں یوں تبدیل ہو جاتی ہیں جیسے اُس میں آگ لگی
ہو۔ 6 پتھروں سے سنگِ لاجورد نکالا جاتا ہے جس میں
سونے کے ذرے بھی پائے جاتے ہیں۔
7 یہ ایسے راستے ہیں جو کوئی بھی شکاری پرندہ نہیں
جانتا، جو کسی بھی باز نے نہیں دیکھا۔ 8 جنگل کے
رُعب دار جانوروں میں سے کوئی بھی اِن راہوں پر نہیں
چلا، کسی بھی شیر ببر نے اِن پر قدم نہیں رکھا۔ 9 انسان
سنگِ چقماق پر ہاتھ لگا کر پہاڑوں کو جڑ سے اُلٹا دیتا ہے۔
10 وہ پتھر میں سرنگ لگا کر ہر قسم کی قیمتی چیز دیکھ لیتا
11 اور زمین دوز ندیوں کو بند کر کے پوشیدہ چیزیں روشنی
میں لاتا ہے۔
12 لیکن حکمت کہاں پائی جاتی ہے، سمجھ کہاں سے
ملتی ہے؟ 13 انسان اُس تک جانے والی راہ نہیں جانتا،
کیونکہ اُسے ملکِ حیات میں پایا نہیں جاتا۔ 14 سمندر
کہتا ہے، ’حکمت میرے پاس نہیں ہے،‘ اور اُس کی
گہرائیاں بیان کرتی ہیں، ’یہاں بھی نہیں ہے۔‘

---

carnelian[a]

lapis lazuli[b]

15 حکمت کو نہ خالص سونے، نہ چاندی سے خریدا
جا سکتا ہے۔ 16 اُسے پانے کے لئے نہ اوفیر کا سونا، نہ
بیش قیمت عقیقِ احمر[a] یا سنگِ لاجورد[b] کافی ہیں۔ 17 سونا
اور شیشہ اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتے، نہ وہ سونے کے
زیورات کے عوض مل سکتی ہے۔ 18 اُس کی نسبت مونگا
اور بلور کی کیا قدر ہے؟ حکمت سے بھری تھیلی موتیوں
سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ 19 ایتھوپیا کا زبرجد[c] اُس کا
مقابلہ نہیں کر سکتا، اُسے خالص سونے کے لئے خریدا
نہیں جا سکتا۔

20 حکمت کہاں سے آتی، سمجھ کہاں سے مل سکتی
ہے؟ 21 وہ تمام جانداروں سے پوشیدہ رہتی بلکہ پرندوں
سے بھی چھپی رہتی ہے۔ 22 پاتال اور موت اُس کے
بارے میں کہتے ہیں، 'ہم نے اُس کے بارے میں
صرف افواہیں سنی ہیں۔'

23 لیکن اللہ اُس تک جانے والی راہ کو جانتا ہے،
اُسے معلوم ہے کہ کہاں مل سکتی ہے۔ 24 کیونکہ
اُسی نے زمین کی حدود تک دیکھا، آسمان تلے سب
کچھ پر نظر ڈالی 25 تاکہ ہَوا کا وزن مقرر کرے اور پانی
کی پیمائش کر کے اُس کی حدود متعین کرے۔ 26 اُسی
نے بارش کے لئے فرمان جاری کیا اور بادل کی کڑکتی
بجلی کے لئے راستہ تیار کیا۔ 27 اُسی وقت اُس نے
حکمت کو دیکھ کر اُس کی جانچ پڑتال کی۔ اُس نے
اُسے قائم بھی کیا اور اُس کی تہہ تک تحقیق بھی کی۔
28 انسان سے اُس نے کہا، 'سنو، اللہ کا خوف ماننا ہی
حکمت اور بُرائی سے دُور رہنا ہی سمجھ ہے۔' ''

کاش میری زندگی پہلے کی طرح ہو

29 ایوب نے اپنی بات جاری رکھ کر کہا،
2 ''کاش مَیں دوبارہ ماضی کے وہ دن گزار
سکوں جب اللہ میری دیکھ بھال کرتا تھا، 3 جب اُس کی
شمع میرے سر کے اوپر چمکتی رہی اور مَیں اُس کی روشنی
کی مدد سے اندھیرے میں چلتا تھا۔ 4 اُس وقت میری
جوانی عروج پر تھی اور میرا خیمہ اللہ کے سائے میں رہتا
تھا۔ 5 قادرِ مطلق میرے ساتھ تھا، اور مَیں اپنے بیٹوں
سے گھرا رہتا تھا۔ 6 کثرت کے باعث میرے قدم دہی
سے دھوئے رہتے اور چٹان سے تیل کی ندیاں پھوٹ
کر نکلتی تھیں۔

7 جب کبھی مَیں شہر کے دروازے سے نکل کر چوک
میں اپنی کرسی پر بیٹھ جاتا 8 تو جوان آدمی مجھے دیکھ کر
پیچھے ہٹ کر چھپ جاتے، بزرگ اُٹھ کر کھڑے رہتے،
9 رئیس بولنے سے باز آ کر منہ پر ہاتھ رکھتے، 10 شرفا کی
آواز دب جاتی اور اُن کی زبان تالو سے چپک جاتی تھی۔

11 جس کان نے میری باتیں سنیں اُس نے مجھے
مبارک کہا، جس آنکھ نے مجھے دیکھا اُس نے میرے
حق میں گواہی دی۔ 12 کیونکہ جو مصیبت میں آ کر
آواز دیتا اُسے مَیں بچاتا، بے سہارا یتیم کو چھٹکارا دیتا تھا۔
13 تباہ ہونے والے مجھے برکت دیتے تھے۔ میرے
باعث بیواؤں کے دلوں سے خوشی کے نعرے اُبھر آتے
تھے۔ 14 مَیں راست بازی سے ملبّس اور راست بازی
مجھ سے ملبّس رہتی تھی، انصاف میرا چوغہ اور پگڑی تھا۔
15 اندھوں کے لئے مَیں آنکھیں، لنگڑوں کے لئے

peridot[c]

پاؤں بنا رہتا تھا۔ 16 مَیں غریبوں کا باپ تھا، اور جب
کبھی اجنبی کو مقدمہ لڑنا پڑا تو مَیں غور سے اُس کے
معاملے کا معائنہ کرتا تھا تاکہ اُس کا حق مارا نہ جائے۔
17 مَیں نے بےدین کا جبڑا توڑ کر اُس کے دانتوں میں
سے شکار چھڑایا۔

18 اُس وقت میرا خیال تھا، 'مَیں اپنے ہی گھر میں
وفات پاؤں گا، سیمرغ کی طرح اپنی زندگی کے دنوں میں
اضافہ کروں گا۔ 19 میری جڑیں پانی تک پھیلی اور میری
شاخیں اوس سے تر رہیں گی۔ 20 میری عزت ہر وقت
تازہ رہے گی، اور میرے ہاتھ کی کمان کو نئی تقویت ملتی
رہے گی۔'

21 لوگ میری سن کر خاموشی سے میرے مشوروں
کے انتظار میں رہتے تھے۔ 22 میرے بات کرنے پر وہ
جواب میں کچھ نہ کہتے بلکہ میرے الفاظ ہلکی سی بوندا
باندی کی طرح اُن پر ٹپکتے رہتے۔ 23 جس طرح انسان
شدت سے بارش کے انتظار میں رہتا ہے اُسی طرح
وہ میرے انتظار میں رہتے تھے۔ وہ منہ پسار کر بہار
کی بارش کی طرح میرے الفاظ کو جذب کر لیتے تھے۔
24 جب مَیں اُن سے بات کرتے وقت مسکراتا تو اُنہیں
یقین نہیں آتا تھا، میری اُن پر مہربانی اُن کے نزدیک
نہایت قیمتی تھی۔ 25 مَیں اُن کی راہ اُن کے لئے چن
کر اُن کی قیادت کرتا، اُن کے درمیان یوں بستا تھا جس
طرح بادشاہ اپنے دستوں کے درمیان۔ مَیں اُس کی مانند
تھا جو ماتم کرنے والوں کو تسلی دیتا ہے۔

مجھے رد کیا گیا ہے

30 لیکن اب وہ میرا مذاق اُڑاتے ہیں، حالانکہ
اُن کی عمر مجھ سے کم ہے اور مَیں اُن
کے باپوں کو اپنی بھیڑ بکریوں کی دیکھ بھال کرنے والے
کُتوں کے ساتھ کام پر لگانے کے بھی لائق نہیں سمجھتا
تھا۔ 2 میرے لئے اُن کے ہاتھوں کی مدد کا کیا فائدہ
تھا؟ اُن کی پوری طاقت تو جاتی رہی تھی۔ 3 خوراک کی
کمی اور شدید بھوک کے مارے وہ خشک زمین کی تھوڑی
بہت پیداوار کتر کتر کر کھاتے ہیں۔ ہر وقت وہ تباہی
اور ویرانی کے دامن میں رہتے ہیں۔ 4 وہ جھاڑیوں سے
خطمی کا پھل توڑ کر کھاتے، جھاڑیوں[a] کی جڑیں آگ
تاپنے کے لئے اکٹھی کرتے ہیں۔ 5 اُنہیں آبادیوں سے
خارج کیا گیا ہے، اور لوگ 'چور چور' چلّا کر اُنہیں بھگا
دیتے ہیں۔ 6 اُنہیں گھاٹیوں کی ڈھلانوں پر بسنا پڑتا، وہ
زمین کے غاروں میں اور پتھروں کے درمیان ہی رہتے
ہیں۔ 7 جھاڑیوں کے درمیان وہ آوازیں دیتے اور مل
کر اونٹ کٹاروں تلے دبک جاتے ہیں۔ 8 اِن کمینے اور
بےنام لوگوں کو مار مار کر ملک سے بھگا دیا گیا ہے۔
9 اور اب مَیں اِن ہی کا نشانہ بن گیا ہوں۔ اپنے
گیتوں میں وہ میرا مذاق اُڑاتے ہیں، میری بُری حالت
اُن کے لئے مضحکہ خیز مثال بن گئی ہے۔ 10 وہ گھن
کھا کر مجھ سے دُور رہتے اور میرے منہ پر تھوکنے سے
نہیں رُکتے۔ 11 چونکہ اللہ نے میری کمان کی تانت کھول
کر میری رُسوائی کی ہے، اِس لئے وہ میری موجودگی میں
بےلگام ہو گئے ہیں۔ 12 میرے دہنے ہاتھ ہجوم کھڑے
ہو کر مجھے ٹھوکر کھلاتے اور میری فصیل کے ساتھ مٹی

---

[a] یعنی جھاڑی بنام broom، سینک قسم کی جھاڑی جس کے پھول زرد ہوتے ہیں۔

کے ڈھیر لگاتے ہیں تاکہ اُس میں رخنہ ڈال کر مجھے تباہ
کریں۔ 13 وہ میری قلعہ بندیاں ڈھا کر مجھے خاک میں
ملانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ کسی اَور کی مدد درکار
ہی نہیں۔ 14 وہ رخنے میں داخل ہوتے اور جوق در
جوق تباہ شدہ فصیل میں سے گزر کر آگے بڑھتے ہیں۔
15 ہول ناک واقعات میرے خلاف کھڑے ہو گئے ہیں،
اور وہ تیز ہَوا کی طرح میرے وقار کو اُڑا لے جا رہے
ہیں۔ میری سلامتی بادل کی طرح اوجھل ہو گئی ہے۔

16 اور اب میری جان نکل رہی ہے، مَیں مصیبت
کے دنوں کے قابو میں آ گیا ہوں۔ 17 رات کو میری
ہڈیوں کو چھیدا جاتا ہے، کترنے والا درد مجھے کبھی نہیں
چھوڑتا۔ 18 اللہ بڑے زور سے میرا کپڑا پکڑ کر گریبان کی
طرح مجھے اپنی سخت گرفت میں رکھتا ہے۔ 19 اُس نے
مجھے کیچڑ میں پھینک دیا ہے، اور دیکھنے میں مَیں خاک
اور مٹی ہی بن گیا ہوں۔ 20 مَیں تجھے پکارتا، لیکن تُو
جواب نہیں دیتا۔ مَیں کھڑا ہو جاتا، لیکن تُو مجھے گھورتا
ہی رہتا ہے۔ 21 تُو میرے ساتھ اپنا سلوک بدل کر مجھ
پر ظلم کرنے لگا، اپنے ہاتھ کے پورے زور سے مجھے
ستانے لگا ہے۔ 22 تُو مجھے اُڑا کر ہَوا پر سوار ہونے
دیتا، گرجتے طوفان میں گھلنے دیتا ہے۔ 23 ہاں، اب
مَیں جانتا ہوں کہ تُو مجھے موت کے حوالے کرے گا،
اُس گھر میں پہنچائے گا جہاں ایک دن تمام جاندار جمع ہو
جاتے ہیں۔

24 یقیناً مَیں نے کبھی بھی اپنا ہاتھ کسی ضرورت مند
کے خلاف نہیں اُٹھایا جب اُس نے اپنی مصیبت میں
آواز دی۔ 25 بلکہ جب کسی کا بُرا حال تھا تو مَیں ہم
دردی سے رونے لگا، غریبوں کی حالت دیکھ کر میرا دل
غم کھانے لگا۔ 26 تاہم مجھ پر مصیبت آئی، اگرچہ مَیں
بھلائی کی اُمید رکھ سکتا تھا۔ مجھ پر گھنا اندھیرا چھا
گیا، حالانکہ مَیں روشنی کی توقع کر سکتا تھا۔ 27 میرے
اندر سب کچھ مضطرب ہے اور کبھی آرام نہیں کر سکتا،
میرا واسطہ تکلیف دہ دنوں سے پڑتا ہے۔ 28 مَیں ماتمی
لباس میں پھرتا ہوں اور کوئی مجھے تسلی نہیں دیتا، حالانکہ
مَیں جماعت میں کھڑے ہو کر مدد کے لئے آواز دیتا
ہوں۔ 29 مَیں گیدڑوں کا بھائی اور عقابی اُلّوؤں کا ساتھی
بن گیا ہوں۔ 30 میری جِلد کالی ہو گئی، میری ہڈیاں تپتی
گرمی کے سبب سے جُھلس گئی ہیں۔ 31 اب میرا سرود
صرف ماتم کرنے اور میری بانسری صرف رونے والوں
کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

میری آخری بات: مَیں بے گناہ ہوں

31 مَیں نے اپنی آنکھوں سے عہد باندھا ہے۔
تو پھر مَیں کس طرح کسی کنواری پر نظر
ڈال سکتا ہوں؟ 2 کیونکہ انسان کو آسمان پر رہنے والے
خدا کی طرف سے کیا نصیب ہے، اُسے بلندیوں پر بسنے
والے قادرِ مطلق سے کیا وراثت پانا ہے؟ 3 کیا ایسا
نہیں ہے کہ ناراست شخص کے لئے آفت اور بدکار کے
لئے تباہی مقرر ہے؟ 4 میری راہیں تو اللہ کو نظر آتی
ہیں، وہ میرا ہر قدم گن لیتا ہے۔

5 نہ مَیں کبھی دھوکے سے چلا، نہ میرے پاؤں
نے کبھی فریب دینے کے لئے پھُرتی کی۔ اگر اِس میں
ذرا بھی شک ہو 6 تو اللہ مجھے انصاف کے ترازو میں تول
لے، اللہ میری بےالزام حالت معلوم کرے۔ 7 اگر
میرے قدم صحیح راہ سے ہٹ گئے، میری آنکھیں میرے
دل کو غلط راہ پر لے گئیں یا میرے ہاتھ داغ دار ہوئے
8 تو پھر جو بیج مَیں نے بویا اُس کی پیداوار کوئی اَور

کھائے، جو فصلیں مَیں نے لگائیں اُنہیں اُکھاڑا جائے۔
9 اگر میرا دل کسی عورت سے ناجائز تعلقات رکھنے
پر اُکسایا گیا اور مَیں اِس مقصد سے اپنے پڑوسی کے
دروازے پر تاک لگائے بیٹھا 10 تو پھر اللہ کرے کہ میری
بیوی کسی اَور آدمی کی گندم پیسے، کہ کوئی اَور اُس پر جھک
جائے۔ 11 کیونکہ ایسی حرکت شرم ناک ہوتی، ایسا جرم سزا
کے لائق ہوتا ہے۔ 12 ایسے گناہ کی آگ پاتال تک سب
کچھ بھسم کر دیتی ہے۔ اگر وہ مجھ سے سرزد ہوتا تو میری
تمام فصل جڑوں تک راکھ کر دیتا۔

13 اگر میرا نوکر نوکرانیوں کے ساتھ جھگڑا تھا اور مَیں
نے اُن کا حق مارا 14 تو مَیں کیا کروں جب اللہ عدالت
میں کھڑا ہو جائے؟ جب وہ میری پوچھ گچھ کرے تو
مَیں اُسے کیا جواب دوں؟ 15 کیونکہ جس نے مجھے میری
ماں کے پیٹ میں بنایا اُس نے اُنہیں بھی بنایا۔ ایک ہی
نے اُنہیں بھی اور مجھے بھی رِحم میں تشکیل دیا۔

16 کیا مَیں نے پست حالوں کی ضروریات پوری
کرنے سے انکار کیا یا بیوہ کی آنکھوں کو بُجھنے دیا؟ ہرگز
نہیں! 17 کیا مَیں نے اپنی روٹی اکیلے ہی کھائی اور
یتیم کو اُس میں شریک نہ کیا؟ 18 ہرگز نہیں، بلکہ اپنی
جوانی سے لے کر مَیں نے اُس کا باپ بن کر اُس کی
پرورش کی، اپنی پیدائش سے ہی بیوہ کی راہنمائی کی۔
19 جب کبھی مَیں نے دیکھا کہ کوئی کپڑوں کی کمی کے
باعث ہلاک ہو رہا ہے، کہ کسی غریب کے پاس کمبل
تک نہیں 20 تو مَیں نے اُسے اپنی بھیڑوں کی کچھ اُون
دی تاکہ وہ گرم ہو سکے۔ ایسے لوگ مجھے دعا دیتے تھے۔
21 مَیں نے کبھی بھی یتیموں کے خلاف ہاتھ نہیں اُٹھایا،
اُس وقت بھی نہیں جب شہر کے دروازے میں بیٹھے
بزرگ میرے حق میں تھے۔ 22 اگر ایسا نہ تھا تو اللہ
کرے کہ میرا شانہ کندھے سے نکل کر گر جائے، کہ
میرا بازو جوڑ سے پھاڑا جائے! 23 ایسی حرکتیں میرے
لئے ناممکن تھیں، کیونکہ اگر مَیں ایسا کرتا تو مَیں اللہ سے
دہشت کھاتا رہتا، مَیں اُس سے ڈر کے مارے قائم نہ
رہ سکتا۔

24 کیا مَیں نے سونے پر اپنا پورا بھروسا رکھا یا خالص
سونے سے کہا، 'تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے'؟ ہرگز نہیں!
25 کیا مَیں اِس لئے خوش تھا کہ میری دولت زیادہ ہے اور
میرے ہاتھ نے بہت کچھ حاصل کیا ہے؟ ہرگز نہیں!
26 کیا سورج کی چمک دمک اور چاند کی پُروقار روِش
دیکھ کر 27 میرے دل کو کبھی چپکے سے غلط راہ پر لایا
گیا؟ کیا مَیں نے کبھی اُن کا احترام کیا؟[a] 28 ہرگز نہیں،
کیونکہ یہ بھی سزا کے لائق جرم ہے۔ اگر مَیں ایسا کرتا تو
بلندیوں پر رہنے والے خدا کا انکار کرتا۔

29 کیا مَیں کبھی خوش ہوا جب مجھ سے نفرت کرنے
والا تباہ ہوا؟ کیا مَیں باغ باغ ہوا جب اُس پر مصیبت
آئی؟ ہرگز نہیں! 30 مَیں نے اپنے منہ کو اجازت نہ
دی کہ گناہ کر کے اُس کی جان پر لعنت بھیجے۔ 31 بلکہ
میرے خیمے کے آدمیوں کو تسلیم کرنا پڑا، 'کوئی نہیں
ہے جو ایوب کے گوشت سے سیر نہ ہوا۔' 32 اجنبی
کو باہر گلی میں رات گزارنی نہیں پڑتی تھی بلکہ میرا
دروازہ مسافروں کے لئے کھلا رہتا تھا۔ 33 کیا مَیں نے
کبھی آدم کی طرح اپنا گناہ چھپا کر اپنا قصور دل
میں پوشیدہ رکھا، 34 اِس لئے کہ ہجوم سے ڈرتا اور اپنے
رشتے داروں سے دہشت کھاتا تھا؟ ہرگز نہیں! مَیں
نے کبھی بھی ایسا کام نہ کیا جس کے باعث مجھے ڈر کے

[a] لفظی ترجمہ: ہاتھ سے اُنہیں بوسہ دیا۔

مارے چپ رہنا پڑتا اور گھر سے نکل نہیں سکتا تھا۔
35 کاش کوئی میری سنے! دیکھو، یہاں میری بات پر میرے دست خط ہیں، اب قادرِ مطلق مجھے جواب دے۔ کاش میرے مخالف لکھ کر مجھے وہ الزامات بتائیں جو اُنھوں نے مجھ پر لگائے ہیں! 36 اگر الزامات کا کاغذ ملتا تو مَیں اُسے اُٹھا کر اپنے کندھے پر رکھتا، اُسے پگڑی کی طرح اپنے سر پر باندھ لیتا۔ 37 مَیں اللہ کو اپنے قدموں کا پورا حساب کتاب دے کر رئیس کی طرح اُس کے قریب پہنچتا۔
38 کیا میری زمین نے مدد کے لئے پکار کر مجھ پر الزام لگایا ہے؟ کیا اُس کی ریگھاریاں میرے سبب سے مل کر رو پڑی ہیں؟ 39 کیا مَیں نے اُس کی پیداوار اجر دیئے بغیر کھائی، اُس پر محنت مشقت کرنے والوں کے لئے آہیں بھرنے کا باعث بن گیا؟ ہرگز نہیں! 40 اگر مَیں اِس میں قصور وار ٹھہروں تو گندم کے بجائے خاردار جھاڑیاں اور جَو کے بجائے دھتورا[a] اُگے۔“ یوں ایوب کی باتیں اختتام کو پہنچ گئیں۔

چوتھے ساتھی اِلیہو کی تقریر

32 تب مذکورہ تینوں آدمی ایوب کو جواب دینے سے باز آئے، کیونکہ وہ اب تک سمجھتا تھا کہ مَیں راست باز ہوں۔ 2 یہ دیکھ کر اِلیہو بن برکیل غصے ہو گیا۔ بوز شہر کے رہنے والے اِس آدمی کا خاندان رام تھا۔ ایک طرف تو وہ ایوب سے خفا تھا، کیونکہ یہ اپنے آپ کو اللہ کے سامنے راست باز ٹھہراتا تھا۔ 3 دوسری طرف وہ تینوں دوستوں سے بھی ناراض تھا، کیونکہ نہ وہ ایوب کو صحیح جواب دے سکے، نہ ثابت کر سکے کہ مجرم ہے۔ 4 اِلیہو نے اب تک ایوب سے بات نہیں کی تھی۔ جب تک دوسروں نے بات پوری نہیں کی تھی وہ خاموش رہا، کیونکہ وہ بزرگ تھے۔
5 لیکن اب جب اُس نے دیکھا کہ تینوں آدمی مزید کوئی جواب نہیں دے سکتے تو وہ بھڑک اُٹھا 6 اور جواب میں کہا،
”مَیں کم عمر ہوں جبکہ آپ سب عمر رسیدہ ہیں، اِس لئے مَیں کچھ شرمیلا تھا، مَیں آپ کو اپنی رائے بتانے سے ڈرتا تھا۔ 7 مَیں نے سوچا، چلو وہ بولیں جن کے زیادہ دن گزرے ہیں، وہ تعلیم دیں جنھیں متعدد سالوں کا تجربہ حاصل ہے۔
8 لیکن جو روح انسان میں ہے یعنی جو دم قادرِ مطلق نے اُس میں پھونک دیا وہی انسان کو سمجھ عطا کرتا ہے۔
9 نہ صرف بوڑھے لوگ دانش مند ہیں، نہ صرف وہ انصاف سمجھتے ہیں جن کے بال سفید ہیں۔ 10 چنانچہ مَیں گزارش کرتا ہوں کہ ذرا میری بات سنیں، مجھے بھی اپنی رائے پیش کرنے دیجئے۔
11 مَیں آپ کے الفاظ کے انتظار میں رہا۔ جب آپ موزوں جواب تلاش کر رہے تھے تو مَیں آپ کی دانش مند باتوں پر غور کرتا رہا۔ 12 مَیں نے آپ پر پوری توجہ دی، لیکن آپ میں سے کوئی ایوب کو غلط ثابت نہ کر سکا، کوئی اُس کے دلائل کا مناسب جواب نہ دے پایا۔ 13 اب ایسا نہ ہو کہ آپ کہیں، ’ہم نے ایوب میں حکمت پائی ہے، انسان اُسے شکست دے کر بھگا نہیں سکتا بلکہ صرف اللہ ہی۔‘ 14 کیونکہ ایوب نے اپنے دلائل کی ترتیب سے میرا مقابلہ نہیں کیا، اور جب مَیں جواب دوں گا تو آپ کی باتیں نہیں دہراؤں گا۔

[a] ایک بدبودار پودا۔

15 آپ گھبرا کر جواب دینے سے باز آئے ہیں،
اب آپ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ 16 کیا مَیں مزید انتظار
کروں، گو آپ خاموش ہو گئے ہیں، آپ رُک کر مزید
جواب نہیں دے سکتے؟ 17 مَیں بھی جواب دینے میں
حصہ لینا چاہتا ہوں، مَیں بھی اپنی رائے پیش کروں گا۔
18 کیونکہ میرے اندر سے الفاظ چھلک رہے ہیں، میری
روح میرے اندر مجھے مجبور کر رہی ہے۔
19 حقیقت میں مَیں اندر سے اُس نئی مے کی مانند
ہوں جو بند رکھی گئی ہو، مَیں نئی مے سے بھری ہوئی نئی
مشکوں کی طرح پھٹنے کو ہوں۔ 20 مجھے بولنا ہے تاکہ
آرام پاؤں، لازم ہی ہے کہ مَیں اپنے ہونٹوں کو کھول کر
جواب دوں۔ 21 یقیناً نہ مَیں کسی کی جانب داری، نہ کسی
کی چاپلوسی کروں گا۔ 22 کیونکہ مَیں خوشامد کر ہی نہیں
سکتا، ورنہ میرا خالق مجھے جلد ہی اُڑا لے جائے گا۔

اللہ کئی طریقوں سے انسان سے ہم کلام ہوتا ہے

33 اے ایوب، میری تقریر سنیں، میری تمام
باتوں پر کان دھریں! 2 اب مَیں اپنا منہ
کھول دیتا ہوں، میری زبان بولتی ہے۔ 3 میرے الفاظ
سیدھی راہ پر چلنے والے دل سے اُبھر آتے ہیں، میرے
ہونٹ دیانت داری سے وہ کچھ بیان کرتے ہیں جو
مَیں جانتا ہوں۔ 4 اللہ کے روح نے مجھے بنایا، قادرِ
مطلق کے دم نے مجھے زندگی بخشی۔
5 اگر آپ اِس قابل ہوں تو مجھے جواب دیں اور اپنی
باتیں ترتیب سے پیش کر کے میرا مقابلہ کریں۔ 6 اللہ
کی نظر میں مَیں تو آپ کے برابر ہوں، مجھے بھی مٹی
سے لے کر تشکیل دیا گیا ہے۔ 7 چنانچہ مجھے آپ کے
لئے دہشت کا باعث نہیں ہونا چاہئے، میری طرف سے
آپ پر بھاری بوجھ نہیں آئے گا۔
8 آپ نے میرے سنتے ہی کہا بلکہ آپ کے الفاظ
ابھی تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں، 9 'مَیں پاک
ہوں، مجھ سے جرم سرزد نہیں ہوا، مَیں بے گناہ ہوں،
میرا کوئی قصور نہیں۔ 10 تو بھی اللہ مجھ سے جھگڑنے کے
مواقع ڈھونڈتا اور مجھے اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ 11 وہ میرے
پاؤں کو کاٹھ میں ڈال کر میری تمام راہوں کی پہرا داری
کرتا ہے۔'
12 لیکن آپ کی یہ بات درست نہیں، کیونکہ اللہ
انسان سے اعلیٰ ہے۔ 13 آپ اُس سے جھگڑ کر کیوں
کہتے ہیں، 'وہ میری کسی بھی بات کا جواب نہیں
دیتا'؟ 14 شاید انسان کو اللہ نظر نہ آئے، لیکن وہ
ضرور کبھی اِس طریقے، کبھی اُس طریقے سے اُس سے
ہم کلام ہوتا ہے۔
15 کبھی وہ خواب یا رات کی رویا میں اُس سے بات
کرتا ہے۔ جب لوگ بستر پر لیٹ کر گہری نیند سو جاتے
ہیں 16 تو اللہ اُن کے کان کھول کر اپنی نصیحتوں سے
اُنہیں دہشت زدہ کر دیتا ہے۔ 17 یوں وہ انسان کو غلط
کام کرنے اور مغرور ہونے سے باز رکھ کر 18 اُس کی
جان گڑھے میں اُترنے اور دریائے موت کو عبور کرنے
سے روک دیتا ہے۔
19 کبھی اللہ انسان کی بستر پر درد کے ذریعے تربیت
کرتا ہے۔ تب اُس کی ہڈیوں میں لگاتار جنگ ہوتی ہے۔
20 اُس کی جان کو خوراک سے گھن آتی بلکہ اُسے لذیذ
ترین کھانے سے بھی نفرت ہوتی ہے۔ 21 اُس کا گوشت
پوست سکڑ کر غائب ہو جاتا ہے جبکہ جو ہڈیاں پہلے
چھپی ہوئی تھیں وہ نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ 22 اُس
کی جان گڑھے کے قریب، اُس کی زندگی ہلاک کرنے

والوں کے نزدیک پہنچتی ہے۔
23 لیکن اگر کوئی فرشتہ، ہزاروں میں سے کوئی ثالث
اُس کے پاس ہو جو انسان کو سیدھی راہ دکھائے 24 اور
اُس پر ترس کھا کر کہے، 'اُسے گڑھے میں اُترنے سے
چھڑا، مجھے فدیہ مل گیا ہے، 25 اب اُس کا جسم جوانی کی
نسبت زیادہ تر و تازہ ہو جائے اور وہ دوبارہ جوانی کی سی
طاقت پائے' 26 تو پھر وہ شخص اللہ سے التجا کرے گا،
اور اللہ اُس پر مہربان ہو گا۔ تب وہ بڑی خوشی سے اللہ
کا چہرہ تکتا رہے گا۔ اِسی طرح اللہ انسان کی راست بازی
بحال کرتا ہے۔

27 ایسا شخص لوگوں کے سامنے گائے گا اور کہے گا،
'مَیں نے گناہ کر کے سیدھی راہ ٹیڑھی میڑھی کر دی، اور
مجھے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ 28 لیکن اُس نے فدیہ دے کر
میری جان کو موت کے گڑھے میں اُترنے سے چھڑایا۔
اب میری زندگی نور سے لطف اندوز ہو گی۔'

29 اللہ انسان کے ساتھ یہ سب کچھ دو چار مرتبہ کرتا
ہے 30 تاکہ اُس کی جان گڑھے سے واپس آئے اور وہ
زندگی کے نور سے روشن ہو جائے۔

31 اے ایوب، دھیان سے میری بات سنیں، خاموش
ہو جائیں تاکہ مَیں بات کروں۔ 32 اگر آپ جواب
میں کچھ بتانا چاہیں تو بتائیں۔ بولیں، کیونکہ مَیں آپ کو
راست باز ٹھہرانے کی آرزو رکھتا ہوں۔ 33 لیکن اگر آپ
کچھ بیان نہیں کر سکتے تو میری سنیں، چپ رہیں تاکہ
مَیں آپ کو حکمت کی تعلیم دوں۔"

اللہ ہر ایک کو مناسب اجر دیتا ہے

34 پھر اِلیہو نے بات جاری رکھ کر کہا،
2 "اے دانش مندو، میرے الفاظ سنیں!
اے عالِمو، مجھ پر کان دھریں! 3 کیونکہ کان یوں الفاظ
کی جانچ پڑتال کرتا ہے جس طرح زبان خوراک کو چکھ
لیتی ہے۔ 4 آئیں، ہم اپنے لئے وہ کچھ چن لیں جو
درست ہے، آپس میں جان لیں کہ کیا کچھ اچھا ہے۔
5 ایوب نے کہا ہے، 'گو مَیں بے گناہ ہوں تو بھی اللہ
نے مجھے میرے حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔ 6 جو
فیصلہ میرے بارے میں کیا گیا ہے اُسے مَیں جھوٹ
قرار دیتا ہوں۔ گو مَیں بےقصور ہوں تو بھی تیر نے مجھے
یوں زخمی کر دیا کہ اُس کا علاج ممکن ہی نہیں۔' 7 اب
مجھے بتائیں، کیا کوئی ایوب جیسا بُرا ہے؟ وہ تو کفر کی
باتیں پانی کی طرح پیتے، 8 بدکاروں کی صحبت میں چلتے
اور بےدینوں کے ساتھ اپنا وقت گزارتے ہیں۔
9 کیونکہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ سے لطف اندوز
ہونا انسان کے لئے بےفائدہ ہے۔

10 چنانچہ اے سمجھ دار مردو، میری بات سنیں! یہ
کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ شریر کام کرے؟ یہ تو ممکن ہی
نہیں کہ قادرِ مطلق ناانصافی کرے۔ 11 یقیناً وہ انسان کو
اُس کے اعمال کا مناسب اجر دے کر اُس پر وہ کچھ لاتا
ہے جس کا تقاضا اُس کا چال چلن کرتا ہے۔ 12 یقیناً اللہ
بےدین حرکتیں نہیں کرتا، قادرِ مطلق انصاف کا خون
نہیں کرتا۔ 13 کس نے زمین کو اللہ کے حوالے کیا؟
کس نے اُسے پوری دنیا پر اختیار دیا؟ کوئی نہیں! 14 اگر
وہ کبھی ارادہ کرے کہ اپنی روح اور اپنا دم انسان سے
واپس لے 15 تو تمام لوگ دم چھوڑ کر دوبارہ خاک ہو
جائیں گے۔

16 اے ایوب، اگر آپ کو سمجھ ہے تو سنیں، میری
باتوں پر دھیان دیں۔ 17 جو انصاف سے نفرت کرے
کیا وہ حکومت کر سکتا ہے؟ کیا آپ اُسے مجرم ٹھہرانا

چاہتے ہیں جو راست باز اور قادرِ مطلق ہے، 18 جو
بادشاہ سے کہہ سکتا ہے، 'اے بدمعاش!' اور شرفا سے،
'اے بےدینو!'؟ 19 وہ تو نہ رئیسوں کی جانب داری
کرتا، نہ عُہدے داروں کو پست حالوں پر ترجیح دیتا ہے،
کیونکہ سب ہی کو اُس کے ہاتھوں نے بنایا ہے۔ 20 وہ
پل بھر میں، آدھی رات ہی مر جاتے ہیں۔ شرفا کو ہلایا
جاتا ہے تو وہ کوچ کر جاتے ہیں، طاقت وروں کو بغیر کسی
تگ و دَو کے ہٹایا جاتا ہے۔

21 کیونکہ اللہ کی آنکھیں انسان کی راہوں پر لگی رہتی
ہیں، آدم زاد کا ہر قدم اُسے نظر آتا ہے۔ 22 کہیں اِتنی
تاریکی یا گھنا اندھیرا نہیں ہوتا کہ بدکار اُس میں چھپ
سکے۔ 23 اور اللہ کسی بھی انسان کو اُس وقت سے آگاہ
نہیں کرتا جب اُسے الٰہی تختِ عدالت کے سامنے آنا
ہے۔ 24 اُسے تحقیقات کی ضرورت ہی نہیں بلکہ وہ زور
آوروں کو پاش پاش کر کے دوسروں کو اُن کی جگہ کھڑا کر
دیتا ہے۔ 25 وہ تو اُن کی حرکتوں سے واقف ہے اور اُنہیں
رات کے وقت یوں تہہ و بالا کر سکتا ہے کہ چُور چُور ہو
جائیں۔ 26 اُن کی بےدینی کے جواب میں وہ اُنہیں سب
کی نظروں کے سامنے پٹخ دیتا ہے۔ 27 اُس کی پیروی
سے ہٹنے اور اُس کی راہوں کا لحاظ نہ کرنے کا یہی نتیجہ
ہے۔ 28 کیونکہ اُن کی حرکتوں کے باعث پست حالوں کی
چیخیں اللہ کے سامنے اور مصیبت زدوں کی التجائیں اُس
کے کان تک پہنچیں۔ 29 لیکن اگر وہ خاموش بھی رہے تو
کون اُسے مجرم قرار دے سکتا ہے؟ اگر وہ اپنے چہرے کو
چھپائے رکھے تو کون اُسے دیکھ سکتا ہے؟ وہ تو قوم پر بلکہ
ہر فرد پر حکومت کرتا ہے 30 تاکہ شریر حکومت نہ کریں
اور قوم پھنس نہ جائے۔

31 بہتر ہے کہ آپ اللہ سے کہیں، 'مجھے غلط راہ پر
لایا گیا ہے، آئندہ مَیں دوبارہ بُرا کام نہیں کروں گا۔
32 جو کچھ مجھے نظر نہیں آتا وہ مجھے سکھا، اگر مجھ سے
ناانصافی ہوئی ہے تو آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔' 33 کیا
اللہ کو آپ کو وہ اجر دینا چاہئے جو آپ کی نظر میں
مناسب ہے، گو آپ نے اُسے رد کر دیا ہے؟ لازم
ہے کہ آپ خود ہی فیصلہ کریں، نہ کہ مَیں۔ لیکن ذرا
وہ کچھ پیش کریں جو کچھ آپ صحیح سمجھتے ہیں۔ 34 سمجھ
دار لوگ بلکہ ہر دانش مند جو میری بات سنے فرمائے گا،
35 'ایوب علم کے ساتھ بات نہیں کر رہا، اُس کے الفاظ
فہم سے خالی ہیں۔ 36 کاش ایوب کی پوری جانچ پڑتال
کی جائے، کیونکہ وہ شریروں کے سے جواب پیش کرتا،
37 وہ اپنے گناہ میں اضافہ کر کے ہمارے رُوبرُو اپنے
جرم پر شک ڈالتا اور اللہ پر متعدد الزامات لگاتا ہے'۔''

اپنے آپ کو راست باز مت ٹھہرانا

35 پھر اِلیہو نے اپنی بات جاری رکھی،
2 ''آپ کہتے ہیں، 'مَیں اللہ سے زیادہ
راست باز ہوں۔' کیا آپ یہ بات درست سمجھتے ہیں
3 یا یہ کہ 'مجھے کیا فائدہ ہے، گناہ نہ کرنے سے مجھے کیا
نفع ہوتا ہے؟' 4 مَیں آپ کو اور ساتھی دوستوں کو اِس کا
جواب بتاتا ہوں۔

5 اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھائیں، بلندیوں کے
بادلوں پر غور کریں۔ 6 اگر آپ نے گناہ کیا تو اللہ کو
کیا نقصان پہنچا ہے؟ گو آپ سے متعدد جرائم بھی سرزد
ہوئے ہوں تاہم وہ متاثر نہیں ہو گا۔ 7 راست باز زندگی
گزارنے سے آپ اُسے کیا دے سکتے ہیں؟ آپ کے
ہاتھوں سے اللہ کو کیا حاصل ہو سکتا ہے؟ کچھ بھی نہیں!
8 آپ کے ہم جنس انسان ہی آپ کی بےدینی سے متاثر

ہوتے ہیں، اور آدم زاد ہی آپ کی راست بازی سے
فائدہ اُٹھاتے ہیں۔
9 جب لوگوں پر سخت ظلم ہوتا ہے تو وہ چیختے چلّاتے
اور بڑوں کی زیادتی کے باعث مدد کے لئے آواز دیتے
ہیں۔ 10 لیکن کوئی نہیں کہتا، ’اللہ، میرا خالق کہاں
ہے؟ وہ کہاں ہے جو رات کے دوران نغمے عطا کرتا،
11 جو ہمیں زمین پر چلنے والے جانوروں کی نسبت زیادہ
تعلیم دیتا، ہمیں پرندوں سے زیادہ دانش مند بناتا ہے؟‘
12 اُن کی چیخوں کے باوجود اللہ جواب نہیں دیتا، کیونکہ
وہ گھمنڈی اور بُرے ہیں۔
13 یقیناً اللہ ایسی باطل فریاد نہیں سنتا، قادرِ مطلق
اُس پر دھیان ہی نہیں دیتا۔ 14 تو پھر وہ آپ پر کیوں
توجہ دے جب آپ دعویٰ کرتے ہیں، ’مَیں اُسے نہیں
دیکھ سکتا،‘ اور ’میرا معاملہ اُس کے سامنے ہی ہے،
مَیں اب تک اُس کا انتظار کر رہا ہوں‘؟ 15 وہ آپ کی
کیوں سنے جب آپ کہتے ہیں، ’اللہ کا غضب کبھی سزا
نہیں دیتا، اُسے بُرائی کی پروا ہی نہیں‘؟ 16 جب ایوب
منہ کھولتا ہے تو بے معنی باتیں نکلتی ہیں۔ جو متعدد
الفاظ وہ پیش کرتا ہے وہ علم سے خالی ہیں۔“

اللہ کتنا عظیم ہے

36 اِلیہو نے اپنی بات جاری رکھی،
2 ”تھوڑی دیر کے لئے صبر کر کے مجھے
اِس کی تشریح کرنے دیں، کیونکہ مزید بہت کچھ ہے جو
اللہ کے حق میں کہنا ہے۔ 3 مَیں دُور دُور تک پھروں
گا تاکہ وہ علم حاصل کروں جس سے میرے خالق کی
راستی ثابت ہو جائے۔ 4 یقیناً جو کچھ مَیں کہوں گا وہ
فریب دہ نہیں ہو گا۔ ایک ایسا آدمی آپ کے سامنے کھڑا
ہے جس نے خلوص دلی سے اپنا علم حاصل کیا ہے۔
5 گو اللہ عظیم قدرت کا مالک ہے تاہم وہ خلوص
دلوں کو رد نہیں کرتا۔ 6 وہ بے دین کو زیادہ دیر تک جینے
نہیں دیتا، لیکن مصیبت زدوں کا انصاف کرتا ہے۔ 7 وہ
اپنی آنکھوں کو راست بازوں سے نہیں پھیرتا بلکہ اُنہیں
بادشاہوں کے ساتھ تخت نشین کر کے بلندیوں پر سرفراز
کرتا ہے۔
8 پھر اگر اُنہیں زنجیروں میں جکڑا جائے، اُنہیں
مصیبت کے رسّوں میں گرفتار کیا جائے 9 تو وہ اُن پر
ظاہر کرتا ہے کہ اُن سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے، وہ اُنہیں
اُن کے جرائم پیش کر کے اُنہیں دکھاتا ہے کہ اُن کا تکبر
کا رویہ ہے۔ 10 وہ اُن کے کانوں کو تربیت کے لئے
کھول کر اُنہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی ناانصافی سے باز آ کر
واپس آؤ۔ 11 اگر وہ مان کر اُس کی خدمت کرنے لگیں
تو پھر وہ جیتے جی اپنے دن خوش حالی میں اور اپنے سال
سکون سے گزاریں گے۔ 12 لیکن اگر نہ مانیں تو اُنہیں
دریائے موت کو عبور کرنا پڑے گا، وہ علم سے محروم رہ
کر مر جائیں گے۔
13 بے دین اپنی حرکتوں سے اپنے آپ پر الٰہی غضب
لاتے ہیں۔ اللہ اُنہیں باندھ بھی لے، لیکن وہ مدد کے
لئے نہیں پکارتے۔ 14 جوانی میں ہی اُن کی جان نکل
جاتی، اُن کی زندگی مقدّس فرشتوں کے ہاتھوں ختم ہو
جاتی ہے۔ 15 لیکن اللہ مصیبت زدہ کو اُس کی مصیبت
کے ذریعے نجات دیتا، اُس پر ہونے والے ظلم کی
معرفت اُس کا کان کھول دیتا ہے۔
16 وہ آپ کو بھی مصیبت کے منہ سے نکلنے کی
ترغیب دلا کر ایک ایسی کھلی جگہ پر لانا چاہتا ہے جہاں
رُکاوٹ نہیں ہے، جہاں آپ کی میز عمدہ کھانوں سے

بھری رہے گی۔ 17 لیکن اِس وقت آپ عدالت کا وہ
پیالہ پی کر سیر ہو گئے ہیں جو بے دینوں کے نصیب
میں ہے، اِس وقت عدالت اور انصاف نے آپ کو اپنی
سخت گرفت میں لے لیا ہے۔ 18 خبردار کہ یہ بات
آپ کو کفر بکنے پر نہ اُکسائے، ایسا نہ ہو کہ تاوان کی
بڑی رقم آپ کو غلط راہ پر لے جائے۔ 19 کیا آپ کی
دولت آپ کا دفاع کر کے آپ کو مصیبت سے بچائے
گی؟ یا کیا آپ کی سرتوڑ کوششیں یہ سرانجام دے سکتی
ہیں؟ ہرگز نہیں! 20 رات کی آرزو نہ کریں، اُس وقت کی
جب قومیں جہاں بھی ہوں نیست و نابود ہو جاتی ہیں۔
21 خبردار رہیں کہ ناانصافی کی طرف رجوع نہ کریں،
کیونکہ آپ کو اِسی لئے مصیبت سے آزمایا جا رہا ہے۔

22 اللہ اپنی قدرت میں سرفراز ہے۔ کون اُس جیسا
اُستاد ہے؟ 23 کس نے مقرر کیا کہ اُسے کس راہ پر چلنا
ہے؟ کون کہہ سکتا ہے، ’تُو نے غلط کام کیا‘؟ کوئی
نہیں! 24 اُس کے کام کی تمجید کرنا نہ بھولیں، اُس
سارے کام کی جس کی لوگوں نے اپنے گیتوں میں حمد
و ثنا کی ہے۔ 25 ہر شخص نے یہ کام دیکھ لیا، انسان نے
دُور دُور سے اُس کا ملاحظہ کیا ہے۔

26 اللہ عظیم ہے اور ہم اُسے نہیں جانتے، اُس کے
سالوں کی تعداد معلوم نہیں کر سکتے۔ 27 کیونکہ وہ
پانی کے قطرے اوپر کھینچ کر دُھند سے بارش نکال لیتا
ہے، 28 وہ بارش جو بادل زمین پر برسا دیتے اور جس
کی بوچھاڑیں انسان پر پڑتی ہیں۔ 29 کون سمجھ سکتا ہے
کہ بادل کس طرح چھا جاتے، کہ اللہ کے مسکن سے
بجلیاں کس طرح کڑکتی ہیں؟ 30 وہ اپنے اردگرد روشنی
پھیلا کر سمندر کی جڑوں تک سب کچھ روشن کرتا ہے۔
31 یوں وہ بادلوں سے قوموں کی پرورش کرتا، اُنہیں
کثرت کی خوراک مہیا کرتا ہے۔ 32 وہ اپنی مٹھیوں کو
بادل کی بجلیوں سے بھر کر حکم دیتا ہے کہ کیا چیز اپنا
نشانہ بنائیں۔ 33 اُس کے بادلوں کی گرجتی آواز اُس کے
غضب کا اعلان کرتی، ناانصافی پر اُس کے شدید قہر کو
ظاہر کرتی ہے۔

37 یہ سوچ کر میرا دل لرز کر اپنی جگہ سے
اُچھل پڑتا ہے۔ 2 سنیں اور اُس کی غضب
ناک آواز پر غور کریں، اُس غرّاتی آواز پر جو اُس کے
منہ سے نکلتی ہے۔ 3 آسمان تلے ہر مقام پر بلکہ زمین
کی انتہا تک وہ اپنی بجلی چمکنے دیتا ہے۔ 4 اِس کے بعد
کڑکتی آواز سنائی دیتی، اللہ کی رُعب دار آواز گرج اُٹھتی
ہے۔ اور جب اُس کی آواز سنائی دیتی ہے تو وہ بجلیوں کو
نہیں روکتا۔

5 اللہ انوکھے طریقے سے اپنی آواز گرجنے دیتا ہے۔
ساتھ ساتھ وہ ایسے عظیم کام کرتا ہے جو ہماری سمجھ سے
باہر ہیں۔ 6 کیونکہ وہ برف کو فرماتا ہے، ’زمین پر پڑ جا‘
اور موسلا دھار بارش کو، ’اپنا پورا زور دکھا۔‘ 7 یوں وہ
ہر انسان کو اُس کے گھر میں رہنے پر مجبور کرتا ہے تاکہ
سب جان لیں کہ اللہ کام میں مصروف ہے۔ 8 تب جنگلی
جانور بھی اپنے بھٹوں میں چھپ جاتے، اپنے گھروں
میں پناہ لیتے ہیں۔

9 طوفان اپنے کمرے سے نکل آتا، شمالی ہَوا ملک میں
ٹھنڈ پھیلا دیتی ہے۔ 10 اللہ پھونک مارتا تو پانی جم جاتا،
اُس کی سطح دُور دُور تک منجمد ہو جاتی ہے۔ 11 اللہ
بادلوں کو نمی سے بوجھل کر کے اُن کے ذریعے دُور تک
اپنی بجلی چمکاتا ہے۔ 12 اُس کی ہدایت پر وہ منڈلاتے
ہوئے اُس کا ہر حکم تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ 13 یوں وہ
اُنہیں لوگوں کی تربیت کرنے، اپنی زمین کو برکت دینے

یا اپنی شفقت دکھانے کے لئے بھیج دیتا ہے۔
14 اے ایوب، میری اِس بات پر دھیان دیں، رُک کر
اللہ کے عظیم کاموں پر غور کریں۔ 15 کیا آپ کو معلوم
ہے کہ اللہ اپنے کاموں کو کیسے ترتیب دیتا ہے، کہ وہ
اپنے بادلوں سے بجلی کس طرح چمکنے دیتا ہے؟ 16 کیا
آپ بادلوں کی نقل و حرکت جانتے ہیں؟ کیا آپ کو اُس
کے انوکھے کاموں کی سمجھ آتی ہے جو کامل علم رکھتا ہے؟
17 جب زمین جنوبی لُو کی زد میں آ کر چپ ہو جاتی
اور آپ کے کپڑے تپنے لگتے ہیں 18 تو کیا آپ اللہ کے
ساتھ مل کر آسمان کو ٹھونک ٹھونک کر پیتل کے آئینے
کی مانند سخت بنا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں!
19 ہمیں بتائیں کہ اللہ سے کیا کہیں! افسوس،
اندھیرے کے باعث ہم اپنے خیالات کو ترتیب نہیں
دے سکتے۔ 20 اگر مَیں اپنی بات پیش کروں تو کیا اُسے
کچھ معلوم ہو جائے گا جس کا پہلے علم نہ تھا؟ کیا کوئی بھی
کچھ بیان کر سکتا ہے جو اُسے پہلے معلوم نہ ہو؟ کبھی
نہیں! 21 ایک وقت دھوپ نظر نہیں آتی اور بادل زمین
پر سایہ ڈالتے ہیں، پھر ہَوا چلنے لگتی اور موسم صاف ہو
جاتا ہے۔ 22 شمال سے سنہری چمک قریب آتی اور اللہ
رُعب دار شان و شوکت سے گھرا ہوا آ پہنچتا ہے۔ 23 ہم
تو قادرِ مطلق تک نہیں پہنچ سکتے۔ اُس کی قدرت اعلیٰ
اور راستی زور آور ہے، وہ کبھی انصاف کا خون نہیں کرتا۔
24 اِس لئے آدم زاد اُس سے ڈرتے اور دل کے دانش
مند اُس کا خوف مانتے ہیں۔“

اللہ کا جواب

38 پھر اللہ خود ایوب سے ہم کلام ہوا۔ طوفان
میں سے اُس نے اُسے جواب دیا،
2 ”یہ کون ہے جو سمجھ سے خالی باتیں کرنے سے
میرے منصوبے کے صحیح مطلب پر پردہ ڈالتا ہے؟ 3 مرد
کی طرح کمربستہ ہو جا! مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں،
اور تُو مجھے تعلیم دے۔
4 تُو کہاں تھا جب مَیں نے زمین کی بنیاد رکھی؟ اگر
تجھے اِس کا علم ہو تو مجھے بتا! 5 کس نے اُس کی لمبائی
اور چوڑائی مقرر کی؟ کیا تجھے معلوم ہے؟ کس نے ناپ
کر اُس کی پیمائش کی؟ 6 اُس کے ستون کس چیز پر لگائے
گئے؟ کس نے اُس کے کونے کا بنیادی پتھر رکھا، 7 اُس
وقت جب صبح کے ستارے مل کر شادیانہ بجا رہے،
تمام فرشتے خوشی کے نعرے لگا رہے تھے؟
8 جب سمندر رِحم سے پھوٹ نکلا تو کس نے
دروازے بند کر کے اُس پر قابو پایا؟ 9 اُس وقت
مَیں نے بادلوں کو اُس کا لباس بنایا اور اُسے گھنے
اندھیرے میں یوں لپیٹا جس طرح نو زاد کو پوتڑوں
میں لپیٹا جاتا ہے۔ 10 اُس کی حدود مقرر کر کے مَیں
نے اُسے روکنے کے دروازے اور کُنڈے لگائے۔
11 مَیں بولا، ’تجھے یہاں تک آنا ہے، اِس سے آگے
نہ بڑھنا، تیری رُعب دار لہروں کو یہیں رُکنا ہے۔‘
12 کیا تُو نے کبھی صبح کو حکم دیا یا اُسے طلوع ہونے
کی جگہ دکھائی 13 تاکہ وہ زمین کے کناروں کو پکڑ کر
بےدینوں کو اُس سے جھاڑ دے؟ 14 اُس کی روشنی میں
زمین یوں تشکیل پاتی ہے جس طرح مٹی جس پر مُہر
لگائی جائے۔ سب کچھ رنگ دار لباس پہنے نظر آتا ہے۔
15 تب بےدینوں کی روشنی روکی جاتی، اُن کا اُٹھایا ہوا بازو
توڑا جاتا ہے۔
16 کیا تُو سمندر کے سرچشموں تک پہنچ کر اُس کی
گہرائیوں میں سے گزرا ہے؟ 17 کیا موت کے دروازے

تجھ پر ظاہر ہوئے، تجھے گھنے اندھیرے کے دروازے
نظر آئے ہیں؟ 18 کیا تجھے زمین کے وسیع میدانوں کی
پوری سمجھ آئی ہے؟ مجھے بتا اگر یہ سب کچھ جانتا ہے!
19 روشنی کے منبع تک لے جانے والا راستہ کہاں
ہے؟ اندھیرے کی رہائش گاہ کہاں ہے؟ 20 کیا تُو اُنہیں
اُن کے مقاموں تک پہنچا سکتا ہے؟ کیا تُو اُن کے
گھروں تک لے جانے والی راہوں سے واقف ہے؟
21 بے شک تُو اِس کا علم رکھتا ہے، کیونکہ تُو اُس وقت
جنم لے چکا تھا جب یہ پیدا ہوئے۔ تُو تو قدیم زمانے
سے ہی زندہ ہے!

22 کیا تُو وہاں تک پہنچ گیا ہے جہاں برف کے
ذخیرے جمع ہوتے ہیں؟ کیا تُو نے اولوں کے گوداموں
کو دیکھ لیا ہے؟ 23 مَیں اُنہیں مصیبت کے وقت کے
لئے محفوظ رکھتا ہوں، ایسے دنوں کے لئے جب لڑائی اور
جنگ چھڑ جائے۔ 24 مجھے بتا، اُس جگہ تک کس طرح
پہنچنا ہے جہاں روشنی تقسیم ہوتی ہے، یا اُس جگہ جہاں
سے مشرقی ہَوا نکل کر زمین پر بکھر جاتی ہے؟

25 کس نے موسلا دھار بارش کے لئے راستہ اور
گرجتے طوفان کے لئے راہ بنائی 26 تاکہ انسان سے خالی
زمین اور غیرآباد ریگستان کی آب پاشی ہو جائے، 27 تاکہ
ویران و سنسان بیابان کی پیاس بجھ جائے اور اُس سے
ہریالی پھوٹ نکلے؟ 28 کیا بارش کا باپ ہے؟ کون شبنم
کے قطروں کا والد ہے؟

29 برف کس ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی؟ جو پالا
آسمان سے آ کر زمین پر پڑتا ہے کس نے اُسے جنم دیا؟
30 جب پانی پتھر کی طرح سخت ہو جائے بلکہ گہرے
سمندر کی سطح بھی جم جائے تو کون یہ سرانجام دیتا ہے؟
31 کیا تُو خوشۂ پروین کو باندھ سکتا یا جوزے کی زنجیروں
کو کھول سکتا ہے؟ 32 کیا تُو کروا سکتا ہے کہ ستاروں کے
مختلف جُھرمٹ اُن کے مقررہ اوقات کے مطابق نکل
آئیں؟ کیا تُو دُبِ اکبر کی اُس کے بچوں سمیت قیادت
کرنے کے قابل ہے؟ 33 کیا تُو آسمان کے قوانین جانتا
یا اُس کی زمین پر حکومت متعین کرتا ہے؟

34 کیا جب تُو بلند آواز سے بادلوں کو حکم دے تو
وہ تجھ پر موسلا دھار بارش برساتے ہیں؟ 35 کیا تُو بادل
کی بجلی زمین پر بھیج سکتا ہے؟ کیا وہ تیرے پاس آ کر
کہتی ہے، 'مَیں خدمت کے لئے حاضر ہوں'؟ 36 کس
نے مصر کے لق لق کو حکمت دی، مرغ کو سمجھ عطا کی؟
37 کس کو اِتنی دانائی حاصل ہے کہ وہ بادلوں کو گن
سکے؟ کون آسمان کے اِن گھڑوں کو اُس وقت اُنڈیل سکتا
ہے 38 جب مٹی ڈھالے ہوئے لوہے کی طرح سخت ہو
جائے اور ڈھیلے ایک دوسرے کے ساتھ چپک جائیں؟
کوئی نہیں!

39 کیا تُو ہی شیرنی کے لئے شکار کرتا یا شیروں کو سیر
کرتا ہے 40 جب وہ اپنی چھپنے کی جگہوں میں دبک
جائیں یا گنجان جنگل میں کہیں تاک لگائے بیٹھے ہوں؟
41 کون کوّے کو خوراک مہیا کرتا ہے جب اُس کے
بچے بھوک کے باعث اللہ کو آواز دیں اور مارے مارے
پھریں؟

39

کیا تجھے معلوم ہے کہ پہاڑی بکریوں کے
بچے کب پیدا ہوتے ہیں؟ جب ہرنی اپنا
بچہ جنم دیتی ہے تو کیا تُو اِس کو ملاحظہ کرتا ہے؟ 2 کیا
تُو وہ مہینے گنتا رہتا ہے جب بچے ہرنیوں کے پیٹ میں
ہوں؟ کیا تُو جانتا ہے کہ کس وقت بچے جنم دیتی ہیں؟
3 اُس دن وہ دبک جاتی، بچے نکل آتے اور دردِ زہ ختم
ہو جاتا ہے۔ 4 اُن کے بچے طاقت ور ہو کر کھلے میدان

میں پھلتے پھولتے، پھر ایک دن چلے جاتے ہیں اور اپنی
ماں کے پاس واپس نہیں آتے۔
5 کس نے جنگلی گدھے کو کھلا چھوڑ دیا؟ کس نے
اُس کے رسّے کھول دیئے؟ 6 مَیں ہی نے بیابان اُس
کا گھر بنا دیا، مَیں ہی نے مقرر کیا کہ بنجر زمین اُس کی
رہائش گاہ ہو۔ 7 وہ شہر کا شور شرابہ دیکھ کر ہنس اُٹھتا، اور
اُسے ہانکنے والے کی آواز سننی نہیں پڑتی۔ 8 وہ چرنے
کے لئے پہاڑی علاقے میں اِدھر اُدھر گھومتا اور ہریالی کا
کھوج لگاتا رہتا ہے۔
9 کیا جنگلی بَیل تیری خدمت کرنے کے لئے تیار ہو
گا؟ کیا وہ کبھی رات کو تیری چرنی کے پاس گزارے گا؟
10 کیا تُو اُسے باندھ کر ہل چلا سکتا ہے؟ کیا وہ وادی میں
تیرے پیچھے چل کر سہاگا پھیرے گا؟ 11 کیا تُو اُس کی
بڑی طاقت دیکھ کر اُس پر اعتماد کرے گا؟ کیا تُو اپنا سخت
کام اُس کے سپرد کرے گا؟ 12 کیا تُو بھروسا کر سکتا ہے
کہ وہ تیرا اناج جمع کر کے گاہنے کی جگہ پر لے آئے؟
ہرگز نہیں!
13 شُترمرغ خوشی سے اپنے پَروں کو پھڑپھڑاتا ہے۔
لیکن کیا اُس کا شاہ پَر لق لق یا باز کے شاہ پَر کی مانند
ہے؟ 14 وہ تو اپنے انڈے زمین پر اکیلے چھوڑتا ہے،
اور وہ مٹی ہی پر پکتے ہیں۔ 15 شُترمرغ کو خیال تک
نہیں آتا کہ کوئی اُنہیں پاؤں تلے کچل سکتا یا کوئی جنگلی
جانور اُنہیں روند سکتا ہے۔ 16 لگتا نہیں کہ اُس کے
اپنے بچے ہیں، کیونکہ اُس کا اُن کے ساتھ سلوک اِتنا
سخت ہے۔ اگر اُس کی محنت ناکام نکلے تو اُسے پروا
ہی نہیں، 17 کیونکہ اللہ نے اُسے حکمت سے محروم رکھ
کر اُسے سمجھ سے نہ نوازا۔ 18 تو بھی وہ اِتنی تیزی سے
اُچھل کر بھاگ جاتا ہے کہ گھوڑے اور گھڑسوار کی دوڑ
دیکھ کر ہنسنے لگتا ہے۔
19 کیا تُو گھوڑے کو اُس کی طاقت دے کر اُس کی
گردن کو ایال سے آراستہ کرتا ہے؟ 20 کیا تُو ہی اُسے
ٹڈی کی طرح پھلانگنے دیتا ہے؟ جب وہ زور سے اپنے
نتھنوں کو پُھلا کر آواز نکالتا ہے تو کتنا رُعب دار لگتا ہے!
21 وہ وادی میں سُم مار مار کر اپنی طاقت کی خوشی مناتا،
پھر بھاگ کر میدانِ جنگ میں آ جاتا ہے۔ 22 وہ خوف کا
مذاق اُڑاتا اور کسی سے بھی نہیں ڈرتا، تلوار کے رُوبرُو بھی
پیچھے نہیں ہٹتا۔ 23 اُس کے اوپر ترکش کھڑکھڑاتا، نیزہ اور
شمشیر چمکتی ہے۔ 24 وہ بڑا شور مچا کر اِتنی تیزی اور جوش
و خروش سے دشمن پر حملہ کرتا ہے کہ بِگل بجتے وقت بھی
روکا نہیں جاتا۔ 25 جب بھی بِگل بجے وہ زور سے ہنہناتا
اور دُور ہی سے میدانِ جنگ، کمانڈروں کا شور اور جنگ
کے نعرے سونگھ لیتا ہے۔
26 کیا باز تیری ہی حکمت کے ذریعے ہَوا میں اُڑ کر
اپنے پَروں کو جنوب کی جانب پھیلا دیتا ہے؟ 27 کیا
عقاب تیرے ہی حکم پر بلندیوں پر منڈلاتا اور اونچی اونچی
جگہوں پر اپنا گھونسلا بنا لیتا ہے؟ 28 وہ چٹان پر رہتا، اُس
کے ٹوٹے پھوٹے کناروں اور قلعہ بند جگہوں پر بسیرا
کرتا ہے۔ 29 وہاں سے وہ اپنے شکار کا کھوج لگاتا ہے،
اُس کی آنکھیں دُور دُور تک دیکھتی ہیں۔ 30 اُس کے
بچے خون کے لالچ میں رہتے، اور جہاں بھی لاش ہو وہاں
وہ حاضر ہوتا ہے۔“

ایوب رب کو جواب نہیں دے سکتا

40 رب نے ایوب سے پوچھا،
2 ”کیا ملامت کرنے والا عدالت میں
قادرِ مطلق سے جھگڑنا چاہتا ہے؟ اللہ کی سرزنش کرنے

والا اُسے جواب دے!“
3 تب ایوب نے جواب دے کر رب سے کہا،
4 ”مَیں تو نالائق ہوں، مَیں کس طرح تجھے جواب
دوں؟ مَیں اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خاموش رہوں گا۔
5 ایک بار مَیں نے بات کی اور اِس کے بعد مزید
ایک دفعہ، لیکن اب سے مَیں جواب میں کچھ نہیں
کہوں گا۔“

اللہ: کیا تجھے میری جیسی قدرت حاصل ہے؟

6 تب اللہ طوفان میں سے ایوب سے ہم کلام ہوا،
7 ”مرد کی طرح کمربستہ ہو جا! مَیں تجھ سے سوال
کروں اور تُو مجھے تعلیم دے۔ 8 کیا تُو واقعی میرا انصاف
منسوخ کر کے مجھے مجرم ٹھہرانا چاہتا ہے تاکہ خود راست
باز ٹھہرے؟ 9 کیا تیرا بازو اللہ کے بازو جیسا زور آور
ہے؟ کیا تیری آواز اُس کی آواز کی طرح کڑکتی ہے؟ 10 آ،
اپنے آپ کو شان و شوکت سے آراستہ کر، عزت و جلال
سے ملبّس ہو جا! 11 بیک وقت اپنا شدید قہر مختلف
جگہوں پر نازل کر، ہر مغرور کو اپنا نشانہ بنا کر اُسے خاک
میں ملا دے۔ 12 ہر متکبر پر غور کر کے اُسے پست
کر۔ جہاں بھی بےدین ہو وہیں اُسے کچل دے۔ 13 اُن
سب کو مٹی میں چھپا دے، اُنہیں رسّوں میں جکڑ کر کسی
خفیہ جگہ گرفتار کر۔ 14 تب ہی مَیں تیری تعریف کر کے
مان جاؤں گا کہ تیرا دہنا ہاتھ تجھے نجات دے سکتا ہے۔

اللہ کی قدرت اور حکمت کی دو مثالیں

15 بہیموت[a] پر غور کر جسے مَیں نے تجھے خلق کرتے
وقت بنایا اور جو بَیل کی طرح گھاس کھاتا ہے۔ 16 اُس
کی کمر میں کتنی طاقت، اُس کے پیٹ کے پٹھوں میں
کتنی قوت ہے۔ 17 وہ اپنی دُم کو دیودار کے درخت کی
طرح لٹکنے دیتا ہے، اُس کی رانوں کی نسیں مضبوطی سے
ایک دوسری سے جُڑی ہوئی ہیں۔ 18 اُس کی ہڈیاں
پیتل کے سے پائپ، لوہے کے سے سریئے ہیں۔
19 وہ اللہ کے کاموں میں سے اوّل ہے، اُس کے خالق
ہی نے اُسے اُس کی تلوار دی۔ 20 پہاڑیاں اُسے اپنی
پیداوار پیش کرتی، کھلے میدان کے تمام جانور وہاں کھیلتے
کودتے ہیں۔ 21 وہ کانٹےدار جھاڑیوں کے نیچے آرام
کرتا، سرکنڈوں اور دلدل میں چھپا رہتا ہے۔ 22 خاردار
جھاڑیاں اُس پر سایہ ڈالتی اور ندی کے سفیدہ کے درخت
اُسے گھیرے رکھتے ہیں۔ 23 جب دریا سیلاب کی صورت
اختیار کرے تو وہ نہیں بھاگتا۔ گو دریائے یردن اُس کے
منہ پر پھوٹ پڑے تو بھی وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا
ہے۔ 24 کیا کوئی اُس کی آنکھوں میں اُنگلیاں ڈال کر
اُسے پکڑ سکتا ہے؟ اگر اُسے پھندے میں پکڑا بھی جائے
تو کیا کوئی اُس کی ناک کو چھید سکتا ہے؟ ہرگز نہیں!
41 کیا تُو لِویاتان[b] اژدہے کو مچھلی کے کانٹے
سے پکڑ سکتا یا اُس کی زبان کو رسّے سے
باندھ سکتا ہے؟ 2 کیا تُو اُس کی ناک چھید کر اُس میں
سے رسّا گزار سکتا یا اُس کے جبڑے کو کانٹے سے چیر
سکتا ہے؟ 3 کیا وہ کبھی تجھ سے بار بار رحم مانگے گا یا
نرم نرم الفاظ سے تیری خوشامد کرے گا؟ 4 کیا وہ کبھی
تیرے ساتھ عہد کرے گا کہ تُو اُسے اپنا غلام بنائے
رکھے؟ ہرگز نہیں! 5 کیا تُو پرندے کی طرح اُس کے
ساتھ کھیل سکتا یا اُسے باندھ کر اپنی لڑکیوں کو دے سکتا
ہے تاکہ وہ اُس کے ساتھ کھیلیں؟ 6 کیا سوداگر کبھی

[a] سائنس دان متفق نہیں کہ یہ کون سا جانور تھا۔

[b] سائنس دان متفق نہیں کہ یہ کون سا جانور تھا۔

اُس کا سودا کریں گے یا اُسے تاجروں میں تقسیم کریں
گے؟ کبھی نہیں! 7 کیا تُو اُس کی کھال کو بھالوں سے
یا اُس کے سر کو ہارپونوں سے بھر سکتا ہے؟ 8 ایک دفعہ
اُسے ہاتھ لگایا تو یہ لڑائی تجھے ہمیشہ یاد رہے گی، اور تُو
آئندہ ایسی حرکت کبھی نہیں کرے گا!

9 یقیناً اُس پر قابو پانے کی ہر اُمید فریب دہ ثابت
ہو گی، کیونکہ اُسے دیکھتے ہی انسان گر جاتا ہے۔ 10 کوئی
اِتنا بے دھڑک نہیں ہے کہ اُسے مشتعل کرے۔ تو پھر
کون میرا سامنا کر سکتا ہے؟ 11 کس نے مجھے کچھ دیا
ہے کہ مَیں اُس کا معاوضہ دوں۔ آسمان تلے ہر چیز
میری ہی ہے!

12 مَیں تجھے اُس کے اعضا کے بیان سے محروم نہیں
رکھوں گا، کہ وہ کتنا بڑا، طاقت ور اور خوب صورت
ہے۔ 13 کون اُس کی کھال[a] اُتار سکتا، کون اُس کے زرہ
بکتر کی دو تہوں کے اندر تک پہنچ سکتا ہے؟ 14 کون
اُس کے منہ کا دروازہ کھولنے کی جرأت کرے؟ اُس کے
ہول ناک دانت دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو
جاتے ہیں۔ 15 اُس کی پیٹھ پر ایک دوسری سے خوب
جُڑی ہوئی ڈھالوں کی قطاریں ہوتی ہیں۔ 16 وہ اِتنی
مضبوطی سے ایک دوسری سے لگی ہوتی ہیں کہ اُن کے
درمیان سے ہَوا بھی نہیں گزر سکتی، 17 بلکہ یوں ایک
دوسری سے چمٹی اور لپٹی رہتی ہیں کہ اُنہیں ایک دوسری
سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

18 جب چھینکیں مارے تو بجلی چمک اُٹھتی ہے۔ اُس
کی آنکھیں طلوعِ صبح کی پلکوں کی مانند ہیں۔ 19 اُس
کے منہ سے مشعلیں اور چنگاریاں خارج ہوتی ہیں،
20 اُس کے نتھنوں سے دھواں یوں نکلتا ہے جس طرح
بھڑکتی اور دہکتی آگ پر رکھی گئی دیگ سے۔ 21 جب
پھونک مارے تو کوئلے دہک اُٹھتے اور اُس کے منہ سے
شعلے نکلتے ہیں۔

22 اُس کی گردن میں اِتنی طاقت ہے کہ جہاں بھی
جائے وہاں اُس کے آگے آگے مایوسی پھیل جاتی ہے۔
23 اُس کے گوشت پوست کی تہیں ایک دوسری سے
خوب جُڑی ہوئی ہیں، وہ ڈھالے ہوئے لوہے کی طرح
مضبوط اور بے لچک ہیں۔ 24 اُس کا دل پتھر جیسا سخت،
چکّی کے نچلے پاٹ جیسا مستحکم ہے۔

25 جب اُٹھے تو زورآور ڈر جاتے اور دہشت کھا
کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ 26 ہتھیاروں کا اُس پر کوئی
اثر نہیں ہوتا، خواہ کوئی تلوار، نیزے، برچھی یا تیر سے
اُس پر حملہ کیوں نہ کرے۔ 27 وہ لوہے کو بھوسا اور
پیتل کو گلی سڑی لکڑی سمجھتا ہے۔ 28 تیر اُسے نہیں
بھگا سکتے، اور اگر غلیل کے پتھر اُس پر چلاؤ تو اُن کا
اثر بھوسے کے برابر ہے۔ 29 ڈنڈا اُسے تنکا سا لگتا ہے،
اور وہ شمشیر کا شور شرابہ سن کر ہنس اُٹھتا ہے۔ 30 اُس
کے پیٹ پر تیز ٹھیکرے سے لگے ہیں، اور جس طرح
اناج پر گاہنے کا آلہ چلایا جاتا ہے اُسی طرح وہ کیچڑ پر چلتا
ہے۔ 31 جب سمندر کی گہرائیوں میں سے گزرے تو
پانی اُبلتی دیگ کی طرح کھَولنے لگتا ہے۔ وہ مرہم کے
مختلف اجزا کو ملا ملا کر تیار کرنے والے عطار کی طرح
سمندر کو حرکت میں لاتا ہے۔ 32 اپنے پیچھے وہ چمکتا دمکتا
راستہ چھوڑتا ہے۔ تب لگتا ہے کہ سمندر کی گہرائیوں
کے سفید بال ہیں۔ 33 دنیا میں اُس جیسا کوئی مخلوق
نہیں، ایسا بنایا گیا ہے کہ کبھی نہ ڈرے۔ 34 جو بھی اعلیٰ
ہو اُس پر وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، وہ تمام رُعب

[a] لفظی ترجمہ: بیرونی لباس۔

دار جانوروں کا بادشاہ ہے۔“

ایوب کی آخری بات

42 تب ایوب نے جواب میں رب سے کہا،
2 ”مَیں نے جان لیا ہے کہ تُو سب کچھ
کر پاتا ہے، کہ تیرا کوئی بھی منصوبہ روکا نہیں جا سکتا۔
3 تُو نے فرمایا، ’یہ کون ہے جو سمجھ سے خالی باتیں کرنے
سے میرے منصوبے کے صحیح مطلب پر پردہ ڈالتا ہے؟‘
یقیناً مَیں نے ایسی باتیں بیان کیں جو میری سمجھ سے
باہر ہیں، ایسی باتیں جو اِتنی انوکھی ہیں کہ مَیں اُن کا علم
رکھ ہی نہیں سکتا۔ 4 تُو نے فرمایا، ’سن میری بات تو
مَیں بولوں گا۔ مَیں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اور تُو مجھے
تعلیم دے۔‘ 5 پہلے مَیں نے تیرے بارے میں صرف
سنا تھا، لیکن اب میری اپنی آنکھوں نے تجھے دیکھا ہے۔
6 اِس لئے مَیں اپنی باتیں مسترد کرتا، اپنے آپ پر خاک
اور راکھ ڈال کر توبہ کرتا ہوں۔“

ایوب اپنے دوستوں کی شفاعت کرتا ہے

7 ایوب سے یہ تمام باتیں کہنے کے بعد رب اِلی
فز تیمانی سے ہم کلام ہوا، ”مَیں تجھ سے اور تیرے دو
دوستوں سے غصے ہوں، کیونکہ گو میرے بندے ایوب
نے میرے بارے میں درست باتیں کیں مگر تم نے
ایسا نہیں کیا۔ 8 چنانچہ اب سات جوان بَیل اور سات
مینڈھے لے کر میرے بندے ایوب کے پاس جاؤ اور
اپنی خاطر بھسم ہونے والی قربانی پیش کرو۔ لازم ہے کہ
ایوب تمہاری شفاعت کرے، ورنہ مَیں تمہیں تمہاری
حماقت کا پورا اجر دوں گا۔ لیکن اُس کی شفاعت پر مَیں
تمہیں معاف کروں گا، کیونکہ میرے بندے ایوب نے
میرے بارے میں وہ کچھ بیان کیا جو صحیح ہے جبکہ تم
نے ایسا نہیں کیا۔“
9 اِلی فز تیمانی، بِلدد سوخی اور ضوفر نعماتی نے وہ کچھ
کیا جو رب نے اُنہیں کرنے کو کہا تھا تو رب نے ایوب
کی سنی۔
10 اور جب ایوب نے دوستوں کی شفاعت کی تو
رب نے اُسے اِتنی برکت دی کہ آخرکار اُسے پہلے
کی نسبت دُگنی دولت حاصل ہوئی۔ 11 تب اُس کے
تمام بھائی بہنیں اور پرانے جاننے والے اُس کے پاس
آئے اور گھر میں اُس کے ساتھ کھانا کھا کر اُس
آفت پر افسوس کیا جو رب ایوب پر لایا تھا۔ ہر ایک نے
اُسے تسلی دے کر اُسے ایک سِکہ اور سونے کا ایک چھلا
دے دیا۔
12 اب سے رب نے ایوب کو پہلے کی نسبت کہیں
زیادہ برکت دی۔ اُسے 14,000 بکریاں، 6,000
اونٹ، بَیلوں کی 1,000 جوڑیاں اور 1,000
گدھیاں حاصل ہوئیں۔ 13 نیز، اُس کے مزید سات
بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ 14 اُس نے بیٹیوں
کے یہ نام رکھے: پہلی کا نام یمیمہ، دوسری کا قصیعہ اور
تیسری کا قرن ہپّوک۔ 15 تمام ملک میں ایوب کی بیٹیوں
جیسی خوب صورت خواتین پائی نہیں جاتی تھیں۔ ایوب
نے اُنہیں بھی میراث میں ملکیت دی، ایسی ملکیت جو
اُن کے بھائیوں کے درمیان ہی تھی۔
16 ایوب مزید 140 سال زندہ رہا، اِس لئے وہ اپنی
اولاد کو چوتھی پشت تک دیکھ سکا۔ 17 پھر وہ دراز زندگی
سے آسودہ ہو کر انتقال کر گیا۔

زبور

پہلی کتاب 1-41

دو راہیں

1 مبارک ہے وہ جو نہ بے دینوں کے مشورے پر
چلتا، نہ گناہ گاروں کی راہ پر قدم رکھتا، اور نہ طعنہ
زنوں کے ساتھ بیٹھتا ہے
2 بلکہ رب کی شریعت سے لطف اندوز ہوتا اور دن
رات اُسی پر غور و خوض کرتا رہتا ہے۔
3 وہ نہروں کے کنارے پر لگے درخت کی مانند ہے۔
وقت پر وہ پھل لاتا، اور اُس کے پتے نہیں مُرجھاتے ۔
جو کچھ بھی کرے اُس میں وہ کامیاب ہے۔

4 بے دینوں کا یہ حال نہیں ہوتا۔ وہ بھوسے کی مانند
ہیں جسے ہَوا اُڑا لے جاتی ہے۔
5 اِس لئے بے دین عدالت میں قائم نہیں رہیں گے،
اور گناہ گار کا راست بازوں کی مجلس میں مقام نہیں
ہو گا۔
6 کیونکہ رب راست بازوں کی راہ کی پہرا داری کرتا
ہے جبکہ بے دینوں کی راہ تباہ ہو جائے گی۔

اللہ کا مسیح

2 اقوام کیوں طیش میں آ گئی ہیں؟ اُمّتیں کیوں
بے کار سازشیں کر رہی ہیں؟
2 دنیا کے بادشاہ اُٹھ کھڑے ہوئے، حکمران رب اور
اُس کے مسیح کے خلاف جمع ہو گئے ہیں۔
3 وہ کہتے ہیں، ”آؤ، ہم اُن کی زنجیروں کو توڑ کر آزاد
ہو جائیں، اُن کے رسّوں کو دُور تک پھینک دیں۔“
4 لیکن جو آسمان پر تخت نشین ہے وہ ہنستا ہے، رب
اُن کا مذاق اُڑاتا ہے۔
5 پھر وہ غصے سے اُنہیں ڈانٹتا، اپنا شدید غضب اُن
پر نازل کر کے اُنہیں ڈراتا ہے۔
6 وہ فرماتا ہے، ”مَیں نے خود اپنے بادشاہ کو اپنے
مقدّس پہاڑ صیون پر مقرر کیا ہے!“

7 آؤ، مَیں رب کا فرمان سناؤں۔ اُس نے مجھ سے کہا،
”تُو میرا بیٹا ہے، آج مَیں تیرا باپ بن گیا ہوں۔
8 مجھ سے مانگ تو مَیں تجھے میراث میں تمام اقوام عطا
کروں گا، دنیا کی انتہا تک سب کچھ بخش دوں گا۔
9 تُو اُنہیں لوہے کے شاہی عصا سے پاش پاش

کرے گا، اُنہیں مٹی کے برتنوں کی طرح چِکنا چُور
کرے گا۔“
10 چنانچہ اے بادشاہو، سمجھ سے کام لو! اے دنیا
کے حکمرانو، تربیت قبول کرو!
11 خوف کرتے ہوئے رب کی خدمت کرو، لرزتے
ہوئے خوشی مناؤ۔
12 بیٹے کو بوسہ دو، ایسا نہ ہو کہ وہ غصے ہو جائے اور
تم راستے میں ہی ہلاک ہو جاؤ۔ کیونکہ وہ ایک دم طیش
میں آ جاتا ہے۔ مبارک ہیں وہ سب جو اُس میں پناہ
لیتے ہیں۔

صبح کو مدد کے لئے دعا

3 داؤد کا زبور۔ اُس وقت جب اُسے اپنے بیٹے ابی سلوم سے بھاگنا پڑا۔

اے رب، میرے دشمن کتنے زیادہ ہیں، کتنے لوگ
میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں!
2 میرے بارے میں بہتیرے کہہ رہے ہیں، ”اللہ
اِسے چھٹکارا نہیں دے گا۔“ (سِلاہ)[a]
3 لیکن تُو اے رب، چاروں طرف میری حفاظت
کرنے والی ڈھال ہے۔ تُو میری عزت ہے جو میرے سر
کو اُٹھائے رکھتا ہے۔
4 مَیں بلند آواز سے رب کو پکارتا ہوں، اور وہ اپنے
مقدّس پہاڑ سے میری سنتا ہے۔ (سِلاہ)
5 مَیں آرام سے لیٹ کر سو گیا، پھر جاگ اُٹھا، کیونکہ
رب خود مجھے سنبھالے رکھتا ہے۔
6 اُن ہزاروں سے مَیں نہیں ڈرتا جو مجھے گھیرے
رکھتے ہیں۔
7 اے رب، اُٹھ! اے میرے خدا، مجھے رِہا کر!
کیونکہ تُو نے میرے تمام دشمنوں کے منہ پر تھپڑ مارا،
تُو نے بےدینوں کے دانتوں کو توڑ دیا ہے۔
8 رب کے پاس نجات ہے۔ تیری برکت تیری قوم پر
آئے۔ (سِلاہ)

شام کو مدد کے لئے دعا

4 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ تاردار سازوں کے ساتھ گانا ہے۔

اے میری راستی کے خدا، میری سن جب مَیں تجھے
پکارتا ہوں۔ اے تُو جو مصیبت میں میری مخلصی رہا ہے
مجھ پر مہربانی کر کے میری التجا سن!
2 اے آدم زادو، میری عزت کب تک خاک میں
ملائی جاتی رہے گی؟ تم کب تک باطل چیزوں سے لپٹے
رہو گے، کب تک جھوٹ کی تلاش میں رہو گے؟
(سِلاہ)
3 جان لو کہ رب نے ایمان دار کو اپنے لئے الگ کر
رکھا ہے۔ رب میری سنے گا جب مَیں اُسے پکاروں گا۔
4 غصے میں آتے وقت گناہ مت کرنا۔ اپنے بستر پر
لیٹ کر معاملے پر سوچ بچار کرو، لیکن دل میں، خاموشی
سے۔ (سِلاہ)
5 راستی کی قربانیاں پیش کرو، اور رب پر بھروسا رکھو۔
6 بہتیرے شک کر رہے ہیں، ”کون ہمارے
حالات ٹھیک کرے گا؟“ اے رب، اپنے چہرے کا
نور ہم پر چمکا!

[a] سِلاہ غالباً گانے بجانے کے بارے میں کوئی ہدایت ہے۔ اِس کے مطلب کے بارے میں اتفاقِ رائے نہیں ہوتی۔

7 تُو نے میرے دل کو خوشی سے بھر دیا ہے، ایسی
خوشی سے جو اُن کے پاس بھی نہیں ہوتی جن کے پاس
کثرت کا اناج اور انگور ہے۔
8 مَیں آرام سے لیٹ کر سو جاتا ہوں، کیونکہ تُو ہی
اے رب مجھے حفاظت سے بسنے دیتا ہے۔

حفاظت کے لئے دعا

5 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ اِسے بانسری
کے ساتھ گانا ہے۔
اے رب، میری باتیں سن، میری آہوں پر دھیان
دے!
2 اے میرے بادشاہ، میرے خدا، مدد کے لئے میری
چیخیں سن، کیونکہ مَیں تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں۔
3 اے رب، صبح کو تُو میری آواز سنتا ہے، صبح کو
مَیں تجھے سب کچھ ترتیب سے پیش کر کے جواب کا
انتظار کرنے لگتا ہوں۔
4 کیونکہ تُو ایسا خدا نہیں ہے جو بےدینی سے خوش
ہو۔ جو بُرا ہے وہ تیرے حضور نہیں ٹھہر سکتا۔
5 مغرور تیرے حضور کھڑے نہیں ہو سکتے، بدکار
سے تُو نفرت کرتا ہے۔
6 جھوٹ بولنے والوں کو تُو تباہ کرتا، خوں خوار اور
دھوکے باز سے رب گھن کھاتا ہے۔
7 لیکن مجھ پر تُو نے بڑی مہربانی کی ہے، اِس لئے
مَیں تیرے گھر میں داخل ہو سکتا، مَیں تیرا خوف مان
کر تیری مقدّس سکونت گاہ کے سامنے سجدہ کرتا ہوں۔
8 اے رب، اپنی راست راہ پر میری راہنمائی کر تاکہ
میرے دشمن مجھ پر غالب نہ آئیں۔ اپنی راہ کو میرے
آگے ہموار کر۔
9 کیونکہ اُن کے منہ سے ایک بھی قابلِ اعتماد بات
نہیں نکلتی۔ اُن کا دل تباہی سے بھرا رہتا، اُن کا گلا
کھلی قبر ہے، اور اُن کی زبان چکنی چپڑی باتیں اُگلتی
رہتی ہے۔
10 اے رب، اُنہیں اُن کے غلط کام کا اجر دے۔
اُن کی سازشیں اُن کی اپنی تباہی کا باعث بنیں۔ اُنہیں
اُن کے متعدد گناہوں کے باعث نکال کر منتشر کر
دے، کیونکہ وہ تجھ سے سرکش ہو گئے ہیں۔
11 لیکن جو تجھ میں پناہ لیتے ہیں وہ سب خوش ہوں،
وہ ابد تک شادیانہ بجائیں، کیونکہ تُو اُنہیں محفوظ رکھتا
ہے۔ تیرے نام کو پیار کرنے والے تیرا جشن منائیں۔
12 کیونکہ تُو اے رب، راست باز کو برکت دیتا ہے،
تُو اپنی مہربانی کی ڈھال سے اُس کی چاروں طرف حفاظت
کرتا ہے۔

مصیبت میں دعا (توبہ کا پہلا زبور)

6 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ تاردار سازوں
کے ساتھ گانا ہے۔
اے رب، غصے میں مجھے سزا نہ دے، طیش میں مجھے
تنبیہ نہ کر۔
2 اے رب، مجھ پر رحم کر، کیونکہ مَیں نڈھال ہوں۔
اے رب، مجھے شفا دے، کیونکہ میرے اعضا دہشت
زدہ ہیں۔
3 میری جان نہایت خوف زدہ ہے۔ اے رب، تُو

کب تک دیر کرے گا؟
4 اے رب، واپس آ کر میری جان کو بچا۔ اپنی
شفقت کی خاطر مجھے چھٹکارا دے۔
5 کیونکہ مُردہ تجھے یاد نہیں کرتا۔ پاتال میں کون تیری
ستائش کرے گا؟

6 مَیں کراہتے کراہتے تھک گیا ہوں۔ پوری رات
رونے سے بستر بھیگ گیا ہے، میرے آنسوؤں سے پلنگ
گل گیا ہے۔
7 غم کے مارے میری آنکھیں سوج گئی ہیں، میرے
مخالفوں کے حملوں سے وہ ضائع ہوتی جا رہی ہیں۔
8 اے بدکارو، مجھ سے دُور ہو جاؤ، کیونکہ رب نے
میری آہ و بکا سنی ہے۔
9 رب نے میری التجاؤں کو سن لیا ہے، میری دعا رب
کو قبول ہے۔
10 میرے تمام دشمنوں کی رُسوائی ہو جائے گی، اور وہ
سخت گھبرا جائیں گے۔ وہ مُڑ کر اچانک ہی شرمندہ ہو
جائیں گے۔

انصاف کے لئے دعا

7 داؤد کا وہ ماتمی گیت جو اُس نے کوش بن یمینی کی
باتوں پر رب کی تمجید میں گایا۔
اے رب میرے خدا، مَیں تجھ میں پناہ لیتا ہوں۔
مجھے اُن سب سے بچا کر چھٹکارا دے جو میرا تعاقب کر
رہے ہیں،
2 ورنہ وہ شیرِ ببر کی طرح مجھے پھاڑ کر ٹکڑے
ٹکڑے کر دیں گے، اور بچانے والا کوئی نہیں ہو گا۔
3 اے رب میرے خدا، اگر مجھ سے یہ کچھ سرزد ہوا
اور میرے ہاتھ قصوروار ہوں،
4 اگر مَیں نے اُس سے بُرا سلوک کیا جس کا میرے
ساتھ جھگڑا نہیں تھا یا اپنے دشمن کو خواہ مخواہ لُوٹ لیا ہو
5 تو پھر میرا دشمن میرے پیچھے پڑ کر مجھے پکڑ لے۔ وہ
میری جان کو مٹی میں کچل دے، میری عزت کو خاک
میں ملائے۔ (سِلاہ)

6 اے رب، اُٹھ اور اپنا غضب دکھا! میرے دشمنوں
کے طیش کے خلاف کھڑا ہو جا۔ میری مدد کرنے کے
لئے جاگ اُٹھ! تُو نے خود عدالت کا حکم دیا ہے۔
7 اقوام تیرے اردگرد جمع ہو جائیں جب تُو اُن کے
اوپر بلندیوں پر تخت نشین ہو جائے۔
8 رب اقوام کی عدالت کرتا ہے۔ اے رب، میری
راست بازی اور بے گناہی کا لحاظ کر کے میرا انصاف کر۔
9 اے راست خدا، جو دل کی گہرائیوں کو تہہ تک
جانچ لیتا ہے، بے دینوں کی شرارتیں ختم کر اور راست
باز کو قائم رکھ۔

10 اللہ میری ڈھال ہے۔ جو دل سے سیدھی راہ پر چلتے
ہیں اُنہیں وہ رِہائی دیتا ہے۔
11 اللہ عادل منصف ہے، ایسا خدا جو روزانہ لوگوں کی
سرزنش کرتا ہے۔

12 یقیناً اِس وقت بھی دشمن اپنی تلوار کو تیز کر رہا،
اپنی کمان کو تان کر نشانہ باندھ رہا ہے۔
13 لیکن جو مہلک ہتھیار اور جلتے ہوئے تیر اُس نے
تیار کر رکھے ہیں اُن کی زد میں وہ خود ہی آ جائے گا۔

14 دیکھ، بُرائی کا بیج اُس میں اُگ آیا ہے۔ اب وہ
شرارت سے حاملہ ہو کر پھرتا اور جھوٹ کے بچے جنم
دیتا ہے۔
15 لیکن جو گڑھا اُس نے دوسروں کو پھنسانے کے
لئے کھود کھود کر تیار کیا اُس میں خود گر پڑا ہے۔
16 وہ خود اپنی شرارت کی زد میں آئے گا، اُس کا ظلم
اُس کے اپنے سر پر نازل ہو گا۔

17 مَیں رب کی ستائش کروں گا، کیونکہ وہ راست
ہے۔ مَیں رب تعالیٰ کے نام کی تعریف میں گیت
گاؤں گا۔

مخلوقات کا تاج

8 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز: گتّیت۔
اے رب ہمارے آقا، تیرا نام پوری دنیا میں
کتنا شاندار ہے! تُو نے آسمان پر ہی اپنا جلال ظاہر کر
دیا ہے۔
2 اپنے مخالفوں کے جواب میں تُو نے چھوٹے بچوں
اور شیرخواروں کی زبان کو تیار کیا ہے تاکہ وہ تیری قوت
سے دشمن اور کینہ پرور کو ختم کریں۔

3 جب مَیں تیرے آسمان کا ملاحظہ کرتا ہوں جو تیری
اُنگلیوں کا کام ہے، چاند اور ستاروں پر غور کرتا ہوں جن
کو تُو نے اپنی اپنی جگہ پر قائم کیا
4 تو انسان کون ہے کہ تُو اُسے یاد کرے یا آدم زاد
کہ تُو اُس کا خیال رکھے؟

5 تُو نے اُسے فرشتوں سے کچھ ہی کم بنایا،[a] تُو نے
اُسے جلال اور عزت کا تاج پہنایا۔
6 تُو نے اُسے اپنے ہاتھوں کے کاموں پر مقرر کیا،
سب کچھ اُس کے پاؤں کے نیچے کر دیا،
7 خواہ بھیڑ بکریاں ہوں خواہ گائے بَیل، جنگلی جانور،
8 پرندے، مچھلیاں یا سمندری راہوں پر چلنے والے
باقی تمام جانور۔

9 اے رب ہمارے آقا، پوری دنیا میں تیرا نام کتنا
شاندار ہے!

اللہ کی قدرت اور انصاف

9 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
طرز: علاموت لبّین۔
اے رب، مَیں پورے دل سے تیری ستائش کروں گا،
تیرے تمام معجزات کا بیان کروں گا۔
2 مَیں شادمان ہو کر تیری خوشی مناؤں گا۔ اے اللہ
تعالیٰ، مَیں تیرے نام کی تمجید میں گیت گاؤں گا۔
3 جب میرے دشمن پیچھے ہٹ جائیں گے تو وہ ٹھوکر
کھا کر تیرے حضور تباہ ہو جائیں گے۔
4 کیونکہ تُو نے میرا انصاف کیا ہے، تُو تخت پر بیٹھ کر
راست منصف ثابت ہوا ہے۔
5 تُو نے اقوام کو ملامت کر کے بےدینوں کو ہلاک
کر دیا، اُن کا نام و نشان ہمیشہ کے لئے مٹا دیا ہے۔
6 دشمن تباہ ہو گیا، ابد تک ملبے کا ڈھیر بن گیا ہے۔ تُو
نے شہروں کو جڑ سے اُکھاڑ دیا ہے، اور اُن کی یاد تک

[a] ایک اَور ممکنہ ترجمہ: تُو نے اُسے تھوڑی دیر کے لئے فرشتوں سے کم کر دیا (دیکھئے عبرانیوں 2: 7، 9)۔

باقی نہیں رہے گی۔

7 لیکن رب ہمیشہ تک تخت نشین رہے گا، اور اُس
نے اپنے تخت کو عدالت کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔
8 وہ راستی سے دنیا کی عدالت کرے گا، انصاف سے
اُمّتوں کا فیصلہ کرے گا۔
9 رب مظلوموں کی پناہ گاہ ہے، ایک قلعہ جس میں
وہ مصیبت کے وقت محفوظ رہتے ہیں۔

10 اے رب، جو تیرا نام جانتے وہ تجھ پر بھروسا
رکھتے ہیں۔ کیونکہ جو تیرے طالب ہیں اُنہیں تُو
نے کبھی ترک نہیں کیا۔
11 رب کی تمجید میں گیت گاؤ جو صیون پہاڑ پر تخت
نشین ہے، اُمّتوں میں وہ کچھ سناؤ جو اُس نے کیا ہے۔
12 کیونکہ جو مقتولوں کا انتقام لیتا ہے وہ مصیبت
زدوں کی چیخیں نظرانداز نہیں کرتا۔

13 اے رب، مجھ پر رحم کر! میری اُس تکلیف پر غور
کر جو نفرت کرنے والے مجھے پہنچا رہے ہیں۔ مجھے
موت کے دروازوں میں سے نکال کر اُٹھا لے
14 تاکہ مَیں صیون بیٹی کے دروازوں میں تیری
ستائش کر کے وہ کچھ سناؤں جو تُو نے میرے لئے کیا
ہے، تاکہ مَیں تیری نجات کی خوشی مناؤں۔

15 اقوام اُس گڑھے میں خود گر گئی ہیں جو اُنہوں
نے دوسروں کو پکڑنے کے لئے کھودا تھا۔ اُن کے
اپنے پاؤں اُس جال میں پھنس گئے ہیں جو اُنہوں نے
دوسروں کو پھنسانے کے لئے بچھا دیا تھا۔
16 رب نے انصاف کر کے اپنا اظہار کیا تو بے
دین اپنے ہاتھ کے پھندے میں اُلجھ گیا۔ (ہگایون کا طرز۔
سِلاہ)
17 بے دین پاتال میں اُتریں گے، جو اُمّتیں اللہ کو
بھول گئی ہیں وہ سب وہاں جائیں گی۔
18 کیونکہ وہ ضرورت مندوں کو ہمیشہ تک نہیں
بھولے گا، مصیبت زدوں کی اُمید ابد تک جاتی نہیں
رہے گی۔

19 اے رب، اُٹھ کھڑا ہو تاکہ انسان غالب نہ آئے۔
بخش دے کہ تیرے حضور اقوام کی عدالت کی جائے۔
20 اے رب، اُنہیں دہشت زدہ کر تاکہ اقوام جان
لیں کہ انسان ہی ہیں۔ (سِلاہ)

انصاف کے لئے دعا

10 اے رب، تُو اِتنا دُور کیوں کھڑا ہے؟
مصیبت کے وقت تُو اپنے آپ کو پوشیدہ
کیوں رکھتا ہے؟

2 بے دین تکبر سے مصیبت زدوں کے پیچھے لگ
گئے ہیں، اور اب بے چارے اُن کے جالوں میں اُلجھنے
لگے ہیں۔
3 کیونکہ بے دین اپنی دلی آرزوؤں پر شیخی مارتا ہے،
اور ناجائز نفع کمانے والا لعنت کر کے رب کو حقیر
جانتا ہے۔
4 بے دین غرور سے پھول کر کہتا ہے، ”اللہ مجھ سے
جواب طلبی نہیں کرے گا۔“ اُس کے تمام خیالات اِس
بات پر مبنی ہیں کہ کوئی خدا نہیں ہے۔

5 جو کچھ بھی کرے اُس میں وہ کامیاب ہے۔ تیری
عدالتیں اُسے بلندیوں میں کہیں دُور لگتی ہیں جبکہ وہ
اپنے تمام مخالفوں کے خلاف پھنکارتا ہے۔
6 دل میں وہ سوچتا ہے، ”مَیں کبھی نہیں ڈگمگاؤں گا،
نسل در نسل مصیبت کے پنجوں سے بچا رہوں گا۔“
7 اُس کا منہ لعنتوں، فریب اور ظلم سے بھرا رہتا،
اُس کی زبان نقصان اور آفت پہنچانے کے لئے تیار
رہتی ہے۔
8 وہ آبادیوں کے قریب تاک میں بیٹھ کر چپکے سے
بے گناہوں کو مار ڈالتا ہے، اُس کی آنکھیں بدقسمتوں کی
گھات میں رہتی ہیں۔
9 جنگل میں بیٹھے شیر ببر کی طرح تاک میں رہ کر
وہ مصیبت زدہ پر حملہ کرنے کا موقع ڈھونڈتا ہے۔
جب اُسے پکڑ لے تو اُسے اپنے جال میں گھسیٹ کر
لے جاتا ہے۔
10 اُس کے شکار پاش پاش ہو کر جھک جاتے ہیں،
بےچارے اُس کی زبردست طاقت کی زد میں آ کر گر
جاتے ہیں۔
11 تب وہ دل میں کہتا ہے، ”اللہ بھول گیا ہے،
اُس نے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے، اُسے یہ کبھی نظر نہیں
آئے گا۔“
12 اے رب، اُٹھ! اے اللہ، اپنا ہاتھ اُٹھا کر ناچاروں
کی مدد کر اور اُنہیں نہ بھول۔
13 بے دین اللہ کی تحقیر کیوں کرے، وہ دل
میں کیوں کہے، ”اللہ مجھ سے جواب طلب نہیں
کرے گا“؟
14 اے اللہ، حقیقت میں تُو یہ سب کچھ دیکھتا ہے۔
تُو ہماری تکلیف اور پریشانی پر دھیان دے کر مناسب
جواب دے گا۔ ناچار اپنا معاملہ تجھ پر چھوڑ دیتا ہے،
کیونکہ تُو یتیموں کا مددگار ہے۔
15 شریر اور بے دین آدمی کا بازو توڑ دے! اُس سے
اُس کی شرارتوں کی جواب طلبی کر تاکہ اُس کا پورا اثر
مٹ جائے۔
16 رب ابد تک بادشاہ ہے۔ اُس کے ملک سے دیگر
اقوام غائب ہو گئی ہیں۔
17 اے رب، تُو نے ناچاروں کی آرزو سن لی ہے۔
تُو اُن کے دلوں کو مضبوط کرے گا اور اُن پر دھیان
دے کر
18 یتیموں اور مظلوموں کا انصاف کرے گا تاکہ
آئندہ کوئی بھی انسان ملک میں دہشت نہ پھیلائے۔

رب پر بھروسا

11 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
مَیں نے رب میں پناہ لی ہے۔ تو پھر تم
کس طرح مجھ سے کہتے ہو، ”چل، پرندے کی طرح
پھڑپھڑا کر پہاڑوں میں بھاگ جا“؟
2 کیونکہ دیکھو، بے دین کمان تان کر تیر کو تانت پر لگا
چکے ہیں۔ اب وہ اندھیرے میں بیٹھ کر اِس انتظار میں
ہیں کہ دل سے سیدھی راہ پر چلنے والوں پر چلائیں۔
3 راست باز کیا کرے؟ اُنہوں نے تو بنیاد کو ہی
تباہ کر دیا ہے۔
4 لیکن رب اپنی مقدّس سکونت گاہ میں ہے، رب کا
تخت آسمان پر ہے۔ وہاں سے وہ دیکھتا ہے، وہاں سے

اُس کی آنکھیں آدم زادوں کو پرکھتی ہیں۔
5 رب راست باز کو پرکھتا تو ہے، لیکن بےدین اور
ظالم سے نفرت ہی کرتا ہے۔
6 بےدینوں پر وہ جلتے ہوئے کوئلے اور شعلہ زن
گندھک برسا دے گا۔ جھلسنے والی آندھی اُن کا حصہ
ہو گی۔
7 کیونکہ رب راست ہے، اور اُسے انصاف پیارا
ہے۔ صرف سیدھی راہ پر چلنے والے اُس کا چہرہ
دیکھیں گے۔

مدد کے لئے دعا

12 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
طرز: شمینیت۔

اے رب، مدد فرما! کیونکہ ایمان دار ختم ہو گئے ہیں۔
دیانت دار انسانوں میں سے مٹ گئے ہیں۔
2 آپس میں سب جھوٹ بولتے ہیں۔ اُن کی زبان
پر چکنی چپڑی باتیں ہوتی ہیں جبکہ دل میں کچھ اَور ہی
ہوتا ہے۔
3 رب تمام چکنی چپڑی اور شیخی باز زبانوں کو کاٹ
ڈالے!
4 وہ اُن سب کو مٹا دے جو کہتے ہیں، ”ہم اپنی لائق
زبان کے باعث طاقت ور ہیں۔ ہمارے ہونٹ ہمیں
سہارا دیتے ہیں تو کون ہمارا مالک ہو گا؟ کوئی نہیں!“

5 لیکن رب فرماتا ہے، ”ناچاروں پر تمہارے ظلم کی
خبر اور ضرورت مندوں کی کراہتی آوازیں میرے سامنے
آئی ہیں۔ اب مَیں اُٹھ کر اُنہیں اُن سے چھٹکارا دوں گا
جو اُن کے خلاف پھنکارتے ہیں۔“

6 رب کے فرمان پاک ہیں، وہ بھٹی میں سات بار
صاف کی گئی چاندی کی مانند خالص ہیں۔
7 اے رب، تُو ہی اُنہیں محفوظ رکھے گا، تُو ہی اُنہیں
ابد تک اِس نسل سے بچائے رکھے گا،
8 گو بےدین آزادی سے اِدھر اُدھر پھرتے ہیں، اور
انسانوں کے درمیان کمینہ پن کا راج ہے۔

مدد کے لئے دعا

13 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
اے رب، کب تک؟ کیا تُو مجھے ابد تک
بھولا رہے گا؟ تُو کب تک اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے
رکھے گا؟
2 میری جان کب تک پریشانیوں میں مبتلا رہے، میرا
دل کب تک روز بہ روز دُکھ اُٹھاتا رہے؟ میرا دشمن کب
تک مجھ پر غالب رہے گا؟

3 اے رب میرے خدا، مجھ پر نظر ڈال کر میری سن!
میری آنکھوں کو روشن کر، ورنہ مَیں موت کی نیند سو
جاؤں گا۔
4 تب میرا دشمن کہے گا، ”مَیں اُس پر غالب آ
گیا ہوں!“ اور میرے مخالف شادیانہ بجائیں گے کہ
مَیں ہل گیا ہوں۔

5 لیکن مَیں تیری شفقت پر بھروسا رکھتا ہوں، میرا
دل تیری نجات دیکھ کر خوشی منائے گا۔
6 مَیں رب کی تمجید میں گیت گاؤں گا، کیونکہ اُس
نے مجھ پر احسان کیا ہے۔

بے دین کی حماقت

14 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
احمق دل میں کہتا ہے، ”اللہ ہے ہی
نہیں!“ ایسے لوگ بدچلن ہیں، اُن کی حرکتیں قابلِ گھن
ہیں۔ ایک بھی نہیں ہے جو اچھا کام کرے۔
2 رب نے آسمان سے انسان پر نظر ڈالی تاکہ دیکھے کہ
کیا کوئی سمجھ دار ہے؟ کیا کوئی اللہ کا طالب ہے؟
3 افسوس، سب صحیح راہ سے بھٹک گئے، سب کے
سب بگڑ گئے ہیں۔ کوئی نہیں جو بھلائی کرتا ہو، ایک
بھی نہیں۔

4 کیا جو بدی کر کے میری قوم کو روٹی کی طرح کھا
لیتے ہیں اُن میں سے ایک کو بھی سمجھ نہیں آتی؟ وہ تو
رب کو پکارتے ہی نہیں۔

5 تب اُن پر سخت دہشت چھا گئی، کیونکہ اللہ راست
باز کی نسل کے ساتھ ہے۔
6 تم ناچار کے منصوبوں کو خاک میں ملانا چاہتے ہو،
لیکن رب خود اُس کی پناہ گاہ ہے۔

7 کاش کوہِ صیون سے اسرائیل کی نجات نکلے! جب
رب اپنی قوم کو بحال کرے گا تو یعقوب خوشی کے
نعرے لگائے گا، اسرائیل باغ باغ ہو گا۔

کون اللہ کے حضور قائم رہ سکتا ہے؟

15 داؤد کا زبور۔
اے رب، کون تیرے خیمے میں ٹھہر
سکتا ہے؟ کس کو تیرے مقدّس پہاڑ پر رہنے کی
اجازت ہے؟
2 وہ جس کا چال چلن بے گناہ ہے، جو راست باز
زندگی گزار کر دل سے سچ بولتا ہے۔
3 ایسا شخص اپنی زبان سے کسی پر تہمت نہیں لگاتا۔ نہ
وہ اپنے پڑوسی پر زیادتی کرتا، نہ اُس کی بے عزتی کرتا ہے۔
4 وہ مردود کو حقیر جانتا لیکن خدا ترس کی عزت کرتا
ہے۔ جو وعدہ اُس نے قسم کھا کر کیا اُسے پورا کرتا ہے،
خواہ اُسے کتنا ہی نقصان کیوں نہ پہنچے۔
5 وہ سود لئے بغیر اُدھار دیتا ہے اور اُس کی رشوت
قبول نہیں کرتا جو بے گناہ کا حق مارنا چاہتا ہے۔ ایسا
شخص کبھی ڈانواں ڈول نہیں ہو گا۔

اعتماد کی دعا

16 داؤد کا ایک سنہرا زبور۔
اے اللہ، مجھے محفوظ رکھ، کیونکہ تجھ میں
مَیں پناہ لیتا ہوں۔
2 مَیں نے رب سے کہا، ”تُو میرا آقا ہے، تُو ہی میری
خوش حالی کا واحد سرچشمہ ہے۔“
3 ملک میں جو مقدّسین ہیں وہی میرے سورمے ہیں،
اُن ہی کو مَیں پسند کرتا ہوں۔
4 لیکن جو دیگر معبودوں کے پیچھے بھاگے رہتے ہیں
اُن کی تکلیف بڑھتی جائے گی۔ نہ مَیں اُن کی خون کی
قربانیوں کو پیش کروں گا، نہ اُن کے ناموں کا ذکر تک
کروں گا۔

5 اے رب، تُو میری میراث اور میرا حصہ ہے۔ میرا
نصیب تیرے ہاتھ میں ہے۔
6 جب قرعہ ڈالا گیا تو مجھے خوش گوار زمین مل گئی۔

یقیناً میری میراث مجھے بہت پسند ہے۔
7 مَیں رب کی ستائش کروں گا جس نے مجھے مشورہ
دیا ہے۔ رات کو بھی میرا دل میری ہدایت کرتا ہے۔
8 رب ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔
وہ میرے دہنے ہاتھ رہتا ہے، اِس لئے مَیں نہیں
ڈگمگاؤں گا۔
9 اِس لئے میرا دل شادمان ہے، میری جان خوشی
کے نعرے لگاتی ہے۔ ہاں، میرا بدن پُرسکون زندگی
گزارے گا۔
10 کیونکہ تُو میری جان کو پاتال میں نہیں چھوڑے
گا، اور نہ اپنے مقدّس کو گلنے سڑنے کی نوبت تک پہنچنے
دے گا۔
11 تُو مجھے زندگی کی راہ سے آگاہ کرتا ہے۔ تیرے
حضور سے بھرپور خوشیاں، تیرے دہنے ہاتھ سے ابدی
مسرتیں حاصل ہوتی ہیں۔

بےگناہ شخص کی دعا

17 داؤد کی دعا۔
اے رب، انصاف کے لئے میری فریاد
سن، میری آہ و زاری پر دھیان دے۔ میری دعا پر غور کر،
کیونکہ وہ فریب دہ ہونٹوں سے نہیں نکلتی۔
2 تیرے حضور میرا انصاف کیا جائے، تیری آنکھیں
اُن باتوں کا مشاہدہ کریں جو سچ ہیں۔
3 تُو نے میرے دل کو جانچ لیا، رات کو میرا معائنہ
کیا ہے۔ تُو نے مجھے بھٹی میں ڈال دیا تاکہ ناپاک چیزیں
دُور کرے، گو ایسی کوئی چیز نہیں ملی۔ کیونکہ مَیں نے
پورا ارادہ کر لیا ہے کہ میرے منہ سے بُری بات نہیں
نکلے گی۔
4 جو کچھ بھی دوسرے کرتے ہیں مَیں نے خود تیرے
منہ کے فرمان کے تابع رہ کر اپنے آپ کو ظالموں کی
راہوں سے دُور رکھا ہے۔
5 مَیں قدم بہ قدم تیری راہوں میں رہا، میرے
پاؤں کبھی نہ ڈگمگائے۔
6 اے اللہ، مَیں تجھے پکارتا ہوں، کیونکہ تُو میری سنے
گا۔ کان لگا کر میری دعا کو سن۔
7 تُو جو اپنے دہنے ہاتھ سے اُنہیں رِہائی دیتا ہے
جو اپنے مخالفوں سے تجھ میں پناہ لیتے ہیں، معجزانہ
طور پر اپنی شفقت کا اظہار کر۔
8 آنکھ کی پُتلی کی طرح میری حفاظت کر، اپنے پَروں
کے سائے میں مجھے چھپا لے۔
9 اُن بےدینوں سے مجھے محفوظ رکھ جو مجھ پر تباہ کن
حملے کر رہے ہیں، اُن دشمنوں سے جو مجھے گھیر کر مار
ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
10 وہ سرکش ہو گئے ہیں، اُن کے منہ گھمنڈ کی باتیں
کرتے ہیں۔
11 جدھر بھی ہم قدم اُٹھائیں وہاں وہ بھی پہنچ جاتے
ہیں۔ اب اُنہوں نے ہمیں گھیر لیا ہے، وہ گھور گھور کر
ہمیں زمین پر پٹخنے کا موقع ڈھونڈ رہے ہیں۔
12 وہ اُس شیرِ ببر کی مانند ہیں جو شکار کو پھاڑنے
کے لئے تڑپتا ہے، اُس جوان شیر کی مانند جو تاک میں
بیٹھا ہے۔
13 اے رب، اُٹھ اور اُن کا سامنا کر، اُنہیں زمین
پر پٹخ دے! اپنی تلوار سے میری جان کو بےدینوں
سے بچا۔
14 اے رب، اپنے ہاتھ سے مجھے اِن سے چھٹکارا

دے۔ اُنہیں تو اِس دنیا میں اپنا حصہ مل چکا ہے۔ کیونکہ
تُو نے اُن کے پیٹ کو اپنے مال سے بھر دیا، بلکہ اُن
کے بیٹے بھی سیر ہو گئے ہیں اور اِتنا باقی ہے کہ وہ اپنی
اولاد کے لئے بھی کافی کچھ چھوڑ جائیں گے۔
15 لیکن مَیں خود راست باز ثابت ہو کر تیرے
چہرے کا مشاہدہ کروں گا، مَیں جاگ کر تیری صورت سے
سیر ہو جاؤں گا۔

داؤد کا فتح کا گیت

18 رب کے خادم داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما
کے لئے۔ داؤد نے رب کے لئے یہ گیت گایا
جب رب نے اُسے تمام دشمنوں اور ساؤل سے بچایا۔ وہ بولا،

اے رب میری قوت، مَیں تجھے پیار کرتا ہوں۔
2 رب میری چٹان، میرا قلعہ اور میرا نجات دہندہ
ہے۔ میرا خدا میری چٹان ہے جس میں مَیں پناہ لیتا
ہوں۔ وہ میری ڈھال، میری نجات کا پہاڑ، میرا بلند
حصار ہے۔
3 مَیں رب کو پکارتا ہوں، اُس کی تمجید ہو! تب وہ
مجھے دشمنوں سے چھٹکارا دیتا ہے۔

4 موت کے رسّوں نے مجھے گھیر لیا، ہلاکت کے
سیلاب نے میرے دل پر دہشت طاری کی۔
5 پاتال کے رسّوں نے مجھے جکڑ لیا، موت نے میرے
راستے میں اپنے پھندے ڈال دیئے۔
6 جب مَیں مصیبت میں پھنس گیا تو مَیں نے رب
کو پکارا۔ مَیں نے مدد کے لئے اپنے خدا سے فریاد کی تو
اُس نے اپنی سکونت گاہ سے میری آواز سنی، میری چیخیں
اُس کے کان تک پہنچ گئیں۔

7 تب زمین لرز اُٹھی اور تھرتھرانے لگی، پہاڑوں
کی بنیادیں رب کے غضب کے سامنے کانپنے اور
جھولنے لگیں۔
8 اُس کی ناک سے دھواں نکل آیا، اُس کے منہ سے
بھسم کرنے والے شعلے اور دہکتے کوئلے بھڑک اُٹھے۔
9 آسمان کو جھکا کر وہ نازل ہوا۔ جب اُتر آیا تو اُس کے
پاؤں کے نیچے اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔
10 وہ کروبی فرشتے پر سوار ہوا اور اُڑ کر ہَوا کے پَروں
پر منڈلانے لگا۔
11 اُس نے اندھیرے کو اپنی چھپنے کی جگہ بنایا،
بارش کے کالے اور گھنے بادل خیمے کی طرح اپنے گردا
گرد لگائے۔
12 اُس کے حضور کی تیز روشنی سے اُس کے بادل
اولے اور شعلہ زن کوئلے لے کر نکل آئے۔
13 رب آسمان سے کڑکنے لگا، اللہ تعالیٰ کی آواز گونج
اُٹھی۔ تب اولے اور شعلہ زن کوئلے برسنے لگے۔
14 اُس نے اپنے تیر چلائے تو دشمن تتر بتر ہو گئے۔
اُس کی تیز بجلی اِدھر اُدھر گرتی گئی تو اُن میں ہل چل
مچ گئی۔
15 اے رب، تُو نے ڈانٹا تو سمندر کی وادیاں ظاہر
ہوئیں، جب تُو غصے میں گرجا تو تیرے دم کے جھونکوں
سے زمین کی بنیادیں نظر آئیں۔

16 بلندیوں پر سے اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس نے مجھے پکڑ
لیا، مجھے گہرے پانی میں سے کھینچ کر نکال لایا۔
17 اُس نے مجھے میرے زبردست دشمن سے بچایا، اُن
سے جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں، جن پر مَیں غالب
نہ آ سکا۔

18 جس دن مَیں مصیبت میں پھنس گیا اُس دن
اُنہوں نے مجھ پر حملہ کیا، لیکن رب میرا سہارا بنا رہا۔
19 اُس نے مجھے تنگ جگہ سے نکال کر چھٹکارا دیا،
کیونکہ وہ مجھ سے خوش تھا۔
20 رب مجھے میری راست بازی کا اجر دیتا ہے۔ میرے
ہاتھ صاف ہیں، اِس لئے وہ مجھے برکت دیتا ہے۔
21 کیونکہ مَیں رب کی راہوں پر چلتا رہا ہوں، مَیں
بدی کرنے سے اپنے خدا سے دُور نہیں ہوا۔
22 اُس کے تمام احکام میرے سامنے رہے ہیں،
مَیں نے اُس کے فرمانوں کو رد نہیں کیا۔
23 اُس کے سامنے ہی مَیں بے الزام رہا، گناہ کرنے
سے باز رہا ہوں۔
24 اِس لئے رب نے مجھے میری راست بازی کا اجر
دیا، کیونکہ اُس کی آنکھوں کے سامنے ہی مَیں پاک
صاف ثابت ہوا۔

25 اے اللہ، جو وفادار ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک
وفاداری کا ہے، جو بے الزام ہے اُس کے ساتھ تیرا
سلوک بے الزام ہے۔
26 جو پاک ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک پاک ہے۔
لیکن جو کج رَو ہے اُس کے ساتھ تیرا سلوک بھی کج
رَوی کا ہے۔
27 کیونکہ تُو پست حالوں کو نجات دیتا اور مغرور
آنکھوں کو پست کرتا ہے۔

28 اے رب، تُو ہی میرا چراغ جلاتا، میرا خدا ہی
میرے اندھیرے کو روشن کرتا ہے۔

29 کیونکہ تیرے ساتھ مَیں فوجی دستے پر حملہ کر سکتا،
اپنے خدا کے ساتھ دیوار کو پھلانگ سکتا ہوں۔
30 اللہ کی راہ کامل ہے، رب کا فرمان خالص ہے۔
جو بھی اُس میں پناہ لے اُس کی وہ ڈھال ہے۔
31 کیونکہ رب کے سوا کون خدا ہے؟ ہمارے خدا کے
سوا کون چٹان ہے؟
32 اللہ مجھے قوت سے کمربستہ کرتا، وہ میری راہ کو
کامل کر دیتا ہے۔
33 وہ میرے پاؤں کو ہرن کی سی پُھرتی عطا کرتا، مجھے
مضبوطی سے میری بلندیوں پر کھڑا کرتا ہے۔
34 وہ میرے ہاتھوں کو جنگ کرنے کی تربیت دیتا
ہے۔ اب میرے بازو پیتل کی کمان کو بھی تان
لیتے ہیں۔

35 اے رب، تُو نے مجھے اپنی نجات کی ڈھال بخش
دی ہے۔ تیرے دہنے ہاتھ نے مجھے قائم رکھا، تیری نرمی
نے مجھے بڑا بنا دیا ہے۔
36 تُو میرے قدموں کے لئے راستہ بنا دیتا ہے، اِس
لئے میرے ٹخنے نہیں ڈگمگاتے۔
37 مَیں نے اپنے دشمنوں کا تعاقب کر کے اُنہیں پکڑ
لیا، مَیں باز نہ آیا جب تک وہ ختم نہ ہو گئے۔
38 مَیں نے اُنہیں یوں پاش پاش کر دیا کہ دوبارہ
اُٹھ نہ سکے بلکہ گر کر میرے پاؤں تلے پڑے رہے۔
39 کیونکہ تُو نے مجھے جنگ کرنے کے لئے قوت
سے کمربستہ کر دیا، تُو نے میرے مخالفوں کو میرے
سامنے جھکا دیا۔
40 تُو نے میرے دشمنوں کو میرے سامنے سے بھگا

دیا، اور مَیں نے نفرت کرنے والوں کو تباہ کر دیا۔
41 وہ مدد کے لئے چیختے چلّاتے رہے، لیکن بچانے
والا کوئی نہیں تھا۔ وہ رب کو پکارتے رہے، لیکن اُس
نے جواب نہ دیا۔
42 مَیں نے اُنہیں چُور چُور کر کے گرد کی طرح ہَوا
میں اُڑا دیا۔ مَیں نے اُنہیں کیچڑ کی طرح گلی میں
پھینک دیا۔

43 تُو نے مجھے قوم کے جھگڑوں سے بچا کر اقوام کا
سردار بنا دیا ہے۔ جس قوم سے مَیں ناواقف تھا وہ میری
خدمت کرتی ہے۔
44 جوں ہی مَیں بات کرتا ہوں تو لوگ میری سنتے
ہیں۔ پردیسی دبک کر میری خوشامد کرتے ہیں۔
45 وہ ہمت ہار کر کانپتے ہوئے اپنے قلعوں سے نکل
آتے ہیں۔

46 رب زندہ ہے! میری چٹان کی تمجید ہو! میری
نجات کے خدا کی تعظیم ہو!
47 وہی خدا ہے جو میرا انتقام لیتا، اقوام کو میرے تابع
کر دیتا
48 اور مجھے میرے دشمنوں سے چھٹکارا دیتا ہے۔ یقیناً
تُو مجھے میرے مخالفوں پر سرفراز کرتا، مجھے ظالموں سے
بچائے رکھتا ہے۔
49 اے رب، اِس لئے مَیں اقوام میں تیری حمد و ثنا
کروں گا، تیرے نام کی تعریف میں گیت گاؤں گا۔
50 کیونکہ رب اپنے بادشاہ کو بڑی نجات دیتا ہے، وہ
اپنے مسح کئے ہوئے بادشاہ داؤد اور اُس کی اولاد پر ہمیشہ
تک مہربان رہے گا۔

مخلوقات میں اللہ کا جلال

19 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
آسمان اللہ کے جلال کا اعلان کرتے ہیں،
آسمانی گنبد اُس کے ہاتھوں کا کام بیان کرتا ہے۔
2 ایک دن دوسرے کو اطلاع دیتا، ایک رات دوسری
کو خبر پہنچاتی ہے،
3 لیکن زبان سے نہیں۔ گو اُن کی آواز سنائی نہیں
دیتی،
4 تو بھی اُن کی آواز نکل کر پوری دنیا میں سنائی دیتی،
اُن کے الفاظ دنیا کی انتہا تک پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ
نے آفتاب کے لئے خیمہ لگایا ہے۔
5 جس طرح دُولھا اپنی خواب گاہ سے نکلتا ہے
اُسی طرح سورج نکل کر پہلوان کی طرح اپنی دوڑ
دوڑنے پر خوشی مناتا ہے۔
6 آسمان کے ایک سرے سے چڑھ کر اُس کا چکر
دوسرے سرے تک لگتا ہے۔ اُس کی تپتی گرمی سے
کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔

7 رب کی شریعت کامل ہے، اُس سے جان میں جان
آ جاتی ہے۔ رب کے احکام قابلِ اعتماد ہیں، اُن سے
سادہ لوح دانش مند ہو جاتا ہے۔
8 رب کی ہدایات با انصاف ہیں، اُن سے دل باغ
باغ ہو جاتا ہے۔ رب کے احکام پاک ہیں، اُن سے
آنکھیں چمک اُٹھتی ہیں۔
9 رب کا خوف پاک ہے اور ابد تک قائم رہے گا۔
رب کے فرمان سچے اور سب کے سب راست ہیں۔
10 وہ سونے بلکہ خالص سونے کے ڈھیر سے زیادہ
مرغوب ہیں۔ وہ شہد بلکہ چھتے کے تازہ شہد سے

زیادہ میٹھے ہیں۔

11 اُن سے تیرے خادم کو آگاہ کیا جاتا ہے، اُن پر
عمل کرنے سے بڑا اجر ملتا ہے۔
12 جو خطائیں بے خبری میں سرزد ہوئیں کون اُنہیں
جانتا ہے؟ میرے پوشیدہ گناہوں کو معاف کر!
13 اپنے خادم کو گستاخوں سے محفوظ رکھ تاکہ وہ
مجھ پر حکومت نہ کریں۔ تب مَیں بےالزام ہو کر سنگین
گناہ سے پاک رہوں گا۔

14 اے رب، بخش دے کہ میرے منہ کی باتیں اور
میرے دل کی سوچ بچار تجھے پسند آئے۔ تُو ہی میری
چٹان اور میرا چھڑانے والا ہے۔

فتح کے لئے دعا

20

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
مصیبت کے دن رب تیری سنے، یعقوب
کے خدا کا نام تجھے محفوظ رکھے۔
2 وہ مقدِس سے تیری مدد بھیجے، وہ صیون سے تیرا
سہارا بنے۔
3 وہ تیری غلہ کی نذریں یاد کرے، تیری بھسم ہونے
والی قربانیاں قبول فرمائے۔ (سِلاہ)
4 وہ تیرے دل کی آرزو پوری کرے، تیرے تمام
منصوبوں کو کامیابی بخشے۔
5 تب ہم تیری نجات کی خوشی منائیں گے، ہم اپنے
خدا کے نام میں فتح کا جھنڈا گاڑیں گے۔ رب تیری تمام
گزارشیں پوری کرے۔

6 اب مَیں نے جان لیا ہے کہ رب اپنے مسح کئے
ہوئے بادشاہ کی مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے مقدّس آسمان
سے اُس کی سن کر اپنے دہنے ہاتھ کی قدرت سے اُسے
چھٹکارا دے گا۔
7 بعض اپنے رتھوں پر، بعض اپنے گھوڑوں پر فخر
کرتے ہیں، لیکن ہم رب اپنے خدا کے نام پر فخر
کریں گے۔
8 ہمارے دشمن جھک کر گر جائیں گے، لیکن ہم اُٹھ
کر مضبوطی سے کھڑے رہیں گے۔

9 اے رب، ہماری مدد فرما! بادشاہ ہماری سنے جب
ہم مدد کے لئے پکاریں۔

بادشاہ کے لئے اللہ کی مدد

21

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
اے رب، بادشاہ تیری قوت دیکھ کر
شادمان ہے، وہ تیری نجات کی کتنی بڑی خوشی مناتا ہے۔
2 تُو نے اُس کی دلی خواہش پوری کی اور انکار نہ کیا
جب اُس کی آرزو نے ہونٹوں پر الفاظ کا روپ دھارا۔
(سِلاہ)
3 کیونکہ تُو اچھی اچھی برکتیں اپنے ساتھ لے کر اُس
سے ملنے آیا، تُو نے اُسے خالص سونے کا تاج پہنایا۔
4 اُس نے تجھ سے زندگی پانے کی آرزو کی تو تُو
نے اُسے عمر کی درازی بخشی، مزید اِتنے دن کہ اُن کی
انتہا نہیں۔
5 تیری نجات سے اُسے بڑی عزت حاصل ہوئی، تُو
نے اُسے شان و شوکت سے آراستہ کیا۔
6 کیونکہ تُو اُسے ابد تک برکت دیتا، اُسے اپنے چہرے

کے حضور لا کر نہایت خوش کر دیتا ہے۔
7 کیونکہ بادشاہ رب پر اعتماد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی
شفقت اُسے ڈگمگانے سے بچائے گی۔

8 تیرے دشمن تیرے قبضے میں آ جائیں گے، جو تجھ
سے نفرت کرتے ہیں اُنہیں تیرا دہنا ہاتھ پکڑ لے گا۔
9 جب تُو اُن پر ظاہر ہو گا تو وہ بھڑکتی بھٹی کی سی
مصیبت میں پھنس جائیں گے۔ رب اپنے غضب میں
اُنہیں ہڑپ کر لے گا، اور آگ اُنہیں کھا جائے گی۔
10 تُو اُن کی اولاد کو رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالے گا،
انسانوں میں اُن کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔
11 گو وہ تیرے خلاف سازشیں کرتے ہیں تو بھی اُن
کے بُرے منصوبے ناکام رہیں گے۔
12 کیونکہ تُو اُنہیں بھگا کر اُن کے چہروں کو اپنے
تیروں کا نشانہ بنا دے گا۔
13 اے رب، اُٹھ اور اپنی قدرت کا اظہار کر تاکہ
ہم تیری قدرت کی تمجید میں ساز بجا کر گیت گائیں۔

راست باز کا دُکھ

22

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
طرز: طلوعِ صبح کی ہرنی۔

اے میرے خدا، اے میرے خدا، تُو نے مجھے کیوں
ترک کر دیا ہے؟ مَیں چیخ رہا ہوں، لیکن میری نجات
نظر نہیں آتی۔
2 اے میرے خدا، دن کو مَیں چلّاتا ہوں، لیکن
تُو جواب نہیں دیتا۔ رات کو پکارتا ہوں، لیکن آرام
نہیں پاتا۔

3 لیکن تُو قدوس ہے، تُو جو اسرائیل کی مدح سرائی
پر تخت نشین ہوتا ہے۔
4 تجھ پر ہمارے باپ دادا نے بھروسا رکھا، اور جب
بھروسا رکھا تو تُو نے اُنہیں رِہائی دی۔
5 جب اُنہوں نے مدد کے لئے تجھے پکارا تو بچنے کا
راستہ کھل گیا۔ جب اُنہوں نے تجھ پر اعتماد کیا تو شرمندہ
نہ ہوئے۔

6 لیکن مَیں کیڑا ہوں، مجھے انسان نہیں سمجھا جاتا۔
لوگ میری بے عزتی کرتے، مجھے حقیر جانتے ہیں۔
7 سب مجھے دیکھ کر میرا مذاق اُڑاتے ہیں۔ وہ منہ بنا
کر توبہ توبہ کرتے اور کہتے ہیں،
8 "اُس نے اپنا معاملہ رب کے سپرد کیا ہے۔ اب
رب ہی اُسے بچائے۔ وہی اُسے چھٹکارا دے، کیونکہ
وہی اُس سے خوش ہے۔"

9 یقیناً تُو مجھے ماں کے پیٹ سے نکال لایا۔ مَیں ابھی
ماں کا دودھ پیتا تھا کہ تُو نے میرے دل میں بھروسا
پیدا کیا۔
10 جوں ہی مَیں پیدا ہوا مجھے تجھ پر چھوڑ دیا گیا۔ ماں
کے پیٹ سے ہی تُو میرا خدا رہا ہے۔
11 مجھ سے دُور نہ رہ۔ کیونکہ مصیبت نے میرا دامن
پکڑ لیا ہے، اور کوئی نہیں جو میری مدد کرے۔
12 متعدد بَیلوں نے مجھے گھیر لیا، بسن کے طاقت ور
سانڈ چاروں طرف جمع ہو گئے ہیں۔
13 میرے خلاف اُنہوں نے اپنے منہ کھول دیئے
ہیں، اُس دہاڑتے ہوئے شیرببر کی طرح جو شکار کو
پھاڑنے کے جوش میں آ گیا ہے۔

14 مجھے پانی کی طرح زمین پر اُنڈیلا گیا ہے، میری تمام
ہڈیاں الگ الگ ہو گئی ہیں، جسم کے اندر میرا دل موم
کی طرح پگھل گیا ہے۔
15 میری طاقت ٹھیکرے کی طرح خشک ہو گئی،
میری زبان تالو سے چپک گئی ہے۔ ہاں، تُو نے مجھے
موت کی خاک میں لٹا دیا ہے۔
16 کُتوں نے مجھے گھیر رکھا، شریروں کے جتھے نے
میرا احاطہ کیا ہے۔ اُنہوں نے میرے ہاتھوں اور پاؤں کو
چھید ڈالا ہے۔
17 مَیں اپنی ہڈیوں کو گن سکتا ہوں۔ لوگ گھور گھور
کر میری مصیبت سے خوش ہوتے ہیں۔
18 وہ آپس میں میرے کپڑے بانٹ لیتے اور میرے
لباس پر قرعہ ڈالتے ہیں۔

19 لیکن تُو اے رب، دُور نہ رہ! اے میری قوت،
میری مدد کرنے کے لئے جلدی کر!
20 میری جان کو تلوار سے بچا، میری زندگی کو کُتے کے
پنجے سے چھڑا۔
21 شیر کے منہ سے مجھے مخلصی دے، جنگلی بَیلوں
کے سینگوں سے رِہائی عطا کر۔

اے رب، تُو نے میری سنی ہے!
22 مَیں اپنے بھائیوں کے سامنے تیرے نام کا اعلان
کروں گا، جماعت کے درمیان تیری مدح سرائی کروں گا۔
23 تم جو رب کا خوف مانتے ہو، اُس کی تمجید کرو!
اے یعقوب کی تمام اولاد، اُس کا احترام کر! اے اسرائیل
کے تمام فرزندو، اُس سے خوف کھاؤ!
24 کیونکہ نہ اُس نے مصیبت زدہ کا دُکھ حقیر جانا،
نہ اُس کی تکلیف سے گھن کھائی۔ اُس نے اپنا منہ اُس
سے نہ چھپایا بلکہ اُس کی سنی جب وہ مدد کے لئے چیخنے
چلّانے لگا۔
25 اے خدا، بڑے اجتماع میں مَیں تیری ستائش کروں
گا، خدا ترسوں کے سامنے اپنی منّت پوری کروں گا۔
26 ناچار جی بھر کر کھائیں گے، رب کے طالب اُس
کی حمد و ثنا کریں گے۔ تمہارے دل ابد تک زندہ رہیں!
27 لوگ دنیا کی انتہا تک رب کو یاد کر کے اُس کی
طرف رجوع کریں گے۔ غیراقوام کے تمام خاندان اُسے
سجدہ کریں گے۔
28 کیونکہ رب کو ہی بادشاہی کا اختیار حاصل ہے،
وہی اقوام پر حکومت کرتا ہے۔

29 دنیا کے تمام بڑے لوگ اُس کے حضور کھائیں
گے اور سجدہ کریں گے۔ خاک میں اُترنے والے سب
اُس کے سامنے جھک جائیں گے، وہ سب جو اپنی زندگی
کو خود قائم نہیں رکھ سکتے۔
30 اُس کے فرزند اُس کی خدمت کریں گے۔ ایک
آنے والی نسل کو رب کے بارے میں سنایا جائے گا۔
31 ہاں، وہ آ کر اُس کی راستی ایک قوم کو سنائیں گے
جو ابھی پیدا نہیں ہوئی، کیونکہ اُس نے یہ کچھ کیا ہے۔

اچھا چرواہا

23

داؤد کا زبور۔
رب میرا چرواہا ہے، مجھے کمی نہ ہو گی۔
2 وہ مجھے شاداب چراگاہوں میں چَراتا اور پُرسکون
چشموں کے پاس لے جاتا ہے۔
3 وہ میری جان کو تازہ دم کرتا اور اپنے نام کی خاطر

راستی کی راہوں پر میری قیادت کرتا ہے۔
4 گو مَیں تاریک ترین وادی میں سے گزروں مَیں
مصیبت سے نہیں ڈروں گا، کیونکہ تُو میرے ساتھ
ہے، تیری لاٹھی اور تیرا عصا مجھے تسلی دیتے ہیں۔

5 تُو میرے دشمنوں کے رُوبرُو میرے سامنے میز
بچھا کر میرے سر کو تیل سے تر و تازہ کرتا ہے۔ میرا
پیالہ تیری برکت سے چھلک اُٹھتا ہے۔
6 یقیناً بھلائی اور شفقت عمر بھر میرے ساتھ ساتھ
رہیں گی، اور مَیں جیتے جی رب کے گھر میں سکونت
کروں گا۔

بادشاہ کا استقبال

24 داؤد کا زبور۔
زمین اور جو کچھ اُس پر ہے رب کا ہے،
دنیا اور اُس کے باشندے اُسی کے ہیں۔
2 کیونکہ اُس نے زمین کی بنیاد سمندروں پر رکھی اور
اُسے دریاؤں پر قائم کیا۔

3 کس کو رب کے پہاڑ پر چڑھنے کی اجازت ہے؟
کون اُس کے مقدّس مقام میں کھڑا ہو سکتا ہے؟
4 وہ جس کے ہاتھ پاک اور دل صاف ہیں، جو نہ
فریب کا ارادہ رکھتا، نہ قسم کھا کر جھوٹ بولتا ہے۔
5 وہ رب سے برکت پائے گا، اُسے اپنی نجات کے
خدا سے راستی ملے گی۔
6 یہ ہو گا اُن لوگوں کا حال جو اللہ کی مرضی دریافت
کرتے، جو تیرے چہرے کے طالب ہوتے ہیں، اے
یعقوب کے خدا۔ (سِلاہ)

7 اے پھاٹکو، کھل جاؤ! اے قدیم دروازو، پورے
طور پر کھل جاؤ تاکہ جلال کا بادشاہ داخل ہو جائے۔
8 جلال کا بادشاہ کون ہے؟ رب جو قوی اور قادر ہے،
رب جو جنگ میں زور آور ہے۔
9 اے پھاٹکو، کھل جاؤ! اے قدیم دروازو، پورے
طور پر کھل جاؤ تاکہ جلال کا بادشاہ داخل ہو جائے۔
10 جلال کا بادشاہ کون ہے؟ رب الافواج، وہی جلال
کا بادشاہ ہے۔ (سِلاہ)

معافی اور راہنمائی کے لئے دعا

25 داؤد کا زبور۔
اے رب، مَیں تیرا آرزومند ہوں۔
2 اے میرے خدا، تجھ پر مَیں بھروسا رکھتا ہوں۔
مجھے شرمندہ نہ ہونے دے کہ میرے دشمن مجھ پر شادیانہ
بجائیں۔
3 کیونکہ جو بھی تجھ پر اُمید رکھے وہ شرمندہ نہیں
ہو گا جبکہ جو بلاوجہ بےوفا ہوتے ہیں وہی شرمندہ ہو
جائیں گے۔

4 اے رب، اپنی راہیں مجھے دکھا، مجھے اپنے راستوں
کی تعلیم دے۔
5 اپنی سچائی کے مطابق میری راہنمائی کر، مجھے
تعلیم دے۔ کیونکہ تُو میری نجات کا خدا ہے۔ دن بھر
مَیں تیرے انتظار میں رہتا ہوں۔
6 اے رب، اپنا وہ رحم اور مہربانی یاد کر جو تُو قدیم
زمانے سے کرتا آیا ہے۔
7 اے رب، میری جوانی کے گناہوں اور میری بےوفا
حرکتوں کو یاد نہ کر بلکہ اپنی بھلائی کی خاطر اور اپنی

شفقت کے مطابق میرا خیال رکھ۔

8 رب بھلا اور عادل ہے، اِس لئے وہ گناہ گاروں
کو صحیح راہ پر چلنے کی تلقین کرتا ہے۔
9 وہ فروتنوں کی انصاف کی راہ پر راہنمائی کرتا،
حلیموں کو اپنی راہ کی تعلیم دیتا ہے۔
10 جو رب کے عہد اور احکام کے مطابق زندگی
گزاریں اُنہیں رب مہربانی اور وفاداری کی راہوں پر لے
چلتا ہے۔
11 اے رب، میرا قصور سنگین ہے، لیکن اپنے نام کی
خاطر اُسے معاف کر۔
12 رب کا خوف ماننے والا کہاں ہے؟ رب خود اُسے
اُس راہ کی تعلیم دے گا جو اُسے چننا ہے۔
13 تب وہ خوش حال رہے گا، اور اُس کی اولاد ملک کو
میراث میں پائے گی۔
14 جو رب کا خوف مانیں اُنہیں وہ اپنے ہم راز بنا کر
اپنے عہد کی تعلیم دیتا ہے۔

15 میری آنکھیں رب کو تکتی رہتی ہیں، کیونکہ وہی
میرے پاؤں کو جال سے نکال لیتا ہے۔
16 میری طرف مائل ہو جا، مجھ پر مہربانی کر! کیونکہ
مَیں تنہا اور مصیبت زدہ ہوں۔
17 میرے دل کی پریشانیاں دُور کر، مجھے میری تکالیف
سے رِہائی دے۔
18 میری مصیبت اور تنگی پر نظر ڈال کر میری خطاؤں
کو معاف کر۔
19 دیکھ، میرے دشمن کتنے زیادہ ہیں، وہ کتنا ظلم کر
کے مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔

20 میری جان کو محفوظ رکھ، مجھے بچا! مجھے شرمندہ نہ
ہونے دے، کیونکہ مَیں تجھ میں پناہ لیتا ہوں۔
21 بے گناہی اور دیانت داری میری پہرا داری کریں،
کیونکہ مَیں تیرے انتظار میں رہتا ہوں۔
22 اے اللہ، فدیہ دے کر اسرائیل کو اُس کی تمام
تکالیف سے آزاد کر!

بے گناہ کا اقرار اور التجا

26 داؤد کا زبور۔
اے رب، میرا انصاف کر، کیونکہ میرا چال
چلن بے قصور ہے۔ مَیں نے رب پر بھروسا رکھا ہے،
اور مَیں ڈانواں ڈول نہیں ہو جاؤں گا۔

2 اے رب، مجھے جانچ لے، مجھے آزما کر دل کی تہہ
تک میرا معائنہ کر۔
3 کیونکہ تیری شفقت میری آنکھوں کے سامنے رہی
ہے، مَیں تیری سچی راہ پر چلتا رہا ہوں۔
4 نہ مَیں دھوکے بازوں کی مجلس میں بیٹھتا، نہ چالاک
لوگوں سے رفاقت رکھتا ہوں۔
5 مجھے شریروں کے اجتماعوں سے نفرت ہے، بے
دینوں کے ساتھ مَیں بیٹھتا بھی نہیں۔
6 اے رب، مَیں اپنے ہاتھ دھو کر اپنی بے گناہی کا
اظہار کرتا ہوں۔ مَیں تیری قربان گاہ کے گرد پھر کر
7 بلند آواز سے تیری حمد و ثنا کرتا، تیرے تمام معجزات
کا اعلان کرتا ہوں۔
8 اے رب، تیری سکونت گاہ مجھے پیاری ہے، جس
جگہ تیرا جلال ٹھہرتا ہے وہ مجھے عزیز ہے۔

9 میری جان کو مجھ سے چھین کر مجھے گناہ گاروں میں
شامل نہ کر! میری زندگی کو مٹا کر مجھے خوں خواروں میں
شمار نہ کر،
10 ایسے لوگوں میں جن کے ہاتھ شرم ناک حرکتوں
سے آلودہ ہیں، جو ہر وقت رشوت کھاتے ہیں۔
11 کیونکہ مَیں بے گناہ زندگی گزارتا ہوں۔ فدیہ دے
کر مجھے چھٹکارا دے! مجھ پر مہربانی کر!

12 میرے پاؤں ہموار زمین پر قائم ہو گئے ہیں، اور
مَیں اجتماعوں میں رب کی ستائش کروں گا۔

اللہ سے رفاقت

27 داؤد کا زبور۔
رب میری روشنی اور میری نجات ہے،
مَیں کس سے ڈروں؟ رب میری جان کی پناہ گاہ ہے،
مَیں کس سے دہشت کھاؤں؟
2 جب شریر مجھ پر حملہ کریں تاکہ مجھے ہڑپ کر لیں،
جب میرے مخالف اور دشمن مجھ پر ٹوٹ پڑیں تو وہ ٹھوکر
کھا کر گر جائیں گے۔
3 گو فوج مجھے گھیر لے میرا دل خوف نہیں کھائے
گا، گو میرے خلاف جنگ چھڑ جائے میرا بھروسا قائم
رہے گا۔

4 رب سے میری ایک گزارش ہے، مَیں ایک ہی بات
چاہتا ہوں۔ یہ کہ جیتے جی رب کے گھر میں رہ کر اُس
کی شفقت سے لطف اندوز ہو سکوں، کہ اُس کی سکونت
گاہ میں ٹھہر کر محوِ خیال رہ سکوں۔
5 کیونکہ مصیبت کے دن وہ مجھے اپنی سکونت گاہ میں
پناہ دے گا، مجھے اپنے خیمے میں چھپا لے گا، مجھے اُٹھا کر
اونچی چٹان پر رکھے گا۔
6 اب مَیں اپنے دشمنوں پر سربلند ہوں گا، اگرچہ
اُنہوں نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ مَیں اُس کے خیمے میں
خوشی کے نعرے لگا کر قربانیاں پیش کروں گا، ساز بجا کر
رب کی مدح سرائی کروں گا۔

7 اے رب، میری آواز سن جب مَیں تجھے پکاروں،
مجھ پر مہربانی کر کے میری سن۔
8 میرا دل تجھے یاد دلاتا ہے کہ تُو نے خود فرمایا،
”میرے چہرے کے طالب رہو!“ اے رب، مَیں
تیرے ہی چہرے کا طالب رہا ہوں۔
9 اپنے چہرے کو مجھ سے چھپائے نہ رکھ، اپنے خادم
کو غصے سے اپنے حضور سے نہ نکال۔ کیونکہ تُو ہی میرا
سہارا رہا ہے۔ اے میری نجات کے خدا، مجھے نہ چھوڑ،
مجھے ترک نہ کر۔
10 کیونکہ میرے ماں باپ نے مجھے ترک کر دیا ہے،
لیکن رب مجھے قبول کر کے اپنے گھر میں لائے گا۔
11 اے رب، مجھے اپنی راہ کی تربیت دے، ہموار
راستے پر میری راہنمائی کر تاکہ اپنے دشمنوں سے محفوظ
رہوں۔
12 مجھے مخالفوں کے لالچ میں نہ آنے دے، کیونکہ
جھوٹے گواہ میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو
تشدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔
13 لیکن میرا پورا ایمان یہ ہے کہ مَیں زندوں کے
ملک میں رہ کر رب کی بھلائی دیکھوں گا۔

14 رب کے انتظار میں رہ! مضبوط اور دلیر ہو، اور

رب کے انتظار میں رہ!

مدد کے لئے دعا اور جواب کے لئے شکر گزاری

28 داؤد کا زبور۔
اے رب، مَیں تجھے پکارتا ہوں۔ اے
میری چٹان، خاموشی سے اپنا منہ مجھ سے نہ پھیر۔ کیونکہ
اگر تُو چپ رہے تو مَیں موت کے گڑھے میں اُترنے
والوں کی مانند ہو جاؤں گا۔
2 میری التجائیں سن جب مَیں چیختے چلّاتے تجھ سے
مدد مانگتا ہوں، جب مَیں اپنے ہاتھ تیری سکونت گاہ کے
مقدّس ترین کمرے کی طرف اُٹھاتا ہوں۔
3 مجھے اُن بےدینوں کے ساتھ گھسیٹ کر سزا نہ
دے جو غلط کام کرتے ہیں، جو اپنے پڑوسیوں سے
بظاہر دوستانہ باتیں کرتے، لیکن دل میں اُن کے خلاف
بُرے منصوبے باندھتے ہیں۔
4 اُنہیں اُن کی حرکتوں اور بُرے کاموں کا بدلہ دے۔
جو کچھ اُن کے ہاتھوں سے سرزد ہوا ہے اُس کی پوری
سزا دے۔ اُنہیں اُتنا ہی نقصان پہنچا دے جتنا اُنہوں
نے دوسروں کو پہنچایا ہے۔
5 کیونکہ نہ وہ رب کے اعمال پر، نہ اُس کے ہاتھوں
کے کام پر توجہ دیتے ہیں۔ اللہ اُنہیں ڈھا دے گا اور
دوبارہ کبھی تعمیر نہیں کرے گا۔

6 رب کی تمجید ہو، کیونکہ اُس نے میری التجا سن لی۔
7 رب میری قوت اور میری ڈھال ہے۔ اُس پر
میرے دل نے بھروسا رکھا، اُس سے مجھے مدد ملی
ہے۔ میرا دل شادیانہ بجاتا ہے، مَیں گیت گا کر اُس
کی ستائش کرتا ہوں۔
8 رب اپنی قوم کی قوت اور اپنے مسح کئے ہوئے خادم
کا نجات بخش قلعہ ہے۔
9 اے رب، اپنی قوم کو نجات دے! اپنی میراث
کو برکت دے! اُن کی گلہ بانی کر کے اُنہیں ہمیشہ تک
اُٹھائے رکھ۔

رب کے جلال کی تمجید

29 داؤد کا زبور۔
اے اللہ کے فرزندو، رب کی تمجید کرو!
رب کے جلال اور قدرت کی ستائش کرو!
2 رب کے نام کو جلال دو۔ مقدّس لباس سے آراستہ
ہو کر رب کو سجدہ کرو۔
3 رب کی آواز سمندر کے اوپر گونجتی ہے۔ جلال کا خدا
گرجتا ہے، رب گہرے پانی کے اوپر گرجتا ہے۔
4 رب کی آواز زور دار ہے، رب کی آواز پُر
جلال ہے۔
5 رب کی آواز دیودار کے درختوں کو توڑ ڈالتی ہے،
رب لبنان کے دیودار کے درختوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر
دیتا ہے۔
6 وہ لبنان کو بچھڑے اور کوہِ سِریون[a] کو جنگلی بَیل
کے بچے کی طرح کودنے پھاندنے دیتا ہے۔
7 رب کی آواز آگ کے شعلے بھڑکا دیتی ہے۔
8 رب کی آواز ریگستان کو ہلا دیتی ہے، رب دشتِ
قادس کو کانپنے دیتا ہے۔
9 رب کی آواز سن کر ہرنی دردِ زہ میں مبتلا ہو جاتی اور
جنگلوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ لیکن اُس کی سکونت

[a] سِریون حرمون کا دوسرا نام ہے۔

گاہ میں سب پکارتے ہیں، ”جلال!“
10 رب سیلاب کے اوپر تخت نشین ہے، رب بادشاہ
کی حیثیت سے ابد تک تخت نشین ہے۔
11 رب اپنی قوم کو تقویت دے گا، رب اپنے لوگوں
کو سلامتی کی برکت دے گا۔

موت سے چھٹکارے پر شکرگزاری

30 داؤد کا زبور۔ رب کے گھر کی مخصوصیت کے
موقع پر گیت۔
اے رب، مَیں تیری ستائش کرتا ہوں، کیونکہ تُو نے
مجھے گہرائیوں میں سے کھینچ نکالا۔ تُو نے میرے دشمنوں
کو مجھ پر بغلیں بجانے کا موقع نہیں دیا۔
2 اے رب میرے خدا، مَیں نے چیختے چلّاتے ہوئے
تجھ سے مدد مانگی، اور تُو نے مجھے شفا دی۔
3 اے رب، تُو میری جان کو پاتال سے نکال لایا،
تُو نے میری جان کو موت کے گڑھے میں اُترنے سے
بچایا ہے۔
4 اے ایمان دارو، ساز بجا کر رب کی تعریف میں
گیت گاؤ۔ اُس کے مقدّس نام کی حمد و ثنا کرو۔
5 کیونکہ وہ لمحہ بھر کے لئے غصے ہوتا، لیکن زندگی
بھر کے لئے مہربانی کرتا ہے۔ گو شام کو رونا پڑے،
لیکن صبح کو ہم خوشی منائیں گے۔

6 جب حالات پُرسکون تھے تو مَیں بولا، ”مَیں کبھی
نہیں ڈگمگاؤں گا۔“
7 اے رب، جب تُو مجھ سے خوش تھا تو تُو نے مجھے
مضبوط پہاڑ پر رکھ دیا۔ لیکن جب تُو نے اپنا چہرہ مجھ
سے چھپا لیا تو مَیں سخت گھبرا گیا۔
8 اے رب، مَیں نے تجھے پکارا، ہاں خداوند سے
مَیں نے التجا کی،
9 ”کیا فائدہ ہے اگر مَیں ہلاک ہو کر موت کے
گڑھے میں اُتر جاؤں؟ کیا خاک تیری ستائش کرے گی؟
کیا وہ لوگوں کو تیری وفاداری کے بارے میں بتائے گی؟
10 اے رب، میری سن، مجھ پر مہربانی کر۔ اے
رب، میری مدد کرنے کے لئے آ!“

11 تُو نے میرا ماتم خوشی کے ناچ میں بدل دیا، تُو نے
میرے ماتمی کپڑے اُتار کر مجھے شادمانی سے ملبّس کیا۔
12 کیونکہ تُو چاہتا ہے کہ میری جان خاموش نہ ہو بلکہ
گیت گا کر تیری تمجید کرتی رہے۔ اے رب میرے خدا،
مَیں ابد تک تیری حمد و ثنا کروں گا۔

حفاظت کے لئے دعا

31 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
اے رب، مَیں نے تجھ میں پناہ لی ہے۔
مجھے کبھی شرمندہ نہ ہونے دے بلکہ اپنی راستی کے
مطابق مجھے بچا!
2 اپنا کان میری طرف جھکا، جلد ہی مجھے چھٹکارا
دے۔ چٹان کا میرا بُرج ہو، پہاڑ کا قلعہ جس میں مَیں
پناہ لے کر نجات پا سکوں۔

3 کیونکہ تُو میری چٹان، میرا قلعہ ہے، اپنے نام کی
خاطر میری راہنمائی، میری قیادت کر۔
4 مجھے اُس جال سے نکال دے جو مجھے پکڑنے
کے لئے چپکے سے بچھایا گیا ہے۔ کیونکہ تُو ہی میری پناہ
گاہ ہے۔

5 مَیں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔
اے رب، اے وفادار خدا، تُو نے فدیہ دے کر مجھے
چھڑایا ہے!

6 مَیں اُن سے نفرت رکھتا ہوں جو بے کار بُتوں سے
لپٹے رہتے ہیں۔ مَیں تو رب پر بھروسا رکھتا ہوں۔
7 مَیں باغ باغ ہوں گا اور تیری شفقت کی خوشی
مناؤں گا، کیونکہ تُو نے میری مصیبت دیکھ کر میری جان
کی پریشانی کا خیال کیا ہے۔
8 تُو نے مجھے دشمن کے حوالے نہیں کیا بلکہ میرے
پاؤں کو کھلے میدان میں قائم کر دیا ہے۔

9 اے رب، مجھ پر مہربانی کر، کیونکہ مَیں مصیبت
میں ہوں۔ غم کے مارے میری آنکھیں سوج گئی ہیں،
میری جان اور جسم گل رہے ہیں۔
10 میری زندگی دُکھ کی چکّی میں پِس رہی ہے، میرے
سال آہیں بھرتے بھرتے ضائع ہو رہے ہیں۔ میرے
قصور کی وجہ سے میری طاقت جواب دے گئی، میری
ہڈیاں گلنے سڑنے لگی ہیں۔
11 مَیں اپنے دشمنوں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا
ہوں بلکہ میرے ہم سائے بھی مجھے لعن طعن کرتے،
میرے جاننے والے مجھ سے دہشت کھاتے ہیں۔ گلی
میں جو بھی مجھے دیکھے مجھ سے بھاگ جاتا ہے۔
12 مَیں مُردوں کی مانند اُن کی یادداشت سے مٹ گیا
ہوں، مجھے ٹھیکرے کی طرح پھینک دیا گیا ہے۔
13 بہتوں کی افواہیں مجھ تک پہنچ گئی ہیں، چاروں
طرف سے ہول ناک خبریں مل رہی ہیں۔ وہ مل کر
میرے خلاف سازشیں کر رہے، مجھے قتل کرنے کے
منصوبے باندھ رہے ہیں۔

14 لیکن مَیں اے رب، تجھ پر بھروسا رکھتا ہوں۔
مَیں کہتا ہوں، ”تُو میرا خدا ہے!“
15 میری تقدیر[a] تیرے ہاتھ میں ہے۔ مجھے میرے
دشمنوں کے ہاتھ سے بچا، اُن سے جو میرے پیچھے پڑ
گئے ہیں۔
16 اپنے چہرے کا نور اپنے خادم پر چمکا، اپنی مہربانی
سے مجھے نجات دے۔
17 اے رب، مجھے شرمندہ نہ ہونے دے، کیونکہ
مَیں نے تجھے پکارا ہے۔ میرے بجائے بےدینوں کے
منہ کالے ہو جائیں، وہ پاتال میں اُتر کر چپ ہو جائیں۔
18 اُن کے فریب دہ ہونٹ بند ہو جائیں، کیونکہ
وہ تکبر اور حقارت سے راست باز کے خلاف کفر
بکتے ہیں۔

19 تیری بھلائی کتنی عظیم ہے! تُو اُسے اُن کے لئے
تیار رکھتا ہے جو تیرا خوف مانتے ہیں، اُسے اُنہیں دکھاتا
ہے جو انسانوں کے سامنے سے تجھ میں پناہ لیتے ہیں۔
20 تُو اُنہیں اپنے چہرے کی آڑ میں لوگوں کے حملوں
سے چھپا لیتا، اُنہیں خیمے میں لا کر الزام تراش زبانوں
سے محفوظ رکھتا ہے۔
21 رب کی تمجید ہو، کیونکہ جب شہر کا محاصرہ ہو رہا
تھا تو اُس نے معجزانہ طور پر مجھ پر مہربانی کی۔
22 اُس وقت مَیں گھبرا کر بولا، ”ہائے، مَیں تیرے
حضور سے منقطع ہو گیا ہوں!“ لیکن جب مَیں نے

[a] لفظی ترجمہ: میرے اوقات۔

چیختے چلّاتے ہوئے تجھ سے مدد مانگی تو تُو نے میری التجا
سن لی۔
23 اے رب کے تمام ایمان دارو، اُس سے محبت
رکھو! رب وفاداروں کو محفوظ رکھتا، لیکن مغروروں کو اُن
کے رویے کا پورا اجر دے گا۔
24 چنانچہ مضبوط اور دلیر ہو، تم سب جو رب کے
انتظار میں ہو۔

معافی کی برکت (توبہ کا دوسرا زبور)

32 داؤد کا زبور۔ حکمت کا گیت۔
مبارک ہے وہ جس کے جرائم معاف کئے
گئے، جس کے گناہ ڈھانپے گئے ہیں۔
2 مبارک ہے وہ جس کا گناہ رب حساب میں نہیں
لائے گا اور جس کی روح میں فریب نہیں ہے۔
3 جب مَیں چپ رہا تو دن بھر آہیں بھرنے سے میری
ہڈیاں گلنے لگیں۔
4 کیونکہ دن رات مَیں تیرے ہاتھ کے بوجھ تلے پِستا
رہا، میری طاقت گویا موسمِ گرما کی جھلستی تپش میں جاتی
رہی۔ (سِلاہ)
5 تب مَیں نے تیرے سامنے اپنا گناہ تسلیم کیا،
مَیں اپنا گناہ چھپانے سے باز آیا۔ مَیں بولا، ”مَیں رب
کے سامنے اپنے جرائم کا اقرار کروں گا۔“ تب تُو نے
میرے گناہ کو معاف کر دیا۔ (سِلاہ)
6 اِس لئے تمام ایمان دار اُس وقت تجھ سے دعا
کریں جب تُو مل سکتا ہے۔ یقیناً جب بڑا سیلاب آئے
تو اُن تک نہیں پہنچے گا۔
7 تُو میری چھپنے کی جگہ ہے، تُو مجھے پریشانی
سے محفوظ رکھتا، مجھے نجات کے نغموں سے گھیر لیتا
ہے۔ (سِلاہ)
8 ”مَیں تجھے تعلیم دوں گا، تجھے وہ راہ دکھاؤں گا
جس پر تجھے جانا ہے۔ مَیں تجھے مشورہ دے کر تیری دیکھ
بھال کروں گا۔
9 ناسمجھ گھوڑے یا خچر کی مانند نہ ہو، جن پر قابو
پانے کے لئے لگام اور دہانے کی ضرورت ہے، ورنہ وہ
تیرے پاس نہیں آئیں گے۔“
10 بےدین کی متعدد پریشانیاں ہوتی ہیں، لیکن جو
رب پر بھروسا رکھے اُسے وہ اپنی شفقت سے گھیرے
رکھتا ہے۔
11 اے راستبازو، رب کی خوشی میں جشن مناؤ!
اے تمام دیانت دارو، شادمانی کے نعرے لگاؤ!

اللہ کی حکومت اور مدد کی تعریف

33 اے راستبازو، رب کی خوشی مناؤ!
کیونکہ مناسب ہے کہ سیدھی راہ پر چلنے
والے اُس کی ستائش کریں۔
2 سرود بجا کر رب کی حمد و ثنا کرو۔ اُس کی تمجید میں
دس تاروں والا ساز بجاؤ۔
3 اُس کی تمجید میں نیا گیت گاؤ، مہارت سے ساز بجا
کر خوشی کے نعرے لگاؤ۔
4 کیونکہ رب کا کلام سچا ہے، اور وہ ہر کام وفاداری
سے کرتا ہے۔

5 اُسے راست بازی اور انصاف پیارے ہیں، دنیا
رب کی شفقت سے بھری ہوئی ہے۔
6 رب کے کہنے پر آسمان خلق ہوا، اُس کے منہ کے
دم سے ستاروں کا پورا لشکر وجود میں آیا۔
7 وہ سمندر کے پانی کا بڑا ڈھیر جمع کرتا، پانی کی
گہرائیوں کو گوداموں میں محفوظ رکھتا ہے۔
8 کُل دنیا رب کا خوف مانے، زمین کے تمام
باشندے اُس سے دہشت کھائیں۔
9 کیونکہ اُس نے فرمایا تو فوراً وجود میں آیا، اُس
نے حکم دیا تو اُسی وقت قائم ہوا۔
10 رب اقوام کا منصوبہ ناکام ہونے دیتا، وہ اُمّتوں کے
ارادوں کو شکست دیتا ہے۔
11 لیکن رب کا منصوبہ ہمیشہ تک کامیاب رہتا، اُس
کے دل کے ارادے پشت در پشت قائم رہتے ہیں۔
12 مبارک ہے وہ قوم جس کا خدا رب ہے، وہ قوم
جسے اُس نے چن کر اپنی میراث بنا لیا ہے۔
13 رب آسمان سے نظر ڈال کر تمام انسانوں کا ملاحظہ
کرتا ہے۔
14 اپنے تخت سے وہ زمین کے تمام باشندوں کا
معائنہ کرتا ہے۔
15 جس نے اُن سب کے دلوں کو تشکیل دیا وہ اُن
کے تمام کاموں پر دھیان دیتا ہے۔
16 بادشاہ کی بڑی فوج اُسے نہیں چھڑاتی، اور سورمے
کی بڑی طاقت اُسے نہیں بچاتی۔
17 گھوڑا بھی مدد نہیں کر سکتا۔ جو اُس پر اُمید رکھے
وہ دھوکا کھائے گا۔ اُس کی بڑی طاقت چھٹکارا نہیں دیتی۔
18 یقیناً رب کی آنکھ اُن پر لگی رہتی ہے جو اُس کا
خوف مانتے اور اُس کی مہربانی کے انتظار میں رہتے ہیں،
19 کہ وہ اُن کی جان موت سے بچائے اور کال
میں محفوظ رکھے۔
20 ہماری جان رب کے انتظار میں ہے۔ وہی ہمارا
سہارا، ہماری ڈھال ہے۔
21 ہمارا دل اُس میں خوش ہے، کیونکہ ہم اُس کے
مقدّس نام پر بھروسا رکھتے ہیں۔
22 اے رب، تیری مہربانی ہم پر رہے، کیونکہ ہم
تجھ پر اُمید رکھتے ہیں۔

اللہ کی حفاظت

34 داؤد کا یہ زبور اُس وقت سے متعلق ہے جب
اُس نے فلستی بادشاہ ابی مَلِک کے سامنے پاگل
بننے کا روپ بھر لیا۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے اُسے بھگا دیا۔ چلے
جانے کے بعد داؤد نے یہ گیت گایا۔
ہر وقت مَیں رب کی تمجید کروں گا، اُس کی حمد و ثنا
ہمیشہ ہی میرے ہونٹوں پر رہے گی۔
2 میری جان رب پر فخر کرے گی۔ مصیبت زدہ یہ
سن کر خوش ہو جائیں۔
3 آؤ، میرے ساتھ رب کی تعظیم کرو۔ آؤ، ہم مل کر
اُس کا نام سربلند کریں۔
4 مَیں نے رب کو تلاش کیا تو اُس نے میری سنی۔
جن چیزوں سے مَیں دہشت کھا رہا تھا اُن سب سے

اُس نے مجھے رِہائی دی۔
5 جن کی آنکھیں اُس پر لگی رہیں وہ خوشی سے چمکیں
گے، اور اُن کے منہ شرمندہ نہیں ہوں گے۔
6 اِس ناچار نے پکارا تو رب نے اُس کی سنی، اُس نے
اُسے اُس کی تمام مصیبتوں سے نجات دی۔

7 جو رب کا خوف مانیں اُن کے اردگرد اُس کا فرشتہ
خیمہ زن ہو کر اُن کو بچائے رکھتا ہے۔
8 رب کی بھلائی کا تجربہ کرو۔ مبارک ہے وہ جو اُس
میں پناہ لے۔
9 اے رب کے مقدسین، اُس کا خوف مانو، کیونکہ جو
اُس کا خوف مانیں اُنہیں کمی نہیں۔
10 جوان شیر ببر کبھی ضرورت مند اور بھوکے ہوتے
ہیں، لیکن رب کے طالبوں کو کسی بھی اچھی چیز کی کمی
نہیں ہو گی۔
11 اے بچو، آؤ، میری باتیں سنو! مَیں تمہیں رب کے
خوف کی تعلیم دوں گا۔
12 کون مزے سے زندگی گزارنا اور اچھے دن دیکھنا
چاہتا ہے؟
13 وہ اپنی زبان کو شریر باتیں کرنے سے روکے اور
اپنے ہونٹوں کو جھوٹ بولنے سے۔
14 وہ بُرائی سے منہ پھیر کر نیک کام کرے، صلح
سلامتی کا طالب ہو کر اُس کے پیچھے لگا رہے۔
15 رب کی آنکھیں راست بازوں پر لگی رہتی ہیں، اور
اُس کے کان اُن کی التجاؤں کی طرف مائل ہیں۔
16 لیکن رب کا چہرہ اُن کے خلاف ہے جو غلط کام
کرتے ہیں۔ اُن کا زمین پر نام و نشان تک نہیں رہے گا۔
17 جب راست باز فریاد کریں تو رب اُن کی سنتا، وہ
اُنہیں اُن کی تمام مصیبت سے چھٹکارا دیتا ہے۔
18 رب شکستہ دلوں کے قریب ہوتا ہے، وہ اُنہیں
رِہائی دیتا ہے جن کی روح کو خاک میں کچلا گیا ہو۔
19 راست باز کی متعدد تکالیف ہوتی ہیں، لیکن رب
اُسے اُن سب سے بچا لیتا ہے۔
20 وہ اُس کی تمام ہڈیوں کی حفاظت کرتا ہے،
ایک بھی نہیں توڑی جائے گی۔
21 بُرائی بےدین کو مار ڈالے گی، اور جو راست باز
سے نفرت کرے اُسے مناسب اجر ملے گا۔
22 لیکن رب اپنے خادموں کی جان کا فدیہ دے گا۔
جو بھی اُس میں پناہ لے اُسے سزا نہیں ملے گی۔

شریروں کے حملوں سے رِہائی کے لئے دعا

35

داؤد کا زبور۔
اے رب، اُن سے جھگڑ جو میرے ساتھ
جھگڑتے ہیں، اُن سے لڑ جو میرے ساتھ لڑتے ہیں۔
2 لمبی اور چھوٹی ڈھال پکڑ لے اور اُٹھ کر میری مدد
کرنے آ۔
3 نیزے اور برچھی کو نکال کر اُنہیں روک دے جو
میرا تعاقب کر رہے ہیں! میری جان سے فرما، ”مَیں
تیری نجات ہوں!“
4 جو میری جان کے لئے کوشاں ہیں اُن کا منہ کالا
ہو جائے، وہ رُسوا ہو جائیں۔ جو مجھے مصیبت میں
ڈالنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں وہ پیچھے ہٹ کر
شرمندہ ہوں۔
5 وہ ہَوا میں بھوسے کی طرح اُڑ جائیں جب رب کا
فرشتہ اُنہیں بھگا دے۔
6 اُن کا راستہ تاریک اور پھسلنا ہو جب رب کا

فرشتہ اُن کے پیچھے پڑ جائے۔
7 کیونکہ اُنہوں نے بے سبب اور چپکے سے میرے
راستے میں جال بچھایا، بلاوجہ مجھے پکڑنے کا گڑھا
کھودا ہے۔
8 اِس لئے تباہی اچانک ہی اُن پر آ پڑے، پہلے
اُنہیں پتا ہی نہ چلے۔ جو جال اُنہوں نے چپکے سے بچھایا
اُس میں وہ خود اُلجھ جائیں، جس گڑھے کو اُنہوں نے
کھودا اُس میں وہ خود گر کر تباہ ہو جائیں۔

9 تب میری جان رب کی خوشی منائے گی اور اُس کی
نجات کے باعث شادمان ہو گی۔
10 میرے تمام اعضا کہہ اُٹھیں گے، ”اے رب،
کون تیری مانند ہے؟ کوئی بھی نہیں! کیونکہ تُو ہی مصیبت
زدہ کو زبردست آدمی سے چھٹکارا دیتا، تُو ہی ناچار اور
غریب کو لُوٹنے والے کے ہاتھ سے بچا لیتا ہے۔“

11 ظالم گواہ میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہو رہے ہیں۔
وہ ایسی باتوں کے بارے میں میری پوچھ گچھ کر رہے ہیں
جن سے مَیں واقف ہی نہیں۔
12 وہ میری نیکی کے عوض مجھے نقصان پہنچا رہے
ہیں۔ اب میری جان تن تنہا ہے۔
13 جب وہ بیمار ہوئے تو مَیں نے ٹاٹ اوڑھ کر اور
روزہ رکھ کر اپنی جان کو دُکھ دیا۔ کاش میری دعا میری گود
میں واپس آئے!
14 مَیں نے یوں ماتم کیا جیسے میرا کوئی دوست یا بھائی
ہو۔ مَیں ماتمی لباس پہن کر یوں خاک میں جھک گیا
جیسے اپنی ماں کا جنازہ ہو۔

15 لیکن جب مَیں خود ٹھوکر کھانے لگا تو وہ خوش ہو
کر میرے خلاف جمع ہوئے۔ وہ مجھ پر حملہ کرنے کے
لئے اکٹھے ہوئے، اور مجھے معلوم ہی نہیں تھا۔ وہ مجھے
پھاڑتے رہے اور باز نہ آئے۔
16 مسلسل کفر بک بک کر وہ میرا مذاق اُڑاتے،
میرے خلاف دانت پیستے تھے۔
17 اے رب، تُو کب تک خاموشی سے دیکھتا رہے
گا؟ میری جان کو اُن کی تباہ کن حرکتوں سے بچا، میری
زندگی کو جوان شیروں سے چھٹکارا دے۔
18 تب مَیں بڑی جماعت میں تیری ستائش اور بڑے
ہجوم میں تیری تعریف کروں گا۔
19 اُنہیں مجھ پر بغلیں بجانے نہ دے جو بے سبب
میرے دشمن ہیں۔ اُنہیں مجھ پر ناک بھوں چڑھانے نہ
دے جو بلاوجہ مجھ سے کینہ رکھتے ہیں۔
20 کیونکہ وہ خیر اور سلامتی کی باتیں نہیں کرتے بلکہ
اُن کے خلاف فریب دہ منصوبے باندھتے ہیں جو امن
اور سکون سے ملک میں رہتے ہیں۔
21 وہ منہ پھاڑ کر کہتے ہیں، ”لو جی، ہم نے اپنی
آنکھوں سے اُس کی حرکتیں دیکھی ہیں!“
22 اے رب، تجھے سب کچھ نظر آیا ہے۔ خاموش نہ
رہ! اے رب، مجھ سے دُور نہ ہو۔
23 اے رب میرے خدا، جاگ اُٹھ! میرے دفاع
میں اُٹھ کر اُن سے لڑ!
24 اے رب میرے خدا، اپنی راستی کے مطابق میرا
انصاف کر۔ اُنہیں مجھ پر بغلیں بجانے نہ دے۔
25 وہ دل میں نہ سوچیں، ”لو جی، ہمارا ارادہ پورا ہوا
ہے!“ وہ نہ بولیں، ”ہم نے اُسے ہڑپ کر لیا ہے۔“
26 جو میرا نقصان دیکھ کر خوش ہوئے اُن سب کا منہ

کالا ہو جائے، وہ شرمندہ ہو جائیں۔ جو مجھے دبا کر اپنے
آپ پر فخر کرتے ہیں وہ شرمندگی اور رُسوائی سے ملبّس
ہو جائیں۔

27 لیکن جو میرے انصاف کے آرزومند ہیں وہ خوش
ہوں اور شادیانہ بجائیں۔ وہ کہیں، "رب کی بڑی تعریف
ہو، جو اپنے خادم کی خیریت چاہتا ہے۔"
28 تب میری زبان تیری راستی بیان کرے گی، وہ سارا
دن تیری تمجید کرتی رہے گی۔

اللہ کی مہربانی کی تعریف

36 رب کے خادم داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے
لئے۔

بدکاری بےدین کے دل ہی میں اُس سے بات کرتی
ہے۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے اللہ کا خوف نہیں ہوتا،
2 کیونکہ اُس کی نظر میں یہ بات فخر کا باعث ہے کہ
اُسے قصوروار پایا گیا، کہ وہ نفرت کرتا ہے۔
3 اُس کے منہ سے شرارت اور فریب نکلتا ہے،
وہ سمجھ دار ہونے اور نیک کام کرنے سے باز آیا ہے۔
4 اپنے بستر پر بھی وہ شرارت کے منصوبے باندھتا
ہے۔ وہ مضبوطی سے بُری راہ پر کھڑا رہتا اور بُرائی کو
مسترد نہیں کرتا۔

5 اے رب، تیری شفقت آسمان تک، تیری وفاداری
بادلوں تک پہنچتی ہے۔
6 تیری راستی بلندترین پہاڑوں کی مانند، تیرا انصاف
سمندر کی گہرائیوں جیسا ہے۔ اے رب، تُو انسان و
حیوان کی مدد کرتا ہے۔
7 اے اللہ، تیری شفقت کتنی بیش قیمت ہے! آدم
زاد تیرے پَروں کے سائے میں پناہ لیتے ہیں۔
8 وہ تیرے گھر کے عمدہ کھانے سے تر و تازہ ہو
جاتے ہیں، اور تُو اُنہیں اپنی خوشیوں کی ندی میں سے
پلاتا ہے۔
9 کیونکہ زندگی کا سرچشمہ تیرے ہی پاس ہے، اور ہم
تیرے نور میں رہ کر نور کا مشاہدہ کرتے ہیں۔
10 اپنی شفقت اُن پر پھیلائے رکھ جو تجھے جانتے
ہیں، اپنی راستی اُن پر جو دل سے دیانت دار ہیں۔
11 مغروروں کا پاؤں مجھ تک نہ پہنچے، بےدینوں کا
ہاتھ مجھے بےگھر نہ بنائے۔
12 دیکھو، بدکار گر گئے ہیں! اُنہیں زمین پر پٹخ دیا گیا
ہے، اور وہ دوبارہ کبھی نہیں اُٹھیں گے۔

بےدینوں کی بظاہر خوش حالی

37 داؤد کا زبور۔
شریروں کے باعث بےچین نہ ہو جا،
بدکاروں پر رشک نہ کر۔
2 کیونکہ وہ گھاس کی طرح جلد ہی مُرجھا جائیں گے،
ہریالی کی طرح جلد ہی سوکھ جائیں گے۔
3 رب پر بھروسا رکھ کر بھلائی کر، ملک میں رہ کر
وفاداری کی پرورش کر۔
4 رب سے لطف اندوز ہو تو جو تیرا دل چاہے وہ تجھے
دے گا۔
5 اپنی راہ رب کے سپرد کر۔ اُس پر بھروسا رکھ تو وہ
تجھے کامیابی بخشے گا۔
6 تب وہ تیری راست بازی سورج کی طرح طلوع
ہونے دے گا اور تیرا انصاف دوپہر کی روشنی کی

طرح چمکنے دے گا۔
7 رب کے حضور چپ ہو کر صبر سے اُس کا انتظار
کر۔ بے قرار نہ ہو اگر سازشیں کرنے والا کامیاب ہو۔
8 خفا ہونے سے باز آ، غصے کو چھوڑ دے۔ رنجیدہ نہ
ہو، ورنہ بُرا ہی نتیجہ نکلے گا۔

9 کیونکہ شریر مٹ جائیں گے جبکہ رب سے اُمید
رکھنے والے ملک کو میراث میں پائیں گے۔
10 مزید تھوڑی دیر صبر کر تو بے دین کا نام و نشان
مٹ جائے گا۔ تُو اُس کا کھوج لگائے گا، لیکن کہیں نہیں
پائے گا۔
11 لیکن حلیم ملک کو میراث میں پا کر بڑے امن اور
سکون سے لطف اندوز ہوں گے۔
12 بے شک بے دین دانت پیس پیس کر راست باز
کے خلاف سازشیں کرتا رہے۔
13 لیکن رب اُس پر ہنستا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ
اُس کا انجام قریب ہی ہے۔
14 بے دینوں نے تلوار کو کھینچا اور کمان کو تان لیا
ہے تاکہ ناچاروں اور ضرورت مندوں کو گرا دیں اور
سیدھی راہ پر چلنے والوں کو قتل کریں۔
15 لیکن اُن کی تلوار اُن کے اپنے دل میں گھونپی
جائے گی، اُن کی کمان ٹوٹ جائے گی۔

16 راست باز کو جو تھوڑا بہت حاصل ہے وہ بہت
بے دینوں کی دولت سے بہتر ہے۔
17 کیونکہ بے دینوں کا بازو ٹوٹ جائے گا جبکہ رب
راست بازوں کو سنبھالتا ہے۔
18 رب بے الزاموں کے دن جانتا ہے، اور اُن کی
موروثی ملکیت ہمیشہ کے لئے قائم رہے گی۔
19 مصیبت کے وقت وہ شرم سار نہیں ہوں گے،
کال بھی پڑے تو سیر ہوں گے۔
20 لیکن بے دین ہلاک ہو جائیں گے، اور رب کے
دشمن چراگاہوں کی شان کی طرح نیست ہو جائیں گے،
دھوئیں کی طرح غائب ہو جائیں گے۔
21 بے دین قرض لیتا اور اُسے نہیں اُتارتا، لیکن
راست باز مہربان ہے اور فیاضی سے دیتا ہے۔
22 کیونکہ جنہیں رب برکت دے وہ ملک کو میراث
میں پائیں گے، لیکن جن پر وہ لعنت بھیجے اُن کا نام و
نشان تک نہیں رہے گا۔
23 اگر کسی کے پاؤں جم جائیں تو یہ رب کی طرف
سے ہے۔ ایسے شخص کی راہ کو وہ پسند کرتا ہے۔
24 اگر گر بھی جائے تو پڑا نہیں رہے گا، کیونکہ رب
اُس کے ہاتھ کا سہارا بنا رہے گا۔

25 مَیں جوان تھا اور اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ لیکن
مَیں نے کبھی نہیں دیکھا کہ راست باز کو ترک کیا گیا یا
اُس کے بچوں کو بھیک مانگنی پڑی۔
26 وہ ہمیشہ مہربان اور قرض دینے کے لئے تیار ہے۔
اُس کی اولاد برکت کا باعث ہو گی۔

27 بُرائی سے باز آ کر بھلائی کر۔ تب تُو ہمیشہ کے
لئے ملک میں آباد رہے گا،
28 کیونکہ رب کو انصاف پیارا ہے، اور وہ اپنے ایمان
داروں کو کبھی ترک نہیں کرے گا۔ وہ ابد تک محفوظ
رہیں گے جبکہ بے دینوں کی اولاد کا نام و نشان تک نہیں
رہے گا۔

29 راست باز ملک کو میراث میں پا کر اُس میں ہمیشہ
بسیں گے۔
30 راست باز کا منہ حکمت بیان کرتا اور اُس کی زبان
سے انصاف نکلتا ہے۔
31 اللہ کی شریعت اُس کے دل میں ہے، اور اُس کے
قدم کبھی نہیں ڈگمگائیں گے۔
32 بےدین راست باز کی تاک میں بیٹھ کر اُسے مار
ڈالنے کا موقع ڈھونڈتا ہے۔
33 لیکن رب راست باز کو اُس کے ہاتھ میں نہیں
چھوڑے گا، وہ اُسے عدالت میں مجرم نہیں ٹھہرنے
دے گا۔
34 رب کے انتظار میں رہ اور اُس کی راہ پر چلتا رہ۔
تب وہ تجھے سرفراز کر کے ملک کا وارث بنائے گا، اور تُو
بےدینوں کی ہلاکت دیکھے گا۔

35 مَیں نے ایک بےدین اور ظالم آدمی کو دیکھا جو
پھلتے پھولتے دیودار کے درخت کی طرح آسمان سے
باتیں کرنے لگا۔
36 لیکن تھوڑی دیر کے بعد جب مَیں دوبارہ وہاں
سے گزرا تو وہ تھا نہیں۔ مَیں نے اُس کا کھوج لگایا، لیکن
کہیں نہ ملا۔
37 بےالزام پر دھیان دے اور دیانت دار پر غور کر،
کیونکہ آخرکار اُسے امن اور سکون حاصل ہو گا۔
38 لیکن مجرم مل کر تباہ ہو جائیں گے، اور بےدینوں
کو آخرکار رُوئے زمین پر سے مٹایا جائے گا۔
39 راست بازوں کی نجات رب کی طرف سے ہے،
مصیبت کے وقت وہی اُن کا قلعہ ہے۔
40 رب ہی اُن کی مدد کر کے اُنہیں چھٹکارا دے گا،
وہی اُنہیں بےدینوں سے بچا کر نجات دے گا۔ کیونکہ
اُنہوں نے اُس میں پناہ لی ہے۔

سزا سے بچنے کی التجا (توبہ کا تیسرا زبور)

38 داؤد کا زبور۔ یادداشت کے لئے۔
اے رب، اپنے غضب میں مجھے سزا نہ
دے، قہر میں مجھے تنبیہ نہ کر!
2 کیونکہ تیرے تیر میرے جسم میں لگ گئے ہیں،
تیرا ہاتھ مجھ پر بھاری ہے۔
3 تیری لعنت کے باعث میرا پورا جسم بیمار ہے،
میرے گناہ کے باعث میری تمام ہڈیاں گلنے لگی ہیں۔
4 کیونکہ مَیں اپنے گناہوں کے سیلاب میں ڈوب گیا
ہوں، وہ ناقابلِ برداشت بوجھ بن گئے ہیں۔
5 میری حماقت کے باعث میرے زخموں سے بدبو
آنے لگی، وہ گلنے لگے ہیں۔
6 مَیں کُبڑا بن کر خاک میں دب گیا ہوں، پورا دن
ماتمی لباس پہنے پھرتا ہوں۔
7 میری کمر میں شدید سوزش ہے، پورا جسم بیمار ہے۔
8 مَیں نڈھال اور پاش پاش ہو گیا ہوں۔ دل کے
عذاب کے باعث مَیں چیختا چلّاتا ہوں۔

9 اے رب، میری تمام آرزو تیرے سامنے ہے، میری
آہیں تجھ سے پوشیدہ نہیں رہتیں۔
10 میرا دل زور سے دھڑکتا، میری طاقت جواب دے
گئی بلکہ میری آنکھوں کی روشنی بھی جاتی رہی ہے۔
11 میرے دوست اور ساتھی میری مصیبت دیکھ کر

مجھ سے گریز کرتے، میرے قریب کے رشتے دار دُور
کھڑے رہتے ہیں۔
12 میرے جانی دُشمن پھندے بچھا رہے ہیں، جو مجھے
نقصان پہنچانا چاہتے ہیں وہ دھمکیاں دے رہے اور سارا
سارا دن فریب دہ منصوبے باندھ رہے ہیں۔
13 اور مَیں؟ مَیں تو گویا بہرا ہوں، مَیں نہیں سنتا۔
مَیں گونگے کی مانند ہوں جو اپنا منہ نہیں کھولتا۔
14 مَیں ایسا شخص بن گیا ہوں جو نہ سنتا، نہ جواب
میں اعتراض کرتا ہے۔

15 کیونکہ اے رب، مَیں تیرے انتظار میں ہوں۔
اے رب میرے خدا، تُو ہی میری سنے گا۔
16 مَیں بولا، ”ایسا نہ ہو کہ وہ میرا نقصان دیکھ کر
بغلیں بجائیں، وہ میرے پاؤں کے ڈگمگانے پر مجھے دبا کر
اپنے آپ پر فخر کریں۔“
17 کیونکہ مَیں لڑکھڑانے کو ہوں، میری اذیت متواتر
میرے سامنے رہتی ہے۔
18 چنانچہ مَیں اپنا قصور تسلیم کرتا ہوں، مَیں اپنے گناہ
کے باعث غم گین ہوں۔
19 میرے دُشمن زندہ اور طاقت ور ہیں، اور جو بلاوجہ
مجھ سے نفرت کرتے ہیں وہ بہت ہیں۔
20 وہ نیکی کے بدلے بدی کرتے ہیں۔ وہ اِس لئے
میرے دُشمن ہیں کہ مَیں بھلائی کے پیچھے لگا رہتا ہوں۔

21 اے رب، مجھے ترک نہ کر! اے اللہ، مجھ سے
دُور نہ رہ!
22 اے رب میری نجات، میری مدد کرنے میں
جلدی کر!

انسان کے فانی ہونے کے پیشِ نظر التجا

39

داؤد کا زبور۔ یدوتون کے لئے۔ موسیقی کے راہنما
کے لئے۔

مَیں بولا، ”مَیں اپنی راہوں پر دھیان دوں گا تاکہ
اپنی زبان سے گناہ نہ کروں۔ جب تک بےدین میرے
سامنے رہے اُس وقت تک اپنے منہ کو لگام دیئے
رہوں گا۔“
2 مَیں چپ چاپ ہو گیا اور اچھی چیزوں سے دُور رہ
کر خاموش رہا۔ تب میری اذیت بڑھ گئی۔
3 میرا دل پریشانی سے تپنے لگا، میرے کراہتے کراہتے
میرے اندر بےچینی کی آگ سی بھڑک اُٹھی۔ تب بات
زبان پر آ گئی،
4 ”اے رب، مجھے میرا انجام اور میری عمر کی حد
دکھا تاکہ مَیں جان لوں کہ کتنا فانی ہوں۔
5 دیکھ، میری زندگی کا دورانیہ تیرے سامنے لمحہ بھر کا
ہے۔ میری پوری عمر تیرے نزدیک کچھ بھی نہیں ہے۔
ہر انسان دم بھر کا ہی ہے، خواہ وہ کتنی ہی مضبوطی سے
کھڑا کیوں نہ ہو۔ (سِلاہ)
6 جب وہ اِدھر اُدھر گھومے پھرے تو سایہ ہی ہے۔
اُس کا شور شرابہ باطل ہے، اور گو وہ دولت جمع کرنے
میں مصروف رہے تو بھی اُسے معلوم نہیں کہ بعد میں
کس کے قبضے میں آئے گی۔“

7 چنانچہ اے رب، مَیں کس کے انتظار میں رہوں؟
تُو ہی میری واحد اُمید ہے!
8 میرے تمام گناہوں سے مجھے چھٹکارا دے۔ احمق
کو میری رُسوائی کرنے نہ دے۔
9 مَیں خاموش ہو گیا ہوں اور کبھی اپنا منہ نہیں کھولتا،

کیونکہ یہ سب کچھ تیرے ہی ہاتھ سے ہوا ہے۔
10 اپنا عذاب مجھ سے دُور کر! تیرے ہاتھ کی ضربوں
سے مَیں ہلاک ہو رہا ہوں۔
11 جب تُو انسان کو اُس کے قصور کی مناسب سزا
دے کر اُس کو تنبیہ کرتا ہے تو اُس کی خوب صورتی
کیڑا لگے کپڑے کی طرح جاتی رہتی ہے۔ ہر انسان دم
بھر کا ہی ہے۔ (سِلاہ)

12 اے رب، میری دعا سن اور مدد کے لئے میری
آہوں پر توجہ دے۔ میرے آنسوؤں کو دیکھ کر خاموش نہ
رہ۔ کیونکہ مَیں تیرے حضور رہنے والا پردیسی، اپنے تمام
باپ دادا کی طرح تیرے حضور بسنے والا غیرشہری ہوں۔
13 مجھ سے باز آ تاکہ مَیں کوچ کر کے نیست ہو
جانے سے پہلے ایک بار پھر ہشاش بشاش ہو جاؤں۔

شکر اور درخواست

40 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
مَیں صبر سے رب کے انتظار میں رہا تو
وہ میری طرف مائل ہوا اور مدد کے لئے میری چیخوں پر
توجہ دی۔
2 وہ مجھے تباہی کے گڑھے سے کھینچ لایا، دلدل اور
کیچڑ سے نکال لایا۔ اُس نے میرے پاؤں کو چٹان پر رکھ
دیا، اور اب مَیں مضبوطی سے چل پھر سکتا ہوں۔
3 اُس نے میرے منہ میں نیا گیت ڈال دیا، ہمارے
خدا کی حمد و ثنا کا گیت اُبھرنے دیا۔ بہت سے لوگ یہ
دیکھیں گے اور خوف کھا کر رب پر بھروسا رکھیں گے۔
4 مبارک ہے وہ جو رب پر پورا بھروسا رکھتا ہے، جو
تنگ کرنے والوں اور فریب میں اُلجھے ہوؤں کی طرف
رُخ نہیں کرتا۔
5 اے رب میرے خدا، بار بار تُو نے ہمیں اپنے
معجزے دکھائے، جگہ بہ جگہ اپنے منصوبے وجود میں
لا کر ہماری مدد کی۔ تجھ جیسا کوئی نہیں ہے۔ تیرے
عظیم کام بے شمار ہیں، مَیں اُن کی پوری فہرست بتا بھی
نہیں سکتا۔

6 تُو قربانیاں اور نذریں نہیں چاہتا تھا، لیکن تُو نے
میرے کانوں کو کھول دیا۔ تُو نے بھسم ہونے والی
قربانیوں اور گناہ کی قربانیوں کا تقاضا نہ کیا۔
7 پھر مَیں بول اُٹھا، "مَیں حاضر ہوں جس طرح
میرے بارے میں کلامِ مقدّس[a] میں لکھا ہے۔
8 اے میرے خدا، مَیں خوشی سے تیری مرضی پوری کرتا
ہوں، تیری شریعت میرے دل میں ٹک گئی ہے۔"
9 مَیں نے بڑے اجتماع میں راستی کی خوش خبری سنائی
ہے۔ اے رب، یقیناً تُو جانتا ہے کہ مَیں نے اپنے
ہونٹوں کو بند نہ رکھا۔
10 مَیں نے تیری راستی اپنے دل میں چھپائے نہ رکھی
بلکہ تیری وفاداری اور نجات بیان کی۔ مَیں نے بڑے
اجتماع میں تیری شفقت اور صداقت کی ایک بات بھی
پوشیدہ نہ رکھی۔

11 اے رب، تُو مجھے اپنے رحم سے محروم نہیں رکھے
گا، تیری مہربانی اور وفاداری مسلسل میری نگہبانی کریں گی۔
12 کیونکہ بے شمار تکلیفوں نے مجھے گھیر رکھا ہے،
میرے گناہوں نے آخرکار مجھے آ پکڑا ہے۔ اب

[a] لفظی ترجمہ: کتاب کے طومار میں۔

مَیں نظر بھی نہیں اُٹھا سکتا۔ وہ میرے سر کے بالوں
سے زیادہ ہیں، اِس لئے مَیں ہمت ہار گیا ہوں۔

13 اے رب، مہربانی کر کے مجھے بچا! اے رب،
میری مدد کرنے میں جلدی کر!
14 میرے جانی دشمن سب شرمندہ ہو جائیں، اُن کی
سخت رُسوائی ہو جائے۔ جو میری مصیبت دیکھنے سے لطف
اُٹھاتے ہیں وہ پیچھے ہٹ جائیں، اُن کا منہ کالا ہو جائے۔
15 جو میری مصیبت دیکھ کر قہقہہ لگاتے ہیں وہ شرم
کے مارے تباہ ہو جائیں۔

16 لیکن تیرے طالب شادمان ہو کر تیری خوشی
منائیں۔ جنہیں تیری نجات پیاری ہے وہ ہمیشہ کہیں،
”رب عظیم ہے!“
17 مَیں ناچار اور ضرورت مند ہوں، لیکن رب میرا
خیال رکھتا ہے۔ تُو ہی میرا سہارا اور میرا نجات دہندہ
ہے۔ اے میرے خدا، دیر نہ کر!

مریض کی دعا

41 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
مبارک ہے وہ جو پست حال کا خیال رکھتا
ہے۔ مصیبت کے دن رب اُسے چھٹکارا دے گا۔
2 رب اُس کی حفاظت کر کے اُس کی زندگی کو محفوظ
رکھے گا، وہ ملک میں اُسے برکت دے کر اُسے اُس کے
دشمنوں کے لالچ کے حوالے نہیں کرے گا۔
3 بیماری کے وقت رب اُس کو بستر پر سنبھالے گا۔
تُو اُس کی صحت پوری طرح بحال کرے گا۔

4 مَیں بولا، ”اے رب، مجھ پر رحم کر! مجھے شفا
دے، کیونکہ مَیں نے تیرا ہی گناہ کیا ہے۔“
5 میرے دشمن میرے بارے میں غلط باتیں کر کے
کہتے ہیں، ”وہ کب مرے گا؟ اُس کا نام و نشان کب
مٹے گا؟“
6 جب کبھی کوئی مجھ سے ملنے آئے تو اُس کا دل
جھوٹ بولتا ہے۔ پسِ پردہ وہ ایسی نقصان دہ معلومات
جمع کرتا ہے جنہیں بعد میں باہر جا کر گلیوں میں
پھیلا سکے۔
7 مجھ سے نفرت کرنے والے سب آپس میں
میرے خلاف پھسپھساتے ہیں۔ وہ میرے خلاف بُرے
منصوبے باندھ کر کہتے ہیں،
8 ”اُسے مہلک مرض لگ گیا ہے۔ وہ کبھی اپنے
بستر پر سے دوبارہ نہیں اُٹھے گا۔“
9 میرا دوست بھی میرے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔
جس پر مَیں اعتماد کرتا تھا اور جو میری روٹی کھاتا تھا، اُس
نے مجھ پر لات اُٹھائی ہے۔

10 لیکن تُو اے رب، مجھ پر مہربانی کر! مجھے دوبارہ
اُٹھا کھڑا کر تاکہ اُنہیں اُن کے سلوک کا بدلہ دے
سکوں۔
11 اِس سے مَیں جانتا ہوں کہ تُو مجھ سے خوش ہے
کہ میرا دشمن مجھ پر فتح کے نعرے نہیں لگاتا۔
12 تُو نے مجھے میری دیانت داری کے باعث قائم
رکھا اور ہمیشہ کے لئے اپنے حضور کھڑا کیا ہے۔

13 رب کی حمد ہو جو اسرائیل کا خدا ہے۔ ازل سے ابد
تک اُس کی تمجید ہو۔ آمین، پھر آمین۔

دوسری کتاب 42-72

پردیس میں اللہ کا آرزومند

42 قورح کی اولاد کا زبور۔ حکمت کا گیت۔ موسیقی
کے راہنما کے لئے۔

اے اللہ، جس طرح ہرنی ندیوں کے تازہ پانی کے لئے
تڑپتی ہے اُسی طرح میری جان تیرے لئے تڑپتی ہے۔
2 میری جان خدا، ہاں زندہ خدا کی پیاسی ہے۔
مَیں کب جا کر اللہ کا چہرہ دیکھوں گا؟

3 دن رات میرے آنسو میری غذا رہے ہیں۔ کیونکہ
پورا دن مجھ سے کہا جاتا ہے، ”تیرا خدا کہاں ہے؟“
4 پہلے حالات یاد کر کے مَیں اپنے سامنے اپنے دل
کی آہ و زاری اُنڈیل دیتا ہوں۔[a] کتنا مزہ آتا تھا جب ہمارا
جلوس نکلتا تھا، جب مَیں ہجوم کے بیچ میں خوشی اور شکر
گزاری کے نعرے لگاتے ہوئے اللہ کی سکونت گاہ کی
جانب بڑھتا جاتا تھا۔ کتنا شور مچ جاتا تھا جب ہم جشن
مناتے ہوئے گھومتے پھرتے تھے۔

5 اے میری جان، تُو غم کیوں کھا رہی ہے، بےچینی
سے کیوں تڑپ رہی ہے؟ اللہ کے انتظار میں رہ، کیونکہ
مَیں دوبارہ اُس کی ستائش کروں گا جو میرا خدا ہے اور
میرے دیکھتے دیکھتے مجھے نجات دیتا ہے۔

6 میری جان غم کے مارے پگھل رہی ہے۔ اِس لئے
مَیں تجھے یردن کے ملک، حرمون کے پہاڑی سلسلے اور
کوہِ مِصعار سے یاد کرتا ہوں۔
7 جب سے تیرے آبشاروں کی آواز بلند ہوئی تو ایک
سیلاب دوسرے کو پکارنے لگا ہے۔ تیری تمام موجیں اور
لہریں مجھ پر سے گزر گئی ہیں۔
8 دن کے وقت رب اپنی شفقت بھیجے گا، اور رات
کے وقت اُس کا گیت میرے ساتھ ہو گا، مَیں اپنی
حیات کے خدا سے دعا کروں گا۔
9 مَیں اللہ اپنی چٹان سے کہوں گا، ”تُو مجھے کیوں
بھول گیا ہے؟ مَیں اپنے دشمن کے ظلم کے باعث کیوں
ماتمی لباس پہنے پھروں؟“
10 میرے دشمنوں کی لعن طعن سے میری ہڈیاں ٹوٹ
رہی ہیں، کیونکہ پورا دن وہ کہتے ہیں، ”تیرا خدا
کہاں ہے؟“

11 اے میری جان، تُو غم کیوں کھا رہی ہے، بے
چینی سے کیوں تڑپ رہی ہے؟ اللہ کے انتظار میں رہ،
کیونکہ مَیں دوبارہ اُس کی ستائش کروں گا جو میرا خدا ہے
اور میرے دیکھتے دیکھتے مجھے نجات دیتا ہے۔

43 اے اللہ، میرا انصاف کر! میرے لئے
غیرایمان دار قوم سے لڑ، مجھے دھوکے باز
اور شریر آدمیوں سے بچا۔
2 کیونکہ تُو میری پناہ کا خدا ہے۔ تُو نے مجھے کیوں
رد کیا ہے؟ مَیں اپنے دشمن کے ظلم کے باعث کیوں ماتمی
لباس پہنے پھروں؟
3 اپنی روشنی اور سچائی کو بھیج تاکہ وہ میری راہنمائی
کر کے مجھے تیرے مقدّس پہاڑ اور تیری سکونت گاہ کے
پاس پہنچائیں۔
4 تب مَیں اللہ کی قربان گاہ کے پاس آؤں گا، اُس
خدا کے پاس جو میری خوشی اور فرحت ہے۔ اے اللہ

---
[a] لفظی ترجمہ: اپنی جان اُنڈیل دیتا ہوں۔

میرے خدا، وہاں مَیں سرود بجا کر تیری ستائش کروں گا۔

5 اے میری جان، تُو غم کیوں کھا رہی ہے، بے چینی
سے کیوں تڑپ رہی ہے؟ اللہ کے انتظار میں رہ، کیونکہ
مَیں دوبارہ اُس کی ستائش کروں گا جو میرا خدا ہے اور
میرے دیکھتے دیکھتے مجھے نجات دیتا ہے۔

کیا اللہ نے اپنی قوم کو رد کیا ہے؟

44 قورح کی اولاد کا زبور۔ حکمت کا گیت۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے اللہ، جو کچھ تُو نے ہمارے باپ دادا کے ایام
میں یعنی قدیم زمانے میں کیا وہ ہم نے اپنے کانوں سے
اُن سے سنا ہے۔

2 تُو نے خود اپنے ہاتھ سے دیگر قوموں کو نکال کر
ہمارے باپ دادا کو ملک میں پودے کی طرح لگا دیا۔
تُو نے خود دیگر اُمّتوں کو شکست دے کر ہمارے باپ
دادا کو ملک میں پھلنے پھولنے دیا۔

3 اُنہوں نے اپنی ہی تلوار کے ذریعے ملک پر قبضہ
نہیں کیا، اپنے ہی بازو سے فتح نہیں پائی بلکہ تیرے
دہنے ہاتھ، تیرے بازو اور تیرے چہرے کے نور نے یہ
سب کچھ کیا۔ کیونکہ وہ تجھے پسند تھے۔

4 تُو میرا بادشاہ، میرا خدا ہے۔ تیرے ہی حکم پر
یعقوب کو مدد حاصل ہوتی ہے۔

5 تیری مدد سے ہم اپنے دشمنوں کو زمین پر پٹخ
دیتے، تیرا نام لے کر اپنے مخالفوں کو کچل دیتے ہیں۔

6 کیونکہ مَیں اپنی کمان پر اعتماد نہیں کرتا، اور میری
تلوار مجھے نہیں بچائے گی

7 بلکہ تُو ہی ہمیں دشمن سے بچاتا، تُو ہی اُنہیں شرمندہ
ہونے دیتا ہے جو ہم سے نفرت کرتے ہیں۔

8 پورا دن ہم اللہ پر فخر کرتے ہیں، اور ہم ہمیشہ تک
تیرے نام کی تمجید کریں گے۔ (سِلاہ)

9 لیکن اب تُو نے ہمیں رد کر دیا، ہمیں شرمندہ
ہونے دیا ہے۔ جب ہماری فوجیں لڑنے کے لئے نکلتی
ہیں تو تُو اُن کا ساتھ نہیں دیتا۔

10 تُو نے ہمیں دشمن کے سامنے پسپا ہونے دیا،
اور جو ہم سے نفرت کرتے ہیں اُنہوں نے ہمیں لُوٹ
لیا ہے۔

11 تُو نے ہمیں بھیڑ بکریوں کی طرح قصاب کے
ہاتھ میں چھوڑ دیا، ہمیں مختلف قوموں میں منتشر کر
دیا ہے۔

12 تُو نے اپنی قوم کو خفیف سی رقم کے لئے بیچ ڈالا،
اُسے فروخت کرنے سے نفع حاصل نہ ہوا۔

13 یہ تیری طرف سے ہوا کہ ہمارے پڑوسی ہمیں
رُسوا کرتے، گرد و نواح کے لوگ ہمیں لعن طعن
کرتے ہیں۔

14 ہم اقوام میں عبرت انگیز مثال بن گئے ہیں۔ لوگ
ہمیں دیکھ کر توبہ توبہ کہتے ہیں۔

15 دن بھر میری رُسوائی میری آنکھوں کے سامنے رہتی
ہے۔ میرا چہرہ شرم سار ہی رہتا ہے،

16 کیونکہ مجھے اُن کی گالیاں اور کفر سننا پڑتا ہے،
دشمن اور انتقام لینے پر تُلے ہوئے کو برداشت کرنا
پڑتا ہے۔

17 یہ سب کچھ ہم پر آ گیا ہے، حالانکہ نہ ہم تجھے
بھول گئے اور نہ تیرے عہد سے بے وفا ہوئے ہیں۔

18 نہ ہمارا دل باغی ہو گیا، نہ ہمارے قدم تیری راہ سے
بھٹک گئے ہیں۔
19 تاہم تُو نے ہمیں چُور چُور کر کے گیدڑوں کے
درمیان چھوڑ دیا، تُو نے ہمیں گہری تاریکی میں ڈوبنے
دیا ہے۔
20 اگر ہم اپنے خدا کا نام بھول کر اپنے ہاتھ کسی اَور
معبود کی طرف اُٹھاتے
21 تو کیا اللہ کو یہ بات معلوم نہ ہو جاتی؟ ضرور! وہ
تو دل کے رازوں سے واقف ہوتا ہے۔
22 لیکن تیری خاطر ہمیں دن بھر موت کا سامنا کرنا
پڑتا ہے، لوگ ہمیں ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر
سمجھتے ہیں۔

23 اے رب، جاگ اُٹھ! تُو کیوں سویا ہوا ہے؟
ہمیں ہمیشہ کے لئے رد نہ کر بلکہ ہماری مدد کرنے کے
لئے کھڑا ہو جا۔
24 تُو اپنا چہرہ ہم سے پوشیدہ کیوں رکھتا ہے، ہماری
مصیبت اور ہم پر ہونے والے ظلم کو نظرانداز کیوں
کرتا ہے؟
25 ہماری جان خاک میں دب گئی، ہمارا بدن مٹی سے
چمٹ گیا ہے۔
26 اُٹھ کر ہماری مدد کر! اپنی شفقت کی خاطر فدیہ
دے کر ہمیں چھڑا!

بادشاہ کی شادی

45 قورح کی اولاد کا زبور۔ حکمت اور محبت کا گیت۔ طرز: سوسن کے پھول۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

میرے دل سے خوب صورت گیت چھلک رہا ہے،
مَیں اُسے بادشاہ کو پیش کروں گا۔ میری زبان ماہر کاتب
کے قلم کی مانند ہو!

2 تُو آدمیوں میں سب سے خوب صورت ہے!
تیرے ہونٹ شفقت سے مسح کئے ہوئے ہیں، اِس لئے
اللہ نے تجھے ابدی برکت دی ہے۔
3 اے سورمے، اپنی تلوار سے کمربستہ ہو، اپنی شان
و شوکت سے ملبّس ہو جا!
4 غلبہ اور کامیابی حاصل کر۔ سچائی، انکساری اور راستی
کی خاطر لڑنے کے لئے نکل آ۔ تیرا دہنا ہاتھ تجھے حیرت
انگیز کام دکھائے۔
5 تیرے تیز تیر بادشاہ کے دشمنوں کے دلوں کو چھید
ڈالیں۔ قومیں تیرے پاؤں میں گر جائیں۔
6 اے اللہ، تیرا تخت ازل سے ابد تک قائم و دائم
رہے گا، اور انصاف کا شاہی عصا تیری بادشاہی پر حکومت
کرے گا۔
7 تُو نے راست بازی سے محبت اور بےدینی سے
نفرت کی، اِس لئے اللہ تیرے خدا نے تجھے خوشی کے
تیل سے مسح کر کے تجھے تیرے ساتھیوں سے کہیں
زیادہ سرفراز کر دیا۔
8 مُر، عود اور املتاس کی بیش قیمت خوشبو تیرے تمام
کپڑوں سے پھیلتی ہے۔ ہاتھی دانت کے محلوں میں تاردار
موسیقی تیرا دل بہلاتی ہے۔
9 بادشاہوں کی بیٹیاں تیرے زیورات سے سجی پھرتی
ہیں۔ ملکہ اوفیر کا سونا پہنے ہوئے تیرے دہنے ہاتھ
کھڑی ہے۔

10 اے بیٹی، سن میری بات! غور کر اور کان لگا۔
اپنی قوم اور اپنے باپ کا گھر بھول جا۔
11 بادشاہ تیرے حُسن کا آرزومند ہے، کیونکہ وہ تیرا
آقا ہے۔ چنانچہ جھک کر اُس کا احترام کر۔
12 صور کی بیٹی تحفہ لے کر آئے گی، قوم کے
امیر تیری نظرِ کرم حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔
13 بادشاہ کی بیٹی کتنی شاندار چیزوں سے آراستہ ہے۔
اُس کا لباس سونے کے دھاگوں سے بُنا ہوا ہے۔
14 اُسے نفیس رنگ دار کپڑے پہنے بادشاہ کے پاس
لایا جاتا ہے۔ جو کنواری سہیلیاں اُس کے پیچھے چلتی ہیں
اُنہیں بھی تیرے سامنے لایا جاتا ہے۔
15 لوگ شادمان ہو کر اور خوشی مناتے ہوئے اُنہیں
وہاں پہنچاتے ہیں، اور وہ شاہی محل میں داخل ہوتی ہیں۔

16 اے بادشاہ، تیرے بیٹے تیرے باپ دادا کی جگہ
کھڑے ہو جائیں گے، اور تُو اُنہیں رئیس بنا کر پوری دنیا
میں ذمہ داریاں دے گا۔
17 پشت در پشت مَیں تیرے نام کی تمجید کروں
گا، اِس لئے قومیں ہمیشہ تک تیری ستائش کریں گی۔

اللہ ہماری قوت ہے

46

قورح کی اولاد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ گیت کا طرز: کنواریاں۔

اللہ ہماری پناہ گاہ اور قوت ہے۔ مصیبت کے وقت
وہ ہمارا مضبوط سہارا ثابت ہوا ہے۔
2 اِس لئے ہم خوف نہیں کھائیں گے، گو زمین لرز
اُٹھے اور پہاڑ جھوم کر سمندر کی گہرائیوں میں گر جائیں،
3 گو سمندر شور مچا کر ٹھاٹھیں مارے اور پہاڑ اُس کی
دہاڑوں سے کانپ اُٹھیں۔ (سِلاہ)

4 دریا کی شاخیں اللہ کے شہر کو خوش کرتی ہیں، اُس
شہر کو جو اللہ تعالیٰ کی مقدّس سکونت گاہ ہے۔
5 اللہ اُس کے بیچ میں ہے، اِس لئے شہر نہیں
ڈگمگائے گا۔ صبح سویرے ہی اللہ اُس کی مدد کرے گا۔
6 قومیں شور مچانے، سلطنتیں لڑکھڑانے لگیں۔ اللہ
نے آواز دی تو زمین لرز اُٹھی۔

7 رب الافواج ہمارے ساتھ ہے، یعقوب کا خدا ہمارا
قلعہ ہے۔ (سِلاہ)

8 آؤ، رب کے عظیم کاموں پر نظر ڈالو! اُسی نے
زمین پر ہول ناک تباہی نازل کی ہے۔
9 وہی دنیا کی انتہا تک جنگیں روک دیتا، وہی کمان کو
توڑ دیتا، نیزے کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور ڈھال کو جلا
دیتا ہے۔
10 وہ فرماتا ہے، ”اپنی حرکتوں سے باز آؤ! جان لو کہ
مَیں خدا ہوں۔ مَیں اقوام میں سربلند اور دنیا میں سرفراز
ہوں گا۔“

11 رب الافواج ہمارے ساتھ ہے۔ یعقوب کا خدا ہمارا
قلعہ ہے۔ (سِلاہ)

اللہ تمام قوموں کا بادشاہ ہے

47

قورح کی اولاد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔

اے تمام قومو، تالی بجاؤ! خوشی کے نعرے لگا کر

اللہ کی مدح سرائی کرو!
2 کیونکہ رب تعالیٰ پُرجلال ہے، وہ پوری دنیا کا عظیم
بادشاہ ہے۔
3 اُس نے قوموں کو ہمارے تحت کر دیا، اُمّتوں کو
ہمارے پاؤں تلے رکھ دیا۔
4 اُس نے ہمارے لئے ہماری میراث کو چن لیا، اُسی
کو جو اُس کے پیارے بندے یعقوب کے لئے فخر کا
باعث تھا۔ (سِلاہ)

5 اللہ نے صعود فرمایا تو ساتھ ساتھ خوشی کا نعرہ بلند
ہوا، رب بلندی پر چڑھ گیا تو ساتھ ساتھ نرسنگا بجتا رہا۔
6 مدح سرائی کرو، اللہ کی مدح سرائی کرو! مدح سرائی
کرو، ہمارے بادشاہ کی مدح سرائی کرو!
7 کیونکہ اللہ پوری دنیا کا بادشاہ ہے۔ حکمت کا گیت
گا کر اُس کی ستائش کرو۔
8 اللہ قوموں پر حکومت کرتا ہے، اللہ اپنے مقدّس
تخت پر بیٹھا ہے۔
9 دیگر قوموں کے شرفا ابراہیم کے خدا کی قوم کے
ساتھ جمع ہو گئے ہیں، کیونکہ وہ دنیا کے حکمرانوں کا مالک
ہے۔ وہ نہایت ہی سربلند ہے۔

اللہ کا شہر یروشلم

48 گیت۔ قورح کی اولاد کا زبور۔
رب عظیم اور بڑی تعریف کے لائق ہے۔
اُس کا مقدّس پہاڑ ہمارے خدا کے شہر میں ہے۔
2 کوہِ صیون کی بلندی خوب صورت ہے، پوری
دنیا اُس سے خوش ہوتی ہے۔ کوہِ صیون دُور ترین شمال
کا الٰہی پہاڑ ہی ہے، وہ عظیم بادشاہ کا شہر ہے۔
3 اللہ اُس کے محلوں میں ہے، وہ اُس کی پناہ گاہ
ثابت ہوا ہے۔
4 کیونکہ دیکھو، بادشاہ جمع ہو کر یروشلم سے لڑنے
آئے۔
5 لیکن اُسے دیکھتے ہی وہ حیران ہوئے، وہ دہشت کھا
کر بھاگ گئے۔
6 وہاں اُن پر کپکپی طاری ہوئی، اور وہ دردِ زہ میں مبتلا
عورت کی طرح پیچ و تاب کھانے لگے۔
7 جس طرح مشرقی آندھی ترسیس کے شاندار جہازوں
کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے اُسی طرح تُو نے اُنہیں
تباہ کر دیا۔

8 جو کچھ ہم نے سنا ہے وہ ہمارے دیکھتے دیکھتے رب
الافواج ہمارے خدا کے شہر پر صادق آیا ہے، اللہ اُسے
ابد تک قائم رکھے گا۔ (سِلاہ)
9 اے اللہ، ہم نے تیری سکونت گاہ میں تیری شفقت
پر غور و خوض کیا ہے۔
10 اے اللہ، تیرا نام اِس لائق ہے کہ تیری تعریف
دنیا کی انتہا تک کی جائے۔ تیرا دہنا ہاتھ راستی سے بھرا
رہتا ہے۔
11 کوہِ صیون شادمان ہو، یہوداہ کی بیٹیاں[a] تیرے
منصفانہ فیصلوں کے باعث خوشی منائیں۔

12 صیون کے اردگرد گھومو پھرو، اُس کی فصیل کے
ساتھ ساتھ چل کر اُس کے بُرج گن لو۔
13 اُس کی قلعہ بندی پر خوب دھیان دو، اُس کے

[a] یہاں یہوداہ کی بیٹیوں سے مراد اُس کے شہر بھی ہو سکتے ہیں۔

محلوں کا معائنہ کرو تاکہ آنے والی نسل کو سب کچھ
سنا سکو۔
14 یقیناً اللہ ہمارا خدا ہمیشہ تک ایسا ہی ہے۔ وہ ابد
تک ہماری راہنمائی کرے گا۔

امیروں کی شان سراب ہی ہے

49 قورح کی اولاد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے
لئے۔

اے تمام قومو، سنو! دنیا کے تمام باشندو، دھیان
دو!
2 چھوٹے اور بڑے، امیر اور غریب سب توجہ دیں۔
3 میرا منہ حکمت بیان کرے گا اور میرے دل کا غور
و خوض سمجھ عطا کرے گا۔
4 مَیں اپنا کان ایک کہاوت کی طرف جھکاؤں گا،
سرود بجا کر اپنی پہیلی کا حل بتاؤں گا۔

5 مَیں خوف کیوں کھاؤں جب مصیبت کے دن آئیں
اور مکاروں کا بُرا کام مجھے گھیر لے؟
6 ایسے لوگ اپنی ملکیت پر اعتماد اور اپنی بڑی دولت
پر فخر کرتے ہیں۔
7 کوئی بھی فدیہ دے کر اپنے بھائی کی جان کو نہیں
چھڑا سکتا۔ وہ اللہ کو اِس قسم کا تاوان نہیں دے سکتا۔
8 کیونکہ اِتنی بڑی رقم دینا اُس کے بس کی بات نہیں۔
آخرکار اُسے ہمیشہ کے لئے ایسی کوششوں سے باز آنا
پڑے گا۔
9 چنانچہ کوئی بھی ہمیشہ کے لئے زندہ نہیں رہ سکتا،
آخرکار ہر ایک موت کے گڑھے میں اُترے گا۔
10 کیونکہ ہر ایک دیکھ سکتا ہے کہ دانش مند بھی
وفات پاتے اور احمق اور ناسمجھ بھی مل کر ہلاک ہو
جاتے ہیں۔ سب کو اپنی دولت دوسروں کے لئے چھوڑنی
پڑتی ہے۔
11 اُن کی قبریں ابد تک اُن کے گھر بنی رہیں گی،
پشت در پشت وہ اُن میں بسے رہیں گے، گو اُنہیں زمینیں
حاصل تھیں جو اُن کے نام پر تھیں۔

12 انسان اپنی شان و شوکت کے باوجود قائم نہیں
رہتا، اُسے جانوروں کی طرح ہلاک ہونا ہے۔
13 یہ اُن سب کی تقدیر ہے جو اپنے آپ پر اعتماد
رکھتے ہیں، اور اُن سب کا انجام جو اُن کی باتیں پسند
کرتے ہیں۔ (سِلاہ)
14 اُنہیں بھیڑ بکریوں کی طرح پاتال میں لایا جائے
گا، اور موت اُنہیں چَرائے گی۔ کیونکہ صبح کے وقت
دیانت دار اُن پر حکومت کریں گے۔ تب اُن کی شکل
و صورت گھِسے پھٹے کپڑے کی طرح گل سڑ جائے گی،
پاتال ہی اُن کی رہائش گاہ ہو گا۔
15 لیکن اللہ میری جان کا فدیہ دے گا، وہ مجھے پکڑ
کر پاتال کی گرفت سے چھڑائے گا۔ (سِلاہ)

16 مت گھبرا جب کوئی امیر ہو جائے، جب اُس کے
گھر کی شان و شوکت بڑھتی جائے۔
17 مرتے وقت تو وہ اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جائے
گا، اُس کی شان و شوکت اُس کے ساتھ پاتال میں نہیں
اُترے گی۔
18 بےشک وہ جیتے جی اپنے آپ کو مبارک کہے
گا، اور دوسرے بھی کھاتے پیتے آدمی کی تعریف
کریں گے۔

19 پھر بھی وہ آخر کار اپنے باپ دادا کی نسل کے پاس
اُترے گا، اُن کے پاس جو دوبارہ کبھی روشنی نہیں
دیکھیں گے۔

20 جو انسان اپنی شان و شوکت کے باوجود ناسمجھ
ہے، اُسے جانوروں کی طرح ہلاک ہونا ہے۔

صحیح عبادت

50 آسف کا زبور۔
رب قادرِ مطلق خدا بول اُٹھا ہے، اُس نے
طلوعِ صبح سے لے کر غروبِ آفتاب تک پوری دنیا کو
بُلایا ہے۔
2 اللہ کا نور صیون سے چمک اُٹھا ہے، اُس پہاڑ سے
جو کامل حُسن کا اظہار ہے۔
3 ہمارا خدا آ رہا ہے، وہ خاموش نہیں رہے گا۔ اُس
کے آگے آگے سب کچھ بھسم ہو رہا ہے، اُس کے اردگرد
تیز آندھی چل رہی ہے۔
4 وہ آسمان و زمین کو آواز دیتا ہے، ”اب مَیں اپنی قوم
کی عدالت کروں گا۔
5 میرے ایمان داروں کو میرے حضور جمع کرو، اُنہیں
جنہوں نے قربانیاں پیش کر کے میرے ساتھ عہد
باندھا ہے۔“
6 آسمان اُس کی راستی کا اعلان کریں گے، کیونکہ اللہ
خود انصاف کرنے والا ہے۔ (سِلاہ)
7 ”اے میری قوم، سن! مجھے بات کرنے دے۔
اے اسرائیل، مَیں تیرے خلاف گواہی دوں گا۔ مَیں
اللہ تیرا خدا ہوں۔
8 مَیں تجھے تیری ذبح کی قربانیوں کے باعث ملامت
نہیں کر رہا۔ تیری بھسم ہونے والی قربانیاں تو مسلسل
میرے سامنے ہیں۔
9 نہ مَیں تیرے گھر سے بَیل لوں گا، نہ تیرے
باڑوں سے بکرے۔
10 کیونکہ جنگل کے تمام جاندار میرے ہی ہیں،
ہزاروں پہاڑیوں پر بسنے والے جانور میرے ہی ہیں۔
11 مَیں پہاڑوں کے ہر پرندے کو جانتا ہوں، اور
جو بھی میدانوں میں حرکت کرتا ہے وہ میرا ہے۔
12 اگر مجھے بھوک لگتی تو مَیں تجھے نہ بتاتا، کیونکہ زمین
اور جو کچھ اُس پر ہے میرا ہے۔
13 کیا تُو سمجھتا ہے کہ مَیں سانڈوں کا گوشت کھانا یا
بکروں کا خون پینا چاہتا ہوں؟
14 اللہ کو شکر گزاری کی قربانی پیش کر، اور وہ منّت
پوری کر جو تُو نے اللہ تعالیٰ کے حضور مانی ہے۔
15 مصیبت کے دن مجھے پکار۔ تب مَیں تجھے نجات
دوں گا اور تُو میری تمجید کرے گا۔“

16 لیکن بےدین سے اللہ فرماتا ہے، ”میرے احکام
سنانے اور میرے عہد کا ذکر کرنے کا تیرا کیا حق ہے؟
17 تُو تو تربیت سے نفرت کرتا اور میرے فرمان
کچرے کی طرح اپنے پیچھے پھینک دیتا ہے۔
18 کسی چور کو دیکھتے ہی تُو اُس کا ساتھ دیتا ہے، تُو
زناکاروں سے رفاقت رکھتا ہے۔
19 تُو اپنے منہ کو بُرے کام کے لئے استعمال کرتا،
اپنی زبان کو دھوکا دینے کے لئے تیار رکھتا ہے۔
20 تُو دوسروں کے پاس بیٹھ کر اپنے بھائی کے خلاف
بولتا ہے، اپنی ہی ماں کے بیٹے پر تہمت لگاتا ہے۔

21 یہ کچھ تُو نے کیا ہے، اور مَیں خاموش رہا۔ تب
تُو سمجھا کہ مَیں بالکل تجھ جیسا ہوں۔ لیکن مَیں تجھے
ملامت کروں گا، تیرے سامنے ہی معاملہ ترتیب سے
سناؤں گا۔
22 تم جو اللہ کو بھولے ہوئے ہو، بات سمجھ لو، ورنہ
مَیں تمہیں پھاڑ ڈالوں گا۔ اُس وقت کوئی نہیں ہو گا جو
تمہیں بچائے۔
23 جو شکرگزاری کی قربانی پیش کرے وہ میری تعظیم
کرتا ہے۔ جو مصمم ارادے سے ایسی راہ پر چلے اُسے
مَیں اللہ کی نجات دکھاؤں گا۔“

مجھ جیسے گناہ گار پر رحم کر! (توبہ کا چوتھا زبور)

51 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ یہ گیت
اُس وقت سے متعلق ہے جب داؤد کے بت سبع
کے ساتھ زنا کرنے کے بعد ناتن نبی اُس کے پاس آیا۔
اے اللہ، اپنی شفقت کے مطابق مجھ پر مہربانی
کر، اپنے بڑے رحم کے مطابق میری سرکشی کے داغ
مٹا دے۔
2 مجھے دھو دے تاکہ میرا قصور دُور ہو جائے، جو گناہ
مجھ سے سرزد ہوا ہے اُس سے مجھے پاک کر۔
3 کیونکہ مَیں اپنی سرکشی کو مانتا ہوں، اور میرا گناہ ہمیشہ
میرے سامنے رہتا ہے۔
4 مَیں نے تیرے، صرف تیرے ہی خلاف گناہ کیا،
مَیں نے وہ کچھ کیا جو تیری نظر میں بُرا ہے۔ کیونکہ لازم
ہے کہ تُو بولتے وقت راست ٹھہرے اور عدالت کرتے
وقت پاکیزہ ثابت ہو جائے۔
5 یقیناً مَیں گناہ آلودہ حالت میں پیدا ہوا۔ جوں ہی
مَیں ماں کے پیٹ میں وجود میں آیا تو گناہ گار تھا۔
6 یقیناً تُو باطن کی سچائی پسند کرتا اور پوشیدگی میں مجھے
حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔
7 زوفا لے کر مجھ سے گناہ دُور کر تاکہ پاک صاف
ہو جاؤں۔ مجھے دھو دے تاکہ برف سے زیادہ سفید
ہو جاؤں۔
8 مجھے دوبارہ خوشی اور شادمانی سننے دے تاکہ جن
ہڈیوں کو تُو نے کچل دیا وہ شادیانہ بجائیں۔
9 اپنے چہرے کو میرے گناہوں سے پھیر لے، میرا
تمام قصور مٹا دے۔
10 اے اللہ، میرے اندر پاک دل پیدا کر، مجھ میں
نئے سرے سے ثابت قدم روح قائم کر۔
11 مجھے اپنے حضور سے خارج نہ کر، نہ اپنے مقدّس
روح کو مجھ سے دُور کر۔
12 مجھے دوبارہ اپنی نجات کی خوشی دلا، مجھے مستعد
روح عطا کر کے سنبھالے رکھ۔
13 تب مَیں اُنہیں تیری راہوں کی تعلیم دوں گا جو
تجھ سے بےوفا ہو گئے ہیں، اور گناہ گار تیرے پاس
واپس آئیں گے۔
14 اے اللہ، میری نجات کے خدا، قتل کا قصور مجھ
سے دُور کر کے مجھے بچا۔ تب میری زبان تیری راستی کی
حمد و ثنا کرے گی۔
15 اے رب، میرے ہونٹوں کو کھول تاکہ میرا منہ
تیری ستائش کرے۔
16 کیونکہ تُو ذبح کی قربانی نہیں چاہتا، ورنہ مَیں وہ
پیش کرتا۔ بھسم ہونے والی قربانیاں تجھے پسند نہیں۔

17 اللہ کو منظور قربانی شکستہ روح ہے۔ اے اللہ، تُو
شکستہ اور کچلے ہوئے دل کو حقیر نہیں جانے گا۔
18 اپنی مہربانی کا اظہار کر کے صیون کو خوش حالی
بخش، یروشلم کی فصیل تعمیر کر۔
19 تب تجھے ہماری صحیح قربانیاں، ہماری بھسم ہونے
والی اور مکمل قربانیاں پسند آئیں گی۔ تب تیری قربان
گاہ پر بَیل چڑھائے جائیں گے۔

ظلم کے باوجود تسلی

52 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ حکمت
کا یہ گیت اُس وقت سے متعلق ہے جب دوئیگ
ادومی ساؤل بادشاہ کے پاس گیا اور اُسے بتایا، ”داؤد اخی مَلِک امام
کے گھر میں گیا ہے۔“
اے سورمے، تُو اپنی بدی پر کیوں فخر کرتا ہے؟ اللہ
کی شفقت دن بھر قائم رہتی ہے۔
2 اے دھوکے باز، تیری زبان تیز اُسترے کی طرح
چلتی ہوئی تباہی کے منصوبے باندھتی ہے۔
3 تجھے بھلائی کی نسبت بُرائی زیادہ پیاری ہے، سچ
بولنے کی نسبت جھوٹ زیادہ پسند ہے۔ (سِلاہ)
4 اے فریب دہ زبان، تُو ہر تباہ کن بات سے پیار
کرتی ہے۔
5 لیکن اللہ تجھے ہمیشہ کے لئے خاک میں ملائے گا۔
وہ تجھے مار مار کر تیرے خیمے سے نکال دے گا، تجھے جڑ
سے اُکھاڑ کر زندوں کے ملک سے خارج کر دے گا۔
(سِلاہ)
6 راست باز یہ دیکھ کر خوف کھائیں گے۔ وہ اُس
پر ہنس کر کہیں گے،
7 ”لو، یہ وہ آدمی ہے جس نے اللہ میں پناہ نہ لی بلکہ
اپنی بڑی دولت پر اعتماد کیا، جو اپنے تباہ کن منصوبوں
سے طاقت ور ہو گیا تھا۔“
8 لیکن مَیں اللہ کے گھر میں زیتون کے پھلتے
پھولتے درخت کی مانند ہوں۔ مَیں ہمیشہ کے لئے اللہ
کی شفقت پر بھروسا رکھوں گا۔
9 مَیں ابد تک اُس کے لئے تیری ستائش کروں گا جو
تُو نے کیا ہے۔ مَیں تیرے ایمان داروں کے سامنے ہی
تیرے نام کے انتظار میں رہوں گا، کیونکہ وہ بھلا ہے۔

بے دین کی حماقت

53 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ حکمت
کا گیت۔ طرز: محلت۔
احمق دل میں کہتا ہے، ”اللہ ہے ہی نہیں!“ ایسے
لوگ بدچلن ہیں، اُن کی حرکتیں قابلِ گھن ہیں۔ ایک بھی
نہیں ہے جو اچھا کام کرے۔
2 اللہ نے آسمان سے انسان پر نظر ڈالی تاکہ دیکھے کہ
کیا کوئی سمجھ دار ہے؟ کیا کوئی اللہ کا طالب ہے؟
3 افسوس، سب صحیح راہ سے بھٹک گئے، سب کے
سب بگڑ گئے ہیں۔ کوئی نہیں جو بھلائی کرتا ہو، ایک
بھی نہیں۔
4 کیا جو بدی کر کے میری قوم کو روٹی کی طرح کھا
لیتے ہیں اُنہیں سمجھ نہیں آتی؟ وہ تو اللہ کو پکارتے
ہی نہیں۔
5 تب اُن پر سخت دہشت وہاں چھا گئی جہاں پہلے

دہشت کا سبب نہیں تھا۔ جنہوں نے تجھے گھیر رکھا تھا
اللہ نے اُن کی ہڈیاں بکھیر دیں۔ تُو نے اُن کو رُسوا کیا،
کیونکہ اللہ نے اُنہیں رد کیا ہے۔

6 کاش کوہِ صیون سے اسرائیل کی نجات نکلے! جب
رب اپنی قوم کو بحال کرے گا تو یعقوب خوشی کے
نعرے لگائے گا، اسرائیل باغ باغ ہو گا۔

خطرے میں پھنسے ہوئے شخص کی التجا

54 داؤد کا زبور۔ حکمت کا یہ گیت تاردار سازوں کے
ساتھ گانا ہے۔ یہ اُس وقت سے متعلق ہے جب
زیف کے باشندوں نے ساؤل کے پاس جا کر کہا، ”داؤد ہمارے
پاس چھپا ہوا ہے۔“

اے اللہ، اپنے نام کے ذریعے سے مجھے چھٹکارا
دے! اپنی قدرت کے ذریعے سے میرا انصاف کر!
2 اے اللہ، میری التجا سن، میرے منہ کے الفاظ پر
دھیان دے۔
3 کیونکہ پردیسی میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے
ہیں، ظالم جو اللہ کا لحاظ نہیں کرتے میری جان لینے
کے درپَے ہیں۔ (سِلاہ)

4 لیکن اللہ میرا سہارا ہے، رب میری زندگی قائم
رکھتا ہے۔
5 وہ میرے دشمنوں کی شرارت اُن پر واپس لائے گا۔
چنانچہ اپنی وفاداری دکھا کر اُنہیں تباہ کر دے!
6 مَیں تجھے رضاکارانہ قربانی پیش کروں گا۔ اے رب،
مَیں تیرے نام کی ستائش کروں گا، کیونکہ وہ بھلا ہے۔
7 کیونکہ اُس نے مجھے ساری مصیبت سے رِہائی
دی، اور اب مَیں اپنے دشمنوں کی شکست دیکھ کر خوش
ہوں گا۔

جھوٹے بھائیوں پر شکایت

55 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ حکمت
کا یہ گیت تاردار سازوں کے ساتھ گانا ہے۔

اے اللہ، میری دعا پر دھیان دے، اپنے آپ کو میری
التجا سے چھپائے نہ رکھ۔
2 مجھ پر غور کر، میری سن۔ مَیں بے چینی سے اِدھر
اُدھر گھومتے ہوئے آہیں بھر رہا ہوں۔
3 کیونکہ دشمن شور مچا رہا، بےدین مجھے تنگ کر رہا
ہے۔ وہ مجھ پر آفت لانے پر تُلے ہوئے ہیں، غصے میں
میری مخالفت کر رہے ہیں۔
4 میرا دل میرے اندر تڑپ رہا ہے، موت کی دہشت
مجھ پر چھا گئی ہے۔
5 خوف اور لرزش مجھ پر طاری ہوئی، ہیبت مجھ پر
غالب آ گئی ہے۔

6 مَیں بولا، ”کاش میرے کبوتر کے سے پَر ہوں تاکہ
اُڑ کر آرام و سکون پا سکوں!
7 تب مَیں دُور تک بھاگ کر ریگستان میں بسیرا کرتا،
8 مَیں جلدی سے کہیں پناہ لیتا جہاں تیز آندھی اور
طوفان سے محفوظ رہتا۔“ (سِلاہ)

9 اے رب، اُن میں ابتری پیدا کر، اُن کی زبان
میں اختلاف ڈال! کیونکہ مجھے شہر میں ہر طرف ظلم اور
جھگڑے نظر آتے ہیں۔
10 دن رات وہ فصیل پر چکر کاٹتے ہیں، اور شہر فساد

اور خرابی سے بھرا رہتا ہے۔
11 اُس کے بیچ میں تباہی کی حکومت ہے، اور ظلم اور
فریب اُس کے چوک کو نہیں چھوڑتے۔

12 اگر کوئی دشمن میری رُسوائی کرتا تو قابلِ برداشت
ہوتا۔ اگر مجھ سے نفرت کرنے والا مجھے دبا کر اپنے آپ
کو سرفراز کرتا تو مَیں اُس سے چھپ جاتا۔
13 لیکن تُو ہی نے یہ کیا، تُو جو مجھ جیسا ہے، جو میرا
قریبی دوست اور ہم راز ہے۔
14 میری تیرے ساتھ کتنی اچھی رفاقت تھی جب ہم
ہجوم کے ساتھ اللہ کے گھر کی طرف چلتے گئے!

15 موت اچانک ہی اُنہیں اپنی گرفت میں لے
لے۔ زندہ ہی وہ پاتال میں اُتر جائیں، کیونکہ بُرائی نے
اُن میں اپنا گھر بنا لیا ہے۔
16 لیکن مَیں پکار کر اللہ سے مدد مانگتا ہوں، اور رب
مجھے نجات دے گا۔
17 مَیں ہر وقت آہ و زاری کرتا اور کراہتا رہتا ہوں،
خواہ صبح ہو، خواہ دوپہر یا شام۔ اور وہ میری سنے گا۔
18 وہ فدیہ دے کر میری جان کو اُن سے چھڑائے گا
جو میرے خلاف لڑ رہے ہیں۔ گو اُن کی تعداد بڑی ہے
وہ مجھے آرام و سکون دے گا۔
19 اللہ جو ازل سے تخت نشین ہے میری سن کر اُنہیں
مناسب جواب دے گا۔ (سِلاہ) کیونکہ نہ وہ تبدیل ہو
جائیں گے، نہ کبھی اللہ کا خوف مانیں گے۔

20 اُس شخص نے اپنا ہاتھ اپنے دوستوں کے خلاف
اُٹھایا، اُس نے اپنا عہد توڑ لیا ہے۔

21 اُس کی زبان پر مکھن کی سی چِکنی چپڑی باتیں اور
دل میں جنگ ہے۔ اُس کے تیل سے زیادہ نرم الفاظ
حقیقت میں کھینچی ہوئی تلواریں ہیں۔

22 اپنا بوجھ رب پر ڈال تو وہ تجھے سنبھالے گا۔ وہ
راست باز کو کبھی ڈگمگانے نہیں دے گا۔
23 لیکن اے اللہ، تُو اُنہیں تباہی کے گڑھے میں
اُترنے دے گا۔ خوں خوار اور دھوکے باز آدھی عمر
بھی نہیں پائیں گے بلکہ جلدی مریں گے۔ لیکن مَیں
تجھ پر بھروسا رکھتا ہوں۔

مصیبت میں بھروسا

56 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز:
دُور دراز جزیروں کا کبوتر۔ یہ سنہرا گیت اُس وقت
سے متعلق ہے جب فلستیوں نے اُسے جات میں پکڑ لیا۔
اے اللہ، مجھ پر مہربانی کر! کیونکہ لوگ مجھے تنگ کر
رہے ہیں، لڑنے والا دن بھر مجھے ستا رہا ہے۔
2 دن بھر میرے دشمن میرے پیچھے لگے ہیں، کیونکہ
وہ بہت ہیں اور غرور سے مجھ سے لڑ رہے ہیں۔
3 لیکن جب خوف مجھے اپنی گرفت میں لے لے تو
مَیں تجھ پر ہی بھروسا رکھتا ہوں۔

4 اللہ کے کلام پر میرا فخر ہے، اللہ پر میرا بھروسا ہے۔
مَیں ڈروں گا نہیں، کیونکہ فانی انسان مجھے کیا نقصان پہنچا
سکتا ہے؟

5 دن بھر وہ میرے الفاظ کو توڑ مروڑ کر غلط
معنی نکالتے، اپنے تمام منصوبوں سے مجھے ضرر پہنچانا

چاہتے ہیں۔
6 وہ حملہ آور ہو کر تاک میں بیٹھ جاتے اور میرے
ہر قدم پر غور کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ مجھے مار ڈالنے پر تُلے
ہوئے ہیں۔
7 جو ایسی شریر حرکتیں کرتے ہیں، کیا اُنہیں بچنا
چاہئے؟ ہرگز نہیں! اے اللہ، اقوام کو غصے میں خاک
میں ملا دے۔
8 جتنے بھی دن مَیں بے گھر پھرا ہوں اُن کا تُو نے پورا
حساب رکھا ہے۔ اے اللہ، میرے آنسو اپنے مشکیزے
میں ڈال لے! کیا وہ پہلے سے تیری کتاب میں قلم بند
نہیں ہیں؟ ضرور!
9 پھر جب مَیں تجھے پکاروں گا تو میرے دشمن مجھ سے
باز آئیں گے۔ یہ مَیں نے جان لیا ہے کہ اللہ میرے
ساتھ ہے!
10 اللہ کے کلام پر میرا فخر ہے، رب کے کلام پر میرا
فخر ہے۔
11 اللہ پر میرا بھروسا ہے۔ مَیں ڈروں گا نہیں، کیونکہ
فانی انسان مجھے کیا نقصان پہنچا سکتا ہے؟

12 اے اللہ، تیرے حضور مَیں نے منتیں مانی ہیں،
اور اب مَیں تجھے شکرگزاری کی قربانیاں پیش کروں گا۔
13 کیونکہ تُو نے میری جان کو موت سے بچایا اور
میرے پاؤں کو ٹھوکر کھانے سے محفوظ رکھا تاکہ زندگی کی
روشنی میں اللہ کے حضور چلوں۔

آزمائش میں اللہ پر اعتماد

57

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز:
تباہ نہ کر۔ یہ سنہرا گیت اُس وقت سے متعلق
ہے جب وہ ساؤل سے بھاگ کر غار میں چھپ گیا۔
اے اللہ، مجھ پر مہربانی کر، مجھ پر مہربانی کر! کیونکہ
میری جان تجھ میں پناہ لیتی ہے۔ جب تک آفت
مجھ پر سے گزر نہ جائے مَیں تیرے پَروں کے سائے میں
پناہ لوں گا۔
2 مَیں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہوں، اللہ سے جو میرا معاملہ
ٹھیک کرے گا۔
3 وہ آسمان سے مدد بھیج کر مجھے چھٹکارا دے گا اور اُن
کی رُسوائی کرے گا جو مجھے تنگ کر رہے ہیں۔ (سِلاہ)
اللہ اپنا کرم اور وفاداری بھیجے گا۔
4 مَیں انسان کو ہڑپ کرنے والے شیر ببروں کے
بیچ میں لیٹا ہوا ہوں، اُن کے درمیان جن کے دانت
نیزے اور تیر ہیں اور جن کی زبان تیز تلوار ہے۔

5 اے اللہ، آسمان پر سربلند ہو جا! تیرا جلال پوری
دنیا پر چھا جائے!

6 اُنہوں نے میرے قدموں کے آگے پھندا بچھا دیا،
اور میری جان خاک میں دب گئی ہے۔ اُنہوں نے
میرے سامنے گڑھا کھود لیا، لیکن وہ خود اُس میں گر
گئے ہیں۔ (سِلاہ)

7 اے اللہ، میرا دل مضبوط، میرا دل ثابت قدم ہے۔
مَیں ساز بجا کر تیری مدح سرائی کروں گا۔
8 اے میری جان، جاگ اُٹھ! اے ستار اور سرود،
جاگ اُٹھو! آؤ، مَیں طلوعِ صبح کو جگاؤں۔
9 اے رب، قوموں میں مَیں تیری ستائش، اُمتوں
میں تیری مدح سرائی کروں گا۔

10 کیونکہ تیری عظیم شفقت آسمان جتنی بلند ہے، تیری
وفاداری بادلوں تک پہنچتی ہے۔
11 اے اللہ، آسمان پر سرفراز ہو! تیرا جلال پوری دنیا
پر چھا جائے۔

انتقام کی دعا

58 داؤد کا سنہرا گیت۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
طرز: تباہ نہ کر۔

اے حکمرانو، کیا تم واقعی منصفانہ فیصلہ کرتے، کیا
دیانت داری سے آدم زادوں کی عدالت کرتے ہو؟
2 ہرگز نہیں، تم دل میں بدی کرتے اور ملک میں
اپنے ظالم ہاتھوں کے لئے راستہ بناتے ہو۔
3 بےدین پیدائش سے ہی صحیح راہ سے دُور ہو گئے
ہیں، جھوٹ بولنے والے ماں کے پیٹ سے ہی بھٹک
گئے ہیں۔
4 وہ سانپ کی طرح زہر اُگلتے ہیں، اُس بہرے ناگ
کی طرح جو اپنے کانوں کو بند کر رکھتا ہے
5 تاکہ نہ جادوگر کی آواز سنے، نہ ماہر سپیرے
کے منتر۔

6 اے اللہ، اُن کے منہ کے دانت توڑ ڈال! اے
رب، جوان شیر ببروں کے جبڑے کو پاش پاش کر!
7 وہ اُس پانی کی طرح ضائع ہو جائیں جو بہہ کر غائب
ہو جاتا ہے۔ اُن کے چلائے ہوئے تیر بےاثر رہیں۔
8 وہ دھوپ میں گھونگے کی مانند ہوں جو چلتا چلتا
پگھل جاتا ہے۔ اُن کا انجام اُس بچے کا سا ہو جو ماں کے
پیٹ میں ضائع ہو کر کبھی سورج نہیں دیکھے گا۔
9 اِس سے پہلے کہ تمہاری دیگیں کانٹےدار ٹہنیوں
کی آگ محسوس کریں اللہ اُن سب کو آندھی میں اُڑا کر
لے جائے گا۔

10 آخرکار دشمن کو سزا ملے گی۔ یہ دیکھ کر راست باز
خوش ہو گا، اور وہ اپنے پاؤں کو بےدینوں کے خون میں
دھو لے گا۔
11 تب لوگ کہیں گے، ”واقعی راست باز کو اجر
ملتا ہے، واقعی اللہ ہے جو دنیا میں لوگوں کی عدالت
کرتا ہے!“

دشمن کے درمیان دعا

59 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ طرز:
تباہ نہ کر۔ یہ سنہرا گیت اُس وقت سے متعلق
ہے جب ساؤل نے اپنے آدمیوں کو داؤد کے گھر کی پہرا داری
کرنے کے لئے بھیجا تاکہ جب موقع ملے اُسے قتل کریں۔

اے میرے خدا، مجھے میرے دشمنوں سے بچا۔ اُن
سے میری حفاظت کر جو میرے خلاف اُٹھے ہیں۔
2 مجھے بدکاروں سے چھٹکارا دے، خوں خواروں
سے رِہا کر۔
3 دیکھ، وہ میری تاک میں بیٹھے ہیں۔ اے رب،
زبردست آدمی مجھ پر حملہ آور ہیں، حالانکہ مجھ سے نہ
خطا ہوئی نہ گناہ۔
4 مَیں بےقصور ہوں، تاہم وہ دوڑ دوڑ کر مجھ سے
لڑنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ جاگ اُٹھ، میری
مدد کرنے آ، جو کچھ ہو رہا ہے اُس پر نظر ڈال۔
5 اے رب، لشکروں اور اسرائیل کے خدا، دیگر تمام
قوموں کو سزا دینے کے لئے جاگ اُٹھ! اُن سب پر کرم
نہ فرما جو شریر اور غدار ہیں۔ (سِلاہ)

6 ہر شام کو وہ واپس آ جاتے اور کُتوں کی طرح
بھونکتے ہوئے شہر کی گلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں۔
7 دیکھ، اُن کے منہ سے رال ٹپک رہی ہے، اُن کے
ہونٹوں سے تلواریں نکل رہی ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں،
”کون سنے گا؟“
8 لیکن تُو اے رب، اُن پر ہنستا ہے، تُو تمام قوموں
کا مذاق اُڑاتا ہے۔
9 اے میری قوت، میری آنکھیں تجھ پر لگی رہیں گی،
کیونکہ اللہ میرا قلعہ ہے۔
10 میرا خدا اپنی مہربانی کے ساتھ مجھ سے ملنے آئے
گا، اللہ بخش دے گا کہ مَیں اپنے دشمنوں کی شکست دیکھ
کر خوش ہوں گا۔

11 اے اللہ ہماری ڈھال، اُنہیں ہلاک نہ کر، ورنہ
میری قوم تیرا کام بھول جائے گی۔ اپنی قدرت کا اظہار
یوں کر کہ وہ اِدھر اُدھر لڑکھڑا کر گر جائیں۔
12 جو کچھ بھی اُن کے منہ سے نکلتا ہے وہ گناہ ہے،
وہ لعنتیں اور جھوٹ ہی سناتے ہیں۔ چنانچہ اُنہیں اُن
کے تکبر کے جال میں پھنسنے دے۔
13 غصے میں اُنہیں تباہ کر! اُنہیں یوں تباہ کر کہ اُن
کا نام و نشان تک نہ رہے۔ تب لوگ دنیا کی انتہا تک
جان لیں گے کہ اللہ یعقوب کی اولاد پر حکومت کرتا
ہے۔ (سِلاہ)

14 ہر شام کو وہ واپس آ جاتے اور کُتوں کی طرح
بھونکتے ہوئے شہر کی گلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں۔
15 وہ اِدھر اُدھر گشت لگا کر کھانے کی چیزیں
ڈھونڈتے ہیں۔ اگر پیٹ نہ بھرے تو غُراتے رہتے ہیں۔
16 لیکن مَیں تیری قدرت کی مدح سرائی کروں گا،
صبح کو خوشی کے نعرے لگا کر تیری شفقت کی ستائش
کروں گا۔ کیونکہ تُو میرا قلعہ اور مصیبت کے وقت میری
پناہ گاہ ہے۔
17 اے میری قوت، مَیں تیری مدح سرائی کروں گا،
کیونکہ اللہ میرا قلعہ اور میرا مہربان خدا ہے۔

مردود قوم کی دعا

60 داؤد کا زبور۔ طرز: عہد کا سوسن۔ تعلیم کے لئے
یہ سنہرا گیت اُس وقت سے متعلق ہے جب داؤد
نے مسوپتامیہ کے ارامیوں اور ضوباہ کے ارامیوں سے جنگ کی۔
واپسی پر یوآب نے نمک کی وادی میں 12,000 ادومیوں کو
مار ڈالا۔

اے اللہ، تُو نے ہمیں رد کیا، ہماری قلعہ بندی میں
رخنہ ڈال دیا ہے۔ لیکن اب اپنے غضب سے باز آ کر
ہمیں بحال کر۔
2 تُو نے زمین کو ایسے جھٹکے دیئے کہ اُس میں
دراڑیں پڑ گئیں۔ اب اُس کے شگافوں کو شفا دے،
کیونکہ وہ ابھی تک تھرتھرا رہی ہے۔
3 تُو نے اپنی قوم کو تلخ تجربوں سے دوچار ہونے دیا،
ہمیں ایسی تیز مَے پلا دی کہ ہم ڈگمگانے لگے ہیں۔
4 لیکن جو تیرا خوف مانتے ہیں اُن کے لئے تُو نے
جھنڈا گاڑ دیا جس کے اردگرد وہ جمع ہو کر تیروں سے
پناہ لے سکتے ہیں۔ (سِلاہ)
5 اپنے دہنے ہاتھ سے مدد کر کے میری سن تاکہ جو
تجھے پیارے ہیں وہ نجات پائیں۔

6 اللہ نے اپنے مقدِس میں فرمایا ہے، ”مَیں فتح
مناتے ہوئے سِکم کو تقسیم کروں گا اور وادیٔ سُکات کو
ناپ کر بانٹ دوں گا۔
7 جِلعاد میرا ہے اور منسّی میرا ہے۔ افرائیم میرا خود اور
یہوداہ میرا شاہی عصا ہے۔
8 موآب میرا غسل کا برتن ہے، اور ادوم پر مَیں اپنا
جوتا پھینک دوں گا۔ اے فلستی ملک، مجھے دیکھ کر زور
دار نعرے لگا!“

9 کون مجھے قلعہ بند شہر میں لائے گا؟ کون میری
راہنمائی کر کے مجھے ادوم تک پہنچائے گا؟
10 اے اللہ، تُو ہی یہ کر سکتا ہے، گو تُو نے ہمیں
رد کیا ہے۔ اے اللہ، تُو ہماری فوجوں کا ساتھ نہیں دیتا
جب وہ لڑنے کے لئے نکلتی ہیں۔
11 مصیبت میں ہمیں سہارا دے، کیونکہ اِس وقت
انسانی مدد بے کار ہے۔
12 اللہ کے ساتھ ہم زبردست کام کریں گے، کیونکہ
وہی ہمارے دشمنوں کو کچل دے گا۔

دُور سے درخواست

61 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ تاردار
ساز کے ساتھ گانا ہے۔

اے اللہ، میری آہ و زاری سن، میری دعا پر توجہ دے۔
2 مَیں تجھے دنیا کی انتہا سے پکار رہا ہوں، کیونکہ میرا
دل نڈھال ہو گیا ہے۔ میری راہنمائی کر کے مجھے اُس
چٹان پر پہنچا دے جو مجھ سے بلند ہے۔

3 کیونکہ تُو میری پناہ گاہ رہا ہے، ایک مضبوط بُرج
جس میں مَیں دشمن سے محفوظ ہوں۔
4 مَیں ہمیشہ کے لئے تیرے خیمے میں رہنا، تیرے
پَروں تلے پناہ لینا چاہتا ہوں۔ (سِلاہ)

5 کیونکہ اے اللہ، تُو نے میری مَنتوں پر دھیان دیا،
تُو نے مجھے وہ میراث بخشی جو اُن سب کو ملتی ہے جو تیرا
خوف مانتے ہیں۔
6 بادشاہ کو عمر کی درازی بخش دے۔ وہ پشت در
پشت جیتا رہے۔
7 وہ ہمیشہ تک اللہ کے حضور تخت نشین رہے۔
شفقت اور وفاداری اُس کی حفاظت کریں۔
8 تب مَیں ہمیشہ تک تیرے نام کی مدح سرائی کروں
گا، روز بہ روز اپنی مَنتیں پوری کروں گا۔

خاموشی سے اللہ کا انتظار کر

62 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ یدوتون
کے لئے۔

میری جان خاموشی سے اللہ ہی کے انتظار میں ہے۔
اُسی سے مجھے مدد ملتی ہے۔
2 وہی میری چٹان، میری نجات اور میرا قلعہ ہے، اِس
لئے مَیں زیادہ نہیں ڈگمگاؤں گا۔

3 تم کب تک اُس پر حملہ کرو گے جو پہلے ہی جھکی
ہوئی دیوار کی مانند ہے؟ تم سب کب تک اُسے قتل
کرنے پر تُلے رہو گے جو پہلے ہی گرنے والی چاردیواری
جیسا ہے؟
4 اُن کے منصوبوں کا ایک ہی مقصد ہے، کہ اُسے
اُس کے اونچے عُہدے سے اُتاریں۔ اُنہیں جھوٹ سے

مزہ آتا ہے۔ منہ سے وہ برکت دیتے، لیکن اندر ہی اندر
لعنت کرتے ہیں۔ (سِلاہ)

5 لیکن تُو اے میری جان، خاموشی سے اللہ ہی کے
انتظار میں رہ۔ کیونکہ اُسی سے مجھے اُمید ہے۔
6 صرف وہی میری جان کی چٹان، میری نجات اور
میرا قلعہ ہے، اِس لئے مَیں نہیں ڈگمگاؤں گا۔

7 میری نجات اور عزت اللہ پر مبنی ہے، وہی میری
محفوظ چٹان ہے۔ اللہ میں مَیں پناہ لیتا ہوں۔
8 اے اُمّت، ہر وقت اُس پر بھروسا رکھ! اُس کے
حضور اپنے دل کا رنج و الم پانی کی طرح اُنڈیل دے۔
اللہ ہی ہماری پناہ گاہ ہے۔ (سِلاہ)

9 انسان دم بھر کا ہی ہے، اور بڑے لوگ فریب ہی
ہیں۔ اگر اُنہیں ترازو میں تولا جائے تو مل کر اُن کا وزن
ایک پھونک سے بھی کم ہے۔
10 ظلم پر اعتماد نہ کرو، چوری کرنے پر فضول اُمید
نہ رکھو۔ اور اگر دولت بڑھ جائے تو تمہارا دل اُس
سے لپٹ نہ جائے۔
11 اللہ نے ایک بات فرمائی بلکہ دو بار مَیں نے سنی
ہے کہ اللہ ہی قادر ہے۔
12 اے رب، یقیناً تُو مہربان ہے، کیونکہ تُو ہر ایک
کو اُس کے اعمال کا بدلہ دیتا ہے۔

اللہ کے لئے آرزو

63 داؤد کا زبور۔ یہ اُس وقت سے متعلق ہے جب
وہ یہوداہ کے ریگستان میں تھا۔

اے اللہ، تُو میرا خدا ہے جسے مَیں ڈھونڈتا ہوں۔
میری جان تیری پیاسی ہے، میرا پورا جسم تیرے لئے
ترستا ہے۔ مَیں اُس خشک اور نڈھال ملک کی مانند ہوں
جس میں پانی نہیں ہے۔
2 چنانچہ مَیں مقدِس میں تجھے دیکھنے کے انتظار میں
رہا تاکہ تیری قدرت اور جلال کا مشاہدہ کروں۔
3 کیونکہ تیری شفقت زندگی سے کہیں بہتر ہے،
میرے ہونٹ تیری مدح سرائی کریں گے۔
4 چنانچہ مَیں جیتے جی تیری ستائش کروں گا، تیرا نام
لے کر اپنے ہاتھ اُٹھاؤں گا۔
5 میری جان عمدہ غذا سے سیر ہو جائے گی، میرا منہ
خوشی کے نعرے لگا کر تیری حمد و ثنا کرے گا۔
6 بستر پر مَیں تجھے یاد کرتا، پوری رات کے دوران
تیرے بارے میں سوچتا رہتا ہوں۔
7 کیونکہ تُو میری مدد کرنے آیا، اور مَیں تیرے پَروں
کے سائے میں خوشی کے نعرے لگاتا ہوں۔
8 میری جان تیرے ساتھ لپٹی رہتی، اور تیرا دہنا ہاتھ
مجھے سنبھالتا ہے۔

9 لیکن جو میری جان لینے پر تُلے ہوئے ہیں وہ تباہ ہو
جائیں گے، وہ زمین کی گہرائیوں میں اُتر جائیں گے۔
10 اُنہیں تلوار کے حوالے کیا جائے گا، اور وہ
گیدڑوں کی خوراک بن جائیں گے۔

11 لیکن بادشاہ اللہ کی خوشی منائے گا۔ جو بھی اللہ
کی قسم کھاتا ہے وہ فخر کرے گا، کیونکہ جھوٹ بولنے
والوں کے منہ بند ہو جائیں گے۔

شریروں کے پوشیدہ حملوں سے حفاظت کی دعا

64 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
اے اللہ، سن جب مَیں اپنی آہ و زاری
پیش کرتا ہوں۔ میری زندگی دشمن کی دہشت سے
محفوظ رکھ۔
2 مجھے بدمعاشوں کی سازشوں سے چھپائے رکھ، اُن
کی ہل چل سے جو غلط کام کرتے ہیں۔
3 وہ اپنی زبان کو تلوار کی طرح تیز کرتے اور اپنے
زہریلے الفاظ کو تیروں کی طرح تیار رکھتے ہیں
4 تاکہ تاک میں بیٹھ کر اُنہیں بےقصور پر چلائیں۔
وہ اچانک اور بےباکی سے اُنہیں اُس پر برسا دیتے ہیں۔
5 وہ بُرا کام کرنے میں ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی
کرتے، ایک دوسرے سے مشورہ لیتے ہیں کہ ہم اپنے
پھندے کس طرح چھپا کر لگائیں؟ وہ کہتے ہیں، ”یہ کسی
کو بھی نظر نہیں آئیں گے۔“
6 وہ بڑی باریکی سے بُرے منصوبوں کی تیاریاں
کرتے، پھر کہتے ہیں، ”چلو، بات بن گئی ہے، منصوبہ
سوچ بچار کے بعد تیار ہوا ہے۔“ یقیناً انسان کے باطن
اور دل کی تہہ تک پہنچنا مشکل ہی ہے۔

7 لیکن اللہ اُن پر تیر برسائے گا، اور اچانک ہی وہ زخمی
ہو جائیں گے۔
8 وہ اپنی ہی زبان سے ٹھوکر کھا کر گر جائیں گے۔
جو بھی اُنہیں دیکھے گا وہ ”توبہ توبہ“ کہے گا۔
9 تب تمام لوگ خوف کھا کر کہیں گے، ”اللہ ہی
نے یہ کیا!“ اُنہیں سمجھ آئے گی کہ یہ اُسی کا کام ہے۔

10 راست باز اللہ کی خوشی منا کر اُس میں پناہ لے گا،
اور جو دل سے دیانت دار ہیں وہ سب فخر کریں گے۔

روحانی اور جسمانی برکتوں کے لئے شکر گزاری

65 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے گیت۔
اے اللہ، تُو ہی اِس لائق ہے کہ انسان
کوہِ صیون پر خاموشی سے تیرے انتظار میں رہے، تیری
تمجید کرے اور تیرے حضور اپنی منتیں پوری کرے۔
2 تُو دعاؤں کو سنتا ہے، اِس لئے تمام انسان تیرے
حضور آتے ہیں۔
3 گناہ مجھ پر غالب آ گئے ہیں، تُو ہی ہماری سرکش
حرکتوں کو معاف کر۔
4 مبارک ہے وہ جسے تُو چن کر قریب آنے دیتا ہے،
جو تیری بارگاہوں میں بس سکتا ہے۔ بخش دے کہ ہم
تیرے گھر، تیری مقدّس سکونت گاہ کی اچھی چیزوں سے
سیر ہو جائیں۔

5 اے ہماری نجات کے خدا، ہیبت ناک کاموں سے
اپنی راستی قائم کر کے ہماری سن! کیونکہ تُو زمین کی تمام
حدود اور دُور دراز سمندروں تک سب کی اُمید ہے۔
6 تُو اپنی قدرت سے پہاڑوں کی مضبوط بنیادیں ڈالتا
اور قوت سے کمربستہ رہتا ہے۔
7 تُو متلاطم سمندروں کو تھما دیتا ہے، تُو اُن کی گرجتی
لہروں اور اُمتوں کا شور شرابہ ختم کر دیتا ہے۔
8 دنیا کی انتہا کے باشندے تیرے نشانات سے خوف
کھاتے ہیں، اور تُو طلوعِ صبح اور غروبِ آفتاب کو خوشی
منانے دیتا ہے۔

9 تُو زمین کی دیکھ بھال کر کے اُسے پانی کی کثرت اور

زرخیزی سے نوازتا ہے، چنانچہ اللہ کی ندی پانی سے بھری
رہتی ہے۔ زمین کو یوں تیار کر کے تُو انسان کو اناج کی
اچھی فصل مہیا کرتا ہے۔
10 تُو کھیت کی ریگھاریوں کو شرابور کر کے اُس کے
ڈھیلوں کو ہموار کرتا ہے۔ تُو بارش کی بوچھاڑوں سے
زمین کو نرم کر کے اُس کی فصلوں کو برکت دیتا ہے۔
11 تُو سال کو اپنی بھلائی کا تاج پہنا دیتا ہے، اور
تیرے نقشِ قدم تیل کی فراوانی سے ٹپکتے ہیں۔
12 بیابان کی چراگاہیں تیل[a] کی کثرت سے ٹپکتی ہیں،
اور پہاڑیاں بھرپور خوشی سے ملبّس ہو جاتی ہیں۔
13 سبزہ زار بھیڑ بکریوں سے آراستہ ہیں، وادیاں اناج
سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ سب خوشی کے نعرے لگا رہے
ہیں، سب گیت گا رہے ہیں!

اللہ کی معجزانہ مدد کی تعریف

66 موسیقی کے راہنما کے لئے۔ زبور۔ گیت۔
اے ساری زمین، خوشی کے نعرے لگا کر
اللہ کی مدح سرائی کر!
2 اُس کے نام کے جلال کی تمجید کرو، اُس کی ستائش
عروج تک لے جاؤ!
3 اللہ سے کہو، ”تیرے کام کتنے پُرجلال ہیں۔ تیری
بڑی قدرت کے سامنے تیرے دشمن دبک کر تیری خوشامد
کرنے لگتے ہیں۔
4 تمام دنیا تجھے سجدہ کرے! وہ تیری تعریف میں
گیت گائے، تیرے نام کی ستائش کرے۔“ (سِلاہ)

5 آؤ، اللہ کے کام دیکھو! آدم زاد کی خاطر اُس نے
کتنے پُرجلال معجزے کئے ہیں!
6 اُس نے سمندر کو خشک زمین میں بدل دیا۔
جہاں پہلے پانی کا تیز بہاؤ تھا وہاں سے لوگ پیدل ہی
گزرے۔ چنانچہ آؤ، ہم اُس کی خوشی منائیں۔
7 اپنی قدرت سے وہ ابد تک حکومت کرتا ہے۔ اُس
کی آنکھیں قوموں پر لگی رہتی ہیں تاکہ سرکش اُس کے
خلاف نہ اُٹھیں۔ (سِلاہ)

8 اے اُمّتو، ہمارے خدا کی حمد کرو۔ اُس کی ستائش
دُور تک سنائی دے۔
9 کیونکہ وہ ہماری زندگی قائم رکھتا، ہمارے پاؤں کو
ڈگمگانے نہیں دیتا۔

10 کیونکہ اے اللہ، تُو نے ہمیں آزمایا۔ جس طرح
چاندی کو پگھلا کر صاف کیا جاتا ہے اُسی طرح تُو نے
ہمیں پاک صاف کر دیا ہے۔
11 تُو نے ہمیں جال میں پھنسا دیا، ہماری کمر پر اذیت
ناک بوجھ ڈال دیا۔
12 تُو نے لوگوں کے رتھوں کو ہمارے سروں پر سے
گزرنے دیا، اور ہم آگ اور پانی کی زد میں آ گئے۔
لیکن پھر تُو نے ہمیں مصیبت سے نکال کر فراوانی کی
جگہ پہنچایا۔

13 مَیں بھسم ہونے والی قربانیاں لے کر تیرے گھر
میں آؤں گا اور تیرے حضور اپنی مَنّتیں پوری کروں گا،
14 وہ مَنّتیں جو میرے منہ نے مصیبت کے وقت
مانی تھیں۔

[a] لفظی ترجمہ: ’چربی،‘ جو فراوانی کا نشان تھا۔

15 بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر مَیں تجھے موٹی
تازی بھیڑیں اور مینڈھوں کا دھواں پیش کروں گا، ساتھ
ساتھ بَیل اور بکرے بھی چڑھاؤں گا۔ (سِلاہ)
16 اے اللہ کا خوف ماننے والو، آؤ اور سنو! جو کچھ
اللہ نے میری جان کے لئے کیا وہ تمہیں سناؤں گا۔
17 مَیں نے اپنے منہ سے اُسے پکارا، لیکن میری زبان
اُس کی تعریف کرنے کے لئے تیار تھی۔
18 اگر مَیں دل میں گناہ کی پرورش کرتا تو رب
میری نہ سنتا۔
19 لیکن یقیناً رب نے میری سنی، اُس نے میری التجا
پر توجہ دی۔
20 اللہ کی حمد ہو، جس نے نہ میری دعا رد کی، نہ اپنی
شفقت مجھ سے باز رکھی۔

تمام قومیں اللہ کی تعریف کریں

67 زبور۔ تاردار سازوں کے ساتھ گانا ہے۔ موسیقی
کے راہنما کے لئے۔
اللہ ہم پر مہربانی کرے اور ہمیں برکت دے۔ وہ
اپنے چہرے کا نور ہم پر چمکائے (سِلاہ)
2 تاکہ زمین پر تیری راہ اور تمام قوموں میں تیری
نجات معلوم ہو جائے۔
3 اے اللہ، قومیں تیری ستائش کریں، تمام قومیں تیری
ستائش کریں۔
4 اُمّتیں شادمان ہو کر خوشی کے نعرے لگائیں،
کیونکہ تُو انصاف سے قوموں کی عدالت کرے گا اور
زمین پر اُمّتوں کی قیادت کرے گا۔ (سِلاہ)
5 اے اللہ، قومیں تیری ستائش کریں، تمام قومیں تیری
ستائش کریں۔
6 زمین اپنی فصلیں دیتی ہے۔ اللہ ہمارا خدا ہمیں
برکت دے!
7 اللہ ہمیں برکت دے، اور دنیا کی انتہائیں سب اُس
کا خوف مانیں۔

اللہ کی فتح

68 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے گیت۔
اللہ اُٹھے تو اُس کے دشمن تتر بتر ہو جائیں
گے، اُس سے نفرت کرنے والے اُس کے سامنے سے
بھاگ جائیں گے۔
2 وہ دھوئیں کی طرح بکھر جائیں گے۔ جس طرح
موم آگ کے سامنے پگھل جاتا ہے اُسی طرح بے دین
اللہ کے حضور ہلاک ہو جائیں گے۔
3 لیکن راست باز خوش و خرم ہوں گے، وہ اللہ کے
حضور جشن منا کر پھولے نہ سمائیں گے۔
4 اللہ کی تعظیم میں گیت گاؤ، اُس کے نام کی مدح
سرائی کرو! جو رتھ پر سوار بیابان میں سے گزر رہا ہے اُس
کے لئے راستہ تیار کرو۔ رب اُس کا نام ہے، اُس کے
حضور خوشی مناؤ!
5 اللہ اپنی مقدّس سکونت گاہ میں یتیموں کا باپ اور
بیواؤں کا حامی ہے۔
6 اللہ بے گھروں کو گھروں میں بسا دیتا اور قیدیوں کو

قید سے نکال کر خوش حالی عطا کرتا ہے۔ لیکن جو سرکش
ہیں وہ جُھلسے ہوئے ملک میں رہیں گے۔

7 اے اللہ، جب تُو اپنی قوم کے آگے آگے نکلا،
جب تُو ریگستان میں قدم بہ قدم آگے بڑھا (سِلاہ)
8 تو زمین لرز اُٹھی اور آسمان سے بارش ٹپکنے لگی۔
ہاں، اللہ کے حضور جو کوہِ سینا اور اسرائیل کا خدا ہے ایسا
ہی ہوا۔
9 اے اللہ، تُو نے کثرت کی بارش برسنے دی۔
جب کبھی تیرا موروثی ملک نڈھال ہوا تو تُو نے اُسے تازہ
دم کیا۔
10 یوں تیری قوم اُس میں آباد ہوئی۔ اے اللہ، اپنی
بھلائی سے تُو نے اُسے ضرورت مندوں کے لئے
تیار کیا۔

11 رب فرمان صادر کرتا ہے تو خوش خبری سنانے والی
عورتوں کا بڑا لشکر نکلتا ہے،
12 ”فوجوں کے بادشاہ بھاگ رہے ہیں۔ وہ بھاگ
رہے ہیں اور عورتیں لُوٹ کا مال تقسیم کر رہی ہیں۔
13 تم کیوں اپنے زِین کے دو بوروں کے درمیان بیٹھے
رہتے ہو؟ دیکھو، کبوتر کے پَروں پر چاندی اور اُس کے
شاہ پَروں پر پیلا سونا چڑھایا گیا ہے۔“
14 جب قادرِ مطلق نے وہاں کے بادشاہوں کو منتشر
کر دیا تو کوہِ ضلمون پر برف پڑی۔

15 کوہِ بسن الٰہی پہاڑ ہے، کوہِ بسن کی متعدد چوٹیاں
ہیں۔
16 اے پہاڑ کی متعدد چوٹیو، تم اُس پہاڑ کو کیوں
رشک کی نگاہ سے دیکھتی ہو جسے اللہ نے اپنی سکونت گاہ
کے لئے پسند کیا ہے؟ یقیناً رب وہاں ہمیشہ کے لئے
سکونت کرے گا۔

17 اللہ کے بے شمار رتھ اور اَن گنت فوجی ہیں۔
خداوند اُن کے درمیان ہے، سینا کا خدا مقدِس میں ہے۔
18 تُو نے بلندی پر چڑھ کر قیدیوں کا ہجوم گرفتار کر
لیا، تجھے انسانوں سے تحفے ملے، اُن سے بھی جو سرکش ہو
گئے تھے۔ یوں ہی رب خدا وہاں سکونت پذیر ہوا۔

19 رب کی تمجید ہو جو روز بہ روز ہمارا بوجھ اُٹھائے چلتا
ہے۔ اللہ ہماری نجات ہے۔ (سِلاہ)
20 ہمارا خدا وہ خدا ہے جو ہمیں بار بار نجات دیتا ہے،
رب قادرِ مطلق ہمیں بار بار موت سے بچنے کے راستے
مہیا کرتا ہے۔
21 یقیناً اللہ اپنے دشمنوں کے سروں کو کچل دے گا۔
جو اپنے گناہوں سے باز نہیں آتا اُس کی کھوپڑی وہ پاش
پاش کرے گا۔
22 رب نے فرمایا، ”مَیں اُنہیں بسن سے واپس لاؤں
گا، سمندر کی گہرائیوں سے واپس پہنچاؤں گا۔
23 تب تُو اپنے پاؤں کو دشمن کے خون میں دھو لے
گا، اور تیرے کُتے اُسے چاٹ لیں گے۔“

24 اے اللہ، تیرے جلوس نظر آ گئے ہیں، میرے
خدا اور بادشاہ کے جلوس مقدِس میں داخل ہوتے ہوئے
نظر آ گئے ہیں۔
25 آگے گلوکار، پھر ساز بجانے والے چل رہے
ہیں۔ اُن کے آس پاس کنواریاں دف بجاتے ہوئے پھر
رہی ہیں۔

26 ”جماعتوں میں اللہ کی ستائش کرو! جتنے بھی
اسرائیل کے سرچشمے سے نکلے ہوئے ہو رب کی تمجید
کرو!“
27 وہاں سب سے چھوٹا بھائی بن یمین آگے چل
رہا ہے، پھر یہوداہ کے بزرگوں کا پُرشور ہجوم زبولون
اور نفتالی کے بزرگوں کے ساتھ چل رہا ہے۔
28 اے اللہ، اپنی قدرت برُوئے کار لا! اے اللہ،
جو قدرت تُو نے پہلے بھی ہماری خاطر دکھائی اُسے
دوبارہ دکھا!
29 اُسے یروشلم کے اوپر اپنی سکونت گاہ سے دکھا۔
تب بادشاہ تیرے حضور تحفے لائیں گے۔
30 سرکنڈوں میں چھپے ہوئے درندے کو ملامت کر!
سانڈوں کا جو غول بچھڑوں جیسی قوموں میں رہتا ہے
اُسے ڈانٹ! اُنہیں کچل دے جو چاندی کو پیار کرتے
ہیں۔ اُن قوموں کو منتشر کر جو جنگ کرنے سے لطف
اندوز ہوتی ہیں۔
31 مصر سے سفیر آئیں گے، ایتھوپیا اپنے ہاتھ اللہ
کی طرف اُٹھائے گا۔

32 اے دنیا کی سلطنتو، اللہ کی تعظیم میں گیت گاؤ!
رب کی مدح سرائی کرو (سِلاہ)
33 جو اپنے رتھ پر سوار ہو کر قدیم زمانے کے بلند
ترین آسمانوں میں سے گزرتا ہے۔ سنو اُس کی آواز جو زور
سے گرج رہا ہے۔
34 اللہ کی قدرت کو تسلیم کرو! اُس کی عظمت
اسرائیل پر چھائی رہتی اور اُس کی قدرت آسمان پر ہے۔
35 اے اللہ، تُو اپنے مقدِس سے ظاہر ہوتے وقت
کتنا مہیب ہے۔ اسرائیل کا خدا ہی قوم کو قوت اور طاقت
عطا کرتا ہے۔ اللہ کی تمجید ہو!

آزمائش سے نجات کی دعا

69
داؤد کا زبور۔ طرز: سوسن کے پھول۔ موسیقی کے
راہنما کے لئے۔
اے اللہ، مجھے بچا! کیونکہ پانی میرے گلے تک پہنچ
گیا ہے۔
2 مَیں گہری دلدل میں دھنس گیا ہوں، کہیں پاؤں
جمانے کی جگہ نہیں ملتی۔ مَیں پانی کی گہرائیوں میں آ گیا
ہوں، سیلاب مجھ پر غالب آ گیا ہے۔
3 مَیں چلّاتے چلّاتے تھک گیا ہوں۔ میرا گلا بیٹھ
گیا ہے۔ اپنے خدا کا انتظار کرتے کرتے میری آنکھیں
دُھندلا گئیں۔
4 جو بلاوجہ مجھ سے کینہ رکھتے ہیں وہ میرے سر
کے بالوں سے زیادہ ہیں، جو بے سبب میرے دشمن ہیں
اور مجھے تباہ کرنا چاہتے ہیں وہ طاقت ور ہیں۔ جو کچھ
مَیں نے نہیں لُوٹا اُسے مجھ سے طلب کیا جاتا ہے۔

5 اے اللہ، تُو میری حماقت سے واقف ہے، میرا
قصور تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔
6 اے قادرِ مطلق رب الافواج، جو تیرے انتظار
میں رہتے ہیں وہ میرے باعث شرمندہ نہ ہوں۔ اے
اسرائیل کے خدا، میرے باعث تیرے طالب کی رُسوائی
نہ ہو۔
7 کیونکہ تیری خاطر مَیں شرمندگی برداشت کر رہا ہوں،
تیری خاطر میرا چہرہ شرم سار ہی رہتا ہے۔
8 مَیں اپنے سگے بھائیوں کے نزدیک اجنبی اور اپنی

ماں کے بیٹوں کے نزدیک پردیسی بن گیا ہوں۔
9 کیونکہ تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی ہے، جو
تجھے گالیاں دیتے ہیں اُن کی گالیاں مجھ پر آ گئی ہیں۔
10 جب مَیں روزہ رکھ کر روتا تھا تو لوگ میرا مذاق
اُڑاتے تھے۔
11 جب ماتمی لباس پہنے پھرتا تھا تو اُن کے لئے
عبرت انگیز مثال بن گیا۔
12 جو بزرگ شہر کے دروازے پر بیٹھے ہیں وہ میرے
بارے میں گپیں ہانکتے ہیں۔ شرابی مجھے اپنے طنز بھرے
گیتوں کا نشانہ بناتے ہیں۔

13 لیکن اے رب، میری تجھ سے دعا ہے کہ مَیں
تجھے دوبارہ منظور ہو جاؤں۔ اے اللہ، اپنی عظیم شفقت
کے مطابق میری سن، اپنی یقینی نجات کے مطابق
مجھے بچا۔
14 مجھے دلدل سے نکال تاکہ غرق نہ ہو جاؤں۔ مجھے
اُن سے چھٹکارا دے جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ پانی
کی گہرائیوں سے مجھے بچا۔
15 سیلاب مجھ پر غالب نہ آئے، سمندر کی گہرائی مجھے
ہڑپ نہ کر لے، گڑھا میرے اوپر اپنا منہ بند نہ کر لے۔
16 اے رب، میری سن، کیونکہ تیری شفقت بھلی
ہے۔ اپنے عظیم رحم کے مطابق میری طرف رجوع کر۔
17 اپنا چہرہ اپنے خادم سے چھپائے نہ رکھ، کیونکہ
مَیں مصیبت میں ہوں۔ جلدی سے میری سن!
18 قریب آ کر میری جان کا فدیہ دے، میرے
دشمنوں کے سبب سے عوضانہ دے کر مجھے چھڑا۔

19 تُو میری رُسوائی، میری شرمندگی اور تذلیل سے
واقف ہے۔ تیری آنکھیں میرے تمام دشمنوں پر لگی
رہتی ہیں۔
20 اُن کے طعنوں سے میرا دل ٹوٹ گیا ہے،
مَیں بیمار پڑ گیا ہوں۔ مَیں ہم دردی کے انتظار میں
رہا، لیکن بے فائدہ۔ مَیں نے توقع کی کہ کوئی مجھے دلاسا
دے، لیکن ایک بھی نہ ملا۔
21 اُنہوں نے میری خوراک میں کڑوا زہر ملایا، مجھے
سرکہ پلایا جب پیاسا تھا۔

22 اُن کی میز اُن کے لئے پھندا اور اُن کے ساتھیوں
کے لئے جال بن جائے۔
23 اُن کی آنکھیں تاریک ہو جائیں تاکہ وہ دیکھ نہ
سکیں۔ اُن کی کمر ہمیشہ تک ڈگمگاتی رہے۔
24 اپنا پورا غصہ اُن پر اُتار، تیرا سخت غضب اُن پر
آ پڑے۔
25 اُن کی رہائش گاہ سنسان ہو جائے اور کوئی اُن کے
خیموں میں آباد نہ ہو،
26 کیونکہ جسے تُو ہی نے سزا دی اُسے وہ ستاتے
ہیں، جسے تُو ہی نے زخمی کیا اُس کا دُکھ دوسروں کو سنا
کر خوش ہوتے ہیں۔
27 اُن کے قصور کا سختی سے حساب کتاب کر، وہ
تیرے سامنے راست باز نہ ٹھہریں۔
28 اُنہیں کتابِ حیات سے مٹایا جائے، اُن کا نام
راست بازوں کی فہرست میں درج نہ ہو۔

29 ہائے، مَیں مصیبت میں پھنسا ہوا ہوں، مجھے بہت
درد ہے۔ اے اللہ، تیری نجات مجھے محفوظ رکھے۔
30 مَیں اللہ کے نام کی مدح سرائی کروں گا، شکر

گزاری سے اُس کی تعظیم کروں گا۔
31 یہ رب کو بَیل یا سینگ اور کُھر رکھنے والے سانڈ
سے کہیں زیادہ پسند آئے گا۔
32 حلیم اللہ کا کام دیکھ کر خوش ہو جائیں گے۔ اے
اللہ کے طالبو، تسلی پاؤ!
33 کیونکہ رب محتاجوں کی سنتا اور اپنے قیدیوں کو
حقیر نہیں جانتا۔

34 آسمان و زمین اُس کی تمجید کریں، سمندر اور جو کچھ
اُس میں حرکت کرتا ہے اُس کی ستائش کرے۔
35 کیونکہ اللہ صیون کو نجات دے کر یہوداہ کے
شہروں کو تعمیر کرے گا، اور اُس کے خادم اُن پر قبضہ
کر کے اُن میں آباد ہو جائیں گے۔
36 اُن کی اولاد ملک کو میراث میں پائے گی، اور اُس
کے نام سے محبت رکھنے والے اُس میں بسے رہیں گے۔

دشمن سے نجات کی دعا

70 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ یاد
داشت کے لئے۔

اے اللہ، جلدی سے آ کر مجھے بچا! اے رب، میری
مدد کرنے میں جلدی کر!
2 میرے جانی دشمن شرمندہ ہو جائیں، اُن کی سخت
رُسوائی ہو جائے۔ جو میری مصیبت دیکھنے سے لطف
اُٹھاتے ہیں وہ پیچھے ہٹ جائیں، اُن کا منہ کالا ہو جائے۔
3 جو میری مصیبت دیکھ کر قہقہہ لگاتے ہیں وہ شرم
کے مارے پُشت دکھائیں۔
4 لیکن تیرے طالب شادمان ہو کر تیری خوشی
منائیں۔ جنہیں تیری نجات پیاری ہے وہ ہمیشہ کہیں،
”اللہ عظیم ہے!“
5 لیکن مَیں ناچار اور محتاج ہوں۔ اے اللہ، جلدی
سے میرے پاس آ! تُو ہی میرا سہارا اور میرا نجات دہندہ
ہے۔ اے رب، دیر نہ کر!

حفاظت کے لئے دعا

71 اے رب، مَیں نے تجھ میں پناہ لی ہے۔
مجھے کبھی شرمندہ نہ ہونے دے۔
2 اپنی راستی سے مجھے بچا کر چھٹکارا دے۔ اپنا کان
میری طرف جھکا کر مجھے نجات دے۔
3 میرے لئے چٹان پر محفوظ گھر ہو جس میں مَیں ہر
وقت پناہ لے سکوں۔ تُو نے فرمایا ہے کہ مجھے نجات
دے گا، کیونکہ تُو ہی میری چٹان اور میرا قلعہ ہے۔

4 اے میرے خدا، مجھے بےدین کے ہاتھ سے بچا،
اُس کے قبضے سے جو بےانصاف اور ظالم ہے۔

5 کیونکہ تُو ہی میری اُمید ہے۔ اے رب قادرِ
مطلق، تُو میری جوانی ہی سے میرا بھروسا رہا ہے۔
6 پیدائش سے ہی مَیں نے تجھ پر تکیہ کیا ہے، ماں
کے پیٹ سے تُو نے مجھے سنبھالا ہے۔ مَیں ہمیشہ تیری
حمد و ثنا کروں گا۔

7 بہتوں کے نزدیک مَیں بدشگونی ہوں، لیکن تُو میری
مضبوط پناہ گاہ ہے۔
8 دن بھر میرا منہ تیری تمجید اور تعظیم سے لبریز
رہتا ہے۔

9 بُڑھاپے میں مجھے رد نہ کر، طاقت کے ختم ہونے
پر مجھے ترک نہ کر۔
10 کیونکہ میرے دشمن میرے بارے میں باتیں کر
رہے ہیں، جو میری جان کی تاک لگائے بیٹھے ہیں وہ ایک
دوسرے سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔
11 وہ کہتے ہیں، ”اللہ نے اُسے ترک کر دیا ہے۔
اُس کے پیچھے پڑ کر اُسے پکڑو، کیونکہ کوئی نہیں جو
اُسے بچائے۔“

12 اے اللہ، مجھ سے دُور نہ ہو۔ اے میرے خدا،
میری مدد کرنے میں جلدی کر۔
13 میرے حریف شرمندہ ہو کر فنا ہو جائیں، جو مجھے
نقصان پہنچانے کے درپَے ہیں وہ لعن طعن اور رُسوائی
تلے دب جائیں۔
14 لیکن مَیں ہمیشہ تیرے انتظار میں رہوں گا،
ہمیشہ تیری ستائش کرتا رہوں گا۔
15 میرا منہ تیری راستی سناتا رہے گا، سارا دن تیرے
نجات بخش کاموں کا ذکر کرتا رہے گا، گو مَیں اُن کی
پوری تعداد گن بھی نہیں سکتا۔
16 مَیں رب قادرِ مطلق کے عظیم کام سناتے ہوئے
آؤں گا، مَیں تیری، صرف تیری ہی راستی یاد کروں گا۔

17 اے اللہ، تُو میری جوانی سے مجھے تعلیم دیتا رہا
ہے، اور آج تک مَیں تیرے معجزات کا اعلان کرتا
آیا ہوں۔
18 اے اللہ، خواہ مَیں بوڑھا ہو جاؤں اور میرے
بال سفید ہو جائیں مجھے ترک نہ کر جب تک مَیں آنے
والی پشت کے تمام لوگوں کو تیری قوت اور قدرت کے
بارے میں بتا نہ لوں۔

19 اے اللہ، تیری راستی آسمان سے باتیں کرتی ہے۔
اے اللہ، تجھ جیسا کون ہے جس نے اِتنے عظیم کام
کئے ہیں؟
20 تُو نے مجھے متعدد تلخ تجربوں میں سے گزرنے
دیا ہے، لیکن تُو مجھے دوبارہ زندہ بھی کرے گا، تُو مجھے
زمین کی گہرائیوں میں سے واپس لائے گا۔
21 میرا رُتبہ بڑھا دے، مجھے دوبارہ تسلی دے۔
22 اے میرے خدا، مَیں ستار بجا کر تیری ستائش
اور تیری وفاداری کی تمجید کروں گا۔ اے اسرائیل کے
قدوس، مَیں سرود بجا کر تیری تعریف میں گیت گاؤں گا۔
23 جب مَیں تیری مدح سرائی کروں گا تو میرے ہونٹ
خوشی کے نعرے لگائیں گے، اور میری جان جسے تُو نے
فدیہ دے کر چھڑایا ہے شادیانہ بجائے گی۔
24 میری زبان بھی دن بھر تیری راستی بیان کرے گی،
کیونکہ جو مجھے نقصان پہنچانا چاہتے تھے وہ شرم سار اور
رُسوا ہو گئے ہیں۔

سلامتی کا بادشاہ

72 سلیمان کا زبور۔
اے اللہ، بادشاہ کو اپنا انصاف عطا کر،
بادشاہ کے بیٹے کو اپنی راستی بخش دے
2 تاکہ وہ راستی سے تیری قوم اور انصاف سے تیرے
مصیبت زدوں کی عدالت کرے۔
3 پہاڑ قوم کو سلامتی اور پہاڑیاں راستی پہنچائیں۔
4 وہ قوم کے مصیبت زدوں کا انصاف کرے اور
محتاجوں کی مدد کر کے ظالموں کو کچل دے۔

5 تب لوگ پشت در پشت تیرا خوف مانیں گے جب
تک سورج چمکے اور چاند روشنی دے۔
6 وہ کٹی ہوئی گھاس کے کھیت پر برسنے والی بارش کی
طرح اُتر آئے، زمین کو تر کرنے والی بوچھاڑوں کی طرح
نازل ہو جائے۔
7 اُس کے دورِ حکومت میں راست باز پھلے پھولے
گا، اور جب تک چاند نیست نہ ہو جائے سلامتی کا
غلبہ ہو گا۔
8 وہ ایک سمندر سے دوسرے سمندر تک اور دریائے
فرات سے دنیا کی انتہا تک حکومت کرے۔
9 ریگستان کے باشندے اُس کے سامنے جھک جائیں،
اُس کے دشمن خاک چاٹیں۔
10 ترسیس اور ساحلی علاقوں کے بادشاہ اُسے خراج
پہنچائیں، سبا اور سِبا اُسے باج پیش کریں۔
11 تمام بادشاہ اُسے سجدہ کریں، سب اقوام اُس کی
خدمت کریں۔

12 کیونکہ جو ضرورت مند مدد کے لئے پکارے اُسے
وہ چھٹکارا دے گا، جو مصیبت میں ہے اور جس کی مدد
کوئی نہیں کرتا اُسے وہ رِہائی دے گا۔
13 وہ پست حالوں اور غریبوں پر ترس کھائے گا،
محتاجوں کی جان کو بچائے گا۔
14 وہ عوضانہ دے کر اُنہیں ظلم و تشدد سے چھڑائے
گا، کیونکہ اُن کا خون اُس کی نظر میں قیمتی ہے۔

15 بادشاہ زندہ باد! سبا کا سونا اُسے دیا جائے۔ لوگ
ہمیشہ اُس کے لئے دعا کریں، دن بھر اُس کے لئے
برکت چاہیں۔

16 ملک میں اناج کی کثرت ہو، پہاڑوں کی چوٹیوں
پر بھی اُس کی فصلیں لہلہائیں۔ اُس کا پھل لبنان کے
پھل جیسا عمدہ ہو، شہروں کے باشندے ہریالی کی طرح
پھلیں پھولیں۔
17 بادشاہ کا نام ابد تک قائم رہے، جب تک سورج
چمکے اُس کا نام پھلے پھولے۔ تمام اقوام اُس سے برکت
پائیں، اور وہ اُسے مبارک کہیں۔

18 رب خدا کی تمجید ہو جو اسرائیل کا خدا ہے۔ صرف
وہی معجزے کرتا ہے!
19 اُس کے جلالی نام کی ابد تک تمجید ہو، پوری دنیا
اُس کے جلال سے بھر جائے۔ آمین، پھر آمین۔

20 یہاں داؤد بن یسّی کی دعائیں ختم ہوتی ہیں۔

تیسری کتاب 73-89

بے دینوں کی کامیابی کے باوجود تسلی

73

آسف کا زبور۔
یقیناً اللہ اسرائیل پر مہربان ہے، اُن پر جن
کے دل پاک ہیں۔
2 لیکن مَیں پھسلنے کو تھا، میرے قدم لغزش کھانے
کو تھے۔
3 کیونکہ شیخی بازوں کو دیکھ کر مَیں بے چین ہو گیا،
اِس لئے کہ بے دین اِتنے خوش حال ہیں۔
4 مرتے وقت اُن کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی، اور اُن
کے جسم موٹے تازے رہتے ہیں۔
5 عام لوگوں کے مسائل سے اُن کا واسطہ نہیں پڑتا۔
جس درد و کرب میں دوسرے مبتلا رہتے ہیں اُس سے وہ

آزاد ہوتے ہیں۔
6 اِس لئے اُن کے گلے میں تکبر کا ہار ہے، وہ ظلم
کا لباس پہنے پھرتے ہیں۔
7 چربی کے باعث اُن کی آنکھیں اُبھر آئی ہیں۔ اُن
کے دل بے لگام وہموں کی گرفت میں رہتے ہیں۔
8 وہ مذاق اُڑا کر بُری باتیں کرتے ہیں، اپنے غرور میں
ظلم کی دھمکیاں دیتے ہیں۔
9 وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے منہ سے نکلتا ہے
وہ آسمان سے ہے، جو بات ہماری زبان پر آ جاتی ہے وہ
پوری زمین کے لئے اہمیت رکھتی ہے۔
10 چنانچہ عوام اُن کی طرف رجوع ہوتے ہیں، کیونکہ
اُن کے ہاں کثرت کا پانی پیا جاتا ہے۔
11 وہ کہتے ہیں، ”اللہ کو کیا پتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو علم
ہی نہیں۔“
12 دیکھو، یہی ہے بےدینوں کا حال۔ وہ ہمیشہ سکون
سے رہتے، ہمیشہ اپنی دولت میں اضافہ کرتے ہیں۔
13 یقیناً مَیں نے بےفائدہ اپنا دل پاک رکھا اور عبث
اپنے ہاتھ غلط کام کرنے سے باز رکھے۔
14 کیونکہ دن بھر مَیں درد و کرب میں مبتلا رہتا ہوں،
ہر صبح مجھے سزا دی جاتی ہے۔

15 اگر مَیں کہتا، ”مَیں بھی اُن کی طرح بولوں گا،“ تو
تیرے فرزندوں کی نسل سے غداری کرتا۔
16 مَیں سوچ بچار میں پڑ گیا تاکہ بات سمجھوں، لیکن
سوچتے سوچتے تھک گیا، اذیت میں صرف اضافہ ہوا۔

17 تب مَیں اللہ کے مقدِس میں داخل ہو کر سمجھ گیا
کہ اُن کا انجام کیا ہو گا۔
18 یقیناً تُو اُنہیں پھسلنی جگہ پر رکھے گا، اُنہیں فریب
میں پھنسا کر زمین پر پٹخ دے گا۔
19 اچانک ہی وہ تباہ ہو جائیں گے، دہشت ناک
مصیبت میں پھنس کر مکمل طور پر فنا ہو جائیں گے۔
20 اے رب، جس طرح خواب جاگ اُٹھتے وقت
غیرحقیقی ثابت ہوتا ہے اُسی طرح تُو اُٹھتے وقت اُنہیں
وہم قرار دے کر حقیر جانے گا۔

21 جب میرے دل میں تلخی پیدا ہوئی اور میرے
باطن میں سخت درد تھا
22 تو مَیں احمق تھا۔ مَیں کچھ نہیں سمجھتا تھا بلکہ
تیرے سامنے مویشی کی مانند تھا۔
23 تو بھی مَیں ہمیشہ تیرے ساتھ لپٹا رہوں گا، کیونکہ
تُو میرا دہنا ہاتھ تھامے رکھتا ہے۔
24 تُو اپنے مشورے سے میری قیادت کر کے آخر
میں عزت کے ساتھ میرا خیرمقدم کرے گا۔
25 جب تُو میرے ساتھ ہے تو مجھے آسمان پر کیا کمی
ہو گی؟ جب تُو میرے ساتھ ہے تو مَیں زمین کی کوئی بھی
چیز نہیں چاہوں گا۔
26 خواہ میرا جسم اور میرا دل جواب دے جائیں، لیکن
اللہ ہمیشہ تک میرے دل کی چٹان اور میری میراث ہے۔

27 یقیناً جو تجھ سے دُور ہیں وہ ہلاک ہو جائیں گے،
جو تجھ سے بےوفا ہیں اُنہیں تُو تباہ کر دے گا۔
28 لیکن میرے لئے اللہ کی قربت سب کچھ ہے۔
مَیں نے رب قادرِ مطلق کو اپنی پناہ گاہ بنایا ہے، اور
مَیں لوگوں کو تیرے تمام کام سناؤں گا۔

رب کے گھر کی بے حرمتی پر افسوس

74

آسف کا زبور۔ حکمت کا گیت۔
اے اللہ، تُو نے ہمیں ہمیشہ کے لئے
کیوں رد کیا ہے؟ اپنی چراگاہ کی بھیڑوں پر تیرا قہر کیوں
بھڑکتا رہتا ہے؟
2 اپنی جماعت کو یاد کر جسے تُو نے قدیم زمانے میں
خریدا اور عوضانہ دے کر چھڑایا تاکہ تیری میراث کا قبیلہ
ہو۔ کوہِ صیون کو یاد کر جس پر تُو سکونت پذیر رہا ہے۔
3 اپنے قدم اِن دائمی کھنڈرات کی طرف بڑھا۔ دشمن
نے مقدِس میں سب کچھ تباہ کر دیا ہے۔
4 تیرے مخالفوں نے گرجتے ہوئے تیری جلسہ گاہ
میں اپنے نشان گاڑ دیئے ہیں۔
5 اُنہوں نے گنجان جنگل میں لکڑ ہاروں کی طرح
اپنے کلہاڑے چلائے،
6 اپنے کلہاڑوں اور کدالوں سے اُس کی تمام کندہ
کاری کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔
7 اُنہوں نے تیرے مقدِس کو بھسم کر دیا، فرش تک
تیرے نام کی سکونت گاہ کی بے حرمتی کی ہے۔
8 اپنے دل میں وہ بولے، ”آؤ، ہم اُن سب کو خاک
میں ملائیں!“ اُنہوں نے ملک میں اللہ کی ہر عبادت گاہ
نذرِ آتش کر دی ہے۔
9 اب ہم پر کوئی الٰہی نشان ظاہر نہیں ہوتا۔ نہ کوئی
نبی ہمارے پاس رہ گیا، نہ کوئی اَور موجود ہے جو جانتا ہو
کہ ایسے حالات کب تک رہیں گے۔
10 اے اللہ، حریف کب تک لعن طعن کرے گا،
دشمن کب تک تیرے نام کی تکفیر کرے گا؟
11 تُو اپنا ہاتھ کیوں ہٹاتا، اپنا دہنا ہاتھ دُور کیوں رکھتا
ہے؟ اُسے اپنی چادر سے نکال کر اُنہیں تباہ کر دے!
12 اللہ قدیم زمانے سے میرا بادشاہ ہے، وہی دنیا میں
نجات بخش کام انجام دیتا ہے۔
13 تُو ہی نے اپنی قدرت سے سمندر کو چیر کر پانی
میں اژدہاؤں کے سروں کو توڑ ڈالا۔
14 تُو ہی نے لِویاتان کے سروں کو چُور چُور کر کے
اُسے جنگلی جانوروں کو کھلا دیا۔
15 ایک جگہ تُو نے چشمے اور ندیاں پھوٹنے دیں،
دوسری جگہ کبھی نہ سوکھنے والے دریا سوکھنے دیئے۔
16 دن بھی تیرا ہے، رات بھی تیری ہی ہے۔ چاند اور
سورج تیرے ہی ہاتھ سے قائم ہوئے۔
17 تُو ہی نے زمین کی حدود مقرر کیں، تُو ہی نے
گرمیوں اور سردیوں کے موسم بنائے۔

18 اے رب، دشمن کی لعن طعن یاد کر۔ خیال کر کہ
احمق قوم تیرے نام پر کفر بکتی ہے۔
19 اپنے کبوتر کی جان کو وحشی جانوروں کے حوالے نہ
کر، ہمیشہ تک اپنے مصیبت زدوں کی زندگی کو نہ بھول۔
20 اپنے عہد کا لحاظ کر، کیونکہ ملک کے تاریک کونے
ظلم کے میدانوں سے بھر گئے ہیں۔
21 ہونے نہ دے کہ مظلوموں کو شرمندہ ہو کر پیچھے
ہٹنا پڑے بلکہ بخش دے کہ مصیبت زدہ اور غریب
تیرے نام پر فخر کر سکیں۔
22 اے اللہ، اُٹھ کر عدالت میں اپنے معاملے کا
دفاع کر۔ یاد رہے کہ احمق دن بھر تجھے لعن طعن
کرتا ہے۔
23 اپنے دشمنوں کے نعرے نہ بھول بلکہ اپنے مخالفوں
کا مسلسل بڑھتا ہوا شور شرابہ یاد کر۔

اللہ مغروروں کی عدالت کرتا ہے

75

آسف کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
طرز: تباہ نہ کر۔

اے اللہ، تیرا شکر ہو، تیرا شکر! تیرا نام اُن کے
قریب ہے جو تیرے معجزے بیان کرتے ہیں۔

2 اللہ فرماتا ہے، ”جب میرا وقت آئے گا تو مَیں
انصاف سے عدالت کروں گا۔
3 گو زمین اپنے باشندوں سمیت ڈگمگانے لگے، لیکن
مَیں ہی نے اُس کے ستونوں کو مضبوط کر دیا ہے۔
(سِلاہ)
4 شیخی بازوں سے مَیں نے کہا، ’ڈینگیں مت مارو،‘
اور بےدینوں سے، ’اپنے آپ پر فخر مت کرو۔[a]
5 نہ اپنی طاقت پر شیخی مارو،[b] نہ اکڑ کر کفر بکو۔‘“
6 کیونکہ سرفرازی نہ مشرق سے، نہ مغرب سے اور نہ
بیابان سے آتی ہے
7 بلکہ اللہ سے جو منصف ہے۔ وہی ایک کو پست کر
دیتا ہے اور دوسرے کو سرفراز۔
8 کیونکہ رب کے ہاتھ میں جھاگ دار اور مسالے دار
مَے کا پیالہ ہے جسے وہ لوگوں کو پلا دیتا ہے۔ یقیناً دنیا
کے تمام بےدینوں کو اِسے آخری قطرے تک پینا ہے۔

9 لیکن مَیں ہمیشہ اللہ کے عظیم کام سناؤں گا، ہمیشہ
یعقوب کے خدا کی مدح سرائی کروں گا۔

10 اللہ فرماتا ہے، ”مَیں تمام بےدینوں کی کمر توڑ
دوں گا جبکہ راستباز سرفراز ہو گا۔“[c]

اللہ منصف ہے

76

آسف کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔ تاردار
سازوں کے ساتھ گانا ہے۔

اللہ یہوداہ میں مشہور ہے، اُس کا نام اسرائیل میں
عظیم ہے۔
2 اُس نے اپنی ماند سالم[d] میں اور اپنا بھٹ کوہِ
صیون پر بنا لیا ہے۔
3 وہاں اُس نے جلتے ہوئے تیروں کو توڑ ڈالا اور
ڈھال، تلوار اور جنگ کے ہتھیاروں کو چُور چُور کر دیا
ہے۔ (سِلاہ)
4 اے اللہ، تُو درخشاں ہے، تُو شکار کے پہاڑوں
سے آیا ہوا عظیم الشان سورما ہے۔

5 بہادروں کو لُوٹ لیا گیا ہے، وہ موت کی نیند سو
گئے ہیں۔ فوجیوں میں سے ایک بھی ہاتھ نہیں اُٹھا سکتا۔
6 اے یعقوب کے خدا، تیرے ڈانٹنے پر گھوڑے اور
رتھ بان بےحس و حرکت ہو گئے ہیں۔
7 تُو ہی مہیب ہے۔ جب تُو جھڑکے تو کون تیرے
حضور قائم رہے گا؟
8 تُو نے آسمان سے فیصلے کا اعلان کیا۔ زمین سہم کر
چپ ہو گئی
9 جب اللہ عدالت کرنے کے لئے اُٹھا، جب وہ تمام

---

[a] لفظی ترجمہ: سینگ مت اُٹھاؤ۔
[b] لفظی ترجمہ: نہ اپنا سینگ اُٹھاؤ۔
[c] لفظی ترجمہ: بےدینوں کے تمام سینگوں کو کاٹ ڈالوں گا جبکہ
راست بازوں کا سینگ سرفراز ہو جائے گا۔
[d] سالم سے مراد یروشلم ہے۔

مصیبت زدوں کو نجات دینے کے لئے آیا۔ (سِلاہ)
10 کیونکہ انسان کا طیش بھی تیری تمجید کا باعث ہے۔
اُس کے طیش کا آخری نتیجہ تیرا جلال ہی ہے۔[a]

11 رب اپنے خدا کے حضور منّتیں مان کر اُنہیں پورا
کرو۔ جتنے بھی اُس کے اردگرد ہیں وہ پُرجلال خدا کے
حضور ہدیئے لائیں۔
12 وہ حکمرانوں کو شکستہ روح کر دیتا ہے، اُسی سے دنیا
کے بادشاہ دہشت کھاتے ہیں۔

اللہ کے عظیم کاموں سے تسلی ملتی ہے

77 آسف کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
یدوتون کے لئے۔

مَیں اللہ سے فریاد کر کے مدد کے لئے چلّاتا ہوں،
مَیں اللہ کو پکارتا ہوں کہ مجھ پر دھیان دے۔
2 اپنی مصیبت میں مَیں نے رب کو تلاش کیا۔ رات
کے وقت میرے ہاتھ بلاناغہ اُس کی طرف اُٹھے رہے۔
میری جان نے تسلی پانے سے انکار کیا۔

3 مَیں اللہ کو یاد کرتا ہوں تو آہیں بھرنے لگتا ہوں،
مَیں سوچ بچار میں پڑ جاتا ہوں تو روح نڈھال ہو جاتی
ہے۔ (سِلاہ)
4 تُو میری آنکھوں کو بند ہونے نہیں دیتا۔ مَیں اِتنا
بےچین ہوں کہ بول بھی نہیں سکتا۔

5 مَیں قدیم زمانے پر غور کرتا ہوں، اُن سالوں پر جو
بڑی دیر ہوئے گزر گئے ہیں۔

6 رات کو مَیں اپنا گیت یاد کرتا ہوں۔ میرا دل محوِ
خیال رہتا اور میری روح تفتیش کرتی رہتی ہے۔
7 ”کیا رب ہمیشہ کے لئے رد کرے گا، کیا آئندہ
ہمیں کبھی پسند نہیں کرے گا؟
8 کیا اُس کی شفقت ہمیشہ کے لئے جاتی رہی ہے؟
کیا اُس کے وعدے اب سے جواب دے گئے ہیں؟
9 کیا اللہ مہربانی کرنا بھول گیا ہے؟ کیا اُس نے غصے
میں اپنا رحم باز رکھا ہے؟“ (سِلاہ)
10 مَیں بولا، ”اِس سے مجھے دُکھ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا
دہنا ہاتھ بدل گیا ہے۔“

11 مَیں رب کے کام یاد کروں گا، ہاں قدیم زمانے
کے تیرے معجزے یاد کروں گا۔
12 جو کچھ تُو نے کیا اُس کے ہر پہلو پر غور و خوض
کروں گا، تیرے عظیم کاموں میں محوِ خیال رہوں گا۔
13 اے اللہ، تیری راہ قدوس ہے۔ کون سا معبود
ہمارے خدا جیسا عظیم ہے؟
14 تُو ہی معجزے کرنے والا خدا ہے۔ اقوام کے
درمیان تُو نے اپنی قدرت کا اظہار کیا ہے۔
15 بڑی قوت سے تُو نے عوضانہ دے کر اپنی قوم،
یعقوب اور یوسف کی اولاد کو رِہا کر دیا ہے۔ (سِلاہ)
16 اے اللہ، پانی نے تجھے دیکھا، پانی نے تجھے دیکھا
تو تڑپنے لگا، گہرائیوں تک لرزنے لگا۔
17 موسلا دھار بارش برسی، بادل گرج اُٹھے اور تیرے
تیر اِدھر اُدھر چلنے لگے۔
18 آندھی میں تیری آواز کڑکتی رہی، دنیا بجلیوں سے
روشن ہوئی، زمین کانپتی کانپتی اُچھل پڑی۔

---

[a] لفظی ترجمہ: تُو بچے ہوئے طیش سے کمربستہ ہو جاتا ہے۔

19 تیری راہ سمندر میں سے، تیرا راستہ گہرے پانی
میں سے گزرا، تو بھی تیرے نقشِ قدم کسی کو نظر
نہ آئے۔
20 موسیٰ اور ہارون کے ہاتھ سے تُو نے ریوڑ کی طرح
اپنی قوم کی راہنمائی کی۔

اسرائیل کی تاریخ میں الٰہی سزا اور رحم

78 آسف کا زبور۔ حکمت کا گیت۔
اے میری قوم، میری ہدایت پر دھیان
دے، میرے منہ کی باتوں پر کان لگا۔
2 مَیں تمثیلوں میں بات کروں گا، قدیم زمانے کے
معمے بیان کروں گا۔
3 جو کچھ ہم نے سن لیا اور ہمیں معلوم ہوا ہے، جو
کچھ ہمارے باپ دادا نے ہمیں سنایا ہے
4 اُسے ہم اُن کی اولاد سے نہیں چھپائیں گے۔ ہم
آنے والی پشت کو رب کے قابلِ تعریف کام بتائیں
گے، اُس کی قدرت اور معجزات بیان کریں گے۔
5 کیونکہ اُس نے یعقوب کی اولاد کو شریعت دی،
اسرائیل میں احکام قائم کئے۔ اُس نے فرمایا کہ ہمارے
باپ دادا یہ احکام اپنی اولاد کو سکھائیں
6 تاکہ آنے والی پشت بھی اُنہیں اپنائے، وہ بچے جو
ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ پھر اُنہیں بھی اپنے بچوں کو
سنانا تھا۔
7 کیونکہ اللہ کی مرضی ہے کہ اِس طرح ہر پشت
اللہ پر اعتماد رکھ کر اُس کے عظیم کام نہ بھولے بلکہ اُس
کے احکام پر عمل کرے۔
8 وہ نہیں چاہتا کہ وہ اپنے باپ دادا کی مانند ہوں
جو ضدی اور سرکش نسل تھے، ایسی نسل جس کا دل ثابت
قدم نہیں تھا اور جس کی روح وفاداری سے اللہ سے لپٹی
نہ رہی۔
9 چنانچہ افرائیم کے مرد گو کمانوں سے لیس تھے
جنگ کے وقت فرار ہوئے۔
10 وہ اللہ کے عہد کے وفادار نہ رہے، اُس کی
شریعت پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔
11 جو کچھ اُس نے کیا تھا، جو معجزے اُس نے اُنہیں
دکھائے تھے، افرائیمی وہ سب کچھ بھول گئے۔
12 ملکِ مصر کے علاقے ضُعَن میں اُس نے اُن کے
باپ دادا کے دیکھتے دیکھتے معجزے کئے تھے۔
13 سمندر کو چیر کر اُس نے اُنہیں اُس میں سے
گزرنے دیا، اور دونوں طرف پانی مضبوط دیوار کی طرح
کھڑا رہا۔
14 دن کو اُس نے بادل کے ذریعے اور رات بھر
چمک دار آگ سے اُن کی قیادت کی۔
15 ریگستان میں اُس نے پتھروں کو چاک کر کے
اُنہیں سمندر کی سی کثرت کا پانی پلایا۔
16 اُس نے ہونے دیا کہ چٹان سے ندیاں پھوٹ
نکلیں اور پانی دریاؤں کی طرح بہنے لگے۔
17 لیکن وہ اُس کا گناہ کرنے سے باز نہ آئے بلکہ
ریگستان میں اللہ تعالیٰ سے سرکش رہے۔
18 جان بوجھ کر اُنہوں نے اللہ کو آزما کر وہ خوراک
مانگی جس کا لالچ کرتے تھے۔
19 اللہ کے خلاف کفر بک کر وہ بولے، ”کیا اللہ
ریگستان میں ہمارے لئے میز بچھا سکتا ہے؟
20 بے شک جب اُس نے چٹان کو مارا تو پانی پھوٹ

نکلا اور ندیاں بہنے لگیں۔ لیکن کیا وہ روٹی بھی دے
سکتا ہے، اپنی قوم کو گوشت بھی مہیا کر سکتا ہے؟ یہ تو
ناممکن ہے۔"

21 یہ سن کر رب طیش میں آ گیا۔ یعقوب کے
خلاف آگ بھڑک اُٹھی، اور اُس کا غضب اسرائیل پر
نازل ہوا۔

22 کیوں؟ اِس لئے کہ اُنہیں اللہ پر یقین نہیں تھا،
وہ اُس کی نجات پر بھروسا نہیں رکھتے تھے۔

23 اِس کے باوجود اللہ نے اُن کے اوپر بادلوں کو حکم
دے کر آسمان کے دروازے کھول دیئے۔

24 اُس نے کھانے کے لئے اُن پر مَن برسایا، اُنہیں
آسمان سے روٹی کھلائی۔

25 ہر ایک نے فرشتوں کی یہ روٹی کھائی بلکہ اللہ نے
اِتنا کھانا بھیجا کہ اُن کے پیٹ بھر گئے۔

26 پھر اُس نے آسمان پر مشرقی ہَوا چلائی اور اپنی
قدرت سے جنوبی ہَوا پہنچائی۔

27 اُس نے گرد کی طرح اُن پر گوشت برسایا، سمندر
کی ریت جیسے بے شمار پرندے اُن پر گرنے دیئے۔

28 خیمہ گاہ کے بیچ میں ہی وہ گر پڑے، اُن کے
گھروں کے اردگرد ہی زمین پر آ گرے۔

29 تب وہ کھا کھا کر خوب سیر ہو گئے، کیونکہ جس
کا لالچ وہ کرتے تھے وہ اللہ نے اُنہیں مہیا کیا تھا۔

30 لیکن اُن کا لالچ ابھی پورا نہیں ہوا تھا اور گوشت
ابھی اُن کے منہ میں تھا

31 کہ اللہ کا غضب اُن پر نازل ہوا۔ قوم کے کھاتے
پیتے لوگ ہلاک ہوئے، اسرائیل کے جوان خاک میں
مل گئے۔

32 اِن تمام باتوں کے باوجود وہ اپنے گناہوں میں
اضافہ کرتے گئے اور اُس کے معجزات پر ایمان نہ لائے۔

33 اِس لئے اُس نے اُن کے دن ناکامی میں گزرنے
دیئے، اور اُن کے سال دہشت کی حالت میں اختتام
پذیر ہوئے۔

34 جب کبھی اللہ نے اُن میں قتل و غارت ہونے
دی تو وہ اُسے ڈھونڈنے لگے، وہ مُڑ کر اللہ کو تلاش
کرنے لگے۔

35 تب اُنہیں یاد آیا کہ اللہ ہماری چٹان، اللہ تعالیٰ
ہمارا چھڑانے والا ہے۔

36 لیکن وہ منہ سے اُسے دھوکا دیتے، زبان سے اُسے
جھوٹ پیش کرتے تھے۔

37 نہ اُن کے دل ثابت قدمی سے اُس کے ساتھ
لپٹے رہے، نہ وہ اُس کے عہد کے وفادار رہے۔

38 تو بھی اللہ رحم دل رہا۔ اُس نے اُنہیں تباہ نہ کیا
بلکہ اُن کا قصور معاف کرتا رہا۔ بار بار وہ اپنے غضب
سے باز آیا، بار بار اپنا پورا قہر اُن پر اُتارنے سے گریز کیا۔

39 کیونکہ اُسے یاد رہا کہ وہ فانی انسان ہیں، ہَوا کا
ایک جھونکا جو گزر کر کبھی واپس نہیں آتا۔

40 ریگستان میں وہ کتنی دفعہ اُس سے سرکش ہوئے،
کتنی مرتبہ اُسے دُکھ پہنچایا۔

41 بار بار اُنہوں نے اللہ کو آزمایا، بار بار اسرائیل کے
قدوس کو رنجیدہ کیا۔

42 اُنہیں اُس کی قدرت یاد نہ رہی، وہ دن جب اُس
نے فدیہ دے کر اُنہیں دشمن سے چھڑایا،

43 وہ دن جب اُس نے مصر میں اپنے الٰہی نشان
دکھائے، ضُعن کے علاقے میں اپنے معجزے کئے۔
44 اُس نے اُن کی نہروں کا پانی خون میں بدل دیا،
اور وہ اپنی ندیوں کا پانی پی نہ سکے۔
45 اُس نے اُن کے درمیان جوؤں کے غول بھیجے جو
اُنہیں کھا گئیں، مینڈک جو اُن پر تباہی لائے۔
46 اُن کی پیداوار اُس نے جوان ٹڈیوں کے حوالے
کی، اُن کی محنت کا پھل بالغ ٹڈیوں کے سپرد کیا۔
47 اُن کی انگور کی بیلیں اُس نے اولوں سے، اُن کے
انجیرتوت کے درخت سیلاب سے تباہ کر دیئے۔
48 اُن کے مویشی اُس نے اولوں کے حوالے کئے،
اُن کے ریوڑ بجلی کے سپرد کئے۔
49 اُس نے اُن پر اپنا شعلہ زن غضب نازل کیا۔ قہر،
خفگی اور مصیبت یعنی تباہی لانے والے فرشتوں کا پورا
دستہ اُن پر حملہ آور ہوا۔
50 اُس نے اپنے غضب کے لئے راستہ تیار کر
کے اُنہیں موت سے نہ بچایا بلکہ مہلک وبا کی زد میں
آنے دیا۔
51 مصر میں اُس نے تمام پہلوٹھوں کو مار ڈالا اور حام
کے خیموں میں مردانگی کا پہلا پھل تمام کر دیا۔
52 پھر وہ اپنی قوم کو بھیڑ بکریوں کی طرح مصر سے
باہر لا کر ریگستان میں ریوڑ کی طرح لئے پھرا۔
53 وہ حفاظت سے اُن کی قیادت کرتا رہا۔ اُنہیں کوئی
ڈر نہیں تھا جبکہ اُن کے دشمن سمندر میں ڈوب گئے۔
54 یوں اللہ نے اُنہیں مقدّس ملک تک پہنچایا، اُس
پہاڑ تک جسے اُس کے دہنے ہاتھ نے حاصل کیا تھا۔
55 اُن کے آگے آگے وہ دیگر قومیں نکالتا گیا۔ اُن کی
زمین اُس نے تقسیم کر کے اسرائیلیوں کو میراث میں دی،
اور اُن کے خیموں میں اُس نے اسرائیلی قبیلے بسائے۔
56 اِس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کو آزمانے سے باز نہ
آئے بلکہ اُس سے سرکش ہوئے اور اُس کے احکام کے
تابع نہ رہے۔
57 اپنے باپ دادا کی طرح وہ غدار بن کر بےوفا
ہوئے۔ وہ ڈھیلی کمان کی طرح ناکام ہو گئے۔
58 اُنہوں نے اونچی جگہوں کی غلط قربان گاہوں سے
اللہ کو غصہ دلایا اور اپنے بُتوں سے اُسے رنجیدہ کیا۔
59 جب اللہ کو خبر ملی تو وہ غضب ناک ہوا اور
اسرائیل کو مکمل طور پر مسترد کر دیا۔
60 اُس نے سَیلا میں اپنی سکونت گاہ چھوڑ دی، وہ
خیمہ جس میں وہ انسان کے درمیان سکونت کرتا تھا۔
61 عہد کا صندوق اُس کی قدرت اور جلال کا نشان
تھا، لیکن اُس نے اُسے دشمن کے حوالے کر کے جلاوطنی
میں جانے دیا۔
62 اپنی قوم کو اُس نے تلوار کی زد میں آنے دیا،
کیونکہ وہ اپنی موروثی ملکیت سے نہایت ناراض تھا۔
63 قوم کے جوان نذرِ آتش ہوئے، اور اُس کی
کنواریوں کے لئے شادی کے گیت گائے نہ گئے۔
64 اُس کے امام تلوار سے قتل ہوئے، اور اُس کی
بیواؤں نے ماتم نہ کیا۔
65 تب رب جاگ اُٹھا، اُس آدمی کی طرح جس کی
نیند اُچاٹ ہو گئی ہو، اُس سورمے کی مانند جس سے
نشے کا اثر اُتر گیا ہو۔
66 اُس نے اپنے دشمنوں کو مار مار کر بھگا دیا اور اُنہیں
ہمیشہ کے لئے شرمندہ کر دیا۔

67 اُس وقت اُس نے یوسف کا خیمہ رد کیا اور افرائیم
کے قبیلے کو نہ چنا
68 بلکہ یہوداہ کے قبیلے اور کوہِ صیون کو چن لیا جو
اُسے پیارا تھا۔
69 اُس نے اپنا مقدِس بلندیوں کی مانند بنایا، زمین کی
مانند جسے اُس نے ہمیشہ کے لئے قائم کیا ہے۔
70 اُس نے اپنے خادم داؤد کو چن کر بھیڑ بکریوں کے
باڑوں سے بُلایا۔
71 ہاں، اُس نے اُسے بھیڑوں[a] کی دیکھ بھال سے
بُلایا تاکہ وہ اُس کی قوم یعقوب، اُس کی میراث اسرائیل
کی گلہ بانی کرے۔
72 داؤد نے خلوص دلی سے اُن کی گلہ بانی کی، بڑی
مہارت سے اُس نے اُن کی راہنمائی کی۔

جنگ کی مصیبت میں قوم کی دعا

79 آسف کا زبور۔
اے اللہ، اجنبی قومیں تیری موروثی زمین
میں گھُس آئی ہیں۔ اُنہوں نے تیری مقدّس سکونت گاہ کی
بے حرمتی کر کے یروشلم کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا ہے۔
2 اُنہوں نے تیرے خادموں کی لاشیں پرندوں کو
اور تیرے ایمان داروں کا گوشت جنگلی جانوروں کو کھلا
دیا ہے۔
3 یروشلم کے چاروں طرف اُنہوں نے خون کی ندیاں
بہائیں، اور کوئی باقی نہ رہا جو مُردوں کو دفناتا۔
4 ہمارے پڑوسیوں نے ہمیں مذاق کا نشانہ بنا لیا
ہے، اردگرد کی قومیں ہماری ہنسی اُڑاتی اور لعن طعن
کرتی ہیں۔
5 اے رب، کب تک؟ کیا تُو ہمیشہ تک غصے ہو گا؟
تیری غیرت کب تک آگ کی طرح بھڑکتی رہے گی؟
6 اپنا غضب اُن اقوام پر نازل کر جو تجھے تسلیم نہیں
کرتیں، اُن سلطنتوں پر جو تیرے نام کو نہیں پکارتیں۔
7 کیونکہ اُنہوں نے یعقوب کو ہڑپ کر کے اُس کی
رہائش گاہ تباہ کر دی ہے۔
8 ہمیں اُن گناہوں کے قصور وار نہ ٹھہرا جو ہمارے
باپ دادا سے سرزد ہوئے۔ ہم پر رحم کرنے میں جلدی
کر، کیونکہ ہم بہت پست حال ہو گئے ہیں۔
9 اے ہماری نجات کے خدا، ہماری مدد کر تاکہ
تیرے نام کو جلال ملے۔ ہمیں بچا، اپنے نام کی خاطر
ہمارے گناہوں کو معاف کر۔
10 دیگر اقوام کیوں کہیں، ”اُن کا خدا کہاں ہے؟“
ہمارے دیکھتے دیکھتے اُنہیں دکھا کہ تُو اپنے خادموں کے
خون کا بدلہ لیتا ہے۔
11 قیدیوں کی آہیں تجھ تک پہنچیں، جو مرنے کو ہیں
اُنہیں اپنی عظیم قدرت سے محفوظ رکھ۔
12 اے رب، جو لعن طعن ہمارے پڑوسیوں نے
تجھ پر برسائی ہے اُسے سات گُنا اُن کے سروں پر
واپس لا۔
13 تب ہم جو تیری قوم اور تیری چراگاہ کی بھیڑیں ہیں
ابد تک تیری ستائش کریں گے، پشت در پشت تیری حمد و
ثنا کریں گے۔

[a] عبرانی متن سے مراد وہ بھیڑ ہے جو ابھی اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے۔

انگور کی بیل کی بحالی کے لئے دعا

80 آسف کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
طرز: عہد کے سوسن۔

اے اسرائیل کے گلہ بان، ہم پر دھیان دے! تُو
جو یوسف کی ریوڑ کی طرح راہنمائی کرتا ہے، ہم پر توجہ
کر! تُو جو کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین ہے، اپنا
نور چمکا!
2 افرائیم، بن یمین اور منسّی کے سامنے اپنی قدرت
کو حرکت میں لا۔ ہمیں بچانے آ!

3 اے اللہ، ہمیں بحال کر۔ اپنے چہرے کا نور چمکا تو
ہم نجات پائیں گے۔

4 اے رب، لشکروں کے خدا، تیرا غضب کب تک
بھڑکتا رہے گا، حالانکہ تیری قوم تجھ سے التجا کر رہی ہے؟
5 تُو نے اُنہیں آنسوؤں کی روٹی کھلائی اور آنسوؤں کا
پیالہ خوب پلایا۔
6 تُو نے ہمیں پڑوسیوں کے جھگڑوں کا نشانہ بنایا۔
ہمارے دشمن ہمارا مذاق اُڑاتے ہیں۔

7 اے لشکروں کے خدا، ہمیں بحال کر۔ اپنے چہرے
کا نور چمکا تو ہم نجات پائیں گے۔

8 انگور کی جو بیل مصر میں اُگ رہی تھی اُسے تُو اُکھاڑ
کر ملکِ کنعان لایا۔ تُو نے وہاں کی اقوام کو بھگا کر یہ
بیل اُن کی جگہ لگائی۔
9 تُو نے اُس کے لئے زمین تیار کی تو وہ جڑ پکڑ کر
پورے ملک میں پھیل گئی۔
10 اُس کا سایہ پہاڑوں پر چھا گیا، اور اُس کی شاخوں
نے دیودار کے عظیم درختوں کو ڈھانک لیا۔
11 اُس کی ٹہنیاں مغرب میں سمندر تک پھیل
گئیں، اُس کی ڈالیاں مشرق میں دریائے فرات تک
پہنچ گئیں۔
12 تُو نے اُس کی چاردیواری کیوں گرا دی؟ اب ہر
گزرنے والا اُس کے انگور توڑ لیتا ہے۔
13 جنگل کے سؤر اُسے کھا کھا کر تباہ کرتے، کھلے
میدان کے جانور وہاں چرتے ہیں۔

14 اے لشکروں کے خدا، ہماری طرف دوبارہ رجوع
فرما! آسمان سے نظر ڈال کر حالات پر دھیان دے۔ اِس
بیل کی دیکھ بھال کر۔

15 اُسے محفوظ رکھ جسے تیرے دہنے ہاتھ نے زمین
میں لگایا، اُس بیٹے کو جسے تُو نے اپنے لئے پالا ہے۔
16 اِس وقت وہ کٹ کر نذرِ آتش ہوا ہے۔ تیرے
چہرے کی ڈانٹ ڈپٹ سے لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔
17 تیرا ہاتھ اپنے دہنے ہاتھ کے بندے کو پناہ دے،
اُس آدم زاد کو جسے تُو نے اپنے لئے پالا تھا۔
18 تب ہم تجھ سے دُور نہیں ہو جائیں گے۔ بخش
دے کہ ہماری جان میں جان آئے تو ہم تیرا نام
پکاریں گے۔

19 اے رب، لشکروں کے خدا، ہمیں بحال کر۔
اپنے چہرے کا نور چمکا تو ہم نجات پائیں گے۔

حقیقی عبادت کیا ہے؟

81 آسف کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
طرز: گتّیت۔

اللہ ہماری قوت ہے۔ اُس کی خوشی میں شادیانہ بجاؤ،
یعقوب کے خدا کی تعظیم میں خوشی کے نعرے لگاؤ۔
2 گیت گانا شروع کرو۔ دف بجاؤ، سرود اور ستار کی
سُریلی آواز نکالو۔
3 نئے چاند کے دن نرسنگا پھونکو، پورے چاند کے
جس دن ہماری عید ہوتی ہے اُسے پھونکو۔
4 کیونکہ یہ اسرائیل کا فرض ہے، یہ یعقوب کے خدا کا
فرمان ہے۔
5 جب یوسف مصر کے خلاف نکلا تو اللہ نے خود یہ
مقرر کیا۔

مَیں نے ایک زبان سنی، جو مَیں اب تک نہیں
جانتا تھا،
6 "مَیں نے اُس کے کندھے پر سے بوجھ اُتارا اور اُس
کے ہاتھ بھاری ٹوکری اُٹھانے سے آزاد کئے۔
7 مصیبت میں تُو نے آواز دی تو مَیں نے تجھے بچایا۔
گرجتے بادل میں سے مَیں نے تجھے جواب دیا اور تجھے
مریبہ کے پانی پر آزمایا۔ (سِلاہ)
8 اے میری قوم، سن، تو مَیں تجھے آگاہ کروں گا۔
اے اسرائیل، کاش تُو میری سنے!
9 تیرے درمیان کوئی اَور خدا نہ ہو، کسی اجنبی معبود
کو سجدہ نہ کر۔
10 مَیں ہی رب تیرا خدا ہوں جو تجھے ملکِ مصر سے
نکال لایا۔ اپنا منہ خوب کھول تو مَیں اُسے بھر دوں گا۔
11 لیکن میری قوم نے میری نہ سنی، اسرائیل میری بات
ماننے کے لئے تیار نہ تھا۔
12 چنانچہ مَیں نے اُنہیں اُن کے دلوں کی ضد کے
حوالے کر دیا، اور وہ اپنے ذاتی مشوروں کے مطابق
زندگی گزارنے لگے۔
13 کاش میری قوم سنے، اسرائیل میری راہوں پر چلے!
14 تب مَیں جلدی سے اُس کے دشمنوں کو زیر کرتا،
اپنا ہاتھ اُس کے مخالفوں کے خلاف اُٹھاتا۔
15 تب رب سے نفرت کرنے والے دبک کر اُس کی
خوشامد کرتے، اُن کی شکست ابدی ہوتی۔
16 لیکن اسرائیل کو مَیں بہترین گندم کھلاتا، مَیں چٹان
میں سے شہد نکال کر اُسے سیر کرتا۔"

سب سے اعلیٰ منصف

82 آسف کا زبور۔
اللہ الٰہی مجلس میں کھڑا ہے، معبودوں کے
درمیان وہ عدالت کرتا ہے،
2 "تم کب تک عدالت میں غلط فیصلے کر کے
بےدینوں کی جانب داری کرو گے؟ (سِلاہ)
3 پست حالوں اور یتیموں کا انصاف کرو، مصیبت
زدوں اور ضرورت مندوں کے حقوق قائم رکھو۔
4 پست حالوں اور غریبوں کو بچا کر بےدینوں کے
ہاتھ سے چھڑاؤ۔"

5 لیکن وہ کچھ نہیں جانتے، اُنہیں سمجھ ہی نہیں آتی۔
وہ تاریکی میں ٹٹول ٹٹول کر گھومتے پھرتے ہیں جبکہ زمین
کی تمام بنیادیں جھومنے لگی ہیں۔

6 بے شک مَیں نے کہا، ”تم خدا ہو، سب اللہ تعالیٰ
کے فرزند ہو۔
7 لیکن تم فانی انسان کی طرح مر جاؤ گے، تم دیگر
حکمرانوں کی طرح گر جاؤ گے۔“

8 اے اللہ، اُٹھ کر زمین کی عدالت کر! کیونکہ تمام
اقوام تیری ہی موروثی ملکیت ہیں۔

قوم کے دشمنوں کے خلاف دعا

83 گیت۔ آسف کا زبور۔
اے اللہ، خاموش نہ رہ! اے اللہ،
چپ نہ رہ!
2 دیکھ، تیرے دشمن شور مچا رہے ہیں، تجھ سے نفرت
کرنے والے اپنا سر تیرے خلاف اُٹھا رہے ہیں۔
3 تیری قوم کے خلاف وہ چالاک منصوبے باندھ رہے
ہیں، جو تیری آڑ میں چھپ گئے ہیں اُن کے خلاف
سازشیں کر رہے ہیں۔
4 وہ کہتے ہیں، ”آؤ، ہم اُنہیں مٹا دیں تاکہ قوم
نیست ہو جائے اور اسرائیل کا نام و نشان باقی نہ رہے۔“
5 کیونکہ وہ آپس میں صلاح مشورہ کرنے کے بعد
دلی طور پر متحد ہو گئے ہیں، اُنہوں نے تیرے ہی خلاف
عہد باندھا ہے۔
6 اُن میں ادوم کے خیمے، اسماعیلی، موآب، ہاجری،
7 جبال، عمون، عمالیق، فلستیہ اور صور کے باشندے
شامل ہو گئے ہیں۔
8 اسور بھی اُن میں شریک ہو کر لوط کی اولاد کو سہارا
دے رہا ہے۔ (سِلاہ)

9 اُن کے ساتھ وہی سلوک کر جو تُو نے مِدیانیوں
سے یعنی قیسون ندی پر سیسرا اور یابین سے کیا۔
10 کیونکہ وہ عین دور کے پاس ہلاک ہو کر کھیت میں
گوبر بن گئے۔
11 اُن کے شرفا کے ساتھ وہی برتاؤ کر جو تُو نے
عوریب اور زئیب سے کیا۔ اُن کے تمام سردار زبح اور
ضلمُنّع کی مانند بن جائیں،
12 جنہوں نے کہا، ”آؤ، ہم اللہ کی چراگاہوں پر
قبضہ کریں۔“
13 اے میرے خدا، اُنہیں لڑھک بوٹی اور ہَوا میں
اُڑتے ہوئے بھوسے کی مانند بنا دے۔
14 جس طرح آگ پورے جنگل میں پھیل جاتی اور
ایک ہی شعلہ پہاڑوں کو جھلسا دیتا ہے،
15 اُسی طرح اپنی آندھی سے اُن کا تعاقب کر، اپنے
طوفان سے اُن کو دہشت زدہ کر دے۔
16 اے رب، اُن کا منہ کالا کر تاکہ وہ تیرا نام
تلاش کریں۔
17 وہ ہمیشہ تک شرمندہ اور حواس باختہ رہیں، وہ شرم
سار ہو کر ہلاک ہو جائیں۔
18 تب ہی وہ جان لیں گے کہ تُو ہی جس کا نام رب
ہے اللہ تعالیٰ یعنی پوری دنیا کا مالک ہے۔

رب کے گھر پر خوشی

84 قورح خاندان کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے
لئے۔ طرز: گتّیت۔
اے رب الافواج، تیری سکونت گاہ کتنی پیاری ہے!
2 میری جان رب کی بارگاہوں کے لئے تڑپتی ہوئی
نڈھال ہے۔ میرا دل بلکہ پورا جسم زندہ خدا کو زور سے

پکار رہا ہے۔
3 اے ربّ الافواج، اے میرے بادشاہ اور خدا، تیری
قربان گاہوں کے پاس پرندے کو بھی گھر مل گیا، ابابیل
کو بھی اپنے بچوں کو پالنے کا گھونسلا مل گیا ہے۔
4 مبارک ہیں وہ جو تیرے گھر میں بستے ہیں، وہ ہمیشہ
ہی تیری ستائش کریں گے۔ (سِلاہ)
5 مبارک ہیں وہ جو تجھ میں اپنی طاقت پاتے، جو دل
سے تیری راہوں میں چلتے ہیں۔
6 وہ بکا کی خشک وادی[a] میں سے گزرتے ہوئے اُسے
شاداب جگہ بنا لیتے ہیں، اور بارشیں اُسے برکتوں سے
ڈھانپ دیتی ہیں۔
7 وہ قدم بہ قدم تقویت پاتے ہوئے آگے بڑھتے،
سب کوہِ صیون پر اللہ کے سامنے حاضر ہو جاتے ہیں۔
8 اے ربّ، اے لشکروں کے خدا، میری دعا سن!
اے یعقوب کے خدا، دھیان دے! (سِلاہ)
9 اے اللہ، ہماری ڈھال پر کرم کی نگاہ ڈال۔ اپنے
مسح کئے ہوئے خادم کے چہرے پر نظر کر۔
10 تیری بارگاہوں میں ایک دن کسی اَور جگہ پر ہزار
دنوں سے بہتر ہے۔ مجھے اپنے خدا کے گھر کے
دروازے پر حاضر رہنا بےدینوں کے گھروں میں بسنے
سے کہیں زیادہ پسند ہے۔
11 کیونکہ ربّ خدا آفتاب اور ڈھال ہے، وہی ہمیں
فضل اور عزت سے نوازتا ہے۔ جو دیانت داری سے
چلیں اُنہیں وہ کسی بھی اچھی چیز سے محروم نہیں رکھتا۔
12 اے ربّ الافواج، مبارک ہے وہ جو تجھ پر بھروسا
رکھتا ہے!

نئے سرے سے برکت پانے کے لئے دعا

85 قورح کی اولاد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
اے ربّ، پہلے تُو نے اپنے ملک کو پسند
کیا، پہلے یعقوب کو بحال کیا۔
2 پہلے تُو نے اپنی قوم کا قصور معاف کیا، اُس کا تمام
گناہ ڈھانپ دیا۔ (سِلاہ)
3 جو غضب ہم پر نازل ہو رہا تھا اُس کا سلسلہ تُو
نے روک دیا، جو قہر ہمارے خلاف بھڑک رہا تھا اُسے
چھوڑ دیا۔
4 اے ہماری نجات کے خدا، ہمیں دوبارہ بحال کر۔
ہم سے ناراض ہونے سے باز آ۔
5 کیا تُو ہمیشہ تک ہم سے غصے رہے گا؟ کیا تُو اپنا قہر
پشت در پشت قائم رکھے گا؟
6 کیا تُو دوبارہ ہماری جان کو تازہ دم نہیں کرے
گا تاکہ تیری قوم تجھ سے خوش ہو جائے؟
7 اے ربّ، اپنی شفقت ہم پر ظاہر کر، اپنی نجات
ہمیں عطا فرما۔
8 مَیں وہ کچھ سنوں گا جو خدا ربّ فرمائے گا۔ کیونکہ
وہ اپنی قوم اور اپنے ایمان داروں سے سلامتی کا وعدہ
کرے گا، البتہ لازم ہے کہ وہ دوبارہ حماقت میں اُلجھ
نہ جائیں۔
9 یقیناً اُس کی نجات اُن کے قریب ہے جو اُس
کا خوف مانتے ہیں تاکہ جلال ہمارے ملک میں

[a] یا رونے والی یعنی آنسوؤں کی وادی۔

سکونت کرے۔
10 شفقت اور وفاداری ایک دوسرے کے گلے لگ
گئے ہیں، راستی اور سلامتی نے ایک دوسرے کو بوسہ
دیا ہے۔
11 سچائی زمین سے پھوٹ نکلے گی اور راستی آسمان
سے زمین پر نظر ڈالے گی۔
12 اللہ ضرور وہ کچھ دے گا جو اچھا ہے، ہماری زمین
ضرور اپنی فصلیں پیدا کرے گی۔
13 راستی اُس کے آگے آگے چل کر اُس کے قدموں
کے لئے راستہ تیار کرے گی۔

مصیبت میں دعا

86 داؤد کی دعا۔
اے رب، اپنا کان جھکا کر میری سن،
کیونکہ مَیں مصیبت زدہ اور محتاج ہوں۔
2 میری جان کو محفوظ رکھ، کیونکہ مَیں ایمان دار ہوں۔
اپنے خادم کو بچا جو تجھ پر بھروسا رکھتا ہے۔ تُو ہی میرا
خدا ہے!
3 اے رب، مجھ پر مہربانی کر، کیونکہ دن بھر مَیں
تجھے پکارتا ہوں۔
4 اپنے خادم کی جان کو خوش کر، کیونکہ مَیں تیرا
آرزومند ہوں۔
5 کیونکہ تُو اے رب بھلا ہے، تُو معاف کرنے کے
لئے تیار ہے۔ جو بھی تجھے پکارتے ہیں اُن پر تُو بڑی
شفقت کرتا ہے۔
6 اے رب، میری دعا سن، میری التجاؤں پر توجہ کر۔
7 مصیبت کے دن مَیں تجھے پکارتا ہوں، کیونکہ تُو
میری سنتا ہے۔
8 اے رب، معبودوں میں سے کوئی تیری مانند نہیں
ہے۔ جو کچھ تُو کرتا ہے کوئی اَور نہیں کر سکتا۔
9 اے رب، جتنی بھی قومیں تُو نے بنائیں وہ آ
کر تیرے حضور سجدہ کریں گی اور تیرے نام کو جلال
دیں گی۔
10 کیونکہ تُو ہی عظیم ہے اور معجزے کرتا ہے۔ تُو ہی
خدا ہے۔
11 اے رب، مجھے اپنی راہ سکھا تاکہ تیری وفاداری
میں چلوں۔ بخش دے کہ مَیں پورے دل سے تیرا
خوف مانوں۔
12 اے رب میرے خدا، مَیں پورے دل سے تیرا
شکر کروں گا، ہمیشہ تک تیرے نام کی تعظیم کروں گا۔
13 کیونکہ تیری مجھ پر شفقت عظیم ہے، تُو نے میری
جان کو پاتال کی گہرائیوں سے چھڑایا ہے۔
14 اے اللہ، مغرور میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے
ہیں، ظالموں کا جتھا میری جان لینے کے درپَے ہے۔ یہ
لوگ تیرا لحاظ نہیں کرتے۔
15 لیکن تُو، اے رب، رحیم اور مہربان خدا ہے۔ تُو
تحمل، شفقت اور وفا سے بھرپور ہے۔
16 میری طرف رجوع فرما، مجھ پر مہربانی کر! اپنے
خادم کو اپنی قوت عطا کر، اپنی خادمہ کے بیٹے کو بچا۔
17 مجھے اپنی مہربانی کا کوئی نشان دکھا۔ مجھ سے نفرت
کرنے والے یہ دیکھ کر شرمندہ ہو جائیں کہ تُو رب نے
میری مدد کر کے مجھے تسلی دی ہے۔

صیون اقوام کی ماں ہے

87 قورح کی اولاد کا زبور۔ گیت۔
اُس کی بنیاد مقدّس پہاڑوں پر رکھی گئی ہے۔
2 رب صیون کے دروازوں کو یعقوب کی دیگر آبادیوں
سے کہیں زیادہ پیار کرتا ہے۔

3 اے اللہ کے شہر، تیرے بارے میں شاندار باتیں
سنائی جاتی ہیں۔ (سِلاہ)
4 رب فرماتا ہے، ”مَیں مصر اور بابل کو اُن لوگوں
میں شمار کروں گا جو مجھے جانتے ہیں۔“ فلستیہ، صور
اور ایتھوپیا کے بارے میں بھی کہا جائے گا، ”اِن کی
پیدائش یہیں ہوئی ہے۔“

5 لیکن صیون کے بارے میں کہا جائے گا، ”ہر
ایک باشندہ اُس میں پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اُسے
قائم رکھے گا۔“
6 جب رب اقوام کو کتاب میں درج کرے گا تو وہ
ساتھ ساتھ یہ بھی لکھے گا، ”یہ صیون میں پیدا ہوئی
ہیں۔“ (سِلاہ)
7 اور لوگ ناچتے ہوئے گائیں گے، ”میرے تمام
چشمے تجھ میں ہیں۔“

ترک کئے گئے شخص کے لئے دعا

88 قورح کی اولاد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے
لئے۔ طرز: محلت لعنوت۔ ہیمان اِزراحی کا
حکمت کا گیت۔

اے رب، اے میری نجات کے خدا، دن رات
مَیں تیرے حضور چیختا چلّاتا ہوں۔
2 میری دعا تیرے حضور پہنچے، اپنا کان میری چیخوں کی
طرف جھکا۔
3 کیونکہ میری جان دُکھ سے بھری ہے، اور میری
ٹانگیں قبر میں لٹکی ہوئی ہیں۔
4 مجھے اُن میں شمار کیا جاتا ہے جو پاتال میں اُتر رہے
ہیں۔ مَیں اُس مرد کی مانند ہوں جس کی تمام طاقت جاتی
رہی ہے۔
5 مجھے مُردوں میں تنہا چھوڑا گیا ہے، قبر میں اُن
مقتولوں کی طرح جن کا تُو اب خیال نہیں رکھتا اور جو
تیرے ہاتھ کے سہارے سے منقطع ہو گئے ہیں۔
6 تُو نے مجھے سب سے گہرے گڑھے میں، تاریک
ترین گہرائیوں میں ڈال دیا ہے۔
7 تیرے غضب کا پورا بوجھ مجھ پر آ پڑا ہے، تُو نے
مجھے اپنی تمام موجوں کے نیچے دبا دیا ہے۔ (سِلاہ)
8 تُو نے میرے قریبی دوستوں کو مجھ سے دُور کر دیا
ہے، اور اب وہ مجھ سے گھن کھاتے ہیں۔ مَیں پھنسا ہوا
ہوں اور نکل نہیں سکتا۔
9 میری آنکھیں غم کے مارے پژمُردہ ہو گئی ہیں۔
اے رب، دن بھر مَیں تجھے پکارتا، اپنے ہاتھ تیری طرف
اُٹھائے رکھتا ہوں۔

10 کیا تُو مُردوں کے لئے معجزے کرے گا؟ کیا پاتال
کے باشندے اُٹھ کر تیری تمجید کریں گے؟ (سِلاہ)
11 کیا لوگ قبر میں تیری شفقت یا پاتال میں تیری وفا
بیان کریں گے؟
12 کیا تاریکی میں تیرے معجزے یا ملکِ فراموش
میں تیری راستی معلوم ہو جائے گی؟

13 لیکن اے رب، مَیں مدد کے لئے تجھے پکارتا
ہوں، میری دعا صبح سویرے تیرے سامنے آ جاتی ہے۔
14 اے رب، تُو میری جان کو کیوں رد کرتا، اپنے
چہرے کو مجھ سے پوشیدہ کیوں رکھتا ہے؟
15 مَیں مصیبت زدہ اور جوانی سے موت کے قریب
رہا ہوں۔ تیرے دہشت ناک حملے برداشت کرتے
کرتے مَیں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہوں۔
16 تیرا بھڑکتا قہر مجھ پر سے گزر گیا، تیرے ہول ناک
کاموں نے مجھے نابود کر دیا ہے۔
17 دن بھر وہ مجھے سیلاب کی طرح گھیرے رکھتے
ہیں، ہر طرف سے مجھ پر حملہ آور ہوتے ہیں۔
18 تُو نے میرے دوستوں اور پڑوسیوں کو مجھ سے دُور
کر رکھا ہے۔ تاریکی ہی میری قریبی دوست بن گئی ہے۔

اسرائیل کی مصیبت اور داؤد سے وعدہ

89

ایتان اِزراحی کا حکمت کا گیت۔
مَیں ابد تک رب کی مہربانیوں کی مدح
سرائی کروں گا، پشت در پشت منہ سے تیری وفا کا اعلان
کروں گا۔
2 کیونکہ مَیں بولا، ”تیری شفقت ہمیشہ تک قائم ہے،
تُو نے اپنی وفا کی مضبوط بنیاد آسمان پر ہی رکھی ہے۔“
3 تُو نے فرمایا، ”مَیں نے اپنے چنے ہوئے بندے
سے عہد باندھا، اپنے خادم داؤد سے قسم کھا کر وعدہ
کیا ہے،
4 ’مَیں تیری نسل کو ہمیشہ تک قائم رکھوں گا، تیرا تخت
ہمیشہ تک مضبوط رکھوں گا‘۔“ (سِلاہ)

5 اے رب، آسمان تیرے معجزوں کی ستائش کریں
گے، مقدسین کی جماعت میں ہی تیری وفاداری کی
تمجید کریں گے۔
6 کیونکہ بادلوں میں کون رب کی مانند ہے؟ الٰہی
ہستیوں میں سے کون رب کی مانند ہے؟
7 جو بھی مقدسین کی مجلس میں شامل ہیں وہ اللہ سے
خوف کھاتے ہیں۔ جو بھی اُس کے اردگرد ہوتے ہیں
اُن پر اُس کی عظمت اور رُعب چھایا رہتا ہے۔
8 اے رب، اے لشکروں کے خدا، کون تیری مانند
ہے؟ اے رب، تُو قوی اور اپنی وفا سے گھرا رہتا ہے۔
9 تُو ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر پر حکومت کرتا
ہے۔ جب وہ موجزن ہو تو تُو اُسے تھما دیتا ہے۔
10 تُو نے سمندری اژدہے رہب کو کچل دیا، اور وہ
مقتول کی مانند بن گیا۔ اپنے قوی بازو سے تُو نے اپنے
دشمنوں کو تتر بتر کر دیا۔
11 آسمان و زمین تیرے ہی ہیں۔ دنیا اور جو کچھ اُس
میں ہے تُو نے قائم کیا۔
12 تُو نے شمال و جنوب کو خلق کیا۔ تبور اور حرمون
تیرے نام کی خوشی میں نعرے لگاتے ہیں۔
13 تیرا بازو قوی اور تیرا ہاتھ طاقت ور ہے۔ تیرا دہنا
ہاتھ عظیم کام کرنے کے لئے تیار ہے۔
14 راستی اور انصاف تیرے تخت کی بنیاد ہیں۔
شفقت اور وفا تیرے آگے آگے چلتی ہیں۔

15 مبارک ہے وہ قوم جو تیری خوشی کے نعرے لگا
سکے۔ اے رب، وہ تیرے چہرے کے نور میں
چلیں گے۔
16 روزانہ وہ تیرے نام کی خوشی منائیں گے اور تیری
راستی سے سرفراز ہوں گے۔

17 کیونکہ تُو ہی اُن کی طاقت کی شان ہے، اور تُو
اپنے کرم سے ہمیں سرفراز کرے گا۔
18 کیونکہ ہماری ڈھال رب ہی کی ہے، ہمارا بادشاہ
اسرائیل کے قدوس ہی کا ہے۔

19 ماضی میں تُو رویا میں اپنے ایمان داروں سے
ہم کلام ہوا۔ اُس وقت تُو نے فرمایا، ”مَیں نے ایک
سورمے کو طاقت سے نوازا ہے، قوم میں سے ایک کو
چن کر سرفراز کیا ہے۔
20 مَیں نے اپنے خادم داؤد کو پا لیا اور اُسے اپنے
مقدّس تیل سے مسح کیا ہے۔
21 میرا ہاتھ اُسے قائم رکھے گا، میرا بازو اُسے تقویت
دے گا۔
22 دشمن اُس پر غالب نہیں آئے گا، شریر اُسے خاک
میں نہیں ملائیں گے۔
23 اُس کے آگے آگے مَیں اُس کے دشمنوں کو پاش
پاش کروں گا۔ جو اُس سے نفرت رکھتے ہیں اُنہیں
زمین پر پٹخ دوں گا۔
24 میری وفا اور میری شفقت اُس کے ساتھ رہیں گی،
میرے نام سے وہ سرفراز ہو گا۔
25 مَیں اُس کے ہاتھ کو سمندر پر اور اُس کے دہنے
ہاتھ کو دریاؤں پر حکومت کرنے دوں گا۔
26 وہ مجھے پکار کر کہے گا، ’تُو میرا باپ، میرا خدا اور
میری نجات کی چٹان ہے۔‘
27 مَیں اُسے اپنا پہلوٹھا اور دنیا کا سب سے اعلیٰ
بادشاہ بناؤں گا۔
28 مَیں اُسے ہمیشہ تک اپنی شفقت سے نوازتا رہوں
گا، میرا اُس کے ساتھ عہد کبھی تمام نہیں ہو گا۔
29 مَیں اُس کی نسل ہمیشہ تک قائم رکھوں گا، جب
تک آسمان قائم ہے اُس کا تخت قائم رکھوں گا۔
30 اگر اُس کے بیٹے میری شریعت ترک کر کے میرے
احکام پر عمل نہ کریں،
31 اگر وہ میرے فرمانوں کی بے حرمتی کر کے میری
ہدایات کے مطابق زندگی نہ گزاریں
32 تو مَیں لاٹھی لے کر اُن کی تادیب کروں گا اور
مہلک وباؤں سے اُن کے گناہوں کی سزا دوں گا۔
33 لیکن مَیں اُسے اپنی شفقت سے محروم نہیں کروں
گا، اپنی وفا کا انکار نہیں کروں گا۔
34 نہ مَیں اپنے عہد کی بے حرمتی کروں گا، نہ وہ کچھ
تبدیل کروں گا جو مَیں نے فرمایا ہے۔
35 مَیں نے ایک بار سدا کے لئے اپنی قدوسیت کی
قسم کھا کر وعدہ کیا ہے، اور مَیں داؤد کو کبھی دھوکا نہیں
دوں گا۔
36 اُس کی نسل ابد تک قائم رہے گی، اُس کا تخت
آفتاب کی طرح میرے سامنے کھڑا رہے گا۔
37 چاند کی طرح وہ ہمیشہ تک برقرار رہے گا، اور جو
گواہ بادلوں میں ہے وہ وفادار ہے۔“ (سِلاہ)

38 لیکن اب تُو نے اپنے مسح کئے ہوئے خادم کو ٹھکرا
کر رد کیا، تُو اُس سے غضب ناک ہو گیا ہے۔
39 تُو نے اپنے خادم کا عہد نامنظور کیا اور اُس کا تاج
خاک میں ملا کر اُس کی بے حرمتی کی ہے۔
40 تُو نے اُس کی تمام فصیلیں ڈھا کر اُس کے قلعوں
کو ملبے کے ڈھیر بنا دیا ہے۔

41 جو بھی وہاں سے گزرے وہ اُسے لُوٹ لیتا ہے۔
وہ اپنے پڑوسیوں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا ہے۔
42 تُو نے اُس کے مخالفوں کا دہنا ہاتھ سرفراز کیا، اُس
کے تمام دشمنوں کو خوش کر دیا ہے۔
43 تُو نے اُس کی تلوار کی تیزی بےاثر کر کے اُسے
جنگ میں فتح پانے سے روک دیا ہے۔
44 تُو نے اُس کی شان ختم کر کے اُس کا تخت زمین
پر پٹخ دیا ہے۔
45 تُو نے اُس کی جوانی کے دن مختصر کر کے اُسے
رُسوائی کی چادر میں لپیٹا ہے۔ (سِلاہ)

46 اے رب، کب تک؟ کیا تُو اپنے آپ کو ہمیشہ
تک چھپائے رکھے گا؟ کیا تیرا قہر ابد تک آگ کی طرح
بھڑکتا رہے گا؟
47 یاد رہے کہ میری زندگی کتنی مختصر ہے، کہ تُو نے
تمام انسان کتنے فانی خلق کئے ہیں۔
48 کون ہے جس کا موت سے واسطہ نہ پڑے، کون
ہے جو ہمیشہ زندہ رہے؟ کون اپنی جان کو موت کے
قبضے سے بچائے رکھ سکتا ہے؟ (سِلاہ)
49 اے رب، تیری وہ پرانی مہربانیاں کہاں ہیں جن کا
وعدہ تُو نے اپنی وفا کی قسم کھا کر داؤد سے کیا؟
50 اے رب، اپنے خادموں کی خجالت یاد کر۔ میرا
سینہ متعدد قوموں کی لعن طعن سے دُکھتا ہے،
51 کیونکہ اے رب، تیرے دشمنوں نے مجھے لعن
طعن کی، اُنہوں نے تیرے مسح کئے ہوئے خادم کو ہر
قدم پر لعن طعن کی ہے!

52 ابد تک رب کی حمد ہو! آمین، پھر آمین۔

چوتھی کتاب 90-106

فانی انسان اللہ میں پناہ لے

90 مردِ خدا موسیٰ کی دعا۔
اے رب، پشت در پشت تُو ہماری پناہ گاہ
رہا ہے۔
2 اِس سے پہلے کہ پہاڑ پیدا ہوئے اور تُو زمین اور
دنیا کو وجود میں لایا تُو ہی تھا۔ اے اللہ، تُو ازل سے ابد
تک ہے۔
3 تُو انسان کو دوبارہ خاک ہونے دیتا ہے۔ تُو فرماتا
ہے، 'اے آدم زادو، دوبارہ خاک میں مل جاؤ!'
4 کیونکہ تیری نظر میں ہزار سال کل کے گزرے
ہوئے دن کے برابر یا رات کے ایک پہر کی مانند ہیں۔
5 تُو لوگوں کو سیلاب کی طرح بہا لے جاتا ہے، وہ
نیند اور اُس گھاس کی مانند ہیں جو صبح کو پھوٹ
نکلتی ہے۔
6 وہ صبح کو پھوٹ نکلتی اور اُگتی ہے، لیکن شام کو
مُرجھا کر سوکھ جاتی ہے۔

7 کیونکہ ہم تیرے غضب سے فنا ہو جاتے اور
تیرے قہر سے حواس باختہ ہو جاتے ہیں۔
8 تُو نے ہماری خطاؤں کو اپنے سامنے رکھا، ہمارے
پوشیدہ گناہوں کو اپنے چہرے کے نور میں لایا ہے۔
9 چنانچہ ہمارے تمام دن تیرے قہر کے تحت گھٹتے
گھٹتے ختم ہو جاتے ہیں۔ جب ہم اپنے سالوں کے
اختتام پر پہنچتے ہیں تو زندگی سرد آہ کے برابر ہی
ہوتی ہے۔
10 ہماری عمر 70 سال یا اگر زیادہ طاقت ہو تو 80
سال تک پہنچتی ہے، اور جو دن فخر کا باعث تھے وہ بھی

تکلیف دہ اور بے کار ہیں۔ جلد ہی وہ گزر جاتے ہیں، اور
ہم پرندوں کی طرح اُڑ کر چلے جاتے ہیں۔
11 کون تیرے غضب کی پوری شدت جانتا ہے؟
کون سمجھتا ہے کہ تیرا قہر ہماری خدا ترسی کی کمی کے
مطابق ہی ہے؟
12 چنانچہ ہمیں ہمارے دنوں کا صحیح حساب کرنا سکھا
تاکہ ہمارے دل دانش مند ہو جائیں۔

13 اے رب، دوبارہ ہماری طرف رجوع فرما! تُو کب
تک دُور رہے گا؟ اپنے خادموں پر ترس کھا!
14 صبح کو ہمیں اپنی شفقت سے سیر کر! تب ہم
زندگی بھر باغ باغ ہوں گے اور خوشی منائیں گے۔
15 ہمیں اُتنے ہی دن خوشی دلا جتنے تُو نے ہمیں پست
کیا ہے، اُتنے ہی سال جتنے ہمیں دُکھ سہنا پڑا ہے۔
16 اپنے خادموں پر اپنے کام اور اُن کی اولاد پر اپنی
عظمت ظاہر کر۔
17 رب ہمارا خدا ہمیں اپنی مہربانی دکھائے۔ ہمارے
ہاتھوں کا کام مضبوط کر، ہاں ہمارے ہاتھوں کا کام
مضبوط کر!

اللہ کی پناہ میں

91 جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے وہ قادرِ
مطلق کے سائے میں سکونت کرے گا۔
2 مَیں کہوں گا، ”اے رب، تُو میری پناہ اور میرا قلعہ
ہے، میرا خدا جس پر مَیں بھروسا رکھتا ہوں۔“

3 کیونکہ وہ تجھے چڑی مار کے پھندے اور مہلک مرض
سے چھڑائے گا۔
4 وہ تجھے اپنے شاہ پَروں کے نیچے ڈھانپ لے گا،
اور تُو اُس کے پَروں تلے پناہ لے سکے گا۔ اُس کی
وفاداری تیری ڈھال اور پُشتہ رہے گی۔
5 رات کی دہشتوں سے خوف مت کھا، نہ اُس تیر
سے جو دن کے وقت چلے۔
6 اُس مہلک مرض سے دہشت مت کھا جو تاریکی میں
گھومے پھرے، نہ اُس وبائی بیماری سے جو دوپہر کے
وقت تباہی پھیلائے۔
7 گو تیرے ساتھ کھڑے ہزار افراد ہلاک ہو جائیں اور
تیرے دہنے ہاتھ دس ہزار مر جائیں، لیکن تُو اُس کی زد
میں نہیں آئے گا۔
8 تُو اپنی آنکھوں سے اِس کا ملاحظہ کرے گا، تُو خود
بےدینوں کی سزا دیکھے گا۔
9 کیونکہ تُو نے کہا ہے، ”رب میری پناہ گاہ ہے،“
تُو اللہ تعالیٰ کے سائے میں چھپ گیا ہے۔
10 اِس لئے تیرا کسی بلا سے واسطہ نہیں پڑے گا،
کوئی آفت بھی تیرے خیمے کے قریب پھٹکنے نہیں
پائے گی۔

11 کیونکہ وہ اپنے فرشتوں کو ہر راہ پر تیری حفاظت
کرنے کا حکم دے گا،
12 اور وہ تجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے تاکہ تیرے
پاؤں کو پتھر سے ٹھیس نہ لگے۔
13 تُو شیر ببروں اور زہریلے سانپوں پر قدم رکھے گا،
تُو جوان شیروں اور اژدہاؤں کو کچل دے گا۔
14 رب فرماتا ہے، ”چونکہ وہ مجھ سے لپٹا رہتا
ہے اِس لئے مَیں اُسے بچاؤں گا۔ چونکہ وہ میرا نام جانتا
ہے اِس لئے مَیں اُسے محفوظ رکھوں گا۔

15 وہ مجھے پکارے گا تو مَیں اُس کی سنوں گا۔
مصیبت میں مَیں اُس کے ساتھ ہوں گا۔ مَیں اُسے چھڑا
کر اُس کی عزت کروں گا۔
16 مَیں اُسے عمر کی درازی بخشوں گا اور اُس پر اپنی
نجات ظاہر کروں گا۔“

اللہ کی ستائش کرنے کی خوشی

92 زبور۔ سبت کے لئے گیت۔
رب کا شکر کرنا بھلا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ،
تیرے نام کی مدح سرائی کرنا بھلا ہے۔
2 صبح کو تیری شفقت اور رات کو تیری وفا کا اعلان
کرنا بھلا ہے،
3 خاص کر جب ساتھ ساتھ دس تاروں والا ساز، ستار
اور سرود بجتے ہیں۔

4 کیونکہ اے رب، تُو نے مجھے اپنے کاموں سے خوش
کیا ہے، اور تیرے ہاتھوں کے کام دیکھ کر مَیں خوشی کے
نعرے لگاتا ہوں۔
5 اے رب، تیرے کام کتنے عظیم، تیرے خیالات
کتنے گہرے ہیں۔
6 نادان یہ نہیں جانتا، احمق کو اِس کی سمجھ نہیں آتی۔
7 گو بےدین گھاس کی طرح پھوٹ نکلتے اور بدکار
سب پھلتے پھولتے ہیں، لیکن آخرکار وہ ہمیشہ کے لئے
ہلاک ہو جائیں گے۔
8 مگر تُو، اے رب، ابد تک سربلند رہے گا۔

9 کیونکہ تیرے دشمن، اے رب، تیرے دشمن یقیناً
تباہ ہو جائیں گے، بدکار سب تتر بتر ہو جائیں گے۔
10 تُو نے مجھے جنگلی بَیل کی سی طاقت دے کر تازہ
تیل سے مسح کیا ہے۔
11 میری آنکھ اپنے دشمنوں کی شکست سے اور میرے
کان اُن شریروں کے انجام سے لطف اندوز ہوئے ہیں
جو میرے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

12 راست باز کھجور کے درخت کی طرح پھلے پھولے
گا، وہ لبنان کے دیودار کے درخت کی طرح بڑھے گا۔
13 جو پودے رب کی سکونت گاہ میں لگائے گئے ہیں
وہ ہمارے خدا کی بارگاہوں میں پھلیں پھولیں گے۔
14 وہ بُڑھاپے میں بھی پھل لائیں گے اور تر و تازہ اور
ہرے بھرے رہیں گے۔
15 اُس وقت بھی وہ اعلان کریں گے، ”رب راست
ہے۔ وہ میری چٹان ہے، اور اُس میں ناراستی نہیں
ہوتی۔“

اللہ ابدی بادشاہ ہے

93 رب بادشاہ ہے، وہ جلال سے ملبّس ہے۔
رب جلال سے ملبّس اور قدرت سے
کمربستہ ہے۔ یقیناً دنیا مضبوط بنیاد پر قائم ہے، اور وہ
نہیں ڈگمگائے گی۔

2 تیرا تخت قدیم زمانے سے قائم ہے، تُو ازل سے
موجود ہے۔
3 اے رب، سیلاب گرج اُٹھے، سیلاب شور مچا کر
گرج اُٹھے، سیلاب ٹھاٹھیں مار کر گرج اُٹھے۔
4 لیکن ایک ہے جو گہرے پانی کے شور سے زیادہ
زور آور، جو سمندر کی ٹھاٹھوں سے زیادہ طاقت ور ہے۔

رب جو بلندیوں پر رہتا ہے کہیں زیادہ عظیم ہے۔

5 اے رب، تیرے احکام ہر طرح سے قابلِ اعتماد
ہیں۔ تیرا گھر ہمیشہ تک قدوسیت سے آراستہ رہے گا۔

قوم پر ظلم کرنے والوں سے رِہائی کے لئے دعا

94 اے رب، اے انتقام لینے والے خدا!
اے انتقام لینے والے خدا، اپنا نور چمکا۔
2 اے دنیا کے منصف، اُٹھ کر مغروروں کو اُن کے
اعمال کی مناسب سزا دے۔
3 اے رب، بےدین کب تک، ہاں کب تک فتح
کے نعرے لگائیں گے؟

4 وہ کفر کی باتیں اُگلتے رہتے، تمام بدکار شیخی مارتے
رہتے ہیں۔
5 اے رب، وہ تیری قوم کو کچل رہے، تیری موروثی
ملکیت پر ظلم کر رہے ہیں۔
6 بیواؤں اور اجنبیوں کو وہ موت کے گھاٹ اُتار
رہے، یتیموں کو قتل کر رہے ہیں۔
7 وہ کہتے ہیں، ”یہ رب کو نظر نہیں آتا، یعقوب کا
خدا دھیان ہی نہیں دیتا۔“

8 اے قوم کے نادانو، دھیان دو! اے احمقو، تمہیں
کب سمجھ آئے گی؟
9 جس نے کان بنایا، کیا وہ نہیں سنتا؟ جس نے آنکھ
کو تشکیل دیا کیا وہ نہیں دیکھتا؟
10 جو اقوام کو تنبیہ کرتا اور انسان کو تعلیم دیتا ہے کیا
وہ سزا نہیں دیتا؟

11 رب انسان کے خیالات جانتا ہے، وہ جانتا ہے کہ
وہ دم بھر کے ہی ہیں۔

12 اے رب، مبارک ہے وہ جسے تُو تربیت دیتا ہے،
جسے تُو اپنی شریعت کی تعلیم دیتا ہے
13 تاکہ وہ مصیبت کے دنوں سے آرام پائے اور
اُس وقت تک سکون سے زندگی گزارے جب تک بے
دینوں کے لئے گڑھا تیار نہ ہو۔
14 کیونکہ رب اپنی قوم کو رد نہیں کرے گا، وہ اپنی
موروثی ملکیت کو ترک نہیں کرے گا۔
15 فیصلے دوبارہ انصاف پر مبنی ہوں گے، اور تمام
دیانت دار دل اُس کی پیروی کریں گے۔

16 کون شریروں کے سامنے میرا دفاع کرے گا؟ کون
میرے لئے بدکاروں کا سامنا کرے گا؟
17 اگر رب میرا سہارا نہ ہوتا تو میری جان جلد ہی
خاموشی کے ملک میں جا بستی۔
18 اے رب، جب مَیں بولا، ”میرا پاؤں ڈگمگانے لگا
ہے“ تو تیری شفقت نے مجھے سنبھالا۔
19 جب تشویش ناک خیالات مجھے بےچین کرنے
لگے تو تیری تسلیوں نے میری جان کو تازہ دم کیا۔

20 اے اللہ، کیا تباہی کی حکومت تیرے ساتھ متحد
ہو سکتی ہے، ایسی حکومت جو اپنے فرمانوں سے ظلم کرتی
ہے؟ ہرگز نہیں!
21 وہ راست باز کی جان لینے کے لئے آپس میں مل
جاتے اور بےقصوروں کو قاتل ٹھہراتے ہیں۔
22 لیکن رب میرا قلعہ بن گیا ہے، اور میرا خدا میری

پناہ کی چٹان ثابت ہوا ہے۔
23 وہ اُن کی ناانصافی اُن پر واپس آنے دے گا اور
اُن کی شریر حرکتوں کے جواب میں اُنہیں تباہ کرے گا۔
رب ہمارا خدا اُنہیں نیست کرے گا۔

پرستش اور فرماں برداری کی دعوت

95 آؤ، ہم شادیانہ بجا کر رب کی مدح سرائی
کریں، خوشی کے نعرے لگا کر اپنی نجات
کی چٹان کی تمجید کریں!
2 آؤ، ہم شکرگزاری کے ساتھ اُس کے حضور آئیں،
گیت گا کر اُس کی ستائش کریں۔
3 کیونکہ رب عظیم خدا اور تمام معبودوں پر عظیم
بادشاہ ہے۔
4 اُس کے ہاتھ میں زمین کی گہرائیاں ہیں، اور پہاڑ کی
بلندیاں بھی اُسی کی ہیں۔
5 سمندر اُس کا ہے، کیونکہ اُس نے اُسے خلق کیا۔
خشکی اُس کی ہے، کیونکہ اُس کے ہاتھوں نے اُسے
تشکیل دیا۔
6 آؤ ہم سجدہ کریں اور رب اپنے خالق کے سامنے
جھک کر گھٹنے ٹیکیں۔
7 کیونکہ وہ ہمارا خدا ہے اور ہم اُس کی چراگاہ کی
قوم اور اُس کے ہاتھ کی بھیڑیں ہیں۔ اگر تم آج اُس کی
آواز سنو
8 ”تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو جس طرح مریبہ میں
ہوا، جس طرح ریگستان میں مسّہ میں ہوا۔
9 وہاں تمہارے باپ دادا نے مجھے آزمایا اور جانچا،
حالانکہ اُنہوں نے میرے کام دیکھ لئے تھے۔
10 چالیس سال مَیں اُس نسل سے گھن کھاتا رہا۔ مَیں
بولا، ’اُن کے دل ہمیشہ صحیح راہ سے ہٹ جاتے ہیں، اور
وہ میری راہیں نہیں جانتے۔‘
11 اپنے غضب میں مَیں نے قسم کھائی، ’یہ کبھی
اُس ملک میں داخل نہیں ہوں گے جہاں مَیں اُنہیں
سکون دیتا‘۔“

دنیا کا خالق اور منصف

96 رب کی تمجید میں نیا گیت گاؤ، اے پوری
دنیا، رب کی مدح سرائی کرو۔
2 رب کی تمجید میں گیت گاؤ، اُس کے نام کی ستائش
کرو، روز بہ روز اُس کی نجات کی خوش خبری سناؤ۔
3 قوموں میں اُس کا جلال اور تمام اُمّتوں میں اُس
کے عجائب بیان کرو۔
4 کیونکہ رب عظیم اور ستائش کے بہت لائق ہے۔ وہ
تمام معبودوں سے مہیب ہے۔
5 کیونکہ دیگر قوموں کے تمام معبود بُت ہی ہیں جبکہ
رب نے آسمان کو بنایا۔
6 اُس کے حضور شان و شوکت، اُس کے مقدِس میں
قدرت اور جلال ہے۔
7 اے قوموں کے قبیلو، رب کی تمجید کرو، رب کے
جلال اور قدرت کی ستائش کرو۔
8 رب کے نام کو جلال دو۔ قربانی لے کر اُس کی
بارگاہوں میں داخل ہو جاؤ۔
9 مقدّس لباس سے آراستہ ہو کر رب کو سجدہ کرو۔
پوری دنیا اُس کے سامنے لرز اُٹھے۔
10 قوموں میں اعلان کرو، ”رب ہی بادشاہ ہے!
یقیناً دنیا مضبوطی سے قائم ہے اور نہیں ڈگمگائے گی۔ وہ
انصاف سے قوموں کی عدالت کرے گا۔“

11 آسمان خوش ہو، زمین جشن منائے! سمندر اور جو
کچھ اُس میں ہے خوشی سے گرج اُٹھے۔
12 میدان اور جو کچھ اُس میں ہے باغ باغ ہو۔
پھر جنگل کے درخت شادیانہ بجائیں گے۔
13 وہ رب کے سامنے شادیانہ بجائیں گے، کیونکہ وہ
آ رہا ہے، وہ دنیا کی عدالت کرنے آ رہا ہے۔ وہ انصاف
سے دنیا کی عدالت کرے گا اور اپنی صداقت سے اقوام
کا فیصلہ کرے گا۔

اللہ کی سلطنت پر خوشی

97 رب بادشاہ ہے! زمین جشن منائے،
ساحلی علاقے دُور دُور تک خوش ہوں۔
2 وہ بادلوں اور گہرے اندھیرے سے گھرا رہتا ہے،
راستی اور انصاف اُس کے تخت کی بنیاد ہیں۔
3 آگ اُس کے آگے آگے بھڑک کر چاروں طرف
اُس کے دشمنوں کو بھسم کر دیتی ہے۔
4 اُس کی کڑکتی بجلیوں نے دنیا کو روشن کر دیا تو زمین
یہ دیکھ کر پیچ و تاب کھانے لگی۔
5 رب کے آگے آگے، ہاں پوری دنیا کے مالک کے
آگے آگے پہاڑ موم کی طرح پگھل گئے۔
6 آسمانوں نے اُس کی راستی کا اعلان کیا، اور تمام
قوموں نے اُس کا جلال دیکھا۔

7 تمام بُت پرست، ہاں سب جو بُتوں پر فخر کرتے
ہیں شرمندہ ہوں۔ اے تمام معبودو، اُسے سجدہ کرو!
8 کوہِ صیون سن کر خوش ہوا۔ اے رب، تیرے
فیصلوں کے باعث یہوداہ کی بیٹیاں[a] باغ باغ ہوئیں۔

[a] ایک اور ممکنہ ترجمہ: یہوداہ کی آبادیاں۔

9 کیونکہ تُو اے رب، پوری دنیا پر سب سے اعلیٰ
ہے، تُو تمام معبودوں سے سربلند ہے۔

10 تم جو رب سے محبت رکھتے ہو، بُرائی سے نفرت
کرو! رب اپنے ایمان داروں کی جان کو محفوظ رکھتا ہے،
وہ اُنہیں بےدینوں کے قبضے سے چھڑاتا ہے۔
11 راست باز کے لئے نور کا اور دل کے دیانت
داروں کے لئے شادمانی کا بیج بویا گیا ہے۔
12 اے راست بازو، رب سے خوش ہو، اُس کے
مقدّس نام کی ستائش کرو۔

پوری دنیا کا شاہی منصف

98 رب کی تمجید میں نیا گیت گاؤ، کیونکہ اُس
نے معجزے کئے ہیں۔ اپنے دہنے ہاتھ اور
مقدّس بازو سے اُس نے نجات دی ہے۔
2 رب نے اپنی نجات کا اعلان کیا اور اپنی راستی
قوموں کے رُوبرُو ظاہر کی ہے۔
3 اُس نے اسرائیل کے لئے اپنی شفقت اور وفا یاد
کی ہے۔ دنیا کی انتہاؤں نے سب ہمارے خدا کی نجات
دیکھی ہے۔
4 اے پوری دنیا، نعرے لگا کر رب کی مدح سرائی
کرو! آپے میں نہ سماؤ اور جشن منا کر حمد کے گیت گاؤ!
5 سرود بجا کر رب کی مدح سرائی کرو، سرود اور گیت
سے اُس کی ستائش کرو۔
6 تُرم اور نرسنگا پھونک کر رب بادشاہ کے حضور خوشی
کے نعرے لگاؤ!
7 سمندر اور جو کچھ اُس میں ہے، دنیا اور اُس کے

باشندے خوشی سے گرج اُٹھیں۔
8 دریا تالیاں بجائیں، پہاڑ مل کر خوشی منائیں،
9 وہ رب کے سامنے خوشی منائیں۔ کیونکہ وہ زمین کی
عدالت کرنے آ رہا ہے۔ وہ انصاف سے دنیا کی عدالت
کرے گا، راستی سے قوموں کا فیصلہ کرے گا۔

قدوس خدا

99 رب بادشاہ ہے، اقوام لرز اُٹھیں! وہ
کروبی فرشتوں کے درمیان تخت نشین
ہے، دنیا ڈگمگائے!
2 کوہِ صیون پر رب عظیم ہے، تمام اقوام پر
سربلند ہے۔
3 وہ تیرے عظیم اور پُرجلال نام کی ستائش کریں،
کیونکہ وہ قدوس ہے۔

4 وہ بادشاہ کی قدرت کی تمجید کریں جو انصاف سے
پیار کرتا ہے۔ اے اللہ، تُو ہی نے عدل قائم کیا، تُو ہی
نے یعقوب میں انصاف اور راستی پیدا کی ہے۔
5 رب ہمارے خدا کی تعظیم کرو، اُس کے پاؤں کی
چوکی کے سامنے سجدہ کرو، کیونکہ وہ قدوس ہے۔

6 موسیٰ اور ہارون اُس کے اماموں میں سے تھے۔
سموایل بھی اُن میں سے تھا جو اُس کا نام پکارتے تھے۔
اُنہوں نے رب کو پکارا، اور اُس نے اُن کی سنی۔
7 وہ بادل کے ستون میں سے اُن سے ہم کلام ہوا،
اور وہ اُن احکام اور فرمانوں کے تابع رہے جو اُس نے
اُنہیں دیئے تھے۔
8 اے رب ہمارے خدا، تُو نے اُن کی سنی۔ تُو جو اللہ
ہے اُنہیں معاف کرتا رہا، البتہ اُنہیں اُن کی بُری حرکتوں
کی سزا بھی دیتا رہا۔
9 رب ہمارے خدا کی تعظیم کرو اور اُس کے مقدّس
پہاڑ پر سجدہ کرو، کیونکہ رب ہمارا خدا قدوس ہے۔

اللہ کی ستائش کرو!

100 شکرگزاری کی قربانی کے لئے زبور۔
اے پوری دنیا، خوشی کے نعرے لگا
کر رب کی مدح سرائی کرو!
2 خوشی سے رب کی عبادت کرو، جشن مناتے ہوئے
اُس کے حضور آؤ!
3 جان لو کہ رب ہی خدا ہے۔ اُسی نے ہمیں خلق
کیا، اور ہم اُس کے ہیں، اُس کی قوم اور اُس کی چراگاہ
کی بھیڑیں۔

4 شکر کرتے ہوئے اُس کے دروازوں میں داخل ہو،
ستائش کرتے ہوئے اُس کی بارگاہوں میں حاضر ہو۔
اُس کا شکر کرو، اُس کے نام کی تمجید کرو!
5 کیونکہ رب بھلا ہے۔ اُس کی شفقت ابدی ہے، اور
اُس کی وفاداری پشت در پشت قائم ہے۔

بادشاہ کی حکومت کیسی ہونی چاہئے؟

101 داؤد کا زبور۔
مَیں شفقت اور انصاف کا گیت
گاؤں گا۔ اے رب، مَیں تیری مدح سرائی کروں گا۔
2 مَیں بڑی احتیاط سے بےالزام راہ پر چلوں گا۔ لیکن
تُو کب میرے پاس آئے گا؟ مَیں خلوص دلی سے اپنے
گھر میں زندگی گزاروں گا۔

3 مَیں شرارت کی بات اپنے سامنے نہیں رکھتا اور بُری حرکتوں سے نفرت کرتا ہوں۔ ایسی چیزیں میرے ساتھ لپٹ نہ جائیں۔
4 جھوٹا دل مجھ سے دُور رہے۔ مَیں بُرائی کو جاننا ہی نہیں چاہتا۔
5 جو چپکے سے اپنے پڑوسی پر تہمت لگائے اُسے مَیں خاموش کراؤں گا، جس کی آنکھیں مغرور اور دل متکبر ہو اُسے برداشت نہیں کروں گا۔
6 میری آنکھیں ملک کے وفاداروں پر لگی رہتی ہیں تاکہ وہ میرے ساتھ رہیں۔ جو بےالزام راہ پر چلے وہی میری خدمت کرے۔
7 دھوکے باز میرے گھر میں نہ ٹھہرے، جھوٹ بولنے والا میری موجودگی میں قائم نہ رہے۔
8 ہر صبح کو مَیں ملک کے تمام بےدینوں کو خاموش کراؤں گا تاکہ تمام بدکاروں کو رب کے شہر میں سے مٹایا جائے۔

صیون کی بحالی کے لئے دعا (توبہ کا پانچواں زبور)

102 مصیبت زدہ کی دعا، اُس وقت جب وہ نڈھال ہو کر رب کے سامنے اپنی آہ و زاری اُنڈیل دیتا ہے۔

اے رب، میری دعا سن! مدد کے لئے میری آہیں تیرے حضور پہنچیں۔
2 جب مَیں مصیبت میں ہوں تو اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے نہ رکھ بلکہ اپنا کان میری طرف جھکا۔ جب مَیں پکاروں تو جلد ہی میری سن۔
3 کیونکہ میرے دن دھوئیں کی طرح غائب ہو رہے ہیں، میری ہڈیاں کوئلوں کی طرح دہک رہی ہیں۔
4 میرا دل گھاس کی طرح جھلس کر سوکھ گیا ہے، اور مَیں روٹی کھانا بھی بھول گیا ہوں۔
5 آہ و زاری کرتے کرتے میرا جسم سکڑ گیا ہے، جِلد اور ہڈیاں ہی رہ گئی ہیں۔
6 مَیں ریگستان میں دشتی اُلّو اور کھنڈرات میں چھوٹے اُلّو کی مانند ہوں۔
7 مَیں بستر پر جاگتا رہتا ہوں، چھت پر تنہا پرندے کی مانند ہوں۔
8 دن بھر میرے دشمن مجھے لعن طعن کرتے ہیں۔ جو میرا مذاق اُڑاتے ہیں وہ میرا نام لے کر لعنت کرتے ہیں۔
9 راکھ میری روٹی ہے، اور جو کچھ پیتا ہوں اُس میں میرے آنسو ملے ہوتے ہیں۔
10 کیونکہ مجھ پر تیری لعنت اور تیرا غضب نازل ہوا ہے۔ تُو نے مجھے اُٹھا کر زمین پر پٹخ دیا ہے۔
11 میرے دن شام کے ڈھلنے والے سائے کی مانند ہیں۔ مَیں گھاس کی طرح سوکھ رہا ہوں۔
12 لیکن تُو اے رب ابد تک تخت نشین ہے، تیرا نام پشت در پشت قائم رہتا ہے۔
13 اب آ، کوہِ صیون پر رحم کر۔ کیونکہ اُس پر مہربانی کرنے کا وقت آ گیا ہے، مقررہ وقت آ گیا ہے۔
14 کیونکہ تیرے خادموں کو اُس کا ایک ایک پتھر پیارا ہے، اور وہ اُس کے ملبے پر ترس کھاتے ہیں۔
15 تب ہی قومیں رب کے نام سے ڈریں گی، اور دنیا کے تمام بادشاہ تیرے جلال کا خوف کھائیں گے۔
16 کیونکہ رب صیون کو از سرِ نو تعمیر کرے گا، وہ اپنے پورے جلال کے ساتھ ظاہر ہو جائے گا۔

17 مفلسوں کی دعا پر وہ دھیان دے گا اور اُن کی
فریادوں کو حقیر نہیں جانے گا۔

18 آنے والی نسل کے لئے یہ قلم بند ہو جائے تاکہ
جو قوم ابھی پیدا نہیں ہوئی وہ رب کی ستائش کرے۔
19 کیونکہ رب نے اپنے مقدِس کی بلندیوں سے جھانکا
ہے، اُس نے آسمان سے زمین پر نظر ڈالی ہے
20 تاکہ قیدیوں کی آہ و زاری سنے اور مرنے والوں کی
زنجیریں کھولے۔
21 کیونکہ اُس کی مرضی ہے کہ وہ کوہِ صیون پر
رب کے نام کا اعلان کریں اور یروشلم میں اُس کی
ستائش کریں،
22 کہ قومیں اور سلطنتیں مل کر جمع ہو جائیں اور رب
کی عبادت کریں۔

23 راستے میں ہی اللہ نے میری طاقت توڑ کر میرے
دن مختصر کر دیئے ہیں۔
24 مَیں بولا، ”اے میرے خدا، مجھے زندوں کے ملک
سے دُور نہ کر، میری زندگی تو ادھوری رہ گئی ہے۔ لیکن
تیرے سال پشت در پشت قائم رہتے ہیں۔
25 تُو نے قدیم زمانے میں زمین کی بنیاد رکھی، اور
تیرے ہی ہاتھوں نے آسمانوں کو بنایا۔
26 یہ تو تباہ ہو جائیں گے، لیکن تُو قائم رہے گا۔
یہ سب کپڑے کی طرح گِھس پھٹ جائیں گے۔ تُو
اُنہیں پرانے لباس کی طرح بدل دے گا، اور وہ جاتے
رہیں گے۔
27 لیکن تُو وہی کا وہی رہتا ہے، اور تیری زندگی کبھی ختم
نہیں ہوتی۔
28 تیرے خادموں کے فرزند تیرے حضور بستے رہیں
گے، اور اُن کی اولاد تیرے سامنے قائم رہے گی۔“

رب کی شفقت کی ستائش

103 داؤد کا زبور۔
اے میری جان، رب کی ستائش کر!
میرا رگ و ریشہ اُس کے قدوس نام کی حمد کرے!
2 اے میری جان، رب کی ستائش کر اور جو کچھ اُس
نے تیرے لئے کیا ہے اُسے بھول نہ جا۔
3 کیونکہ وہ تیرے تمام گناہوں کو معاف کرتا، تجھے
تمام بیماریوں سے شفا دیتا ہے۔
4 وہ عوضانہ دے کر تیری جان کو موت کے گڑھے
سے چھڑا لیتا، تیرے سر کو اپنی شفقت اور رحمت کے
تاج سے آراستہ کرتا ہے۔
5 وہ تیری زندگی کو اچھی چیزوں سے سیر کرتا ہے، اور
تُو دوبارہ جوان ہو کر عقاب کی سی تقویت پاتا ہے۔

6 رب تمام مظلوموں کے لئے راستی اور انصاف قائم
کرتا ہے۔
7 اُس نے اپنی راہیں موسیٰ پر اور اپنے عظیم کام
اسرائیلیوں پر ظاہر کئے۔
8 رب رحیم اور مہربان ہے، وہ تحمل اور شفقت سے
بھرپور ہے۔
9 نہ وہ ہمیشہ ڈانٹتا رہے گا، نہ ابد تک ناراض رہے گا۔
10 نہ وہ ہماری خطاؤں کے مطابق سزا دیتا، نہ ہمارے
گناہوں کا مناسب اجر دیتا ہے۔
11 کیونکہ جتنا بلند آسمان ہے، اُتنی ہی عظیم اُس کی
شفقت اُن پر ہے جو اُس کا خوف مانتے ہیں۔

12 جتنی دُور مشرق مغرب سے ہے اُتنا ہی اُس نے
ہمارے قصور ہم سے دُور کر دیئے ہیں۔
13 جس طرح باپ اپنے بچوں پر ترس کھاتا ہے
اُسی طرح رب اُن پر ترس کھاتا ہے جو اُس کا خوف
مانتے ہیں۔
14 کیونکہ وہ ہماری ساخت جانتا ہے، اُسے یاد ہے کہ
ہم خاک ہی ہیں۔
15 انسان کے دن گھاس کی مانند ہیں، اور وہ جنگلی
پھول کی طرح ہی پھلتا پھولتا ہے۔
16 جب اُس پر سے ہَوا گزرے تو وہ نہیں رہتا، اور
اُس کے نام و نشان کا بھی پتا نہیں چلتا۔
17 لیکن جو رب کا خوف مانیں اُن پر وہ ہمیشہ
تک مہربانی کرے گا، وہ اپنی راستی اُن کے پوتوں اور
نواسوں پر بھی ظاہر کرے گا۔
18 شرط یہ ہے کہ وہ اُس کے عہد کے مطابق زندگی
گزاریں اور دھیان سے اُس کے احکام پر عمل کریں۔
19 رب نے آسمان پر اپنا تخت قائم کیا ہے، اور اُس
کی بادشاہی سب پر حکومت کرتی ہے۔
20 اے رب کے فرشتو، اُس کے طاقت ور سورماؤ،
جو اُس کے فرمان پورے کرتے ہو تاکہ اُس کا کلام مانا
جائے، رب کی ستائش کرو!
21 اے تمام لشکرو، تم سب جو اُس کے خادم ہو اور
اُس کی مرضی پوری کرتے ہو، رب کی ستائش کرو!
22 تم سب جنہیں اُس نے بنایا، رب کی ستائش کرو!
اُس کی سلطنت کی ہر جگہ پر اُس کی تمجید کرو۔ اے
میری جان، رب کی ستائش کر!

خالق کی حمد و ثنا

104

اے میری جان، رب کی ستائش کر!
اے رب میرے خدا، تُو نہایت ہی
عظیم ہے، تُو جاہ و جلال سے آراستہ ہے۔
2 تیری چادر نور ہے جسے تُو اوڑھے رہتا ہے۔ تُو
آسمان کو خیمے کی طرح تان کر
3 اپنا بالا خانہ اُس کے پانی کے بیچ میں تعمیر کرتا ہے۔
بادل تیرا رتھ ہے، اور تُو ہَوا کے پَروں پر سوار ہوتا ہے۔
4 تُو ہَواؤں کو اپنے قاصد اور آگ کے شعلوں کو
اپنے خادم بنا دیتا ہے۔
5 تُو نے زمین کو مضبوط بنیاد پر رکھا تاکہ وہ کبھی
نہ ڈگمگائے۔
6 سیلاب نے اُسے لباس کی طرح ڈھانپ دیا، اور
پانی پہاڑوں کے اوپر ہی کھڑا ہوا۔
7 لیکن تیرے ڈانٹنے پر پانی فرار ہوا، تیری گرجتی آواز
سن کر وہ ایک دم بھاگ گیا۔
8 تب پہاڑ اونچے ہوئے اور وادیاں اُن جگہوں پر اُتر
آئیں جو تُو نے اُن کے لئے مقرر کی تھیں۔
9 تُو نے ایک حد باندھی جس سے پانی بڑھ نہیں
سکتا۔ آئندہ وہ کبھی پوری زمین کو نہیں ڈھانکنے کا۔
10 تُو وادیوں میں چشمے پھوٹنے دیتا ہے، اور وہ
پہاڑوں میں سے بہہ نکلتے ہیں۔
11 بہتے بہتے وہ کھلے میدان کے تمام جانوروں کو پانی
پلاتے ہیں۔ جنگلی گدھے آ کر اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔
12 پرندے اُن کے کناروں پر بسیرا کرتے، اور اُن کی

چہچہاتی آوازیں گھنے بیل بوٹوں میں سے سنائی دیتی ہیں۔
13 تُو اپنے بالاخانے سے پہاڑوں کو تر کرتا ہے،
اور زمین تیرے ہاتھ سے سیر ہو کر ہر طرح کا پھل
لاتی ہے۔
14 تُو جانوروں کے لئے گھاس پھوٹنے اور انسان کے
لئے پودے اُگنے دیتا ہے تاکہ وہ زمین کی کاشت کاری
کر کے روٹی حاصل کرے۔
15 تیری مَے انسان کا دل خوش کرتی، تیرا تیل اُس کا
چہرہ روشن کر دیتا، تیری روٹی اُس کا دل مضبوط کرتی ہے۔
16 رب کے درخت یعنی لبنان میں اُس کے لگائے
ہوئے دیودار کے درخت سیراب رہتے ہیں۔
17 پرندے اُن میں اپنے گھونسلے بنا لیتے ہیں، اور لق
لق جونیپر کے درخت میں اپنا آشیانہ۔
18 پہاڑوں کی بلندیوں پر پہاڑی بکروں کا راج ہے،
چٹانوں میں بِجُو پناہ لیتے ہیں۔
19 تُو نے سال کو مہینوں میں تقسیم کرنے کے
لئے چاند بنایا، اور سورج کو غروب ہونے کے اوقات
معلوم ہیں۔
20 تُو اندھیرا پھیلنے دیتا ہے تو دن ڈھل جاتا ہے اور
جنگلی جانور حرکت میں آ جاتے ہیں۔
21 جوان شیر ببر دہاڑ کر شکار کے پیچھے پڑ جاتے اور
اللہ سے اپنی خوراک کا مطالبہ کرتے ہیں۔
22 پھر سورج طلوع ہونے لگتا ہے، اور وہ کھسک کر
اپنے بھٹوں میں چھپ جاتے ہیں۔
23 اُس وقت انسان گھر سے نکل کر اپنے کام میں
لگ جاتا اور شام تک مصروف رہتا ہے۔

24 اے رب، تیرے اَن گنت کام کتنے عظیم ہیں!
تُو نے ہر ایک کو حکمت سے بنایا، اور زمین تیری مخلوقات
سے بھری پڑی ہے۔

25 سمندر کو دیکھو، وہ کتنا بڑا اور وسیع ہے۔ اُس میں
بے شمار جاندار ہیں، بڑے بھی اور چھوٹے بھی۔
26 اُس کی سطح پر جہاز اِدھر اُدھر سفر کرتے ہیں، اُس
کی گہرائیوں میں لِویاتان پھرتا ہے، وہ اژدہا جسے تُو نے
اُس میں اُچھلنے کودنے کے لئے تشکیل دیا تھا۔
27 سب تیرے انتظار میں رہتے ہیں کہ تُو اُنہیں
وقت پر کھانا مہیا کرے۔
28 تُو اُن میں خوراک تقسیم کرتا ہے تو وہ اُسے اکٹھا
کرتے ہیں۔ تُو اپنی مٹھی کھولتا ہے تو وہ اچھی چیزوں سے
سیر ہو جاتے ہیں۔
29 جب تُو اپنا چہرہ چھپا لیتا ہے تو اُن کے حواس گم ہو
جاتے ہیں۔ جب تُو اُن کا دم نکال لیتا ہے تو وہ نیست
ہو کر دوبارہ خاک میں مل جاتے ہیں۔
30 تُو اپنا دم بھیج دیتا ہے تو وہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ تُو
ہی رُوئے زمین کو بحال کرتا ہے۔

31 رب کا جلال ابد تک قائم رہے! رب اپنے کام کی
خوشی منائے!
32 وہ زمین پر نظر ڈالتا ہے تو وہ لرز اُٹھتی ہے۔ وہ
پہاڑوں کو چھو دیتا ہے تو وہ دھواں چھوڑتے ہیں۔
33 مَیں عمر بھر رب کی تمجید میں گیت گاؤں گا، جب
تک زندہ ہوں اپنے خدا کی مدح سرائی کروں گا۔
34 میری بات اُسے پسند آئے! مَیں رب سے کتنا
خوش ہوں!
35 گناہ گار زمین سے مٹ جائیں اور بے دین نیست

و نابود ہو جائیں۔ اے میری جان، رب کی ستائش کر!
رب کی حمد ہو!

ماضی میں رب کی نجات کی حمد

105 رب کا شکر کرو اور اُس کا نام
پکارو! اقوام میں اُس کے کاموں
کا اعلان کرو۔
2 ساز بجا کر اُس کی مدح سرائی کرو۔ اُس کے تمام
عجائب کے بارے میں لوگوں کو بتاؤ۔
3 اُس کے مقدّس نام پر فخر کرو۔ رب کے طالب
دل سے خوش ہوں۔
4 رب اور اُس کی قدرت کی دریافت کرو، ہر وقت
اُس کے چہرے کے طالب رہو۔
5 جو معجزے اُس نے کئے اُنہیں یاد کرو۔ اُس کے
الٰہی نشان اور اُس کے منہ کے فیصلے دہراتے رہو۔
6 تم جو اُس کے خادم ابراہیم کی اولاد اور یعقوب کے
فرزند ہو، جو اُس کے برگزیدہ لوگ ہو، تمہیں سب کچھ
یاد رہے!
7 وہی رب ہمارا خدا ہے، وہی پوری دنیا کی عدالت
کرتا ہے۔
8 وہ ہمیشہ اپنے عہد کا خیال رکھتا ہے، اُس کلام کا جو
اُس نے ہزار پُشتوں کے لئے فرمایا تھا۔
9 یہ وہ عہد ہے جو اُس نے ابراہیم سے باندھا، وہ وعدہ
جو اُس نے قسم کھا کر اسحاق سے کیا تھا۔
10 اُس نے اُسے یعقوب کے لئے قائم کیا تاکہ وہ
اُس کے مطابق زندگی گزارے، اُس نے تصدیق کی کہ
یہ میرا اسرائیل سے ابدی عہد ہے۔
11 ساتھ ساتھ اُس نے فرمایا، ”مَیں تجھے ملکِ کنعان
دوں گا۔ یہ تیری میراث کا حصہ ہو گا۔“

12 اُس وقت وہ تعداد میں کم اور تھوڑے ہی تھے
بلکہ ملک میں اجنبی ہی تھے۔
13 اب تک وہ مختلف قوموں اور سلطنتوں میں گھومتے
پھرتے تھے۔
14 لیکن اللہ نے اُن پر کسی کو ظلم کرنے نہ دیا، اور
اُن کی خاطر اُس نے بادشاہوں کو ڈانٹا،
15 ”میرے مسح کئے ہوئے خادموں کو مت چھیڑنا،
میرے نبیوں کو نقصان مت پہنچانا۔“
16 پھر اللہ نے ملکِ کنعان میں کال پڑنے دیا اور
خوراک کا ہر ذخیرہ ختم کیا۔
17 لیکن اُس نے اُن کے آگے آگے ایک آدمی کو مصر
بھیجا یعنی یوسف کو جو غلام بن کر فروخت ہوا۔
18 اُس کے پاؤں اور گردن زنجیروں میں جکڑے رہے
19 جب تک وہ کچھ پورا نہ ہوا جس کی پیش گوئی
یوسف نے کی تھی، جب تک رب کے فرمان نے اُس
کی تصدیق نہ کی۔
20 تب مصری بادشاہ نے اپنے بندوں کو بھیج کر اُسے
رِہائی دی، قوموں کے حکمران نے اُسے آزاد کیا۔
21 اُس نے اُسے اپنے گھرانے پر نگران اور اپنی تمام
ملکیت پر حکمران مقرر کیا۔
22 یوسف کو فرعون کے رئیسوں کو اپنی مرضی کے
مطابق چلانے اور مصری بزرگوں کو حکمت کی تعلیم دینے
کی ذمہ داری بھی دی گئی۔
23 پھر یعقوب کا خاندان مصر آیا، اور اسرائیل حام کے

ملک میں اجنبی کی حیثیت سے بسنے لگا۔
24 وہاں اللہ نے اپنی قوم کو بہت پھلنے پھولنے دیا،
اُس نے اُسے اُس کے دشمنوں سے زیادہ طاقت ور
بنا دیا۔
25 ساتھ ساتھ اُس نے مصریوں کا رویہ بدل دیا، تو وہ
اُس کی قوم اسرائیل سے نفرت کر کے رب کے خادموں
سے چالاکیاں کرنے لگے۔
26 تب اللہ نے اپنے خادم موسیٰ اور اپنے چنے ہوئے
بندے ہارون کو مصر میں بھیجا۔
27 ملکِ حام میں آ کر اُنہوں نے اُن کے درمیان اللہ
کے الٰہی نشان اور معجزے دکھائے۔
28 اللہ کے حکم پر مصر پر تاریکی چھا گئی، ملک میں
اندھیرا ہو گیا۔ لیکن اُنہوں نے اُس کے فرمان نہ مانے۔
29 اُس نے اُن کا پانی خون میں بدل کر اُن کی
مچھلیوں کو مروا دیا۔
30 مصر کے ملک پر مینڈکوں کے غول چھا گئے جو اُن
کے حکمرانوں کے اندرونی کمروں تک پہنچ گئے۔
31 اللہ کے حکم پر مصر کے پورے علاقے میں مکھیوں
اور جوؤں کے غول پھیل گئے۔
32 بارش کی بجائے اُس نے اُن کے ملک پر اولے اور
دہکتے شعلے برسائے۔
33 اُس نے اُن کی انگور کی بیلیں اور انجیر کے درخت
تباہ کر دیئے، اُن کے علاقے کے درخت توڑ ڈالے۔
34 اُس کے حکم پر اَن گنت ٹڈیاں اپنے بچوں سمیت
ملک پر حملہ آور ہوئیں۔
35 وہ اُن کے ملک کی تمام ہریالی اور اُن کے کھیتوں
کی تمام پیداوار چٹ کر گئیں۔
36 پھر اللہ نے مصر میں تمام پہلوٹھوں کو مار ڈالا، اُن
کی مردانگی کا پہلا پھل تمام ہوا۔
37 اِس کے بعد وہ اسرائیل کو چاندی اور سونے سے
نواز کر مصر سے نکال لایا۔ اُس وقت اُس کے قبیلوں میں
ٹھوکر کھانے والا ایک بھی نہیں تھا۔
38 مصر خوش تھا جب وہ روانہ ہوئے، کیونکہ اُن پر
اسرائیل کی دہشت چھا گئی تھی۔
39 دن کو اللہ نے اُن کے اوپر بادل کمبل کی طرح
بچھا دیا، رات کو آگ مہیا کی تاکہ روشنی ہو۔
40 جب اُنہوں نے خوراک مانگی تو اُس نے اُنہیں بٹیر
پہنچا کر آسمانی روٹی سے سیر کیا۔
41 اُس نے چٹان کو چاک کیا تو پانی پھوٹ نکلا، اور
ریگستان میں پانی کی ندیاں بہنے لگیں۔
42 کیونکہ اُس نے اُس مقدّس وعدے کا خیال رکھا
جو اُس نے اپنے خادم ابراہیم سے کیا تھا۔
43 چنانچہ وہ اپنی چنی ہوئی قوم کو مصر سے نکال لایا،
اور وہ خوشی اور شادمانی کے نعرے لگا کر نکل آئے۔
44 اُس نے اُنہیں دیگر اقوام کے ممالک دیئے، اور
اُنہوں نے دیگر اُمّتوں کی محنت کے پھل پر قبضہ کیا۔
45 کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ وہ اُس کے احکام اور ہدایات
کے مطابق زندگی گزاریں۔ رب کی حمد ہو!

اللہ کا فضل اور اسرائیل کی سرکشی

106

رب کی حمد ہو! رب کا شکر کرو،
کیونکہ وہ بھلا ہے، اور اُس کی
شفقت ابدی ہے۔

2 کون رب کے تمام عظیم کام سنا سکتا، کون اُس کی
مناسب تمجید کر سکتا ہے؟

3 مبارک ہیں وہ جو انصاف قائم رکھتے، جو ہر وقت
راست کام کرتے ہیں۔
4 اے رب، اپنی قوم پر مہربانی کرتے وقت میرا خیال
رکھ، نجات دیتے وقت میری بھی مدد کر
5 تاکہ مَیں تیرے چنے ہوئے لوگوں کی خوش حالی
دیکھ سکوں اور تیری قوم کی خوشی میں شریک ہو کر تیری
میراث کے ساتھ ستائش کر سکوں۔

6 ہم نے اپنے باپ دادا کی طرح گناہ کیا ہے، ہم سے
ناانصافی اور بے دینی سرزد ہوئی ہے۔
7 جب ہمارے باپ دادا مصر میں تھے تو اُنہیں
تیرے معجزوں کی سمجھ نہ آئی اور تیری متعدد مہربانیاں
یاد نہ رہیں بلکہ وہ سمندر یعنی بحرِ قُلزم پر سرکش ہوئے۔

8 تو بھی اُس نے اُنہیں اپنے نام کی خاطر بچایا، کیونکہ
وہ اپنی قدرت کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔
9 اُس نے بحرِ قُلزم کو جھڑکا تو وہ خشک ہو گیا۔ اُس
نے اُنہیں سمندر کی گہرائیوں میں سے یوں گزرنے دیا
جس طرح ریگستان میں سے۔
10 اُس نے اُنہیں نفرت کرنے والے کے ہاتھ سے
چھڑایا اور عوضانہ دے کر دشمن کے ہاتھ سے رِہا کیا۔
11 اُن کے مخالف پانی میں ڈوب گئے۔ ایک بھی
نہ بچا۔
12 تب اُنہوں نے اللہ کے فرمانوں پر ایمان لا کر اُس
کی مدح سرائی کی۔

13 لیکن جلد ہی وہ اُس کے کام بھول گئے۔ وہ اُس
کی مرضی کا انتظار کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔
14 ریگستان میں شدید لالچ میں آ کر اُنہوں نے وہیں
بیابان میں اللہ کو آزمایا۔
15 تب اُس نے اُن کی درخواست پوری کی، لیکن
ساتھ ساتھ مہلک وبا بھی اُن میں پھیلا دی۔
16 خیمہ گاہ میں وہ موسیٰ اور رب کے مقدّس امام
ہارون سے حسد کرنے لگے۔
17 تب زمین کھل گئی، اور اُس نے داتن کو ہڑپ کر
لیا، ابیرام کے جتھے کو اپنے اندر دفن کر لیا۔
18 آگ اُن کے جتھے میں بھڑک اُٹھی، اور بے دین
نذرِ آتش ہوئے۔

19 وہ کوہِ حورب یعنی سینا کے دامن میں بچھڑے کا
بُت ڈھال کر اُس کے سامنے اوندھے منہ ہو گئے۔
20 اُنہوں نے اللہ کو جلال دینے کے بجائے گھاس
کھانے والے بَیل کی پوجا کی۔
21 وہ اللہ کو بھول گئے، حالانکہ اُسی نے اُنہیں چھڑایا
تھا، اُسی نے مصر میں عظیم کام کئے تھے۔
22 جو معجزے حام کے ملک میں ہوئے اور جو جلالی
واقعات بحرِ قُلزم پر پیش آئے تھے وہ سب اللہ کے ہاتھ
سے ہوئے تھے۔
23 چنانچہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں اُنہیں نیست و نابود
کروں گا۔ لیکن اُس کا چنا ہوا خادم موسیٰ رخنے میں
کھڑا ہو گیا تاکہ اُس کے غضب کو اسرائیلیوں کو مٹانے
سے روکے۔ صرف اِس وجہ سے اللہ اپنے ارادے سے
باز آیا۔

24 پھر اُنہوں نے کنعان کے خوش گوار ملک کو حقیر
جانا۔ اُنہیں یقین نہیں تھا کہ اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔
25 وہ اپنے خیموں میں بڑبڑانے لگے اور رب کی آواز
سننے کے لئے تیار نہ ہوئے۔
26 تب اُس نے اپنا ہاتھ اُن کے خلاف اُٹھایا تاکہ
اُنہیں وہیں ریگستان میں ہلاک کرے
27 اور اُن کی اولاد کو دیگر اقوام میں پھینک کر مختلف
ممالک میں منتشر کر دے۔

28 وہ بعل فغور دیوتا سے لپٹ گئے اور مُردوں کے
لئے پیش کی گئی قربانیوں کا گوشت کھانے لگے۔
29 اُنہوں نے اپنی حرکتوں سے رب کو طیش دلایا تو
اُن میں مہلک بیماری پھیل گئی۔
30 لیکن فینحاس نے اُٹھ کر اُن کی عدالت کی۔ تب
وبا رُک گئی۔
31 اِسی بنا پر اللہ نے اُسے پشت در پشت اور ابد تک
راست باز قرار دیا۔

32 مریبہ کے چشمے پر بھی اُنہوں نے رب کو غصہ
دلایا۔ اُن ہی کے باعث موسیٰ کا بُرا حال ہوا۔
33 کیونکہ اُنہوں نے اُس کے دل میں اِتنی تلخی پیدا کی
کہ اُس کے منہ سے بے جا باتیں نکلیں۔

34 جو دیگر قومیں ملک میں تھیں اُنہیں اُنہوں نے
نیست نہ کیا، حالانکہ رب نے اُنہیں یہ کرنے کو کہا تھا۔
35 نہ صرف یہ بلکہ وہ غیرقوموں سے رشتہ باندھ کر
اُن میں گھل مل گئے اور اُن کے رسم و رواج اپنا لئے۔
36 وہ اُن کے بُتوں کی پوجا کرنے میں لگ گئے، اور
یہ اُن کے لئے پھندے کا باعث بن گئے۔
37 وہ اپنے بیٹے بیٹیوں کو بدروحوں کے حضور قربان
کرنے سے بھی نہ کترائے۔
38 ہاں، اُنہوں نے اپنے بیٹے بیٹیوں کو کنعان کے
دیوتاؤں کے حضور پیش کر کے اُن کا معصوم خون بہایا۔
اِس سے ملک کی بے حرمتی ہوئی۔
39 وہ اپنی غلط حرکتوں سے ناپاک اور اپنے زناکارانہ
کاموں سے اللہ سے بے وفا ہوئے۔

40 تب اللہ اپنی قوم سے سخت ناراض ہوا، اور اُسے
اپنی موروثی ملکیت سے گھن آنے لگی۔
41 اُس نے اُنہیں دیگر قوموں کے حوالے کیا، اور جو
اُن سے نفرت کرتے تھے وہ اُن پر حکومت کرنے لگے۔
42 اُن کے دشمنوں نے اُن پر ظلم کر کے اُن کو اپنا
مطیع بنا لیا۔
43 اللہ بار بار اُنہیں چھڑاتا رہا، حالانکہ وہ اپنے سرکش
منصوبوں پر تُلے رہے اور اپنے قصور میں ڈوبتے گئے۔
44 لیکن اُس نے مدد کے لئے اُن کی آہیں سن کر
اُن کی مصیبت پر دھیان دیا۔
45 اُس نے اُن کے ساتھ اپنا عہد یاد کیا، اور وہ اپنی
بڑی شفقت کے باعث پچھتایا۔
46 اُس نے ہونے دیا کہ جس نے بھی اُنہیں گرفتار
کیا اُس نے اُن پر ترس کھایا۔

47 اے رب ہمارے خدا، ہمیں بچا! ہمیں دیگر
قوموں سے نکال کر جمع کر۔ تب ہی ہم تیرے
مقدّس نام کی ستائش کریں گے اور تیرے قابلِ تعریف
کاموں پر فخر کریں گے۔

48 ازل سے ابد تک رب، اسرائیل کے خدا کی حمد
ہو۔ تمام قوم کہے، ”آمین! رب کی حمد ہو!“

پانچویں کتاب 107-150

نجات یافتہ کی شکر گزاری

107 رب کا شکر کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے،
اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔
2 رب کے نجات یافتہ جن کو اُس نے عوضانہ دے
کر دشمن کے قبضے سے چھڑایا ہے سب یہ کہیں۔
3 اُس نے اُنہیں مشرق سے مغرب تک اور شمال سے
جنوب تک دیگر ممالک سے اکٹھا کیا ہے۔

4 بعض ریگستان میں صحیح راستہ بھول کر ویران راستے
پر مارے مارے پھرے، اور کہیں بھی آبادی نہ ملی۔
5 بھوک اور پیاس کے مارے اُن کی جان نڈھال
ہو گئی۔
6 تب اُنہوں نے اپنی مصیبت میں رب کو پکارا، اور
اُس نے اُنہیں اُن کی تمام پریشانیوں سے چھٹکارا دیا۔
7 اُس نے اُنہیں صحیح راہ پر لا کر ایسی آبادی تک
پہنچایا جہاں رہ سکتے تھے۔
8 وہ رب کا شکر کریں کہ اُس نے اپنی شفقت اور
اپنے معجزے انسان پر ظاہر کئے ہیں۔
9 کیونکہ وہ پیاسی جان کو آسودہ کرتا اور بھوکی جان کو
کثرت کی اچھی چیزوں سے سیر کرتا ہے۔

10 دوسرے زنجیروں اور مصیبت میں جکڑے ہوئے
اندھیرے اور گہری تاریکی میں بستے تھے،
11 کیونکہ وہ اللہ کے فرمانوں سے سرکش ہوئے تھے،
اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حقیر جانا تھا۔
12 اِس لئے اللہ نے اُن کے دل کو تکلیف میں مبتلا
کر کے پست کر دیا۔ جب وہ ٹھوکر کھا کر گر گئے اور
مدد کرنے والا کوئی نہ رہا تھا
13 تو اُنہوں نے اپنی مصیبت میں رب کو پکارا، اور
اُس نے اُنہیں اُن کی تمام پریشانیوں سے چھٹکارا دیا۔
14 وہ اُنہیں اندھیرے اور گہری تاریکی سے نکال لایا
اور اُن کی زنجیریں توڑ ڈالیں۔
15 وہ رب کا شکر کریں کہ اُس نے اپنی شفقت اور
اپنے معجزے انسان پر ظاہر کئے ہیں۔
16 کیونکہ اُس نے پیتل کے دروازے توڑ ڈالے،
لوہے کے کُنڈے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں۔

17 کچھ لوگ احمق تھے، وہ اپنے سرکش چال چلن اور
گناہوں کے باعث پریشانیوں میں مبتلا ہوئے۔
18 اُنہیں ہر خوراک سے گھن آنے لگی، اور وہ موت
کے دروازوں کے قریب پہنچے۔
19 تب اُنہوں نے اپنی مصیبت میں رب کو پکارا، اور
اُس نے اُنہیں اُن کی تمام پریشانیوں سے چھٹکارا دیا۔
20 اُس نے اپنا کلام بھیج کر اُنہیں شفا دی اور اُنہیں
موت کے گڑھے سے بچایا۔
21 وہ رب کا شکر کریں کہ اُس نے اپنی شفقت اور
معجزے انسان پر ظاہر کئے ہیں۔
22 وہ شکر گزاری کی قربانیاں پیش کریں اور خوشی کے
نعرے لگا کر اُس کے کاموں کا چرچا کریں۔

23 بعض بحری جہاز میں بیٹھ گئے اور تجارت کے
سلسلے میں سمندر پر سفر کرتے کرتے دُور دراز علاقوں

تک پہنچے۔
24 اُنہوں نے رب کے عظیم کام اور سمندر کی
گہرائیوں میں اُس کے معجزے دیکھے ہیں۔
25 کیونکہ رب نے حکم دیا تو آندھی چلی جو سمندر کی
موجیں بلندیوں پر لائی۔
26 وہ آسمان تک چڑھیں اور گہرائیوں تک اُتریں۔
پریشانی کے باعث ملاحوں کی ہمت جواب دے گئی۔
27 وہ شراب میں دُھت آدمی کی طرح لڑکھڑاتے اور
ڈگمگاتے رہے۔ اُن کی تمام حکمت ناکام ثابت ہوئی۔
28 تب اُنہوں نے اپنی مصیبت میں رب کو پکارا، اور
اُس نے اُنہیں تمام پریشانیوں سے چھٹکارا دیا۔
29 اُس نے سمندر کو تھما دیا اور خاموشی پھیل گئی،
لہریں ساکت ہو گئیں۔
30 مسافر پُرسکون حالات دیکھ کر خوش ہوئے، اور اللہ
نے اُنہیں منزلِ مقصود تک پہنچایا۔
31 وہ رب کا شکر کریں کہ اُس نے اپنی شفقت اور
اپنے معجزے انسان پر ظاہر کئے ہیں۔
32 وہ قوم کی جماعت میں اُس کی تعظیم کریں، بزرگوں
کی مجلس میں اُس کی حمد کریں۔

33 کئی جگہوں پر وہ دریاؤں کو ریگستان میں اور
چشموں کو پیاسی زمین میں بدل دیتا ہے۔
34 باشندوں کی بُرائی دیکھ کر وہ زرخیز زمین کو کلر کے
بیابان میں بدل دیتا ہے۔
35 دوسری جگہوں پر وہ ریگستان کو جھیل میں اور پیاسی
زمین کو چشموں میں بدل دیتا ہے۔
36 وہاں وہ بھوکوں کو بسا دیتا ہے تاکہ آبادیاں قائم
کریں۔
37 تب وہ کھیت اور انگور کے باغ لگاتے ہیں جو خوب
پھل لاتے ہیں۔
38 اللہ اُنہیں برکت دیتا ہے تو اُن کی تعداد بہت بڑھ
جاتی ہے۔ وہ اُن کے ریوڑوں کو بھی کم ہونے نہیں دیتا۔
39 جب کبھی اُن کی تعداد کم ہو جاتی اور وہ مصیبت
اور دُکھ کے بوجھ تلے خاک میں دب جاتے ہیں
40 تو وہ شرفا پر اپنی حقارت اُنڈیل دیتا اور اُنہیں
ریگستان میں بھگا کر صحیح راستے سے دُور پھرنے دیتا ہے۔
41 لیکن محتاج کو وہ مصیبت کی دلدل سے نکال کر
سرفراز کرتا اور اُس کے خاندانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح
بڑھا دیتا ہے۔

42 سیدھی راہ پر چلنے والے یہ دیکھ کر خوش ہوں گے،
لیکن بےانصاف کا منہ بند کیا جائے گا۔
43 کون دانش مند ہے؟ وہ اِس پر دھیان دے، وہ
رب کی مہربانیوں پر غور کرے۔

جنگ میں رب پر اُمید

108 داؤد کا زبور۔ گیت۔
اے اللہ، میرا دل مضبوط ہے۔ مَیں
ساز بجا کر تیری مدح سرائی کروں گا۔ اے میری جان،
جاگ اُٹھ!
2 اے ستار اور سرود، جاگ اُٹھو! مَیں طلوعِ صبح کو
جگاؤں گا۔
3 اے رب، مَیں قوموں میں تیری ستائش، اُمّتوں
میں تیری مدح سرائی کروں گا۔
4 کیونکہ تیری شفقت آسمان سے کہیں بلند ہے، تیری
وفاداری بادلوں تک پہنچتی ہے۔

5 اے اللہ، آسمان پر سرفراز ہو! تیرا جلال پوری دنیا
پر چھا جائے۔
6 اپنے دہنے ہاتھ سے مدد کر کے میری سن تاکہ جو
تجھے پیارے ہیں نجات پائیں۔

7 اللہ نے اپنے مقدِس میں فرمایا ہے، ”مَیں فتح
مناتے ہوئے سِکم کو تقسیم کروں گا اور وادیٔ سُکات کو
ناپ کر بانٹ دوں گا۔
8 جِلعاد میرا ہے اور منسّی میرا ہے۔ افرائیم میرا خود اور
یہوداہ میرا شاہی عصا ہے۔
9 موآب میرا غسل کا برتن ہے، اور ادوم پر مَیں اپنا
جوتا پھینک دوں گا۔ مَیں فلستی ملک پر زور دار نعرے
لگاؤں گا!“

10 کون مجھے قلعہ بند شہر میں لائے گا؟ کون میری
راہنمائی کر کے مجھے ادوم تک پہنچائے گا؟
11 اے اللہ، تُو ہی یہ کر سکتا ہے، گو تُو نے ہمیں
رد کیا ہے۔ اے اللہ، تُو ہماری فوجوں کا ساتھ نہیں دیتا
جب وہ لڑنے کے لئے نکلتی ہیں۔
12 مصیبت میں ہمیں سہارا دے، کیونکہ اِس وقت
انسانی مدد بےکار ہے۔
13 اللہ کے ساتھ ہم زبردست کام کریں گے، کیونکہ
وہی ہمارے دشمنوں کو کچل دے گا۔

بےرحم مخالف کے سامنے اللہ سے دعا

109

داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
اے اللہ میرے فخر، خاموش نہ رہ!
2 کیونکہ اُنہوں نے اپنا بےدین اور فریب دہ منہ
میرے خلاف کھول کر جھوٹی زبان سے میرے ساتھ
بات کی ہے۔
3 وہ مجھے نفرت کے الفاظ سے گھیر کر بلاوجہ مجھ سے
لڑے ہیں۔
4 میری محبت کے جواب میں وہ مجھ پر اپنی دشمنی کا
اظہار کرتے ہیں۔ لیکن دعا ہی میرا سہارا ہے۔
5 میری نیکی کے عوض وہ مجھے نقصان پہنچاتے اور
میرے پیار کے بدلے مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔

6 اے اللہ، کسی بےدین کو مقرر کر جو میرے دشمن
کے خلاف گواہی دے، کوئی مخالف اُس کے دہنے ہاتھ
کھڑا ہو جائے جو اُس پر الزام لگائے۔
7 مقدمے میں اُسے مجرم ٹھہرایا جائے۔ اُس کی
دعائیں بھی اُس کے گناہوں میں شمار کی جائیں۔
8 اُس کی زندگی مختصر ہو، کوئی اَور اُس کی ذمہ داری
اُٹھائے۔
9 اُس کی اولاد یتیم اور اُس کی بیوی بیوہ بن جائے۔
10 اُس کے بچے آوارہ پھریں اور بھیک مانگنے پر مجبور
ہو جائیں۔ اُنہیں اُن کے تباہ شدہ گھروں سے نکل کر
اِدھر اُدھر روٹی ڈھونڈنی پڑے۔
11 جس سے اُس نے قرضہ لیا تھا وہ اُس کے تمام
مال پر قبضہ کرے، اور اجنبی اُس کی محنت کا پھل
لُوٹ لیں۔
12 کوئی نہ ہو جو اُس پر مہربانی کرے یا اُس کے
یتیموں پر رحم کرے۔
13 اُس کی اولاد کو مٹایا جائے، اگلی پشت میں اُن کا
نام و نشان تک نہ رہے۔
14 رب اُس کے باپ دادا کی ناانصافی کا لحاظ کرے،

اور وہ اُس کی ماں کی خطا بھی درگزر نہ کرے۔
15 اُن کا بُرا کردار رب کے سامنے رہے، اور وہ اُن
کی یاد رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالے۔
16 کیونکہ اُس کو کبھی مہربانی کرنے کا خیال نہ آیا بلکہ وہ
مصیبت زدہ، محتاج اور شکستہ دل کا تعاقب کرتا رہا تاکہ
اُسے مار ڈالے۔
17 اُسے لعنت کرنے کا شوق تھا، چنانچہ لعنت اُسی
پر آئے! اُسے برکت دینا پسند نہیں تھا، چنانچہ برکت اُس
سے دُور رہے۔
18 اُس نے لعنت چادر کی طرح اوڑھ لی، چنانچہ لعنت
پانی کی طرح اُس کے جسم میں اور تیل کی طرح اُس کی
ہڈیوں میں سرایت کر جائے۔
19 وہ کپڑے کی طرح اُس سے لپٹی رہے، پٹکے کی
طرح ہمیشہ اُس سے کمربستہ رہے۔

20 رب میرے مخالفوں کو اور اُنہیں جو میرے خلاف
بُری باتیں کرتے ہیں یہی سزا دے۔
21 لیکن تُو اے رب قادرِ مطلق، اپنے نام کی خاطر
میرے ساتھ مہربانی کا سلوک کر۔ مجھے بچا، کیونکہ تیری
ہی شفقت تسلی بخش ہے۔
22 کیونکہ مَیں مصیبت زدہ اور ضرورت مند ہوں۔
میرا دل میرے اندر مجروح ہے۔
23 شام کے ڈھلتے سائے کی طرح مَیں ختم ہونے والا
ہوں۔ مجھے ٹڈی کی طرح جھاڑ کر دُور کر دیا گیا ہے۔
24 روزہ رکھتے رکھتے میرے گھٹنے ڈگمگانے لگے اور میرا
جسم سوکھ گیا ہے۔
25 مَیں اپنے دشمنوں کے لئے مذاق کا نشانہ بن گیا
ہوں۔ مجھے دیکھ کر وہ سر ہلا کر ”توبہ توبہ“ کہتے ہیں۔
26 اے رب میرے خدا، میری مدد کر! اپنی شفقت
کا اظہار کر کے مجھے چھڑا!
27 اُنہیں پتا چلے کہ یہ تیرے ہاتھ سے پیش آیا ہے،
کہ تُو رب ہی نے یہ سب کچھ کیا ہے۔
28 جب وہ لعنت کریں تو مجھے برکت دے! جب وہ
میرے خلاف اُٹھیں تو بخش دے کہ شرمندہ ہو جائیں
جبکہ تیرا خادم خوش ہو۔
29 میرے مخالف رُسوائی سے ملبّس ہو جائیں، اُنہیں
شرمندگی کی چادر اوڑھنی پڑے۔

30 مَیں زور سے رب کی ستائش کروں گا، بہتوں کے
درمیان اُس کی حمد کروں گا۔
31 کیونکہ وہ محتاج کے دہنے ہاتھ کھڑا رہتا ہے تاکہ
اُسے اُن سے بچائے جو اُسے مجرم ٹھہراتے ہیں۔

ابدی بادشاہ اور امام

110 داؤد کا زبور۔
رب نے میرے رب سے کہا،
”میرے دہنے ہاتھ بیٹھ، جب تک مَیں تیرے دشمنوں
کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں۔“
2 رب صیون سے تیری سلطنت کی سرحدیں بڑھا کر
کہے گا، ”آس پاس کے دشمنوں پر حکومت کر!“
3 جس دن تُو اپنی فوج کو کھڑا کرے گا تیری قوم خوشی
سے تیرے پیچھے ہو لے گی۔ تُو مقدّس شان و شوکت
سے آراستہ ہو کر طلوعِ صبح کے باطن سے اپنی جوانی
کی اوس پائے گا۔

4 رب نے قسم کھائی ہے اور اِس سے پچھتائے
گا نہیں، ”تُو ابد تک امام ہے، ایسا امام جیسا مَلِک
صِدق تھا۔“
5 رب تیرے دہنے ہاتھ پر رہے گا اور اپنے غضب
کے دن دیگر بادشاہوں کو چُور چُور کرے گا۔
6 وہ قوموں میں عدالت کر کے میدان کو لاشوں
سے بھر دے گا اور دُور تک سروں کو پاش پاش
کرے گا۔
7 راستے میں وہ ندی سے پانی پی لے گا، اِس لئے اپنا
سر اُٹھائے پھرے گا۔

اللہ کے فضل کی تمجید

111

رب کی حمد ہو! مَیں پورے دل سے
دیانت داروں کی مجلس اور جماعت
میں رب کا شکر کروں گا۔
2 رب کے کام عظیم ہیں۔ جو اُن سے لطف اندوز
ہوتے ہیں وہ اُن کا خوب مطالعہ کرتے ہیں۔
3 اُس کا کام شاندار اور جلالی ہے، اُس کی راستی ابد
تک قائم رہتی ہے۔
4 وہ اپنے معجزے یاد کراتا ہے۔ رب مہربان اور
رحیم ہے۔
5 جو اُس کا خوف مانتے ہیں اُنہیں اُس نے خوراک
مہیا کی ہے۔ وہ ہمیشہ تک اپنے عہد کا خیال رکھے گا۔
6 اُس نے اپنی قوم کو اپنے زبردست کاموں کا
اعلان کر کے کہا، ”مَیں تمہیں غیرقوموں کی میراث عطا
کروں گا۔“
7 جو بھی کام اُس کے ہاتھ کریں وہ سچے اور راست
ہیں۔ اُس کے تمام احکام قابلِ اعتماد ہیں۔
8 وہ ازل سے ابد تک قائم ہیں، اور اُن پر سچائی اور
دیانت داری سے عمل کرنا ہے۔
9 اُس نے اپنی قوم کا فدیہ بھیج کر اُسے چھڑایا ہے۔
اُس نے فرمایا، ”میرا قوم کے ساتھ عہد ابد تک قائم
رہے۔“ اُس کا نام قدوس اور پُرجلال ہے۔
10 حکمت اِس سے شروع ہوتی ہے کہ ہم رب کا
خوف مانیں۔ جو بھی اُس کے احکام پر عمل کرے اُسے
اچھی سمجھ حاصل ہو گی۔ اُس کی حمد ہمیشہ تک قائم
رہے گی۔

اللہ کے خوف کی تعریف

112

رب کی حمد ہو! مبارک ہے وہ جو
اللہ کا خوف مانتا اور اُس کے احکام
سے بہت لطف اندوز ہوتا ہے۔
2 اُس کے فرزند ملک میں طاقت ور ہوں گے، اور
دیانت دار کی نسل کو برکت ملے گی۔
3 دولت اور خوش حالی اُس کے گھر میں رہے گی، اور
اُس کی راست بازی ابد تک قائم رہے گی۔
4 اندھیرے میں چلتے وقت دیانت داروں پر روشنی
چمکتی ہے۔ وہ راست باز، مہربان اور رحیم ہے۔
5 مہربانی کرنا اور قرض دینا بابرکت ہے۔ جو اپنے
معاملوں کو انصاف سے حل کرے وہ اچھا کرے گا،
6 کیونکہ وہ ابد تک نہیں ڈگمگائے گا۔ راست باز
ہمیشہ ہی یاد رہے گا۔
7 وہ بُری خبر ملنے سے نہیں ڈرتا۔ اُس کا دل مضبوط
ہے، اور وہ رب پر بھروسا رکھتا ہے۔

8 اُس کا دل مستحکم ہے۔ وہ سہما ہوا نہیں رہتا، کیونکہ
وہ جانتا ہے کہ ایک دن مَیں اپنے دشمنوں کی شکست دیکھ
کر خوش ہوں گا۔
9 وہ فیاضی سے ضرورت مندوں میں خیرات بکھیر دیتا
ہے۔ اُس کی راست بازی ہمیشہ قائم رہے گی، اور اُسے
عزت کے ساتھ سرفراز کیا جائے گا۔
10 بےدین یہ دیکھ کر ناراض ہو جائے گا، وہ دانت
پیس پیس کر نیست ہو جائے گا۔ جو کچھ بےدین چاہتے
ہیں وہ جاتا رہے گا۔

اللہ کی عظمت اور مہربانی

113

رب کی حمد ہو! اے رب کے
خادمو، رب کے نام کی ستائش کرو،
رب کے نام کی تعریف کرو۔
2 رب کے نام کی اب سے ابد تک تمجید ہو۔
3 طلوعِ صبح سے غروبِ آفتاب تک رب کے نام کی
حمد ہو۔
4 رب تمام اقوام سے سربلند ہے، اُس کا جلال آسمان
سے عظیم ہے۔
5 کون رب ہمارے خدا کی مانند ہے جو بلندیوں
پر تخت نشین ہے
6 اور آسمان و زمین کو دیکھنے کے لئے نیچے جھکتا ہے؟
7 پست حال کو وہ خاک میں سے اُٹھا کر پاؤں پر کھڑا
کرتا، محتاج کو راکھ سے نکال کر سرفراز کرتا ہے۔
8 وہ اُسے شرفا کے ساتھ، اپنی قوم کے شرفا کے
ساتھ بٹھا دیتا ہے۔
9 بانجھ کو وہ اولاد عطا کرتا ہے تاکہ وہ گھر میں خوشی
سے زندگی گزار سکے۔ رب کی حمد ہو!

مصر میں اللہ کے معجزات

114

جب اسرائیل مصر سے روانہ ہوا اور
یعقوب کا گھرانا اجنبی زبان بولنے
والی قوم سے نکل آیا
2 تو یہوداہ اللہ کا مقدِس بن گیا اور اسرائیل اُس کی
بادشاہی۔
3 یہ دیکھ کر سمندر بھاگ گیا اور دریائے یردن پیچھے
ہٹ گیا۔
4 پہاڑ مینڈھوں کی طرح کودنے اور پہاڑیاں جوان
بھیڑ بکریوں کی طرح پھاندنے لگیں۔
5 اے سمندر، کیا ہوا کہ تُو بھاگ گیا ہے؟ اے
یردن، کیا ہوا کہ تُو پیچھے ہٹ گیا ہے؟
6 اے پہاڑو، کیا ہوا کہ تم مینڈھوں کی طرح کودنے
لگے ہو؟ اے پہاڑیو، کیا ہوا کہ تم جوان بھیڑ بکریوں
کی طرح پھاندنے لگی ہو؟
7 اے زمین، رب کے حضور، یعقوب کے خدا کے
حضور لرز اُٹھ،
8 اُس کے سامنے تھرتھرا جس نے چٹان کو جوہڑ میں
اور سخت پتھر کو چشمے میں بدل دیا۔

اللہ ہی کی حمد ہو

115

اے رب، ہماری ہی عزت کی خاطر
کام نہ کر بلکہ اِس لئے کہ تیرے
نام کو جلال ملے، اِس لئے کہ تُو مہربان اور وفادار
خدا ہے۔
2 دیگر اقوام کیوں کہیں، ”اُن کا خدا کہاں ہے؟“
3 ہمارا خدا تو آسمان پر ہے، اور جو جی چاہے کرتا ہے۔

4 اُن کے بُت سونے چاندی کے ہیں، انسان کے
ہاتھ نے اُنہیں بنایا ہے۔
5 اُن کے منہ ہیں لیکن وہ بول نہیں سکتے۔ اُن کی
آنکھیں ہیں لیکن وہ دیکھ نہیں سکتے۔
6 اُن کے کان ہیں لیکن وہ سن نہیں سکتے، اُن کی
ناک ہے لیکن وہ سونگھ نہیں سکتے۔
7 اُن کے ہاتھ ہیں، لیکن وہ چھو نہیں سکتے۔ اُن کے
پاؤں ہیں، لیکن وہ چل نہیں سکتے۔ اُن کے گلے سے
آواز نہیں نکلتی۔
8 جو بُت بناتے ہیں وہ اُن کی مانند ہو جائیں، جو
اُن پر بھروسا رکھتے ہیں وہ اُن جیسے بے حس و حرکت
ہو جائیں۔

9 اے اسرائیل، رب پر بھروسا رکھ! وہی تیرا سہارا
اور تیری ڈھال ہے۔
10 اے ہارون کے گھرانے، رب پر بھروسا رکھ! وہی
تیرا سہارا اور تیری ڈھال ہے۔
11 اے رب کا خوف ماننے والو، رب پر بھروسا
رکھو! وہی تمہارا سہارا اور تمہاری ڈھال ہے۔
12 رب نے ہمارا خیال کیا ہے، اور وہ ہمیں برکت
دے گا۔ وہ اسرائیل کے گھرانے کو برکت دے گا، وہ
ہارون کے گھرانے کو برکت دے گا۔
13 وہ رب کا خوف ماننے والوں کو برکت دے گا، خواہ
چھوٹے ہوں یا بڑے۔
14 رب تمہاری تعداد میں اضافہ کرے، تمہاری بھی
اور تمہاری اولاد کی بھی۔
15 رب جو آسمان و زمین کا خالق ہے تمہیں برکت سے
مالا مال کرے۔
16 آسمان تو رب کا ہے، لیکن زمین کو اُس نے آدم
زادوں کو بخش دیا ہے۔
17 اے رب، مُردے تیری ستائش نہیں کرتے،
خاموشی کے ملک میں اُترنے والوں میں سے کوئی بھی
تیری تمجید نہیں کرتا۔
18 لیکن ہم رب کی ستائش اب سے ابد تک کریں
گے۔ رب کی حمد ہو!

موت سے نجات پر شکر گزاری

116 مَیں رب سے محبت رکھتا ہوں،
کیونکہ اُس نے میری آواز اور میری
التجا سنی ہے۔
2 اُس نے اپنا کان میری طرف جھکایا ہے، اِس لئے
مَیں عمر بھر اُسے پکاروں گا۔

3 موت نے مجھے اپنی زنجیروں میں جکڑ لیا، اور
پاتال کی پریشانیاں مجھ پر غالب آئیں۔ مَیں مصیبت
اور دُکھ میں پھنس گیا۔
4 تب مَیں نے رب کا نام پکارا، ”اے رب، مہربانی
کر کے مجھے بچا!“
5 رب مہربان اور راست ہے، ہمارا خدا رحیم ہے۔
6 رب سادہ لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔ جب مَیں
پست حال تھا تو اُس نے مجھے بچایا۔
7 اے میری جان، اپنی آرام گاہ کے پاس واپس آ،
کیونکہ رب نے تیرے ساتھ بھلائی کی ہے۔

8 کیونکہ اے رب، تُو نے میری جان کو موت سے،
میری آنکھوں کو آنسو بہانے سے اور میرے پاؤں کو
پھسلنے سے بچایا ہے۔
9 اب مَیں زندوں کی زمین میں رہ کر رب کے حضور
چلوں گا۔
10 مَیں ایمان لایا اور اِس لئے بولا، ”مَیں شدید
مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔“
11 مَیں سخت گھبرا گیا اور بولا، ”تمام انسان دروغ
گو ہیں۔“
12 جو بھلائیاں رب نے میرے ساتھ کی ہیں اُن
سب کے عوض مَیں کیا دوں؟
13 مَیں نجات کا پیالہ اُٹھا کر رب کا نام پکاروں گا۔
14 مَیں رب کے حضور اُس کی ساری قوم کے سامنے
ہی اپنی منتیں پوری کروں گا۔

تمام اقوام اللہ کی حمد کریں

117 اے تمام اقوام، رب کی تمجید کرو!
اے تمام اُمّتو، اُس کی مدح سرائی
کرو!
2 کیونکہ اُس کی ہم پر شفقت عظیم ہے، اور رب کی
وفاداری ابدی ہے۔ رب کی حمد ہو!

اللہ کی مدد پر شکرگزاری

118 رب کا شکر کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے،
اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔
2 اسرائیل کہے، ”اُس کی شفقت ابدی ہے۔“
3 ہارون کا گھرانا کہے، ”اُس کی شفقت ابدی ہے۔“
4 رب کا خوف ماننے والے کہیں، ”اُس کی شفقت
ابدی ہے۔“

15 رب کی نگاہ میں اُس کے ایمان داروں کی موت
گراں قدر ہے۔
16 اے رب، یقیناً مَیں تیرا خادم، ہاں تیرا خادم
اور تیری خادمہ کا بیٹا ہوں۔ تُو نے میری زنجیروں کو توڑ
ڈالا ہے۔
17 مَیں تجھے شکرگزاری کی قربانی پیش کر کے تیرا نام
پکاروں گا۔
18 مَیں رب کے حضور اُس کی ساری قوم کے سامنے
ہی اپنی منتیں پوری کروں گا۔
19 مَیں رب کے گھر کی بارگاہوں میں، اے یروشلم
تیرے بیچ میں ہی اُنہیں پورا کروں گا۔ رب کی حمد ہو۔

5 مصیبت میں مَیں نے رب کو پکارا تو رب نے میری
سن کر میرے پاؤں کو کھلے میدان میں قائم کر دیا ہے۔
6 رب میرے حق میں ہے، اِس لئے مَیں نہیں
ڈروں گا۔ انسان میرا کیا بگاڑ سکتا ہے؟
7 رب میرے حق میں ہے اور میرا سہارا ہے،
اِس لئے مَیں اُن کی شکست دیکھ کر خوش ہوں گا جو
مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔
8 رب میں پناہ لینا انسان پر اعتماد کرنے سے کہیں
بہتر ہے۔
9 رب میں پناہ لینا شرفا پر اعتماد کرنے سے کہیں
بہتر ہے۔

10 تمام اقوام نے مجھے گھیر لیا، لیکن مَیں نے اللہ کا
نام لے کر اُنہیں بھگا دیا۔
11 اُنہوں نے مجھے گھیر لیا، ہاں چاروں طرف سے گھیر
لیا، لیکن مَیں نے اللہ کا نام لے کر اُنہیں بھگا دیا۔
12 وہ شہد کی مکھیوں کی طرح چاروں طرف سے مجھ
پر حملہ آور ہوئے، لیکن کانٹےدار جھاڑیوں کی آگ کی
طرح جلد ہی بجھ گئے۔ مَیں نے رب کا نام لے کر
اُنہیں بھگا دیا۔
13 دشمن نے مجھے دھکا دے کر گرانے کی کوشش کی،
لیکن رب نے میری مدد کی۔
14 رب میری قوت اور میرا گیت ہے، وہ میری نجات
بن گیا ہے۔
15 خوشی اور فتح کے نعرے راست بازوں کے خیموں
میں گونجتے ہیں، "رب کا دہنا ہاتھ زبردست کام
کرتا ہے!
16 رب کا دہنا ہاتھ سرفراز کرتا ہے، رب کا دہنا ہاتھ
زبردست کام کرتا ہے!"
17 مَیں نہیں مروں گا بلکہ زندہ رہ کر رب کے کام
بیان کروں گا۔
18 گو رب نے میری سخت تادیب کی ہے، اُس نے
مجھے موت کے حوالے نہیں کیا۔
19 راستی کے دروازے میرے لئے کھول دو تاکہ مَیں
اُن میں داخل ہو کر رب کا شکر کروں۔
20 یہ رب کا دروازہ ہے، اِسی میں راست باز داخل
ہوتے ہیں۔
21 مَیں تیرا شکر کرتا ہوں، کیونکہ تُو نے میری سن کر
مجھے بچایا ہے۔
22 جس پتھر کو مکان بنانے والوں نے رد کیا وہ
کونے کا بنیادی پتھر بن گیا۔
23 یہ رب نے کیا اور دیکھنے میں کتنا حیرت انگیز ہے۔
24 اِسی دن رب نے اپنی قدرت دکھائی ہے۔ آؤ، ہم
شادیانہ بجا کر اُس کی خوشی منائیں۔
25 اے رب، مہربانی کر کے ہمیں بچا! اے رب،
مہربانی کر کے کامیابی عطا فرما!
26 مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے۔ رب
کی سکونت گاہ سے ہم تمہیں برکت دیتے ہیں۔
27 رب ہی خدا ہے، اور اُس نے ہمیں روشنی بخشی
ہے۔ آؤ، عید کی قربانی رسّیوں سے قربان گاہ کے سینگوں
کے ساتھ باندھو۔
28 تُو میرا خدا ہے، اور مَیں تیرا شکر کرتا ہوں۔ اے
میرے خدا، مَیں تیری تعظیم کرتا ہوں۔
29 رب کی ستائش کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے اور اُس کی
شفقت ابدی ہے۔

اللہ کے کلام کی شان

-1-

119 مبارک ہیں وہ جن کا چال چلن
بےالزام ہے، جو رب کی شریعت
کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔
2 مبارک ہیں وہ جو اُس کے احکام پر عمل کرتے اور
پورے دل سے اُس کے طالب رہتے ہیں،

3 جو بدی نہیں کرتے بلکہ اُس کی راہوں پر چلتے ہیں۔
4 تُو نے ہمیں اپنے احکام دیئے ہیں، اور تُو چاہتا ہے
کہ ہم ہر لحاظ سے اُن کے تابع رہیں۔
5 کاش میری راہیں اِتنی پختہ ہوں کہ مَیں ثابت قدمی
سے تیرے احکام پر عمل کروں!
6 تب مَیں شرمندہ نہیں ہوں گا، کیونکہ میری آنکھیں
تیرے تمام احکام پر لگی رہیں گی۔
7 جتنا مَیں تیرے با انصاف فیصلوں کے بارے
میں سیکھوں گا اُتنا ہی دیانت دار دل سے تیری ستائش
کروں گا۔
8 تیرے احکام پر مَیں ہر وقت عمل کروں گا۔ مجھے
پوری طرح ترک نہ کر!

-2-

9 نوجوان اپنی راہ کو کس طرح پاک رکھے؟ اِس طرح
کہ تیرے کلام کے مطابق زندگی گزارے۔
10 مَیں پورے دل سے تیرا طالب رہا ہوں۔ مجھے
اپنے احکام سے بھٹکنے نہ دے۔
11 مَیں نے تیرا کلام اپنے دل میں محفوظ رکھا ہے تاکہ
تیرا گناہ نہ کروں۔
12 اے رب، تیری حمد ہو! مجھے اپنے احکام سکھا۔
13 اپنے ہونٹوں سے مَیں دوسروں کو تیرے منہ کی
تمام ہدایات سناتا ہوں۔
14 مَیں تیرے احکام کی راہ سے اُتنا لطف اندوز ہوتا
ہوں جتنا کہ ہر طرح کی دولت سے۔
15 مَیں تیری ہدایات میں محوِ خیال رہوں گا اور تیری
راہوں کو تکتا رہوں گا۔
16 مَیں تیرے فرمانوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں اور
تیرا کلام نہیں بھولتا۔

-3-

17 اپنے خادم سے بھلائی کر تاکہ مَیں زندہ رہوں اور
تیرے کلام کے مطابق زندگی گزاروں۔
18 میری آنکھوں کو کھول تاکہ تیری شریعت کے عجائب
دیکھوں۔
19 دنیا میں مَیں پردیسی ہی ہوں۔ اپنے احکام مجھ سے
چھپائے نہ رکھ!
20 میری جان ہر وقت تیری ہدایات کی آرزو کرتے
کرتے نڈھال ہو رہی ہے۔
21 تُو مغروروں کو ڈانٹتا ہے۔ اُن پر لعنت جو تیرے
احکام سے بھٹک جاتے ہیں!
22 مجھے لوگوں کی توہین اور تحقیر سے رِہائی دے،
کیونکہ مَیں تیرے احکام کے تابع رہا ہوں۔
23 گو بزرگ میرے خلاف منصوبے باندھنے کے
لئے بیٹھ گئے ہیں، تیرا خادم تیرے احکام میں محوِ خیال
رہتا ہے۔
24 تیرے احکام سے ہی مَیں لطف اُٹھاتا ہوں، وہی
میرے مشیر ہیں۔

-4-

25 میری جان خاک میں دب گئی ہے۔ اپنے کلام کے
مطابق میری جان کو تازہ دم کر۔
26 مَیں نے اپنی راہیں بیان کیں تو تُو نے میری سنی۔
مجھے اپنے احکام سکھا۔
27 مجھے اپنے احکام کی راہ سمجھنے کے قابل بنا تاکہ
تیرے عجائب میں محوِ خیال رہوں۔
28 میری جان دُکھ کے مارے نڈھال ہو گئی ہے۔ مجھے
اپنے کلام کے مطابق تقویت دے۔
29 فریب کی راہ مجھ سے دُور رکھ اور مجھے اپنی

شریعت سے نواز۔
30 مَیں نے وفا کی راہ اختیار کر کے تیرے آئین اپنے
سامنے رکھے ہیں۔
31 مَیں تیرے احکام سے لپٹا رہتا ہوں۔ اے رب،
مجھے شرمندہ نہ ہونے دے۔
32 مَیں تیرے فرمانوں کی راہ پر دوڑتا ہوں، کیونکہ تُو
نے میرے دل کو کشادگی بخشی ہے۔

-5-

33 اے رب، مجھے اپنے آئین کی راہ سکھا تو مَیں عمر
بھر اُن پر عمل کروں گا۔
34 مجھے سمجھ عطا کر تاکہ تیری شریعت کے مطابق
زندگی گزاروں اور پورے دل سے اُس کے تابع رہوں۔
35 اپنے احکام کی راہ پر میری راہنمائی کر، کیونکہ یہی
مَیں پسند کرتا ہوں۔
36 میرے دل کو لالچ میں آنے نہ دے بلکہ اُسے
اپنے فرمانوں کی طرف مائل کر۔
37 میری آنکھوں کو باطل چیزوں سے پھیر لے، اور
مجھے اپنی راہوں پر سنبھال کر میری جان کو تازہ دم کر۔
38 جو وعدہ تُو نے اپنے خادم سے کیا وہ پورا کر تاکہ
لوگ تیرا خوف مانیں۔
39 جس رُسوائی سے مجھے خوف ہے اُس کا خطرہ دُور
کر، کیونکہ تیرے احکام اچھے ہیں۔
40 مَیں تیری ہدایات کا شدید آرزومند ہوں، اپنی راستی
سے میری جان کو تازہ دم کر۔

-6-

41 اے رب، تیری شفقت اور وہ نجات جس کا وعدہ
تُو نے کیا ہے مجھ تک پہنچے
42 تاکہ مَیں بے عزتی کرنے والے کو جواب دے
سکوں۔ کیونکہ مَیں تیرے کلام پر بھروسا رکھتا ہوں۔
43 میرے منہ سے سچائی کا کلام نہ چھین، کیونکہ
مَیں تیرے فرمانوں کے انتظار میں ہوں۔
44 مَیں ہر وقت تیری شریعت کی پیروی کروں گا، اب
سے ابد تک اُس میں قائم رہوں گا۔
45 مَیں کھلے میدان میں چلتا پھروں گا، کیونکہ تیرے
آئین کا طالب رہتا ہوں۔
46 مَیں شرم کئے بغیر بادشاہوں کے سامنے تیرے
احکام بیان کروں گا۔
47 مَیں تیرے فرمانوں سے لطف اندوز ہوتا ہوں، وہ
مجھے پیارے ہیں۔
48 مَیں اپنے ہاتھ تیرے فرمانوں کی طرف اُٹھاؤں
گا، کیونکہ وہ مجھے پیارے ہیں۔ مَیں تیری ہدایات میں محوِ
خیال رہوں گا۔

-7-

49 اُس بات کا خیال رکھ جو تُو نے اپنے خادم سے کی
اور جس سے تُو نے مجھے اُمید دلائی ہے۔
50 مصیبت میں یہی تسلی کا باعث رہا ہے کہ تیرا کلام
میری جان کو تازہ دم کرتا ہے۔
51 مغرور میرا حد سے زیادہ مذاق اُڑاتے ہیں، لیکن
مَیں تیری شریعت سے دُور نہیں ہوتا۔
52 اے رب، مَیں تیرے قدیم فرمان یاد کرتا ہوں تو
مجھے تسلی ملتی ہے۔
53 بے دینوں کو دیکھ کر مَیں آگ بگولا ہو جاتا ہوں،
کیونکہ اُنہوں نے تیری شریعت کو ترک کیا ہے۔
54 جس گھر میں مَیں پردیسی ہوں اُس میں مَیں
تیرے احکام کے گیت گاتا رہتا ہوں۔
55 اے رب، رات کو مَیں تیرا نام یاد کرتا ہوں،

تیری شریعت پر عمل کرتا رہتا ہوں۔
56 یہ تیری بخشش ہے کہ مَیں تیرے آئین کی پیروی
کرتا ہوں۔

-8-

57 رب میری میراث ہے۔ مَیں نے تیرے فرمانوں
پر عمل کرنے کا وعدہ کیا ہے۔
58 مَیں پورے دل سے تیری شفقت کا طالب رہا
ہوں۔ اپنے وعدے کے مطابق مجھ پر مہربانی کر۔
59 مَیں نے اپنی راہوں پر دھیان دے کر تیرے
احکام کی طرف قدم بڑھائے ہیں۔
60 مَیں نہیں جھجکتا بلکہ بھاگ کر تیرے احکام پر عمل
کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔
61 بےدینوں کے رسّوں نے مجھے جکڑ لیا ہے، لیکن
مَیں تیری شریعت نہیں بھولتا۔
62 آدھی رات کو مَیں جاگ اُٹھتا ہوں تاکہ تیرے
راست فرمانوں کے لئے تیرا شکر کروں۔
63 مَیں اُن سب کا ساتھی ہوں جو تیرا خوف
مانتے ہیں، اُن سب کا دوست جو تیری ہدایات پر عمل
کرتے ہیں۔
64 اے رب، دنیا تیری شفقت سے معمور ہے۔ مجھے
اپنے احکام سکھا!

-9-

65 اے رب، تُو نے اپنے کلام کے مطابق اپنے خادم
سے بھلائی کی ہے۔
66 مجھے صحیح امتیاز اور عرفان سکھا، کیونکہ مَیں تیرے
احکام پر ایمان رکھتا ہوں۔
67 اِس سے پہلے کہ مجھے پست کیا گیا مَیں آوارہ پھرتا
تھا، لیکن اب مَیں تیرے کلام کے تابع رہتا ہوں۔
68 تُو بھلا ہے اور بھلائی کرتا ہے۔ مجھے اپنے
آئین سکھا!
69 مغروروں نے جھوٹ بول کر مجھ پر کیچڑ اُچھالی
ہے، لیکن مَیں پورے دل سے تیری ہدایات کی فرماں
برداری کرتا ہوں۔
70 اُن کے دل اکڑ کر بےحس ہو گئے ہیں، لیکن
مَیں تیری شریعت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔
71 میرے لئے اچھا تھا کہ مجھے پست کیا گیا،
کیونکہ اِس طرح مَیں نے تیرے احکام سیکھ لئے۔
72 جو شریعت تیرے منہ سے صادر ہوئی ہے وہ مجھے
سونے چاندی کے ہزاروں سِکوں سے زیادہ پسند ہے۔

-10-

73 تیرے ہاتھوں نے مجھے بنا کر مضبوط بنیاد پر رکھ
دیا ہے۔ مجھے سمجھ عطا فرما تاکہ تیرے احکام سیکھ لوں۔
74 جو تیرا خوف مانتے ہیں وہ مجھے دیکھ کر خوش ہو
جائیں، کیونکہ مَیں تیرے کلام کے انتظار میں رہتا ہوں۔
75 اے رب، مَیں نے جان لیا ہے کہ تیرے فیصلے
راست ہیں۔ یہ بھی تیری وفاداری کا اظہار ہے کہ تُو نے
مجھے پست کیا ہے۔
76 تیری شفقت مجھے تسلی دے، جس طرح تُو نے
اپنے خادم سے وعدہ کیا ہے۔
77 مجھ پر اپنے رحم کا اظہار کر تاکہ میری جان میں
جان آئے، کیونکہ مَیں تیری شریعت سے لطف اندوز
ہوتا ہوں۔
78 جو مغرور مجھے جھوٹ سے پست کر رہے ہیں
وہ شرمندہ ہو جائیں۔ لیکن مَیں تیرے فرمانوں میں محوِ
خیال رہوں گا۔
79 کاش جو تیرا خوف مانتے اور تیرے احکام جانتے

ہیں وہ میرے پاس واپس آئیں!

80 میرا دل تیرے آئین کی پیروی کرنے میں بے الزام رہے تاکہ میری رُسوائی نہ ہو جائے۔

-11-

81 میری جان تیری نجات کی آرزو کرتے کرتے نڈھال ہو رہی ہے، مَیں تیرے کلام کے انتظار میں ہوں۔

82 میری آنکھیں تیرے وعدے کی راہ دیکھتے دیکھتے دُھندلا رہی ہیں۔ تُو مجھے کب تسلی دے گا؟

83 مَیں دھوئیں میں سکڑی ہوئی مشک کی مانند ہوں لیکن تیرے فرمانوں کو نہیں بھولتا۔

84 تیرے خادم کو مزید کتنی دیر انتظار کرنا پڑے گا؟ تُو میرا تعاقب کرنے والوں کی عدالت کب کرے گا؟

85 جو مغرور تیری شریعت کے تابع نہیں ہوتے اُنہوں نے مجھے پھنسانے کے لئے گڑھے کھود لئے ہیں۔

86 تیرے تمام احکام پُروفا ہیں۔ میری مدد کر، کیونکہ وہ جھوٹ کا سہارا لے کر میرا تعاقب کر رہے ہیں۔

87 وہ مجھے رُوئے زمین پر سے مٹانے کے قریب ہی ہیں، لیکن مَیں نے تیرے آئین کو ترک نہیں کیا۔

88 اپنی شفقت کا اظہار کر کے میری جان کو تازہ دم کر تاکہ تیرے منہ کے فرمانوں پر عمل کروں۔

-12-

89 اے رب، تیرا کلام ابد تک آسمان پر قائم و دائم ہے۔

90 تیری وفاداری پشت در پشت رہتی ہے۔ تُو نے زمین کی بنیاد رکھی، اور وہ وہیں کی وہیں برقرار رہتی ہے۔

91 آج تک آسمان و زمین تیرے فرمانوں کو پورا کرنے کے لئے حاضر رہتے ہیں، کیونکہ تمام چیزیں تیری خدمت کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔

92 اگر تیری شریعت میری خوشی نہ ہوتی تو مَیں اپنی مصیبت میں ہلاک ہو گیا ہوتا۔

93 مَیں تیری ہدایات کبھی نہیں بھولوں گا، کیونکہ اُن ہی کے ذریعے تُو میری جان کو تازہ دم کرتا ہے۔

94 مَیں تیرا ہی ہوں، مجھے بچا! کیونکہ مَیں تیرے احکام کا طالب رہا ہوں۔

95 بےدین میری تاک میں بیٹھ گئے ہیں تاکہ مجھے مار ڈالیں، لیکن مَیں تیرے آئین پر دھیان دیتا رہوں گا۔

96 مَیں نے دیکھا ہے کہ ہر کامل چیز کی حد ہوتی ہے، لیکن تیرے فرمان کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

-13-

97 تیری شریعت مجھے کتنی پیاری ہے! دن بھر مَیں اُس میں محوِ خیال رہتا ہوں۔

98 تیرا فرمان مجھے میرے دشمنوں سے زیادہ دانش مند بنا دیتا ہے، کیونکہ وہ ہمیشہ تک میرا خزانہ ہے۔

99 مجھے اپنے تمام اُستادوں سے زیادہ سمجھ حاصل ہے، کیونکہ مَیں تیرے آئین میں محوِ خیال رہتا ہوں۔

100 مجھے بزرگوں سے زیادہ سمجھ حاصل ہے، کیونکہ مَیں وفاداری سے تیرے احکام کی پیروی کرتا ہوں۔

101 مَیں نے ہر بُری راہ پر قدم رکھنے سے گریز کیا ہے تاکہ تیرے کلام سے لپٹا رہوں۔

102 مَیں تیرے فرمانوں سے دُور نہیں ہوا، کیونکہ تُو ہی نے مجھے تعلیم دی ہے۔

103 تیرا کلام کتنا لذیذ ہے، وہ میرے منہ میں شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

104 تیرے احکام سے مجھے سمجھ حاصل ہوتی ہے، اِس لئے مَیں جھوٹ کی ہر راہ سے نفرت کرتا ہوں۔

-14-

105 تیرا کلام میرے پاؤں کے لئے چراغ ہے جو میری
راہ کو روشن کرتا ہے۔
106 مَیں نے قسم کھائی ہے کہ تیرے راست فرمانوں
کی پیروی کروں گا، اور مَیں یہ وعدہ پورا بھی کروں گا۔
107 مجھے بہت پست کیا گیا ہے۔ اے رب، اپنے
کلام کے مطابق میری جان کو تازہ دم کر۔
108 اے رب، میرے منہ کی رضاکارانہ قربانیوں کو
پسند کر اور مجھے اپنے آئین سکھا!
109 میری جان ہمیشہ خطرے میں ہے، لیکن مَیں تیری
شریعت نہیں بھولتا۔
110 بےدینوں نے میرے لئے پھندا تیار کر رکھا ہے،
لیکن مَیں تیرے فرمانوں سے نہیں بھٹکا۔
111 تیرے احکام میری ابدی میراث بن گئے ہیں،
کیونکہ اُن سے میرا دل خوشی سے اُچھلتا ہے۔
112 مَیں نے اپنا دل تیرے احکام پر عمل کرنے کی
طرف مائل کیا ہے، کیونکہ اِس کا اجر ابدی ہے۔

-15-

113 مَیں دو دلوں سے نفرت لیکن تیری شریعت سے
محبت کرتا ہوں۔
114 تُو میری پناہ گاہ اور میری ڈھال ہے، مَیں تیرے
کلام کے انتظار میں رہتا ہوں۔
115 اے بدکارو، مجھ سے دُور ہو جاؤ، کیونکہ مَیں اپنے
خدا کے احکام سے لپٹا رہوں گا۔
116 اپنے فرمان کے مطابق مجھے سنبھال تاکہ زندہ
رہوں۔ میری آس ٹوٹنے نہ دے تاکہ شرمندہ نہ ہو
جاؤں۔
117 میرا سہارا بن تاکہ بچ کر ہر وقت تیرے آئین کا
لحاظ رکھوں۔
118 تُو اُن سب کو رد کرتا ہے جو تیرے احکام
سے بھٹکے پھرتے ہیں، کیونکہ اُن کی دھوکے بازی فریب
ہی ہے۔
119 تُو زمین کے تمام بےدینوں کو ناپاک چاندی سے
خارج کی ہوئی مَیل کی طرح پھینک کر نیست کر دیتا
ہے، اِس لئے تیرے فرمان مجھے پیارے ہیں۔
120 میرا جسم تجھ سے دہشت کھا کر تھرتھراتا ہے، اور
مَیں تیرے فیصلوں سے ڈرتا ہوں۔

-16-

121 مَیں نے راست اور باانصاف کام کیا ہے، چنانچہ
مجھے اُن کے حوالے نہ کر جو مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔
122 اپنے خادم کی خوش حالی کا ضامن بن کر مغروروں
کو مجھ پر ظلم کرنے نہ دے۔
123 میری آنکھیں تیری نجات اور تیرے راست
وعدے کی راہ دیکھتے دیکھتے رہ گئی ہیں۔
124 اپنے خادم سے تیرا سلوک تیری شفقت کے
مطابق ہو۔ مجھے اپنے احکام سکھا۔
125 مَیں تیرا ہی خادم ہوں۔ مجھے فہم عطا فرما تاکہ
تیرے آئین کی پوری سمجھ آئے۔
126 اب وقت آ گیا ہے کہ رب قدم اُٹھائے، کیونکہ
لوگوں نے تیری شریعت کو توڑ ڈالا ہے۔
127 اِس لئے مَیں تیرے احکام کو سونے بلکہ خالص
سونے سے زیادہ پیار کرتا ہوں۔
128 اِس لئے مَیں احتیاط سے تیرے تمام آئین کے
مطابق زندگی گزارتا ہوں۔ مَیں ہر فریب دہ راہ سے
نفرت کرتا ہوں۔

-17-

129 تیرے احکام تعجب انگیز ہیں، اِس لئے میری
جان اُن پر عمل کرتی ہے۔
130 تیرے کلام کا انکشاف روشنی بخشتا اور سادہ لوح
کو سمجھ عطا کرتا ہے۔
131 مَیں تیرے فرمانوں کے لئے اِتنا پیاسا ہوں کہ
منہ کھول کر ہانپ رہا ہوں۔
132 میری طرف رجوع فرما اور مجھ پر وہی مہربانی
کر جو تُو اُن سب پر کرتا ہے جو تیرے نام سے پیار
کرتے ہیں۔
133 اپنے کلام سے میرے قدم مضبوط کر، کسی بھی
گناہ کو مجھ پر حکومت نہ کرنے دے۔
134 فدیہ دے کر مجھے انسان کے ظلم سے چھٹکارا
دے تاکہ مَیں تیرے احکام کے تابع رہوں۔
135 اپنے چہرے کا نور اپنے خادم پر چمکا اور مجھے اپنے
احکام سکھا۔
136 میری آنکھوں سے آنسوؤں کی ندیاں بہہ رہی
ہیں، کیونکہ لوگ تیری شریعت کے تابع نہیں رہتے۔

-18-

137 اے رب، تُو راست ہے، اور تیرے فیصلے
درست ہیں۔
138 تُو نے راستی اور بڑی وفاداری کے ساتھ اپنے
فرمان جاری کئے ہیں۔
139 میری جان غیرت کے باعث تباہ ہو گئی ہے،
کیونکہ میرے دشمن تیرے فرمان بھول گئے ہیں۔
140 تیرا کلام آزما کر پاک صاف ثابت ہوا ہے،
تیرا خادم اُسے پیار کرتا ہے۔
141 مجھے ذلیل اور حقیر جانا جاتا ہے، لیکن مَیں تیرے
آئین نہیں بھولتا۔
142 تیری راستی ابدی ہے، اور تیری شریعت سچائی ہے۔
143 مصیبت اور پریشانی مجھ پر غالب آ گئی ہیں، لیکن
مَیں تیرے احکام سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔
144 تیرے احکام ابد تک راست ہیں۔ مجھے سمجھ عطا
فرما تاکہ مَیں جیتا رہوں۔

-19-

145 مَیں پورے دل سے پکارتا ہوں، "اے
رب، میری سن! مَیں تیرے آئین کے مطابق زندگی
گزاروں گا۔"
146 مَیں پکارتا ہوں، "مجھے بچا! مَیں تیرے احکام کی
پیروی کروں گا۔"
147 پَو پھٹنے سے پہلے پہلے مَیں اُٹھ کر مدد کے لئے
پکارتا ہوں۔ مَیں تیرے کلام کے انتظار میں ہوں۔
148 رات کے وقت ہی میری آنکھیں کھل جاتی
ہیں تاکہ تیرے کلام پر غور و خوض کروں۔
149 اپنی شفقت کے مطابق میری آواز سن! اے
رب، اپنے فرمانوں کے مطابق میری جان کو تازہ دم کر۔
150 جو چالاکی سے میرا تعاقب کر رہے ہیں وہ قریب
پہنچ گئے ہیں۔ لیکن وہ تیری شریعت سے انتہائی دُور ہیں۔
151 اے رب، تُو قریب ہی ہے، اور تیرے احکام
سچائی ہیں۔
152 بڑی دیر پہلے مجھے تیرے فرمانوں سے معلوم ہوا
ہے کہ تُو نے اُنہیں ہمیشہ کے لئے قائم رکھا ہے۔

-20-

153 میری مصیبت کا خیال کر کے مجھے بچا! کیونکہ
مَیں تیری شریعت نہیں بھولتا۔
154 عدالت میں میرے حق میں لڑ کر میرا عوضانہ

دے تاکہ میری جان چھوٹ جائے۔ اپنے وعدے کے
مطابق میری جان کو تازہ دم کر۔
155 نجات بے دینوں سے بہت دُور ہے، کیونکہ وہ
تیرے احکام کے طالب نہیں ہوتے۔
156 اے رب، تُو متعدد طریقوں سے اپنے رحم کا
اظہار کرتا ہے۔ اپنے آئین کے مطابق میری جان کو تازہ
دم کر۔
157 میرا تعاقب کرنے والوں اور میرے دشمنوں کی
بڑی تعداد ہے، لیکن مَیں تیرے احکام سے دُور
نہیں ہوا۔
158 بے وفاؤں کو دیکھ کر مجھے گھن آتی ہے، کیونکہ وہ
تیرے کلام کے مطابق زندگی نہیں گزارتے۔
159 دیکھ، مجھے تیرے احکام سے پیار ہے۔ اے رب،
اپنی شفقت کے مطابق میری جان کو تازہ دم کر۔
160 تیرے کلام کا لُبِ لباب سچائی ہے، تیرے تمام
راست فرمان ابد تک قائم ہیں۔

-21-

161 سردار بلاوجہ میرا پیچھا کرتے ہیں، لیکن میرا دل
تیرے کلام سے ہی ڈرتا ہے۔
162 مَیں تیرے کلام کی خوشی اُس کی طرح مناتا ہوں
جسے کثرت کا مالِ غنیمت مل گیا ہو۔
163 مَیں جھوٹ سے نفرت کرتا بلکہ گھن کھاتا ہوں،
لیکن تیری شریعت مجھے پیاری ہے۔
164 مَیں دن میں سات بار تیری ستائش کرتا ہوں،
کیونکہ تیرے احکام راست ہیں۔
165 جنہیں شریعت پیاری ہے اُنہیں بڑا سکون حاصل
ہے، وہ کسی بھی چیز سے ٹھوکر کھا کر نہیں گریں گے۔
166 اے رب، مَیں تیری نجات کے انتظار میں رہتے
ہوئے تیرے احکام کی پیروی کرتا ہوں۔
167 میری جان تیرے فرمانوں سے لپٹی رہتی ہے، وہ
اُسے نہایت پیارے ہیں۔
168 مَیں تیرے آئین اور ہدایات کی پیروی کرتا ہوں،
کیونکہ میری تمام راہیں تیرے سامنے ہیں۔

-22-

169 اے رب، میری آہیں تیرے سامنے آئیں، مجھے
اپنے کلام کے مطابق سمجھ عطا فرما۔
170 میری التجائیں تیرے سامنے آئیں، مجھے اپنے کلام
کے مطابق چھڑا!
171 میرے ہونٹوں سے حمد و ثنا پھوٹ نکلے، کیونکہ
تُو مجھے اپنے احکام سکھاتا ہے۔
172 میری زبان تیرے کلام کی مدح سرائی کرے،
کیونکہ تیرے تمام فرمان راست ہیں۔
173 تیرا ہاتھ میری مدد کرنے کے لئے تیار رہے،
کیونکہ مَیں نے تیرے احکام اختیار کئے ہیں۔
174 اے رب، مَیں تیری نجات کا آرزومند ہوں،
تیری شریعت سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔
175 میری جان زندہ رہے تاکہ تیری ستائش کر سکے۔
تیرے آئین میری مدد کریں۔
176 مَیں بھٹکی ہوئی بھیڑ کی طرح آوارہ پھر رہا ہوں۔
اپنے خادم کو تلاش کر، کیونکہ مَیں تیرے احکام نہیں بھولتا۔

تہمت لگانے والوں سے رِہائی کے لئے دعا

120

زیارت کا گیت۔
مصیبت میں مَیں نے رب کو پکارا،
اور اُس نے میری سنی۔

2 اے رب، میری جان کو جھوٹے ہونٹوں اور فریب
دہ زبان سے بچا۔
3 اے فریب دہ زبان، وہ تیرے ساتھ کیا کرے،
مزید تجھے کیا دے؟
4 وہ تجھ پر جنگجو کے تیز تیر اور دہکتے کوئلے برسائے!

5 مجھ پر افسوس! مجھے اجنبی ملک مسک میں، قیدار
کے خیموں کے پاس رہنا پڑتا ہے۔
6 اِتنی دیر سے امن کے دشمنوں کے پاس رہنے سے
میری جان تنگ آ گئی ہے۔
7 مَیں تو امن چاہتا ہوں، لیکن جب کبھی بولوں تو وہ
جنگ کرنے پر تُلے ہوتے ہیں۔

انسان کا وفادار محافظ

121 زیارت کا گیت۔
مَیں اپنی آنکھوں کو پہاڑوں کی طرف
اُٹھاتا ہوں۔ میری مدد کہاں سے آتی ہے؟
2 میری مدد رب سے آتی ہے، جو آسمان و زمین کا
خالق ہے۔

3 وہ تیرا پاؤں پھسلنے نہیں دے گا۔ تیرا محافظ اونگھنے
کا نہیں۔
4 یقیناً اسرائیل کا محافظ نہ اونگھتا ہے، نہ سوتا ہے۔
5 رب تیرا محافظ ہے، رب تیرے دہنے ہاتھ پر
سائبان ہے۔
6 نہ دن کو سورج، نہ رات کو چاند تجھے ضرر
پہنچائے گا۔
7 رب تجھے ہر نقصان سے بچائے گا، وہ تیری جان
کو محفوظ رکھے گا۔
8 رب اب سے ابد تک تیرے آنے جانے کی پہرا
داری کرے گا۔

یروشلم پر برکت

122 داؤد کا زیارت کا گیت۔
مَیں اُن سے خوش ہوا جنہوں نے
مجھ سے کہا، ”آؤ، ہم رب کے گھر چلیں۔“
2 اے یروشلم، اب ہمارے پاؤں تیرے دروازوں
میں کھڑے ہیں۔
3 یروشلم شہر یوں بنایا گیا ہے کہ اُس کے تمام
حصے مضبوطی سے ایک دوسرے کے ساتھ جُڑے
ہوئے ہیں۔
4 وہاں قبیلے، ہاں رب کے قبیلے حاضر ہوتے ہیں تاکہ
رب کے نام کی ستائش کریں جس طرح اسرائیل کو فرمایا
گیا ہے۔
5 کیونکہ وہاں تخت عدالت کرنے کے لئے لگائے
گئے ہیں، وہاں داؤد کے گھرانے کے تخت ہیں۔
6 یروشلم کے لئے سلامتی مانگو! ”جو تجھ سے پیار
کرتے ہیں وہ سکون پائیں۔
7 تیری فصیل میں سلامتی اور تیرے محلوں میں
سکون ہو۔“
8 اپنے بھائیوں اور ہم سایوں کی خاطر مَیں کہوں گا،
”تیرے اندر سلامتی ہو!“
9 رب ہمارے خدا کے گھر کی خاطر مَیں تیری خوش
حالی کا طالب رہوں گا۔

اللہ ہم پر مہربانی کرے

123 زیارت کا گیت۔
مَیں اپنی آنکھوں کو تیری طرف اُٹھاتا
ہوں، تیری طرف جو آسمان پر تخت نشین ہے۔
2 جس طرح غلام کی آنکھیں اپنے مالک کے ہاتھ کی
طرف اور لونڈی کی آنکھیں اپنی مالکن کے ہاتھ کی طرف
لگی رہتی ہیں اُسی طرح ہماری آنکھیں رب اپنے خدا پر لگی
رہتی ہیں، جب تک وہ ہم پر مہربانی نہ کرے۔
3 اے رب، ہم پر مہربانی کر، ہم پر مہربانی کر! کیونکہ
ہم حد سے زیادہ حقارت کا نشانہ بن گئے ہیں۔
4 سکون سے زندگی گزارنے والوں کی لعن طعن اور
مغروروں کی تحقیر سے ہماری جان دوبھر ہو گئی ہے۔

مصیبت میں اللہ ہمارا سہارا ہے

124 داؤد کا زیارت کا گیت۔
اسرائیل کہے، ”اگر رب ہمارے
ساتھ نہ ہوتا،
2 اگر رب ہمارے ساتھ نہ ہوتا جب لوگ ہمارے
خلاف اُٹھے
3 اور آگ بگولا ہو کر اپنا پورا غصہ ہم پر اُتارا، تو وہ
ہمیں زندہ ہڑپ کر لیتے۔
4 پھر سیلاب ہم پر ٹوٹ پڑتا، ندی کا تیز دھارا ہم پر
غالب آ جاتا
5 اور متلاطم پانی ہم پر سے گزر جاتا۔“
6 رب کی حمد ہو جس نے ہمیں اُن کے دانتوں کے
حوالے نہ کیا، ورنہ وہ ہمیں پھاڑ کھاتے۔
7 ہماری جان اُس چڑیا کی طرح چھوٹ گئی ہے جو
چڑی مار کے پھندے سے نکل کر اُڑ گئی ہے۔ پھندا
ٹوٹ گیا ہے، اور ہم بچ نکلے ہیں۔
8 رب کا نام، ہاں اُسی کا نام ہمارا سہارا ہے جو آسمان
و زمین کا خالق ہے۔

چاروں طرف سے قوم کی حفاظت

125 زیارت کا گیت۔
جو رب پر بھروسا رکھتے ہیں وہ کوہِ
صیون کی مانند ہیں جو کبھی نہیں ڈگمگاتا بلکہ ابد تک قائم
رہتا ہے۔
2 جس طرح یروشلم پہاڑوں سے گھرا رہتا ہے اُسی
طرح رب اپنی قوم کو اب سے ابد تک چاروں طرف
سے محفوظ رکھتا ہے۔
3 کیونکہ بےدینوں کی راست بازوں کی میراث پر
حکومت نہیں رہے گی، ایسا نہ ہو کہ راست باز بدکاری
کرنے کی آزمائش میں پڑ جائیں۔
4 اے رب، اُن سے بھلائی کر جو نیک ہیں، جو دل
سے سیدھی راہ پر چلتے ہیں۔
5 لیکن جو بھٹک کر اپنی ٹیڑھی میڑھی راہوں پر چلتے
ہیں اُنہیں رب بدکاروں کے ساتھ خارج کر دے۔
اسرائیل کی سلامتی ہو!

رب اپنے قیدیوں کو رِہائی دیتا ہے

126 زیارت کا گیت۔
جب رب نے صیون کو بحال کیا تو
ایسا لگ رہا تھا کہ ہم خواب دیکھ رہے ہیں۔
2 تب ہمارا منہ ہنسی خوشی سے بھر گیا، اور ہماری زبان
شادمانی کے نعرے لگانے سے رُک نہ سکی۔ تب دیگر
قوموں میں کہا گیا، ”رب نے اُن کے لئے زبردست

کام کیا ہے۔“
3 رب نے واقعی ہمارے لئے زبردست کام کیا ہے۔
ہم کتنے خوش تھے، کتنے خوش!

4 اے رب، ہمیں بحال کر۔ جس طرح موسمِ
برسات میں دشتِ نجب کے خشک نالے پانی سے بھر
جاتے ہیں اُسی طرح ہمیں بحال کر۔
5 جو آنسو بہا بہا کر بیج بوئیں وہ خوشی کے نعرے لگا
کر فصل کاٹیں گے۔
6 وہ روتے ہوئے بیج بونے کے لئے نکلیں گے،
لیکن جب فصل پک جائے تو خوشی کے نعرے لگا کر
پُولے اُٹھائے اپنے گھر لوٹیں گے۔

اللہ ہی ہمارا گھر تعمیر کرتا ہے

127

سلیمان کا زیارت کا گیت۔
اگر رب گھر کو تعمیر نہ کرے تو اُس
پر کام کرنے والوں کی محنت عبث ہے۔ اگر رب شہر
کی پہرا داری نہ کرے تو انسانی پہرے داروں کی نگہبانی
عبث ہے۔
2 یہ بھی عبث ہے کہ تم صبح سویرے اُٹھو اور پورے
دن محنت مشقت کے ساتھ روزی کما کر رات گئے
سو جاؤ۔ کیونکہ جو اللہ کو پیارے ہیں اُنہیں وہ اُن کی
ضروریات اُن کے سوتے میں پوری کر دیتا ہے۔

3 بچے ایسی نعمت ہیں جو ہم میراث میں رب سے
پاتے ہیں، اولاد ایک اجر ہے جو وہی ہمیں دیتا ہے۔

4 جوانی میں پیدا ہوئے بیٹے سورمے کے ہاتھ میں
تیروں کی مانند ہیں۔
5 مبارک ہے وہ آدمی جس کا ترکش اُن سے بھرا ہے۔
جب وہ شہر کے دروازے پر اپنے دشمنوں سے جھگڑے
گا تو شرمندہ نہیں ہو گا۔

جس خاندان کو اللہ برکت دیتا ہے

128

زیارت کا گیت۔
مبارک ہے وہ جو رب کا خوف مان
کر اُس کی راہوں پر چلتا ہے۔
2 یقیناً تُو اپنی محنت کا پھل کھائے گا۔ مبارک ہو،
کیونکہ تُو کامیاب ہو گا۔
3 گھر میں تیری بیوی انگور کی پھل دار بیل کی مانند
ہو گی، اور تیرے بیٹے میز کے اردگرد بیٹھ کر زیتون کی
تازہ شاخوں[a] کی مانند ہوں گے۔
4 جو آدمی رب کا خوف مانے اُسے ایسی ہی برکت
ملے گی۔
5 رب تجھے کوہِ صیون سے برکت دے۔ وہ کرے
کہ تُو جیتے جی یروشلم کی خوش حالی دیکھے،
6 کہ تُو اپنے پوتوں نواسوں کو بھی دیکھے۔ اسرائیل کی
سلامتی ہو!

مدد کے لئے اسرائیل کی دعا

129

زیارت کا گیت۔
اسرائیل کہے، ”میری جوانی سے ہی
میرے دشمن بار بار مجھ پر حملہ آور ہوئے ہیں۔

[a] اِس سے مراد ہے پیوند کاری کے لئے درخت سے کاٹی گئی
ٹہنیاں۔

2 میری جوانی سے ہی وہ بار بار مجھ پر حملہ آور ہوئے
ہیں۔ تو بھی وہ مجھ پر غالب نہ آئے۔“
3 ہل چلانے والوں نے میری پیٹھ پر ہل چلا کر اُس پر
اپنی لمبی لمبی ریگھاریاں بنائی ہیں۔
4 رب راست ہے۔ اُس نے بےدینوں کے رسّے
کاٹ کر مجھے آزاد کر دیا ہے۔
5 اللہ کرے کہ جتنے بھی صیون سے نفرت رکھیں وہ
شرمندہ ہو کر پیچھے ہٹ جائیں۔
6 وہ چھتوں پر کی گھاس کی مانند ہوں جو صحیح طور پر
بڑھنے سے پہلے ہی مُرجھا جاتی ہے
7 اور جس سے نہ فصل کاٹنے والا اپنا ہاتھ، نہ پُولے
باندھنے والا اپنا بازو بھر سکے۔
8 جو بھی اُن سے گزرے وہ نہ کہے، ”رب تمہیں
برکت دے۔“
ہم رب کا نام لے کر تمہیں برکت دیتے ہیں!

بڑی مصیبت سے رِہائی کی دعا (توبہ کا چھٹا زبور)

130 زیارت کا گیت۔
اے رب، مَیں تجھے گہرائیوں سے
پکارتا ہوں۔
2 اے رب، میری آواز سن! کان لگا کر میری التجاؤں
پر دھیان دے!
3 اے رب، اگر تُو ہمارے گناہوں کا حساب کرے
تو کون قائم رہے گا؟ کوئی بھی نہیں!
4 لیکن تجھ سے معافی حاصل ہوتی ہے تاکہ تیرا
خوف مانا جائے۔
5 مَیں رب کے انتظار میں ہوں، میری جان شدت
سے انتظار کرتی ہے۔ مَیں اُس کے کلام سے اُمید
رکھتا ہوں۔
6 پہرے دار جس شدت سے پَو پھٹنے کے انتظار
میں رہتے ہیں، میری جان اُس سے بھی زیادہ شدت
کے ساتھ، ہاں زیادہ شدت کے ساتھ رب کی منتظر
رہتی ہے۔
7 اے اسرائیل، رب کی راہ دیکھتا رہ! کیونکہ رب کے
پاس شفقت اور فدیہ کا ٹھوس بندوبست ہے۔
8 وہ اسرائیل کے تمام گناہوں کا فدیہ دے کر اُسے
نجات دے گا۔

بچے کا سا ایمان

131 زیارت کا گیت۔
اے رب، نہ میرا دل گھمنڈی ہے،
نہ میری آنکھیں مغرور ہیں۔ جو باتیں اِتنی عظیم اور حیران
کن ہیں کہ مَیں اُن سے نپٹ نہیں سکتا اُنہیں مَیں
نہیں چھیڑتا۔
2 یقیناً مَیں نے اپنی جان کو راحت اور سکون دلایا
ہے، اور اب وہ ماں کی گود میں بیٹھے چھوٹے بچے کی
مانند ہے، ہاں میری جان چھوٹے بچے[a] کی مانند ہے۔
3 اے اسرائیل، اب سے ابد تک رب کے انتظار
میں رہ!

[a] جس بچے نے ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیا ہے۔

داؤد کا گھرانا اور صیون پر مقدِس

132 زیارت کا گیت۔
اے رب، داؤد کا خیال رکھ، اُس کی
تمام مصیبتوں کو یاد کر۔
2 اُس نے قسم کھا کر رب سے وعدہ کیا اور یعقوب
کے قوی خدا کے حضور منّت مانی،
3 ”نہ مَیں اپنے گھر میں داخل ہوں گا، نہ بستر پر
لیٹوں گا،
4 نہ مَیں اپنی آنکھوں کو سونے دوں گا، نہ اپنے
پپوٹوں کو اونگھنے دوں گا
5 جب تک رب کے لئے مقام اور یعقوب کے
سورمے کے لئے سکونت گاہ نہ ملے۔“

6 ہم نے اِفراتہ میں عہد کے صندوق کی خبر سنی اور
یعر کے کھلے میدان میں اُسے پا لیا۔
7 آؤ، ہم اُس کی سکونت گاہ میں داخل ہو کر اُس کے
پاؤں کی چوکی کے سامنے سجدہ کریں۔

8 اے رب، اُٹھ کر اپنی آرام گاہ کے پاس آ، تُو اور
عہد کا صندوق جو تیری قدرت کا اظہار ہے۔
9 تیرے امام راستی سے ملبّس ہو جائیں، اور تیرے
ایمان دار خوشی کے نعرے لگائیں۔

10 اے اللہ، اپنے خادم داؤد کی خاطر اپنے مسح کئے
ہوئے بندے کے چہرے کو رد نہ کر۔
11 رب نے قسم کھا کر داؤد سے وعدہ کیا ہے، اور وہ
اُس سے کبھی نہیں پھرے گا، ”مَیں تیری اولاد میں سے
ایک کو تیرے تخت پر بٹھاؤں گا۔
12 اگر تیرے بیٹے میرے عہد کے وفادار رہیں اور
اُن احکام کی پیروی کریں جو مَیں اُنہیں سکھاؤں گا تو اُن
کے بیٹے بھی ہمیشہ تک تیرے تخت پر بیٹھیں گے۔“

13 کیونکہ رب نے کوہِ صیون کو چن لیا ہے، اور وہی
وہاں سکونت کرنے کا آرزومند تھا۔
14 اُس نے فرمایا، ”یہ ہمیشہ تک میری آرام گاہ
ہے، اور یہاں مَیں سکونت کروں گا، کیونکہ مَیں اِس کا
آرزومند ہوں۔
15 مَیں صیون کی خوراک کو کثرت کی برکت دے کر
اُس کے غریبوں کو روٹی سے سیر کروں گا۔
16 مَیں اُس کے اماموں کو نجات سے ملبّس کروں
گا، اور اُس کے ایمان دار خوشی سے زور دار نعرے
لگائیں گے۔
17 یہاں مَیں داؤد کی طاقت بڑھا دوں گا،[a] اور یہاں
مَیں نے اپنے مسح کئے ہوئے خادم کے لئے چراغ تیار کر
رکھا ہے۔
18 مَیں اُس کے دشمنوں کو شرمندگی سے ملبّس کروں
گا جبکہ اُس کے سر کا تاج چمکتا رہے گا۔“

بھائیوں کی یگانگت کی برکت

133 داؤد کا زبور۔ زیارت کا گیت۔
جب بھائی مل کر اور یگانگت سے
رہتے ہیں یہ کتنا اچھا اور پیارا ہے۔
2 یہ اُس نفیس تیل کی مانند ہے جو ہارون امام کے
سر پر اُنڈیلا جاتا ہے اور ٹپک ٹپک کر اُس کی داڑھی اور

[a] لفظی ترجمہ: مَیں داؤد کا سینگ پھوٹنے دوں گا۔

لباس کے گریبان پر آ جاتا ہے۔
3 یہ اُس اوس کی مانند ہے جو کوہِ حرمون سے صیون
کے پہاڑوں پر پڑتی ہے۔ کیونکہ رب نے فرمایا ہے،
”وہیں ہمیشہ تک برکت اور زندگی ملے گی۔“

رب کے گھر میں رات کی ستائش

134 زیارت کا گیت۔
آؤ، رب کی ستائش کرو، اے رب
کے تمام خادمو جو رات کے وقت رب کے گھر میں
کھڑے ہو۔
2 مقدِس میں اپنے ہاتھ اُٹھا کر رب کی تمجید کرو!
3 رب صیون سے تجھے برکت دے، آسمان و زمین کا
خالق تجھے برکت دے۔

اللہ کی پرستش

135 رب کی حمد ہو! رب کے نام کی
ستائش کرو! اُس کی تمجید کرو، اے
رب کے تمام خادمو،
2 جو رب کے گھر میں، ہمارے خدا کی بارگاہوں میں
کھڑے ہو۔
3 رب کی حمد کرو، کیونکہ رب بھلا ہے۔ اُس کے نام
کی مدح سرائی کرو، کیونکہ وہ پیارا ہے۔
4 کیونکہ رب نے یعقوب کو اپنے لئے چن لیا،
اسرائیل کو اپنی ملکیت بنا لیا ہے۔

5 ہاں، مَیں نے جان لیا ہے کہ رب عظیم ہے، کہ
ہمارا رب دیگر تمام معبودوں سے زیادہ عظیم ہے۔
6 رب جو جی چاہے کرتا ہے، خواہ آسمان پر ہو یا
زمین پر، خواہ سمندروں میں ہو یا گہرائیوں میں کہیں
بھی ہو۔
7 وہ زمین کی انتہا سے بادل چڑھنے دیتا اور بجلی بارش
کے لئے پیدا کرتا ہے، وہ ہَوا اپنے گوداموں سے نکال
لاتا ہے۔
8 مصر میں اُس نے انسان و حیوان کے تمام پہلوٹھوں
کو مار ڈالا۔
9 اے مصر، اُس نے اپنے الٰہی نشان اور معجزات
تیرے درمیان ہی کئے۔ تب فرعون اور اُس کے تمام
ملازم اُن کا نشانہ بن گئے۔

10 اُس نے متعدد قوموں کو شکست دے کر طاقت
ور بادشاہوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔
11 اموریوں کا بادشاہ سیحون، بسن کا بادشاہ عوج اور
ملکِ کنعان کی تمام سلطنتیں نہ رہیں۔
12 اُس نے اُن کا ملک اسرائیل کو دے کر فرمایا کہ
آئندہ یہ میری قوم کی موروثی ملکیت ہو گا۔

13 اے رب، تیرا نام ابدی ہے۔ اے رب، تجھے
پشت در پشت یاد کیا جائے گا۔
14 کیونکہ رب اپنی قوم کا انصاف کر کے اپنے
خادموں پر ترس کھائے گا۔

15 دیگر قوموں کے بُت سونے چاندی کے ہیں،
انسان کے ہاتھ نے اُنہیں بنایا۔
16 اُن کے منہ ہیں لیکن وہ بول نہیں سکتے، اُن کی
آنکھیں ہیں لیکن وہ دیکھ نہیں سکتے۔
17 اُن کے کان ہیں لیکن وہ سن نہیں سکتے، اُن کے

منہ میں سانس ہی نہیں ہوتی۔
18 جو بُت بناتے ہیں وہ اُن کی مانند ہو جائیں، جو
اُن پر بھروسا رکھتے ہیں وہ اُن جیسے بے حس و حرکت
ہو جائیں۔

19 اے اسرائیل کے گھرانے، رب کی ستائش کر۔
اے ہارون کے گھرانے، رب کی تمجید کر۔
20 اے لاوی کے گھرانے، رب کی حمد و ثنا کر۔ اے
رب کا خوف ماننے والو، رب کی ستائش کرو۔
21 صیون سے رب کی حمد ہو۔ اُس کی حمد ہو جو
یروشلم میں سکونت کرتا ہے۔ رب کی حمد ہو!

تخلیق اور قوم کی تاریخ میں اللہ کے معجزے

136 رب کا شکر کرو، کیونکہ وہ بھلا ہے،
اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔
2 خداؤں کے خدا کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت
ابدی ہے۔
3 مالکوں کے مالک کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت
ابدی ہے۔
4 جو اکیلا ہی عظیم معجزے کرتا ہے اُس کا شکر کرو،
کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
5 جس نے حکمت کے ساتھ آسمان بنایا اُس کا شکر
کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
6 جس نے زمین کو مضبوطی سے پانی کے اوپر لگا دیا
اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
7 جس نے آسمان کی روشنیوں کو خلق کیا اُس کا شکر
کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
8 جس نے سورج کو دن کے وقت حکومت کرنے
کے لئے بنایا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت
ابدی ہے۔
9 جس نے چاند اور ستاروں کو رات کے وقت
حکومت کرنے کے لئے بنایا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس
کی شفقت ابدی ہے۔
10 جس نے مصر میں پہلوٹھوں کو مار ڈالا اُس کا شکر
کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
11 جو اسرائیل کو مصریوں میں سے نکال لایا اُس کا شکر
کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
12 جس نے اُس وقت بڑی طاقت اور قدرت کا
اظہار کیا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت
ابدی ہے۔
13 جس نے بحرِ قُلزم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا
اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
14 جس نے اسرائیل کو اُس کے بیچ میں سے گزرنے
دیا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
15 جس نے فرعون اور اُس کی فوج کو بحرِ قُلزم میں
بہا کر غرق کر دیا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت
ابدی ہے۔
16 جس نے ریگستان میں اپنی قوم کی قیادت کی اُس
کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
17 جس نے بڑے بادشاہوں کو شکست دی اُس کا
شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
18 جس نے طاقت ور بادشاہوں کو مار ڈالا اُس کا شکر
کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
19 جس نے اموریوں کے بادشاہ سیحون کو موت
کے گھاٹ اُتارا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت
ابدی ہے۔

20 جس نے بسن کے بادشاہ عوج کو ہلاک کر دیا اُس
کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
21 جس نے اُن کا ملک اسرائیل کو میراث میں دیا
اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
22 جس نے اُن کا ملک اپنے خادم اسرائیل کی موروثی
ملکیت بنایا اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت
ابدی ہے۔
23 جس نے ہمارا خیال کیا جب ہم خاک میں
دب گئے تھے اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت
ابدی ہے۔
24 جس نے ہمیں اُن کے قبضے سے چھڑایا جو ہم پر
ظلم کر رہے تھے اُس کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت
ابدی ہے۔
25 جو تمام جانداروں کو خوراک مہیا کرتا ہے اُس کا
شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت ابدی ہے۔
26 آسمان کے خدا کا شکر کرو، کیونکہ اُس کی شفقت
ابدی ہے۔

بابل میں جلاوطنوں کی آہ و زاری

137 جب صیون کی یاد آئی تو ہم بابل
کی نہروں کے کنارے ہی بیٹھ کر
رو پڑے۔
2 ہم نے وہاں کے سفیدہ کے درختوں سے اپنے سرود
لٹکا دیئے،
3 کیونکہ جنہوں نے ہمیں گرفتار کیا تھا اُنہوں نے
ہمیں وہاں گیت گانے کو کہا، اور جو ہمارا مذاق اُڑاتے
ہیں اُنہوں نے خوشی کا مطالبہ کیا، ”ہمیں صیون کا کوئی
گیت سناؤ!“
4 لیکن ہم اجنبی ملک میں کس طرح رب کا گیت
گائیں؟
5 اے یروشلم، اگر مَیں تجھے بھول جاؤں تو میرا دہنا
ہاتھ سوکھ جائے۔
6 اگر مَیں تجھے یاد نہ کروں اور یروشلم کو اپنی عظیم
ترین خوشی سے زیادہ قیمتی نہ سمجھوں تو میری زبان تالو
سے چپک جائے۔

7 اے رب، وہ کچھ یاد کر جو ادومیوں نے اُس دن کیا
جب یروشلم دشمن کے قبضے میں آیا۔ اُس وقت وہ بولے،
”اُسے ڈھا دو! بنیادوں تک اُسے گرا دو!“
8 اے بابل بیٹی جو تباہ کرنے پر تُلی ہوئی ہے، مبارک
ہے وہ جو تجھے اُس کا بدلہ دے جو تُو نے ہمارے ساتھ
کیا ہے۔
9 مبارک ہے وہ جو تیرے بچوں کو پکڑ کر پتھر پر
پٹخ دے۔

اللہ کی مدد کے لئے شکرگزاری

138 داؤد کا زبور۔
اے رب، مَیں پورے دل سے تیری
ستائش کروں گا، معبودوں کے سامنے ہی تیری تمجید
کروں گا۔
2 مَیں تیری مقدّس سکونت گاہ کی طرف رُخ کر کے
سجدہ کروں گا، تیری مہربانی اور وفاداری کے باعث تیرا
شکر کروں گا۔ کیونکہ تُو نے اپنے نام اور کلام کو تمام
چیزوں پر سرفراز کیا ہے۔
3 جس دن مَیں نے تجھے پکارا تُو نے میری سن کر
میری جان کو بڑی تقویت دی۔

4 اے رب، دنیا کے تمام حکمران تیرے منہ کے
فرمان سن کر تیرا شکر کریں۔
5 وہ رب کی راہوں کی مدح سرائی کریں، کیونکہ رب
کا جلال عظیم ہے۔
6 کیونکہ گو رب بلندیوں پر ہے وہ پست حال کا خیال
کرتا اور مغروروں کو دُور سے ہی پہچان لیتا ہے۔

7 جب کبھی مصیبت میرا دامن نہیں چھوڑتی تو تُو میری
جان کو تازہ دم کرتا ہے، تُو اپنا دہنا ہاتھ بڑھا کر مجھے
میرے دشمنوں کے طیش سے بچاتا ہے۔
8 رب میری خاطر بدلہ لے گا۔ اے رب، تیری
شفقت ابدی ہے۔ اُنہیں نہ چھوڑ جن کو تیرے ہاتھوں
نے بنایا ہے!

اللہ سب کچھ جانتا اور ہر جگہ موجود ہے

139 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
اے رب، تُو میرا معائنہ کرتا اور
مجھے خوب جانتا ہے۔
2 میرا اُٹھنا بیٹھنا تجھے معلوم ہے، اور تُو دُور سے ہی
میری سوچ سمجھتا ہے۔
3 تُو مجھے جانچتا ہے، خواہ مَیں راستے میں ہوں یا آرام
کروں۔ تُو میری تمام راہوں سے واقف ہے۔
4 کیونکہ جب بھی کوئی بات میری زبان پر آئے تُو اے
رب پہلے ہی اُس کا پورا علم رکھتا ہے۔
5 تُو مجھے چاروں طرف سے گھیرے رکھتا ہے، تیرا
ہاتھ میرے اوپر ہی رہتا ہے۔
6 اِس کا علم اِتنا حیران کن اور عظیم ہے کہ مَیں اِسے
سمجھ نہیں سکتا۔
7 مَیں تیرے روح سے کہاں بھاگ جاؤں، تیرے
چہرے سے کہاں فرار ہو جاؤں؟
8 اگر آسمان پر چڑھ جاؤں تو تُو وہاں موجود ہے، اگر اُتر
کر اپنا بستر پاتال میں بچھاؤں تو تُو وہاں بھی ہے۔
9 گو مَیں طلوعِ صبح کے پَروں پر اُڑ کر سمندر کی دُور
ترین حد پر جا بسوں،
10 وہاں بھی تیرا ہاتھ میری قیادت کرے گا، وہاں بھی
تیرا دہنا ہاتھ مجھے تھامے رکھے گا۔
11 اگر مَیں کہوں، "تاریکی مجھے چھپا دے، اور میرے
اردگرد کی روشنی رات میں بدل جائے،" تو بھی کوئی
فرق نہیں پڑے گا۔
12 تیرے سامنے تاریکی بھی تاریک نہیں ہوتی، تیرے
حضور رات دن کی طرح روشن ہوتی ہے بلکہ روشنی اور
اندھیرا ایک جیسے ہوتے ہیں۔
13 کیونکہ تُو نے میرا باطن بنایا ہے، تُو نے مجھے ماں
کے پیٹ میں تشکیل دیا ہے۔
14 مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ مجھے جلالی اور معجزانہ
طور سے بنایا گیا ہے۔ تیرے کام حیرت انگیز ہیں، اور
میری جان یہ خوب جانتی ہے۔
15 میرا ڈھانچا تجھ سے چھپا نہیں تھا جب مجھے پوشیدگی
میں بنایا گیا، جب مجھے زمین کی گہرائیوں میں تشکیل
دیا گیا۔
16 تیری آنکھوں نے مجھے اُس وقت دیکھا جب میرے
جسم کی شکل ابھی نامکمل تھی۔ جتنے بھی دن میرے لئے
مقرر تھے وہ سب تیری کتاب میں اُس وقت درج تھے،
جب ایک بھی نہیں گزرا تھا۔

17 اے اللہ، تیرے خیالات سمجھنا میرے لئے کتنا
مشکل ہے! اُن کی کُل تعداد کتنی عظیم ہے۔
18 اگر مَیں اُنہیں گن سکتا تو وہ ریت سے زیادہ
ہوتے۔ مَیں جاگ اُٹھتا ہوں تو تیرے ہی ساتھ ہوتا
ہوں۔

19 اے اللہ، کاش تُو بےدین کو مار ڈالے، کہ خوں
خوار مجھ سے دُور ہو جائیں۔
20 وہ فریب سے تیرا ذکر کرتے ہیں، ہاں تیرے
مخالف جھوٹ بولتے ہیں۔
21 اے رب، کیا مَیں اُن سے نفرت نہ کروں جو تجھ
سے نفرت کرتے ہیں؟ کیا مَیں اُن سے گھن نہ کھاؤں جو
تیرے خلاف اُٹھے ہیں؟
22 یقیناً مَیں اُن سے سخت نفرت کرتا ہوں۔ وہ
میرے دشمن بن گئے ہیں۔

23 اے اللہ، میرا معائنہ کر کے میرے دل کا حال
جان لے، مجھے جانچ کر میرے بےچین خیالات کو
جان لے۔
24 مَیں نقصان دہ راہ پر تو نہیں چل رہا؟ ابدی راہ پر
میری قیادت کر!

دشمن سے رِہائی کی دعا

140 داؤد کا زبور۔ موسیقی کے راہنما کے لئے۔
اے رب، مجھے شریروں سے چھڑا
اور ظالموں سے محفوظ رکھ۔
2 دل میں وہ بُرے منصوبے باندھتے، روزانہ جنگ
چھیڑتے ہیں۔
3 اُن کی زبان سانپ کی زبان جیسی تیز ہے، اور اُن
کے ہونٹوں میں سانپ کا زہر ہے۔ (سِلاہ)
4 اے رب، مجھے بےدین کے ہاتھوں سے محفوظ رکھ،
ظالم سے مجھے بچائے رکھ، اُن سے جو میرے پاؤں کو
ٹھوکر کھلانے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔
5 مغروروں نے میرے راستے میں پھندا اور رسّے
چھپائے ہیں، اُنہوں نے جال بچھا کر راستے کے کنارے
کنارے مجھے پکڑنے کے پھندے لگائے ہیں۔ (سِلاہ)

6 مَیں رب سے کہتا ہوں، ”تُو ہی میرا خدا ہے، میری
التجاؤں کی آواز سن!“
7 اے رب قادرِ مطلق، اے میری قوی نجات!
جنگ کے دن تُو اپنی ڈھال سے میرے سر کی حفاظت
کرتا ہے۔
8 اے رب، بےدین کا لالچ پورا نہ کر۔ اُس کا ارادہ
کامیاب ہونے نہ دے، ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ سرفراز ہو
جائیں۔ (سِلاہ)
9 اُنہوں نے مجھے گھیر لیا ہے، لیکن جو آفت اُن
کے ہونٹ مجھ پر لانا چاہتے ہیں وہ اُن کے اپنے سروں
پر آئے!
10 دہکتے کوئلے اُن پر برسیں، اور اُنہیں آگ میں،
اتھاہ گڑھوں میں پھینکا جائے تاکہ آئندہ کبھی نہ اُٹھیں۔
11 تہمت لگانے والا ملک میں قائم نہ رہے، اور بُرائی
ظالم کو مار مار کر اُس کا پیچھا کرے۔

12 مَیں جانتا ہوں کہ رب عدالت میں مصیبت زدہ
کا دفاع کرے گا۔ وہی ضرورت مند کا انصاف کرے گا۔
13 یقیناً راست باز تیرے نام کی ستائش کریں گے،

اور دیانت دار تیرے حضور بسیں گے۔

حفاظت کی گزارش

141 داؤد کا زبور۔
اے رب، مَیں تجھے پکار رہا ہوں،
میرے پاس آنے میں جلدی کر! جب مَیں تجھے آواز دیتا
ہوں تو میری فریاد پر دھیان دے!
2 میری دعا تیرے حضور بخور کی قربانی کی طرح قبول
ہو، میرے تیری طرف اُٹھائے ہوئے ہاتھ شام کی غلہ کی
نذر کی طرح منظور ہوں۔
3 اے رب، میرے منہ پر پہرا بٹھا، میرے ہونٹوں
کے دروازے کی نگہبانی کر۔
4 میرے دل کو غلط بات کی طرف مائل نہ ہونے
دے، ایسا نہ ہو کہ مَیں بدکاروں کے ساتھ مل کر بُرے
کام میں ملوث ہو جاؤں اور اُن کے لذیذ کھانوں میں
شرکت کروں۔

5 راست باز شفقت سے مجھے مارے اور مجھے تنبیہ
کرے۔ میرا سر اِس سے انکار نہیں کرے گا، کیونکہ یہ
اُس کے لئے شفا بخش تیل کی مانند ہو گا۔ لیکن مَیں ہر
وقت شریروں کی حرکتوں کے خلاف دعا کرتا ہوں۔
6 جب وہ گر کر اُس چٹان کے ہاتھ میں آئیں گے
جو اُن کا منصف ہے تو وہ میری باتوں پر دھیان دیں گے،
اور اُنہیں سمجھ آئے گی کہ وہ کتنی پیاری ہیں۔

7 اے اللہ، ہماری ہڈیاں اُس زمین کی مانند ہیں جس
پر کسی نے اِتنے زور سے ہل چلایا ہے کہ ڈھیلے اُڑ کر
اِدھر اُدھر بکھر گئے ہیں۔ ہماری ہڈیاں پاتال کے منہ
تک بکھر گئی ہیں۔
8 اے رب قادرِ مطلق، میری آنکھیں تجھ پر لگی رہتی
ہیں، اور مَیں تجھ میں پناہ لیتا ہوں۔ مجھے موت کے
حوالے نہ کر۔
9 مجھے اُس جال سے محفوظ رکھ جو اُنہوں نے مجھے
پکڑنے کے لئے بچھایا ہے۔ مجھے بدکاروں کے پھندوں
سے بچائے رکھ۔
10 بے دین مل کر اُن کے اپنے جالوں میں اُلجھ جائیں
جبکہ مَیں بچ کر آگے نکلوں۔

سخت مصیبت میں مدد کی پکار

142 حکمت کا گیت۔ دعا جو داؤد نے کی جب
وہ غار میں تھا۔
مَیں مدد کے لئے چیختا چلّاتا رب کو پکارتا ہوں،
مَیں زور دار آواز سے رب سے التجا کرتا ہوں۔
2 مَیں اپنی آہ و زاری اُس کے سامنے اُنڈیل دیتا، اپنی
تمام مصیبت اُس کے حضور پیش کرتا ہوں۔
3 جب میری روح میرے اندر نڈھال ہو جاتی ہے تو
تُو ہی میری راہ جانتا ہے۔ جس راستے میں مَیں چلتا ہوں
اُس میں لوگوں نے پھندا چھپایا ہے۔
4 مَیں دہنی طرف نظر ڈال کر دیکھتا ہوں، لیکن کوئی
نہیں ہے جو میرا خیال کرے۔ مَیں بچ نہیں سکتا، کوئی
نہیں ہے جو میری جان کی فکر کرے۔

5 اے رب، مَیں مدد کے لئے تجھے پکارتا ہوں۔
مَیں کہتا ہوں، ”تُو میری پناہ گاہ اور زندوں کے ملک میں
میرا موروثی حصہ ہے۔“
6 میری چیخوں پر دھیان دے، کیونکہ مَیں بہت پست

ہو گیا ہوں۔ مجھے اُن سے چھڑا جو میرا پیچھا کر رہے ہیں،
کیونکہ مَیں اُن پر قابو نہیں پا سکتا۔
7 میری جان کو قید خانے سے نکال لا تاکہ تیرے نام
کی ستائش کروں۔ جب تُو میرے ساتھ بھلائی کرے گا
تو راست باز میرے اردگرد جمع ہو جائیں گے۔

بچاؤ اور قیادت کی گزارش (توبہ کا ساتواں زبور)

143 داؤد کا زبور۔
اے رب، میری دعا سن، میری
التجاؤں پر دھیان دے۔ اپنی وفاداری اور راستی کی خاطر
میری سن!
2 اپنے خادم کو اپنی عدالت میں نہ لا، کیونکہ تیرے
حضور کوئی بھی جاندار راست باز نہیں ٹھہر سکتا۔
3 کیونکہ دشمن نے میری جان کا پیچھا کر کے اُسے
خاک میں کچل دیا ہے۔ اُس نے مجھے اُن لوگوں
کی طرح تاریکی میں بسا دیا ہے جو بڑے عرصے سے
مُردہ ہیں۔
4 میرے اندر میری روح نڈھال ہے، میرے اندر میرا
دل دہشت کے مارے بے حس و حرکت ہو گیا ہے۔

5 مَیں قدیم زمانے کے دن یاد کرتا اور تیرے
کاموں پر غور و خوض کرتا ہوں۔ جو کچھ تیرے ہاتھوں
نے کیا اُس میں مَیں محوِ خیال رہتا ہوں۔
6 مَیں اپنے ہاتھ تیری طرف اُٹھاتا ہوں، میری جان
خشک زمین کی طرح تیری پیاسی ہے۔ (سلاہ)

7 اے رب، میری سننے میں جلدی کر۔ میری جان
تو ختم ہونے والی ہے۔ اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے نہ رکھ،
ورنہ مَیں گڑھے میں اُترنے والوں کی مانند ہو جاؤں گا۔
8 صبح کے وقت مجھے اپنی شفقت کی خبر سنا، کیونکہ
مَیں تجھ پر بھروسا رکھتا ہوں۔ مجھے وہ راہ دکھا جس پر مجھے
جانا ہے، کیونکہ مَیں تیرا ہی آرزومند ہوں۔
9 اے رب، مجھے میرے دشمنوں سے چھڑا، کیونکہ
مَیں تجھ میں پناہ لیتا ہوں۔
10 مجھے اپنی مرضی پوری کرنا سکھا، کیونکہ تُو میرا خدا
ہے۔ تیرا نیک روح ہموار زمین پر میری راہنمائی کرے۔
11 اے رب، اپنے نام کی خاطر میری جان کو تازہ دم
کر۔ اپنی راستی سے میری جان کو مصیبت سے بچا۔
12 اپنی شفقت سے میرے دشمنوں کو ہلاک کر۔
جو بھی مجھے تنگ کر رہے ہیں اُنہیں تباہ کر! کیونکہ
مَیں تیرا خادم ہوں۔

نجات اور خوش حالی کی دعا

144 داؤد کا زبور۔
رب میری چٹان کی حمد ہو، جو
میرے ہاتھوں کو لڑنے اور میری اُنگلیوں کو جنگ کرنے
کی تربیت دیتا ہے۔
2 وہ میری شفقت، میرا قلعہ، میرا نجات دہندہ اور
میری ڈھال ہے۔ اُسی میں مَیں پناہ لیتا ہوں، اور وہی
دیگر اقوام کو میرے تابع کر دیتا ہے۔

3 اے رب، انسان کون ہے کہ تُو اُس کا خیال
رکھے؟ آدم زاد کون ہے کہ تُو اُس کا لحاظ کرے؟
4 انسان دم بھر کا ہی ہے، اُس کے دن تیزی سے

گزرنے والے سائے کی مانند ہیں۔
5 اے رب، اپنے آسمان کو جھکا کر اُتر آ! پہاڑوں کو
چھو تاکہ وہ دھواں چھوڑیں۔
6 بجلی بھیج کر اُنہیں منتشر کر، اپنے تیر چلا کر اُنہیں
درہم برہم کر۔
7 اپنا ہاتھ بلندیوں سے نیچے بڑھا اور مجھے چھڑا کر پانی
کی گہرائیوں اور پردیسیوں کے ہاتھ سے بچا،
8 جن کا منہ جھوٹ بولتا اور دہنا ہاتھ فریب دیتا ہے۔
9 اے اللہ، مَیں تیری تمجید میں نیا گیت گاؤں گا، دس
تاروں کا ستار بجا کر تیری مدح سرائی کروں گا۔
10 کیونکہ تُو بادشاہوں کو نجات دیتا اور اپنے خادم
داؤد کو مہلک تلوار سے بچاتا ہے۔
11 مجھے چھڑا کر پردیسیوں کے ہاتھ سے بچا، جن کا
منہ جھوٹ بولتا اور دہنا ہاتھ فریب دیتا ہے۔
12 ہمارے بیٹے جوانی میں پھلنے پھولنے والے پودوں
کی مانند ہوں، ہماری بیٹیاں محل کو سجانے کے لئے
تراشے ہوئے کونے کے ستون کی مانند ہوں۔
13 ہمارے گودام بھرے رہیں اور ہر قسم کی خوراک
مہیا کریں۔ ہماری بھیڑ بکریاں ہمارے میدانوں میں
ہزاروں بلکہ بے شمار بچے جنم دیں۔
14 ہمارے گائے بَیل موٹے تازے ہوں، اور نہ
کوئی ضائع ہو جائے، نہ کسی کو نقصان پہنچے۔ ہمارے
چوکوں میں آہ و زاری کی آواز سنائی نہ دے۔
15 مبارک ہے وہ قوم جس پر یہ سب کچھ صادق آتا
ہے، مبارک ہے وہ قوم جس کا خدا رب ہے!

اللہ کی ابدی شفقت

145 داؤد کا زبور۔ حمد و ثنا کا گیت۔
اے میرے خدا، مَیں تیری تعظیم
کروں گا۔ اے بادشاہ، مَیں ہمیشہ تک تیرے نام کی
ستائش کروں گا۔
2 روزانہ مَیں تیری تمجید کروں گا، ہمیشہ تک تیرے
نام کی حمد کروں گا۔
3 رب عظیم اور بڑی تعریف کے لائق ہے۔ اُس کی
عظمت انسان کی سمجھ سے باہر ہے۔
4 ایک پشت اگلی پشت کے سامنے وہ کچھ سراہے
جو تُو نے کیا ہے، وہ دوسروں کو تیرے زبردست
کام سنائیں۔
5 مَیں تیرے شاندار جلال کی عظمت اور تیرے
معجزوں میں محوِ خیال رہوں گا۔
6 لوگ تیرے ہیبت ناک کاموں کی قدرت پیش
کریں، اور مَیں بھی تیری عظمت بیان کروں گا۔
7 وہ جوش سے تیری بڑی بھلائی کو سراہیں اور خوشی
سے تیری راستی کی مدح سرائی کریں۔
8 رب مہربان اور رحیم ہے۔ وہ تحمل اور شفقت سے
بھرپور ہے۔
9 رب سب کے ساتھ بھلائی کرتا ہے، وہ اپنی تمام
مخلوقات پر رحم کرتا ہے۔
10 اے رب، تیری تمام مخلوقات تیرا شکر کریں۔
تیرے ایمان دار تیری تمجید کریں۔
11 وہ تیری بادشاہی کے جلال پر فخر کریں اور تیری
قدرت بیان کریں
12 تاکہ آدم زاد تیرے قوی کاموں اور تیری بادشاہی

کی جلالی شان و شوکت سے آگاہ ہو جائیں۔
13 تیری بادشاہی کی کوئی انتہا نہیں، اور تیری سلطنت
پشت در پشت ہمیشہ تک قائم رہے گی۔

14 رب تمام گرنے والوں کا سہارا ہے۔ جو بھی دب
جائے اُسے وہ اُٹھا کھڑا کرتا ہے۔
15 سب کی آنکھیں تیرے انتظار میں رہتی ہیں، اور
تُو ہر ایک کو وقت پر اُس کا کھانا مہیا کرتا ہے۔
16 تُو اپنی مٹھی کھول کر ہر جاندار کی خواہش پوری
کرتا ہے۔
17 رب اپنی تمام راہوں میں راست اور اپنے تمام
کاموں میں وفادار ہے۔
18 رب اُن سب کے قریب ہے جو اُسے پکارتے
ہیں، جو دیانت داری سے اُسے پکارتے ہیں۔
19 جو اُس کا خوف مانیں اُن کی آرزو وہ پوری کرتا
ہے۔ وہ اُن کی فریادیں سن کر اُن کی مدد کرتا ہے۔
20 رب اُن سب کو محفوظ رکھتا ہے جو اُسے پیار کرتے
ہیں، لیکن بے دینوں کو وہ ہلاک کرتا ہے۔

21 میرا منہ رب کی تعریف بیان کرے، تمام مخلوقات
ہمیشہ تک اُس کے مقدّس نام کی ستائش کریں۔

اللہ کی ابدی وفاداری

146 رب کی حمد ہو! اے میری جان،
رب کی حمد کر۔
2 جیتے جی مَیں رب کی ستائش کروں گا، عمر بھر اپنے
خدا کی مدح سرائی کروں گا۔
3 شرفا پر بھروسا نہ رکھو، نہ آدم زاد پر جو نجات نہیں
دے سکتا۔
4 جب اُس کی روح نکل جائے تو وہ دوبارہ خاک میں
مل جاتا ہے، اُسی وقت اُس کے منصوبے ادھورے رہ
جاتے ہیں۔

5 مبارک ہے وہ جس کا سہارا یعقوب کا خدا ہے، جو
رب اپنے خدا کے انتظار میں رہتا ہے۔
6 کیونکہ اُس نے آسمان و زمین، سمندر اور جو کچھ اُن
میں ہے بنایا ہے۔ وہ ہمیشہ تک وفادار ہے۔
7 وہ مظلوموں کا انصاف کرتا اور بھوکوں کو روٹی کھلاتا
ہے۔ رب قیدیوں کو آزاد کرتا ہے۔
8 رب اندھوں کی آنکھیں بحال کرتا اور خاک میں
دبے ہوؤں کو اُٹھا کھڑا کرتا ہے، رب راست باز کو پیار
کرتا ہے۔
9 رب پردیسیوں کی دیکھ بھال کرتا، یتیموں اور بیواؤں
کو قائم رکھتا ہے۔ لیکن وہ بے دینوں کی راہ کو ٹیڑھا بنا
کر کامیاب ہونے نہیں دیتا۔

10 رب ابد تک حکومت کرے گا۔ اے صیون، تیرا
خدا پشت در پشت بادشاہ رہے گا۔ رب کی حمد ہو۔

کائنات اور تاریخ میں رب کا بندوبست

147 رب کی حمد ہو! اپنے خدا کی مدح
سرائی کرنا کتنا بھلا ہے، اُس کی تمجید
کرنا کتنا پیارا اور خوب صورت ہے۔
2 رب یروشلم کو تعمیر کرتا اور اسرائیل کے منتشر
جلاوطنوں کو جمع کرتا ہے۔

3 وہ دل شکستوں کو شفا دے کر اُن کے زخموں پر مرہم پٹی لگاتا ہے۔

4 وہ ستاروں کی تعداد گن لیتا اور ہر ایک کا نام لے کر اُنہیں بُلاتا ہے۔

5 ہمارا رب عظیم ہے، اور اُس کی قدرت زبردست ہے۔ اُس کی حکمت کی کوئی انتہا نہیں۔

6 رب مصیبت زدوں کو اُٹھا کھڑا کرتا لیکن بدکاروں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

7 رب کی تمجید میں شکر کا گیت گاؤ، ہمارے خدا کی خوشی میں سرود بجاؤ۔

8 کیونکہ وہ آسمان پر بادل چھانے دیتا، زمین کو بارش مہیا کرتا اور پہاڑوں پر گھاس پھوٹنے دیتا ہے۔

9 وہ مویشی کو چارا اور کوّے کے بچوں کو وہ کچھ کھلاتا ہے جو وہ شور مچا کر مانگتے ہیں۔

10 نہ وہ گھوڑے کی طاقت سے لطف اندوز ہوتا، نہ آدمی کی مضبوط ٹانگوں سے خوش ہوتا ہے۔

11 رب اُن ہی سے خوش ہوتا ہے جو اُس کا خوف مانتے اور اُس کی شفقت کے انتظار میں رہتے ہیں۔

12 اے یروشلم، رب کی مدح سرائی کر! اے صیون، اپنے خدا کی حمد کر!

13 کیونکہ اُس نے تیرے دروازوں کے کُنڈے مضبوط کر کے تیرے درمیان بسنے والی اولاد کو برکت دی ہے۔

14 وہی تیرے علاقے میں امن اور سکون قائم رکھتا اور تجھے بہترین گندم سے سیر کرتا ہے۔

15 وہ اپنا فرمان زمین پر بھیجتا ہے تو اُس کا کلام تیزی سے پہنچتا ہے۔

16 وہ اُون جیسی برف مہیا کرتا اور پالا راکھ کی طرح چاروں طرف بکھیر دیتا ہے۔

17 وہ اپنے اولے کنکروں کی طرح زمین پر پھینک دیتا ہے۔ کون اُس کی شدید سردی برداشت کر سکتا ہے؟

18 وہ ایک بار پھر اپنا فرمان بھیجتا ہے تو برف پگھل جاتی ہے۔ وہ اپنی ہَوا چلنے دیتا ہے تو پانی ٹپکنے لگتا ہے۔

19 اُس نے یعقوب کو اپنا کلام سنایا، اسرائیل پر اپنے احکام اور آئین ظاہر کئے ہیں۔

20 ایسا سلوک اُس نے کسی اَور قوم سے نہیں کیا۔ دیگر اقوام تو تیرے احکام نہیں جانتیں۔ رب کی حمد ہو!

آسمان و زمین پر اللہ کی تمجید

148 رب کی حمد ہو! آسمان سے رب کی ستائش کرو، بلندیوں پر اُس کی تمجید کرو!

2 اے اُس کے تمام فرشتو، اُس کی حمد کرو! اے اُس کے تمام لشکرو، اُس کی تعریف کرو!

3 اے سورج اور چاند، اُس کی حمد کرو! اے تمام چمک دار ستارو، اُس کی ستائش کرو!

4 اے بلند ترین آسمانو اور آسمان کے اوپر کے پانی، اُس کی حمد کرو!

5 وہ رب کے نام کی ستائش کریں، کیونکہ اُس نے فرمایا تو وہ وجود میں آئے۔

6 اُس نے ناقابلِ منسوخ فرمان جاری کر کے اُنہیں
ہمیشہ کے لئے قائم کیا ہے۔

7 اے سمندر کے اژدہاؤ اور تمام گہرائیو، زمین سے
رب کی تمجید کرو!
8 اے آگ، اولو، برف، دُھند اور اُس کے حکم پر
چلنے والی آندھیو، اُس کی حمد کرو!
9 اے پہاڑو اور پہاڑیو، پھل دار درختو اور تمام دیودارو،
اُس کی تعریف کرو!
10 اے جنگلی جانورو، مویشیو، رینگنے والی مخلوقات اور
پرندو، اُس کی حمد کرو!
11 اے زمین کے بادشاہو اور تمام قومو، سردارو اور
زمین کے تمام حکمرانو، اُس کی تمجید کرو!
12 اے نوجوانو اور کنواریو، بزرگو اور بچو، اُس کی
حمد کرو!

13 سب رب کے نام کی ستائش کریں، کیونکہ صرف
اُسی کا نام عظیم ہے، اُس کی عظمت آسمان و زمین سے
اعلیٰ ہے۔
14 اُس نے اپنی قوم کو سرفراز کر کے[a] اپنے تمام
ایمان داروں کی شہرت بڑھائی ہے، یعنی اسرائیلیوں کی
شہرت، اُس قوم کی جو اُس کے قریب رہتی ہے۔ رب کی
حمد ہو!

صیون رب کی حمد کرے!

149 رب کی حمد ہو! رب کی تمجید میں نیا
گیت گاؤ، ایمان داروں کی جماعت
میں اُس کی تعریف کرو۔
2 اسرائیل اپنے خالق سے خوش ہو، صیون کے فرزند
اپنے بادشاہ کی خوشی منائیں۔
3 وہ ناچ کر اُس کے نام کی ستائش کریں، دف اور
سرود سے اُس کی مدح سرائی کریں۔

4 کیونکہ رب اپنی قوم سے خوش ہے۔ وہ مصیبت
زدوں کو اپنی نجات کی شان و شوکت سے آراستہ
کرتا ہے۔
5 ایمان دار اِس شان و شوکت کے باعث خوشی
منائیں، وہ اپنے بستروں پر شادمانی کے نعرے لگائیں۔
6 اُن کے منہ میں اللہ کی حمد و ثنا اور اُن کے ہاتھوں
میں دو دھاری تلوار ہو
7 تاکہ دیگر اقوام سے انتقام لیں اور اُمّتوں کو سزا
دیں۔
8 وہ اُن کے بادشاہوں کو زنجیروں میں اور اُن کے
شرفا کو بیڑیوں میں جکڑ لیں گے
9 تاکہ اُنہیں وہ سزا دیں جس کا فیصلہ قلم بند ہو چکا
ہے۔ یہ عزت اللہ کے تمام ایمان داروں کو حاصل ہے۔
رب کی حمد ہو!

رب کی حمد و ثنا

150 رب کی حمد ہو! اللہ کے مقدِس میں
اُس کی ستائش کرو۔ اُس کی قدرت
کے بنے ہوئے آسمانی گنبد میں اُس کی تمجید کرو۔
2 اُس کے عظیم کاموں کے باعث اُس کی حمد کرو۔
اُس کی زبردست عظمت کے باعث اُس کی ستائش کرو۔

[a] لفظی ترجمہ: اپنی قوم کا سینگ بلند کر کے۔

3 نرسنگا پھونک کر اُس کی حمد کرو، ستار اور سرود بجا
کر اُس کی تمجید کرو۔
4 دف اور لوک ناچ سے اُس کی حمد کرو۔ تاردار ساز
اور بانسری بجا کر اُس کی ستائش کرو۔
5 جھانجھوں کی جھنکارتی آواز سے اُس کی حمد کرو،
گونجتی جھانجھ سے اُس کی تعریف کرو۔
6 جس میں بھی سانس ہے وہ رب کی ستائش کرے۔
رب کی حمد ہو!

امثال

کتاب کا مقصد

1 ذیل میں اسرائیل کے بادشاہ سلیمان بن داؤد کی
امثال قلم بند ہیں۔
2 اِن سے تُو حکمت اور تربیت حاصل کرے گا،
بصیرت کے الفاظ سمجھنے کے قابل ہو جائے گا، 3 اور
دانائی دلانے والی تربیت، راستی، انصاف اور دیانت داری
اپنائے گا۔ 4 یہ امثال سادہ لوح کو ہوشیاری اور نوجوان
کو علم اور تمیز سکھاتی ہیں۔ 5 جو دانا ہے وہ سن کر اپنے
علم میں اضافہ کرے، جو سمجھ دار ہے وہ راہنمائی کرنے
کا فن سیکھ لے۔ 6 تب وہ امثال اور تمثیلیں، دانش
مندوں کی باتیں اور اُن کے معمے سمجھ لے گا۔
7 حکمت اِس سے شروع ہوتی ہے کہ ہم رب کا
خوف مانیں۔ صرف احمق حکمت اور تربیت کو حقیر
جانتے ہیں۔

غلط ساتھیوں سے خبردار

8 میرے بیٹے، اپنے باپ کی تربیت کے تابع رہ،
اور اپنی ماں کی ہدایت مسترد نہ کر۔ 9 کیونکہ یہ تیرے
سر پر دل کش سہرا اور تیرے گلے میں گلوبند ہیں۔
10 میرے بیٹے، جب خطاکار تجھے پُھسلانے کی کوشش
کریں تو اُن کے پیچھے نہ ہو لے۔ 11 اُن کی بات نہ مان
جب وہ کہیں، ”آ، ہمارے ساتھ چل! ہم تاک میں
بیٹھ کر کسی کو قتل کریں، بلاوجہ کسی بے قصور کی گھات
لگائیں۔ 12 ہم اُنہیں پاتال کی طرح زندہ نگل لیں،
اُنہیں موت کے گڑھے میں اُترنے والوں کی طرح ایک
دم ہڑپ کر لیں۔ 13 ہم ہر قسم کی قیمتی چیز حاصل کریں
گے، اپنے گھروں کو لُوٹ کے مال سے بھر لیں گے۔
14 آ، جرأت کر کے ہم میں شریک ہو جا، ہم لُوٹ کا
تمام مال برابر تقسیم کریں گے۔“
15 میرے بیٹے، اُن کے ساتھ مت جانا، اپنا پاؤں اُن
کی راہوں پر رکھنے سے روک لینا۔ 16 کیونکہ اُن کے پاؤں
غلط کام کے پیچھے دوڑتے، خون بہانے کے لئے بھاگتے
ہیں۔ 17 جب چڑی مار اپنا جال لگا کر اُس پر پرندوں
کو پھانسنے کے لئے روٹی کے ٹکڑے بکھیر دیتا ہے تو
پرندوں کی نظر میں یہ بے مقصد ہے۔ 18 یہ لوگ بھی
ایک دن پھنس جائیں گے۔ جب تاک میں بیٹھ جاتے
ہیں تو اپنے آپ کو تباہ کرتے ہیں، جب دوسروں کی
گھات لگاتے ہیں تو اپنی ہی جان کو نقصان پہنچاتے

ہیں۔ 19 یہی اُن سب کا انجام ہے جو ناروا نفع کے
پیچھے بھاگتے ہیں۔ ناجائز نفع اپنے مالک کی جان چھین
لیتا ہے۔

حکمت کی پکار

20 حکمت گلی میں زور سے آواز دیتی، چوکوں میں بلند
آواز سے پکارتی ہے۔ 21 جہاں سب سے زیادہ شور شرابہ
ہے وہاں وہ چلّا چلّا کر بولتی، شہر کے دروازوں پر ہی
اپنی تقریر کرتی ہے، 22 ”اے سادہ لوح لوگو، تم
کب تک اپنی سادہ لوحی سے محبت رکھو گے؟ مذاق
اُڑانے والے کب تک اپنے مذاق سے لطف اُٹھائیں
گے، احمق کب تک علم سے نفرت کریں گے؟ 23 آؤ،
میری سرزنش پر دھیان دو۔ تب مَیں اپنی روح کا چشمہ
تم پر پھوٹنے دوں گی، تمہیں اپنی باتیں سناؤں گی۔
24 لیکن جب مَیں نے آواز دی تو تم نے انکار
کیا، جب مَیں نے اپنا ہاتھ تمہاری طرف بڑھایا تو کسی
نے بھی توجہ نہ دی۔ 25 تم نے میرے کسی مشورے
کی پروا نہ کی، میری ملامت تمہارے نزدیک قابلِ قبول
نہیں تھی۔ 26 اِس لئے جب تم پر آفت آئے گی تو
مَیں قہقہہ لگاؤں گی، جب تم ہول ناک مصیبت میں
پھنس جاؤ گے تو تمہارا مذاق اُڑاؤں گی۔ 27 اُس وقت
تم پر دہشت ناک آندھی ٹوٹ پڑے گی، آفت طوفان
کی طرح تم پر آئے گی، اور تم مصیبت اور تکلیف کے
سیلاب میں ڈوب جاؤ گے۔ 28 تب وہ مجھے آواز دیں
گے، لیکن مَیں اُن کی نہیں سنوں گی، وہ مجھے ڈھونڈیں
گے پر پائیں گے نہیں۔

29 کیونکہ وہ علم سے نفرت کر کے رب کا خوف
ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ 30 میرا مشورہ اُنہیں
قبول نہیں تھا بلکہ وہ میری ہر سرزنش کو حقیر جانتے
تھے۔ 31 چنانچہ اب وہ اپنے چال چلن کا پھل کھائیں،
اپنے منصوبوں کی فصل کھا کھا کر سیر ہو جائیں۔

32 کیونکہ صحیح راہ سے دُور ہونے کا عمل سادہ لوح
کو مار ڈالتا ہے، اور احمقوں کی بےپروائی اُنہیں تباہ کرتی
ہے۔ 33 لیکن جو میری سنے وہ سکون سے بسے گا، ہول
ناک مصیبت اُسے پریشان نہیں کرے گی۔“

حکمت کی اہمیت

2 میرے بیٹے، میری بات قبول کر کے میرے
احکام اپنے دل میں محفوظ رکھ۔ 2 اپنا کان
حکمت پر دھر، اپنا دل سمجھ کی طرف مائل کر۔ 3 بصیرت
کے لئے آواز دے، چلّا کر سمجھ مانگ۔ 4 اُسے یوں
تلاش کر گویا چاندی ہو، اُس کا یوں کھوج لگا گویا پوشیدہ
خزانہ ہو۔ 5 اگر تُو ایسا کرے تو تجھے رب کے خوف
کی سمجھ آئے گی اور اللہ کا عرفان حاصل ہو گا۔ 6 کیونکہ
رب ہی حکمت عطا کرتا، اُسی کے منہ سے عرفان
اور سمجھ نکلتی ہے۔ 7 وہ سیدھی راہ پر چلنے والوں کو
کامیابی فراہم کرتا اور بےالزام زندگی گزارنے والوں کی
ڈھال بنا رہتا ہے۔ 8 کیونکہ وہ انصاف پسندوں کی راہوں
کی پہرا داری کرتا ہے۔ جہاں بھی اُس کے ایمان دار چلتے
ہیں وہاں وہ اُن کی حفاظت کرتا ہے۔
9 تب تجھے راستی، انصاف، دیانت داری اور ہر اچھی
راہ کی سمجھ آئے گی۔ 10 کیونکہ تیرے دل میں حکمت
داخل ہو جائے گی، اور علم و عرفان تیری جان کو پیارا ہو
جائے گا۔ 11 تمیز تیری حفاظت اور سمجھ تیری چوکیداری

کرے گی۔ 12 حکمت تجھے غلط راہ اور کج رَو باتیں کرنے
والے سے بچائے رکھے گی۔ 13 ایسے لوگ سیدھی راہ کو
چھوڑ دیتے ہیں تاکہ تاریک راستوں پر چلیں، 14 وہ بُری
حرکتیں کرنے سے خوش ہو جاتے ہیں، غلط کام کی کج
رَوی دیکھ کر جشن مناتے ہیں۔ 15 اُن کی راہیں ٹیڑھی
ہیں، اور وہ جہاں بھی چلیں آوارہ پھرتے ہیں۔

16 حکمت تجھے ناجائز عورت سے چھڑاتی ہے، اُس
اجنبی عورت سے جو چکنی چپڑی باتیں کرتی، 17 جو اپنے
جیون ساتھی کو ترک کر کے اپنے خدا کا عہد بھول
جاتی ہے۔ 18 کیونکہ اُس کے گھر میں داخل ہونے کا
انجام موت، اُس کی راہوں کی منزلِ مقصود پاتال ہے۔
19 جو بھی اُس کے پاس جائے وہ واپس نہیں آئے گا، وہ
زندگی بخش راہوں پر دوبارہ نہیں پہنچے گا۔

20 چنانچہ اچھے لوگوں کی راہ پر چل پھر، دھیان
دے کہ تیرے قدم راست بازوں کے راستے پر رہیں۔
21 کیونکہ سیدھی راہ پر چلنے والے ملک میں آباد ہوں گے،
آخرکار بےالزام ہی اُس میں باقی رہیں گے۔ 22 لیکن
بےدین ملک سے مٹ جائیں گے، اور بےوفاؤں کو
اُکھاڑ کر ملک سے خارج کر دیا جائے گا۔

اللہ کے خوف اور حکمت کی برکت

3 میرے بیٹے، میری ہدایت مت بھولنا۔ میرے
احکام تیرے دل میں محفوظ رہیں۔ 2 کیونکہ اِن
ہی سے تیری زندگی کے دنوں اور سالوں میں اضافہ ہو
گا اور تیری خوش حالی بڑھے گی۔ 3 شفقت اور وفا تیرا
دامن نہ چھوڑیں۔ اُنہیں اپنے گلے سے باندھنا، اپنے دل
کی تختی پر کندہ کرنا۔ 4 تب تجھے اللہ اور انسان کے
سامنے مہربانی اور قبولیت حاصل ہو گی۔

5 پورے دل سے رب پر بھروسا رکھ، اور اپنی عقل
پر تکیہ نہ کر۔ 6 جہاں بھی تُو چلے صرف اُسی کو جان
لے، پھر وہ خود تیری راہوں کو ہموار کرے گا۔ 7 اپنے
آپ کو دانش مند مت سمجھنا بلکہ رب کا خوف مان کر
بُرائی سے دُور رہ۔ 8 اِس سے تیرا بدن صحت پائے گا
اور تیری ہڈیاں تر و تازہ ہو جائیں گی۔ 9 اپنی ملکیت اور
اپنی تمام پیداوار کے پہلے پھل سے رب کا احترام کر،
10 پھر تیرے گودام اناج سے بھر جائیں گے اور تیرے
برتن مَے سے چھلک اُٹھیں گے۔

11 میرے بیٹے، رب کی تربیت کو رد نہ کر، جب وہ
تجھے ڈانٹے تو رنجیدہ نہ ہو۔ 12 کیونکہ جو رب کو پیارا ہے
اُس کی وہ تادیب کرتا ہے، جس طرح باپ اُس بیٹے کو
تنبیہ کرتا ہے جو اُسے پسند ہے۔

حقیقی دولت

13 مبارک ہے وہ جو حکمت پاتا ہے، جسے سمجھ حاصل
ہوتی ہے۔ 14 کیونکہ حکمت چاندی سے کہیں زیادہ
سود مند ہے، اور اُس سے سونے سے کہیں زیادہ قیمتی
چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ 15 حکمت موتیوں سے زیادہ
نفیس ہے، تیرے تمام خزانے اُس کا مقابلہ نہیں کر
سکتے۔ 16 اُس کے دہنے ہاتھ میں عمر کی درازی اور بائیں
ہاتھ میں دولت اور عزت ہے۔ 17 اُس کی راہیں خوش
گوار، اُس کے تمام راستے پُرامن ہیں۔ 18 جو اُس کا
دامن پکڑ لے اُس کے لئے وہ زندگی کا درخت ہے۔
مبارک ہے وہ جو اُس سے لپٹا رہے۔ 19 رب نے
حکمت کے وسیلے سے ہی زمین کی بنیاد رکھی، سمجھ کے
ذریعے ہی آسمان کو مضبوطی سے لگایا۔ 20 اُس کے
عرفان سے ہی گہرائیوں کا پانی پھوٹ نکلا اور آسمان

سے شبنم ٹپک کر زمین پر پڑتی ہے۔
21 میرے بیٹے، دانائی اور تمیز اپنے پاس محفوظ رکھ
اور اُنہیں اپنی نظر سے دُور نہ ہونے دے۔ 22 اُن
سے تیری جان تر و تازہ اور تیرا گلا آراستہ رہے گا۔
23 تب تُو چلتے وقت محفوظ رہے گا، اور تیرا پاؤں ٹھوکر
نہیں کھائے گا۔ 24 تُو پاؤں پھیلا کر سو سکے گا، کوئی
صدمہ تجھے نہیں پہنچے گا بلکہ تُو لیٹ کر گہری نیند سوئے
گا۔ 25 ناگہاں آفت سے مت ڈرنا، نہ اُس تباہی سے
جو بےدین پر غالب آتی ہے، 26 کیونکہ رب پر تیرا
اعتماد ہے، وہی تیرے پاؤں کو پھنس جانے سے محفوظ
رکھے گا۔

دوسروں کی مدد کرنے کی نصیحت

27 اگر کوئی ضرورت مند ہو اور تُو اُس کی مدد کر
سکے تو اُس کے ساتھ بھلائی کرنے سے انکار نہ کر۔
28 اگر تُو آج کچھ دے سکے تو اپنے پڑوسی سے مت کہنا،
”کل آنا تو مَیں آپ کو کچھ دے دوں گا۔“ 29 جو پڑوسی
بےفکر تیرے ساتھ رہتا ہے اُس کے خلاف بُرے
منصوبے مت باندھنا۔ 30 جس نے تجھے نقصان نہیں
پہنچایا عدالت میں اُس پر بےبنیاد الزام نہ لگانا۔
31 نہ ظالم سے حسد کر، نہ اُس کی کوئی راہ اختیار کر۔
32 کیونکہ بُری راہ پر چلنے والے سے رب گھن کھاتا ہے
جبکہ سیدھی راہ پر چلنے والوں کو وہ اپنے رازوں سے آگاہ
کرتا ہے۔ 33 بےدین کے گھر پر رب کی لعنت آتی جبکہ
راست باز کے گھر کو وہ برکت دیتا ہے۔ 34 مذاق اُڑانے
والوں کا وہ مذاق اُڑاتا، لیکن فروتنوں پر مہربانی کرتا ہے۔
35 دانش مند میراث میں عزت پائیں گے جبکہ احمق کے
نصیب میں شرمندگی ہو گی۔

باپ کی نصیحت

4 اے بیٹو، باپ کی نصیحت سنو، دھیان دو تاکہ تم
سیکھ کر سمجھ حاصل کر سکو۔ 2 مَیں تمہیں اچھی
تعلیم دیتا ہوں، اِس لئے میری ہدایت کو ترک نہ کرو۔
3 مَیں ابھی اپنے باپ کے گھر میں نازک لڑکا تھا، اپنی
ماں کا واحد بچہ، 4 تو میرے باپ نے مجھے تعلیم دے
کر کہا،

”پورے دل سے میرے الفاظ اپنا لے اور ہر وقت
میرے احکام پر عمل کر تو تُو جیتا رہے گا۔ 5 حکمت
حاصل کر، سمجھ اپنا لے! یہ چیزیں مت بھولنا، میرے
منہ کے الفاظ سے دُور نہ ہونا۔ 6 حکمت ترک نہ کر تو
وہ تجھے محفوظ رکھے گی۔ اُس سے محبت رکھ تو وہ تیری دیکھ
بھال کرے گی۔ 7 حکمت اِس سے شروع ہوتی ہے کہ
تُو حکمت اپنا لے۔ سمجھ حاصل کرنے کے لئے باقی
تمام ملکیت قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ 8 اُسے عزیز
رکھ تو وہ تجھے سرفراز کرے گی، اُسے گلے لگا تو وہ تجھے
عزت بخشے گی۔ 9 تب وہ تیرے سر کو خوب صورت
سہرے سے آراستہ کرے گی اور تجھے شاندار تاج سے
نوازے گی۔“

10 میرے بیٹے، میری سن! میری باتیں اپنا لے تو
تیری عمر دراز ہو گی۔ 11 مَیں تجھے حکمت کی راہ پر چلنے
کی ہدایت دیتا، تجھے سیدھی راہوں پر پھرنے دیتا ہوں۔
12 جب تُو چلے گا تو تیرے قدموں کو کسی بھی چیز
سے روکا نہیں جائے گا، اور دوڑتے وقت تُو ٹھوکر نہیں
کھائے گا۔ 13 تربیت کا دامن تھامے رہ! اُسے نہ چھوڑ
بلکہ محفوظ رکھ، کیونکہ وہ تیری زندگی ہے۔
14 بےدینوں کی راہ پر قدم نہ رکھ، شریروں کے
راستے پر مت جا۔ 15 اُس سے گریز کر، اُس پر سفر نہ کر

بلکہ اُس سے کترا کر آگے نکل جا۔ 16 کیونکہ جب تک
اُن سے بُرا کام سرزد نہ ہو جائے وہ سو ہی نہیں سکتے،
جب تک اُنہوں نے کسی کو ٹھوکر کھلا کر خاک میں ملا
نہ دیا ہو وہ نیند سے محروم رہتے ہیں۔ 17 وہ بے دینی کی
روٹی کھاتے اور ظلم کی مَے پیتے ہیں۔ 18 لیکن راست
باز کی راہ طلوعِ صبح کی پہلی روشنی کی مانند ہے جو دن
کے عروج تک بڑھتی رہتی ہے۔ 19 اِس کے مقابلے میں
بے دین کا راستہ گہری تاریکی کی مانند ہے، اُنہیں پتا ہی
نہیں چلتا کہ کس چیز سے ٹھوکر کھا کر گر گئے ہیں۔

20 میرے بیٹے، میری باتوں پر دھیان دے، میرے
الفاظ پر کان دھر۔ 21 اُنہیں اپنی نظر سے اوجھل نہ ہونے
دے بلکہ اپنے دل میں محفوظ رکھ۔ 22 کیونکہ جو یہ باتیں
اپنائیں وہ زندگی اور پورے جسم کے لئے شفا پاتے ہیں۔
23 تمام چیزوں سے پہلے اپنے دل کی حفاظت کر، کیونکہ
یہی زندگی کا سرچشمہ ہے۔ 24 اپنے منہ سے جھوٹ
اور اپنے ہونٹوں سے کج گوئی دُور کر۔ 25 دھیان دے
کہ تیری آنکھیں سیدھا آگے کی طرف دیکھیں، کہ تیری
نظر اُس راستے پر لگی رہے جو سیدھا ہے۔ 26 اپنے پاؤں
کا راستہ چلنے کے قابل بنا دے، دھیان دے کہ تیری
راہیں مضبوط ہیں۔ 27 نہ دائیں، نہ بائیں طرف مُڑ بلکہ
اپنے پاؤں کو غلط قدم اُٹھانے سے باز رکھ۔

زناکاری سے خبردار

5 میرے بیٹے، میری حکمت پر دھیان دے،
میری سمجھ کی باتوں پر کان دھر۔ 2 پھر تُو
تمیز کا دامن تھامے رہے گا، اور تیرے ہونٹ علم و
عرفان محفوظ رکھیں گے۔ 3 کیونکہ زناکار عورت کے
ہونٹوں سے شہد ٹپکتا ہے، اُس کی باتیں تیل کی طرح
چکنی چپڑی ہوتی ہیں۔ 4 لیکن انجام میں وہ زہر جیسی
کڑوی اور دو دھاری تلوار جیسی تیز ثابت ہوتی ہے۔
5 اُس کے پاؤں موت کی طرف اُترتے، اُس کے قدم
پاتال کی جانب بڑھتے جاتے ہیں۔ 6 اُس کے راستے کبھی
اِدھر کبھی اُدھر پھرتے ہیں تاکہ تُو زندگی کی راہ پر توجہ نہ
دے اور اُس کی آوارگی کو جان نہ لے۔

7 چنانچہ میرے بیٹو، میری سنو اور میرے منہ کی
باتوں سے دُور نہ ہو جاؤ۔ 8 اپنے راستے اُس سے دُور
رکھ، اُس کے گھر کے دروازے کے قریب بھی نہ جا۔
9 ایسا نہ ہو کہ تُو اپنی طاقت کسی اَور کے لئے صَرف
کرے اور اپنے سال ظالم کے لئے ضائع کرے۔ 10 ایسا
نہ ہو کہ پردیسی تیری ملکیت سے سیر ہو جائیں، کہ جو
کچھ تُو نے محنت مشقت سے حاصل کیا وہ کسی اَور کے
گھر میں آئے۔ 11 تب آخرکار تیرا بدن اور گوشت گھل
جائیں گے، اور تُو آہیں بھر بھر کر 12 کہے گا، ”ہائے،
مَیں نے کیوں تربیت سے نفرت کی، میرے دل نے
کیوں سرزنش کو حقیر جانا؟ 13 ہدایت کرنے والوں کی
مَیں نے نہ سنی، اپنے اُستادوں کی باتوں پر کان نہ دھرا۔
14 جماعت کے درمیان ہی رہتے ہوئے مجھ پر ایسی آفت
آئی کہ مَیں تباہی کے دہانے تک پہنچ گیا ہوں۔“

15 اپنے ہی حوض کا پانی اور اپنے ہی کنوئیں سے
پھوٹنے والا پانی پی لے۔ 16 کیا مناسب ہے کہ تیرے
چشمے گلیوں میں اور تیری ندیاں چوکوں میں بہہ نکلیں؟
17 جو پانی تیرا اپنا ہے وہ تجھ تک محدود رہے، اجنبی اُس
میں شریک نہ ہو جائے۔ 18 تیرا چشمہ مبارک ہو۔ ہاں،
اپنی بیوی سے خوش رہ۔ 19 وہی تیری من موہن ہرنی اور

دل رُبا غزال[a] ہے۔ اُسی کا پیار تجھے تر و تازہ کرے، اُسی
کی محبت تجھے ہمیشہ مست رکھے۔
20 میرے بیٹے، تُو اجنبی عورت سے کیوں مست
ہو جائے، کسی دوسرے کی بیوی سے کیوں لپٹ جائے؟
21 خیال رکھ، انسان کی راہیں رب کو صاف دکھائی
دیتی ہیں، جہاں بھی وہ چلے اُس پر وہ توجہ دیتا ہے۔
22 بے دین کی اپنی ہی حرکتیں اُسے پھنسا دیتی ہیں، وہ
اپنے ہی گناہ کے رسّوں میں جکڑا رہتا ہے۔ 23 وہ تربیت
کی کمی کے سبب سے ہلاک ہو جائے گا، اپنی بڑی حماقت
کے باعث ڈگمگاتے ہوئے اپنے انجام کو پہنچے گا۔

ضمانت دینے، کاہلی اور جھوٹ سے خبردار

6 میرے بیٹے، کیا تُو اپنے پڑوسی کا ضامن بنا ہے؟
کیا تُو نے ہاتھ ملا کر وعدہ کیا ہے کہ مَیں کسی
دوسرے کا ذمہ دار ٹھہروں گا؟ 2 کیا تُو اپنے وعدے
سے بندھا ہوا، اپنے منہ کے الفاظ سے پھنسا ہوا ہے؟
3 ایسا کرنے سے تُو اپنے پڑوسی کے ہاتھ میں آ گیا
ہے، اِس لئے اپنی جان کو چھڑانے کے لئے اُس کے
سامنے اوندھے منہ ہو کر اُسے اپنی منت سماجت سے
تنگ کر۔ 4 اپنی آنکھوں کو سونے نہ دے، اپنے پپوٹوں
کو اونگھنے نہ دے جب تک تُو اِس ذمہ داری سے فارغ
نہ ہو جائے۔ 5 جس طرح غزال شکاری کے ہاتھ سے
اور پرندہ چڑی مار کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اُسی طرح
سرتوڑ کوشش کر تاکہ تیری جان چھوٹ جائے۔
6 اے کاہل، چیونٹی کے پاس جا کر اُس کی راہوں
پر غور کر! اُس کے نمونے سے حکمت سیکھ لے۔
7 اُس پر نہ سردار، نہ افسر یا حکمران مقرر ہے، 8 تو بھی
وہ گرمیوں میں سردیوں کے لئے کھانے کا ذخیرہ کر
رکھتی، فصل کے دنوں میں خوب خوراک اکٹھی کرتی ہے۔
9 اے کاہل، تُو مزید کب تک سویا رہے گا، کب جاگ
اُٹھے گا؟ 10 تُو کہتا ہے، ”مجھے تھوڑی دیر سونے دے،
تھوڑی دیر اونگھنے دے، تھوڑی دیر ہاتھ پر ہاتھ دھرے
بیٹھنے دے تاکہ آرام کر سکوں۔“ 11 لیکن خبردار، جلد
ہی غربت راہزن کی طرح تجھ پر آئے گی، مفلسی ہتھیار
سے لیس ڈاکو کی طرح تجھ پر ٹوٹ پڑے گی۔
12 بدمعاش اور کمینہ کس طرح پہچانا جاتا ہے؟ وہ
منہ میں جھوٹ لئے پھرتا ہے، 13 اپنی آنکھوں، پاؤں
اور اُنگلیوں سے اشارہ کر کے تجھے فریب کے جال میں
پھنسانے کی کوشش کرتا ہے۔ 14 اُس کے دل میں کجی
ہے، اور وہ ہر وقت بُرے منصوبے باندھنے میں لگا رہتا
ہے۔ جہاں بھی جائے وہاں جھگڑے چھڑ جاتے ہیں۔
15 لیکن ایسے شخص پر اچانک ہی آفت آئے گی۔ ایک
ہی لمحے میں وہ پاش پاش ہو جائے گا۔ تب اُس کا علاج
ناممکن ہو گا۔
16 رب چھ چیزوں سے نفرت بلکہ سات چیزوں سے
گھن کھاتا ہے،
17 وہ آنکھیں جو غرور سے دیکھتی ہیں، وہ زبان جو
جھوٹ بولتی ہے، وہ ہاتھ جو بے گناہوں کو قتل کرتے
ہیں، 18 وہ دل جو بُرے منصوبے باندھتا ہے، وہ پاؤں جو
دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے بھاگتے ہیں، 19 وہ
گواہ جو عدالت میں جھوٹ بولتا اور وہ جو بھائیوں میں
جھگڑا پیدا کرتا ہے۔

[a] لفظی ترجمہ: پہاڑی بکری۔

زنا کرنے سے خبردار

[20] میرے بیٹے، اپنے باپ کے حکم سے لپٹا رہ، اور
اپنی ماں کی ہدایت نظرانداز نہ کر۔ [21] اُنہیں یوں اپنے
دل کے ساتھ باندھے رکھ کہ کبھی دُور نہ ہو جائیں۔
اُنہیں ہار کی طرح اپنے گلے میں ڈال لے۔ [22] چلتے
وقت وہ تیری راہنمائی کریں، آرام کرتے وقت تیری
پہرا داری کریں، جاگتے وقت تجھ سے ہم کلام ہوں۔
[23] کیونکہ باپ کا حکم چراغ اور ماں کی ہدایت روشنی ہے،
تربیت کی ڈانٹ ڈپٹ زندگی بخش راہ ہے۔ [24] یوں تُو
بدکار عورت اور دوسرے کی زناکار بیوی کی چِکنی چپڑی
باتوں سے محفوظ رہے گا۔ [25] دل میں اُس کے حُسن کا
لالچ نہ کر، ایسا نہ ہو کہ وہ پلک مار مار کر تجھے پکڑ لے۔
[26] کیونکہ گو کسبی آدمی کو اُس کے پیسے سے محروم کرتی
ہے، لیکن دوسرے کی زناکار بیوی اُس کی قیمتی جان کا
شکار کرتی ہے۔

[27] کیا انسان اپنی جھولی میں بھڑکتی آگ یوں اُٹھا کر
پھر سکتا ہے کہ اُس کے کپڑے نہ جلیں؟ [28] یا کیا کوئی
دہکتے کوئلوں پر یوں پھر سکتا ہے کہ اُس کے پاؤں جھُلس
نہ جائیں؟ [29] اِسی طرح جو کسی دوسرے کی بیوی سے
ہم بستر ہو جائے اُس کا انجام بُرا ہے، جو بھی دوسرے
کی بیوی کو چھیڑے اُسے سزا ملے گی۔ [30] جو بھوک کے
مارے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے چوری کرے اُسے لوگ
حد سے زیادہ حقیر نہیں جانتے، [31] حالانکہ اُسے چوری
کئے ہوئے مال کو سات گُنا واپس کرنا ہے اور اُس کے
گھر کی دولت جاتی رہے گی۔ [32] لیکن جو کسی دوسرے
کی بیوی کے ساتھ زنا کرے وہ بےعقل ہے۔ جو اپنی
جان کو تباہ کرنا چاہے وہی ایسا کرتا ہے۔ [33] اُس کی پٹائی
اور بےعزتی کی جائے گی، اور اُس کی شرمندگی کبھی نہیں
مٹے گی۔ [34] کیونکہ شوہر غیرت کھا کر اور طیش میں آ
کر بےرحمی سے بدلہ لے گا۔ [35] نہ وہ کوئی معاوضہ قبول
کرے گا، نہ رشوت لے گا، خواہ کتنی زیادہ کیوں نہ ہو۔

بےوفا بیوی

7 میرے بیٹے، میرے الفاظ کی پیروی کر، میرے
احکام اپنے اندر محفوظ رکھ۔ [2] میرے احکام کے
تابع رہ تو جیتا رہے گا۔ اپنی آنکھ کی پُتلی کی طرح میری
ہدایت کی حفاظت کر۔ [3] اُنہیں اپنی اُنگلی کے ساتھ
باندھ، اپنے دل کی تختی پر کندہ کر۔ [4] حکمت سے
کہہ، ”تُو میری بہن ہے،“ اور سمجھ سے، ”تُو میری قریبی
رشتے دار ہے۔“ [5] یہی تجھے زناکار عورت سے محفوظ
رکھیں گی، دوسرے کی اُس بیوی سے جو اپنی چِکنی چپڑی
باتوں سے تجھے پُھسلانے کی کوشش کرتی ہے۔

[6] ایک دن مَیں نے اپنے گھر کی کھڑکی[a] میں سے
باہر جھانکا [7] تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں کچھ سادہ لوح
نوجوان کھڑے ہیں۔ اُن میں سے ایک بےعقل جوان
نظر آیا۔ [8] وہ گلی میں سے گزر کر زناکار عورت کے کونے
کی طرف ٹہلنے لگا۔ چلتے چلتے وہ اُس راستے پر آ گیا جو
عورت کے گھر تک لے جاتا ہے۔ [9] شام کا دُھندلکا تھا،
دن ڈھلنے اور رات کا اندھیرا چھانے لگا تھا۔ [10] تب ایک
عورت کسبی کا لباس پہنے ہوئے چالاکی سے اُس سے ملنے
آئی۔ [11] یہ عورت اِتنی بےلگام اور خودسر ہے کہ اُس
کے پاؤں اُس کے گھر میں نہیں ٹکتے۔ [12] کبھی وہ گلی
میں، کبھی چوکوں میں ہوتی ہے، ہر کونے پر وہ تاک میں
بیٹھی رہتی ہے۔

---

[a] لفظی ترجمہ: گھر کی کھڑکی کے جنگلے۔

13 اب اُس نے نوجوان کو پکڑ کر اُسے بوسہ دیا۔
بے حیا نظر اُس پر ڈال کر اُس نے کہا، 14 ”مجھے سلامتی
کی قربانیاں پیش کرنی تھیں، اور آج ہی مَیں نے اپنی
منتیں پوری کیں۔ 15 اِس لئے مَیں نکل کر تجھ سے
ملنے آئی، مَیں نے تیرا پتا کیا اور اب تُو مجھے مل گیا ہے۔
16 مَیں نے اپنے بستر پر مصر کے رنگین کمبل بچھائے،
17 اُس پر مُر، عود اور دارچینی کی خوشبو چھڑکی ہے۔
18 آؤ، ہم صبح تک محبت کا پیالہ تہہ تک پی لیں، ہم
عشق بازی سے لطف اندوز ہوں! 19 کیونکہ میرا خاوند
گھر میں نہیں ہے، وہ لمبے سفر کے لئے روانہ ہوا ہے۔
20 وہ بٹوے میں پیسے ڈال کر چلا گیا ہے اور پورے چاند
تک واپس نہیں آئے گا۔“
21 ایسی باتیں کرتے کرتے عورت نے نوجوان کو
ترغیب دے کر اپنی چکنی چپڑی باتوں سے ورغلایا۔
22 نوجوان سیدھا اُس کے پیچھے یوں ہو لیا جس طرح
بَیل ذبح ہونے کے لئے جاتا یا ہرن اُچھل کر پھندے
میں پھنس جاتا ہے۔ 23 کیونکہ ایک وقت آئے گا کہ
تیر اُس کا دل چیر ڈالے گا۔ لیکن فی الحال اُس کی حالت
اُس چڑیا کی مانند ہے جو اُڑ کر جال میں آ جاتی اور خیال
تک نہیں کرتی کہ میری جان خطرے میں ہے۔
24 چنانچہ میرے بیٹو، میری سنو، میرے منہ کی باتوں
پر دھیان دو! 25 تیرا دل بھٹک کر اُس طرف رُخ نہ
کرے جہاں زناکار عورت پھرتی ہے، ایسا نہ ہو کہ تُو
آوارہ ہو کر اُس کی راہوں میں اُلجھ جائے۔ 26 کیونکہ اُن
کی تعداد بڑی ہے جنہیں اُس نے گرا کر موت کے
گھاٹ اُتارا ہے، اُس نے متعدد لوگوں کو مار ڈالا ہے۔
27 اُس کا گھر پاتال کا راستہ ہے جو لوگوں کو موت کی
کوٹھڑیوں تک پہنچاتا ہے۔

حکمت کی دعوت اور وعدہ

8 سنو! کیا حکمت آواز نہیں دیتی؟ ہاں، سمجھ
اونچی آواز سے اعلان کرتی ہے۔ 2 وہ بلندیوں
پر کھڑی ہے، اُس جگہ جہاں تمام راستے ایک دوسرے
سے ملتے ہیں۔ 3 شہر کے دروازوں پر جہاں لوگ نکلتے
اور داخل ہوتے ہیں وہاں حکمت زور دار آواز سے
پکارتی ہے،

4 ”اے مردو، مَیں تم ہی کو پکارتی ہوں، تمام انسانوں
کو آواز دیتی ہوں۔
5 اے سادہ لوحو، ہوشیاری سیکھ لو! اے احمقو، سمجھ
اپنا لو!
6 سنو، کیونکہ مَیں شرافت کی باتیں کرتی ہوں، اور
میرے ہونٹ سچائی پیش کرتے ہیں۔
7 میرا منہ سچ بولتا ہے، کیونکہ میرے ہونٹ بے دینی
سے گھن کھاتے ہیں۔
8 جو بھی بات میرے منہ سے نکلے وہ راست ہے،
ایک بھی پیچ دار یا ٹیڑھی نہیں ہے۔
9 سمجھ دار جانتا ہے کہ میری باتیں سب درست ہیں،
علم رکھنے والے کو معلوم ہے کہ وہ صحیح ہیں۔
10 چاندی کی جگہ میری تربیت اور خالص سونے کے
بجائے علم و عرفان اپنا لو۔
11 کیونکہ حکمت موتیوں سے کہیں بہتر ہے، کوئی بھی
خزانہ اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

12 مَیں جو حکمت ہوں ہوشیاری کے ساتھ بستی
ہوں، اور مَیں تمیز کا علم رکھتی ہوں۔
13 جو رب کا خوف مانتا ہے وہ بُرائی سے نفرت کرتا

ہے۔ مجھے غرور، تکبر، غلط چال چلن اور ٹیڑھی باتوں
سے نفرت ہے۔
14 میرے پاس اچھا مشورہ اور کامیابی ہے۔ میرا دوسرا
نام سمجھ ہے، اور مجھے قوت حاصل ہے۔
15 میرے وسیلے سے بادشاہ سلطنت اور حکمران
راست فیصلے کرتے ہیں۔
16 میرے ذریعے رئیس اور شرفا بلکہ تمام عادل
منصف حکومت کرتے ہیں۔
17 جو مجھے پیار کرتے ہیں اُنہیں مَیں پیار کرتی ہوں،
اور جو مجھے ڈھونڈتے ہیں وہ مجھے پا لیتے ہیں۔
18 میرے پاس عزت و دولت، شاندار مال اور راستی
ہے۔
19 میرا پھل سونے بلکہ خالص سونے سے کہیں بہتر
ہے، میری پیداوار خالص چاندی پر سبقت رکھتی ہے۔
20 مَیں راستی کی راہ پر ہی چلتی ہوں، وہیں جہاں
انصاف ہے۔
21 جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں اُنہیں مَیں میراث
میں دولت مہیا کرتی ہوں۔ اُن کے گودام بھرے
رہتے ہیں۔

حکمت کا تخلیق میں حصہ

22 جب رب تخلیق کا سلسلہ عمل میں لایا تو پہلے اُس
نے مجھے ہی بنایا۔ قدیم زمانے میں مَیں اُس کے دیگر
کاموں سے پہلے ہی وجود میں آئی۔
23 مجھے ازل سے مقرر کیا گیا، ابتدا ہی سے جب دنیا
ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔
24 نہ سمندر کی گہرائیاں، نہ کثرت سے پھوٹنے والے
چشمے تھے جب مَیں نے جنم لیا۔
25 نہ پہاڑ اپنی اپنی جگہ پر قائم ہوئے تھے، نہ
پہاڑیاں تھیں جب مَیں پیدا ہوئی۔
26 اُس وقت اللہ نے نہ زمین، نہ اُس کے میدان،
اور نہ دنیا کے پہلے ڈھیلے بنائے تھے۔
27 جب اُس نے آسمان کو اُس کی جگہ پر لگایا اور
سمندر کی گہرائیوں پر زمین کا علاقہ مقرر کیا تو مَیں
ساتھ تھی۔
28 جب اُس نے آسمان پر بادلوں اور گہرائیوں میں
سرچشموں کا انتظام مضبوط کیا تو مَیں ساتھ تھی۔
29 جب اُس نے سمندر کی حدیں مقرر کیں اور حکم
دیا کہ پانی اُن سے تجاوز نہ کرے، جب اُس نے زمین
کی بنیادیں اپنی اپنی جگہ پر رکھیں
30 تو مَیں ماہر کاری گر کی حیثیت سے اُس کے
ساتھ تھی۔ روز بہ روز مَیں لطف کا باعث تھی، ہر وقت
اُس کے حضور رنگ رلیاں مناتی رہی۔
31 مَیں اُس کی زمین کی سطح پر رنگ رلیاں مناتی اور
انسان سے لطف اندوز ہوتی رہی۔

32 چنانچہ میرے بیٹو، میری سنو، کیونکہ مبارک ہیں وہ
جو میری راہوں پر چلتے ہیں۔
33 میری تربیت مان کر دانش مند بن جاؤ، اُسے
نظرانداز مت کرنا۔
34 مبارک ہے وہ جو میری سنے، جو روز بہ روز میرے
دروازے پر چوکس کھڑا رہے، روزانہ میری چوکھٹ پر
حاضر رہے۔
35 کیونکہ جو مجھے پائے وہ زندگی اور رب کی منظوری
پاتا ہے۔
36 لیکن جو مجھے پانے سے قاصر رہے وہ اپنی جان

پر ظلم کرتا ہے، جو بھی مجھ سے نفرت کرے اُسے موت پیاری ہے۔“

حکمت کی ضیافت

9 حکمت نے اپنا گھر تعمیر کر کے اپنے لئے سات ستون تراش لئے ہیں۔
2 اپنے جانوروں کو ذبح کرنے اور اپنی مَے تیار کرنے
کے بعد اُس نے اپنی میز بچھائی ہے۔ 3 اب اُس نے
اپنی نوکرانیوں کو بھیجا ہے، اور خود بھی لوگوں کو شہر کی
بلندیوں سے ضیافت کرنے کی دعوت دیتی ہے،
4 ”جو سادہ لوح ہے، وہ میرے پاس آئے۔“ ناسمجھ
لوگوں سے وہ کہتی ہے، 5 ”آؤ، میری روٹی کھاؤ، وہ مَے
پیو جو مَیں نے تیار کر رکھی ہے۔ 6 اپنی سادہ لوح راہوں
سے باز آؤ تو جیتے رہو گے، سمجھ کی راہ پر چل پڑو۔“

7 جو لعن طعن کرنے والے کو تعلیم دے اُس کی اپنی
رُسوائی ہو جائے گی، اور جو بے دین کو ڈانٹے اُسے نقصان
پہنچے گا۔ 8 لعن طعن کرنے والے کی ملامت نہ کر ورنہ
وہ تجھ سے نفرت کرے گا۔ دانش مند کی ملامت کر تو
وہ تجھ سے محبت کرے گا۔ 9 دانش مند کو ہدایت دے
تو اُس کی حکمت مزید بڑھے گی، راست باز کو تعلیم دے
تو وہ اپنے علم میں اضافہ کرے گا۔
10 رب کا خوف ماننے سے ہی حکمت شروع ہوتی
ہے، قدوس خدا کو جاننے سے ہی سمجھ حاصل ہوتی ہے۔
11 مجھ سے ہی تیری عمر کے دنوں اور سالوں میں اضافہ
ہو گا۔ 12 اگر تُو دانش مند ہو تو خود اِس سے فائدہ
اُٹھائے گا، اگر لعن طعن کرنے والا ہو تو تجھے ہی اِس
کا نقصان جھیلنا پڑے گا۔

حماقت بی بی کی ضیافت

13 حماقت بی بی بےلگام اور ناسمجھ ہے، وہ کچھ نہیں
جانتی۔ 14 اُس کا گھر شہر کی بلندی پر واقع ہے۔ دروازے
کے پاس کرسی پر بیٹھی 15 وہ گزرنے والوں کو جو سیدھی
راہ پر چلتے ہیں اونچی آواز سے دعوت دیتی ہے، 16 ”جو
سادہ لوح ہے وہ میرے پاس آئے۔“
جو ناسمجھ ہیں اُن سے وہ کہتی ہے، 17 ”چوری کا پانی
میٹھا اور پوشیدگی میں کھائی گئی روٹی لذیذ ہوتی ہے۔“
18 لیکن اُنہیں معلوم نہیں کہ حماقت بی بی کے
گھر میں صرف مُردوں کی روحیں بستی ہیں، کہ اُس کے
مہمان پاتال کی گہرائیوں میں رہتے ہیں۔

سلیمان کی حکمت بھری ہدایات

10 ذیل میں سلیمان کی امثال قلم بند ہیں۔

زندگی بخش باتیں

دانش مند بیٹا اپنے باپ کو خوشی دلاتا جبکہ احمق بیٹا
اپنی ماں کو دُکھ پہنچاتا ہے۔
2 خزانوں کا کوئی فائدہ نہیں اگر وہ بےدین طریقوں
سے جمع ہو گئے ہوں، لیکن راست بازی موت سے
بچائے رکھتی ہے۔
3 رب راست باز کو بھوکے مرنے نہیں دیتا، لیکن
بےدینوں کا لالچ روک دیتا ہے۔
4 ڈھیلے ہاتھ غربت اور محنتی ہاتھ دولت کی طرف
لے جاتے ہیں۔
5 جو گرمیوں میں فصل جمع کرتا ہے وہ دانش مند
بیٹا ہے جبکہ جو فصل کی کٹائی کے وقت سویا رہتا ہے وہ
والدین کے لئے شرم کا باعث ہے۔

6 راست باز کا سر برکت کے تاج سے آراستہ رہتا ہے
جبکہ بےدینوں کے منہ پر ظلم کا پردہ پڑا رہتا ہے۔
7 لوگ راست باز کو یاد کر کے اُسے مبارک کہتے
ہیں، لیکن بےدین کا نام سڑ کر مٹ جائے گا۔
8 جو دل سے دانش مند ہے وہ احکام قبول کرتا ہے،
لیکن بکواسی تباہ ہو جائے گا۔
9 جس کا چال چلن بےالزام ہے وہ سکون سے زندگی
گزارتا ہے، لیکن جو ٹیڑھا راستہ اختیار کرے اُسے پکڑا
جائے گا۔
10 آنکھ مارنے والا دُکھ پہنچاتا ہے، اور بکواسی تباہ ہو
جائے گا۔
11 راست باز کا منہ زندگی کا سرچشمہ ہے، لیکن بے
دین کے منہ پر ظلم کا پردہ پڑا رہتا ہے۔
12 نفرت جھگڑے چھیڑتی رہتی جبکہ محبت تمام خطاؤں
پر پردہ ڈال دیتی ہے۔
13 سمجھ دار کے ہونٹوں پر حکمت پائی جاتی ہے، لیکن
ناسمجھ صرف ڈنڈے کا پیغام سمجھتا ہے۔
14 دانش مند اپنا علم محفوظ رکھتے ہیں، لیکن احمق کا منہ
جلد ہی تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔
15 امیر کی دولت قلعہ بند شہر ہے جس میں وہ محفوظ
ہے جبکہ غریب کی غربت اُس کی تباہی کا باعث ہے۔
16 جو کچھ راست باز کما لیتا ہے وہ زندگی کا باعث
ہے، لیکن بےدین اپنی روزی گناہ کرنے کے لئے
استعمال کرتا ہے۔
17 جو تربیت قبول کرے وہ دوسروں کو زندگی کی
راہ پر لاتا ہے، جو نصیحت نظرانداز کرے وہ دوسروں
کو صحیح راہ سے دُور لے جاتا ہے۔
18 جو اپنی نفرت چھپائے رکھے وہ جھوٹ بولتا ہے،
جو دوسروں کے بارے میں غلط خبریں پھیلائے وہ
احمق ہے۔
19 جہاں بہت باتیں کی جاتی ہیں وہاں گناہ بھی آ
موجود ہوتا ہے، جو اپنی زبان کو قابو میں رکھے وہ دانش
مند ہے۔
20 راست باز کی زبان عمدہ چاندی ہے جبکہ بےدین
کے دل کی کوئی قدر نہیں۔
21 راست باز کی زبان بہتوں کی پرورش کرتی ہے،[a]
لیکن احمق اپنی بےعقلی کے باعث ہلاک ہو جاتے ہیں۔
22 رب کی برکت دولت کا باعث ہے، ہماری اپنی
محنت مشقت اِس میں اضافہ نہیں کرتی۔
23 احمق غلط کام سے اپنا دل بہلاتا، لیکن سمجھ دار
حکمت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔
24 جس چیز سے بےدین دہشت کھاتا ہے وہی اُس
پر آئے گی، لیکن راست باز کی آرزو پوری ہو جائے گی۔
25 جب طوفان آتے ہیں تو بےدین کا نام و نشان
مٹ جاتا جبکہ راست باز ہمیشہ تک قائم رہتا ہے۔
26 جس طرح دانت سرکے سے اور آنکھیں دھوئیں
سے تنگ آ جاتی ہیں اُسی طرح وہ تنگ آ جاتا ہے جو
سُست آدمی سے کام کرواتا ہے۔
27 جو رب کا خوف مانے اُس کی زندگی کے دنوں میں
اضافہ ہوتا ہے جبکہ بےدین کی زندگی وقت سے پہلے
ہی ختم ہو جاتی ہے۔
28 راست باز آخرکار خوشی منائیں گے، کیونکہ اُن
کی اُمید بر آئے گی۔ لیکن بےدینوں کی اُمید جاتی
رہے گی۔

[a] لفظی ترجمہ: راست باز کے ہونٹ بہتوں کو چَراتے ہیں۔

29 رب کی راہ بے الزام شخص کے لئے پناہ گاہ، لیکن
بدکار کے لئے تباہی کا باعث ہے۔
30 راست باز کبھی ڈانواں ڈول نہیں ہو گا، لیکن
بے دین ملک میں آباد نہیں رہیں گے۔
31 راست باز کا منہ حکمت کا پھل لاتا رہتا ہے، لیکن
کج گو زبان کو کاٹ ڈالا جائے گا۔
32 راست باز کے ہونٹ جانتے ہیں کہ اللہ کو کیا
پسند ہے، لیکن بے دین کا منہ ٹیڑھی باتیں ہی جانتا ہے۔

11

رب غلط ترازو سے گھن کھاتا ہے، وہ صحیح
ترازو ہی سے خوش ہوتا ہے۔
2 جہاں تکبر ہے وہاں بدنامی بھی قریب ہی رہتی ہے،
لیکن جو حلیم ہے اُس کے دامن میں حکمت رہتی ہے۔
3 سیدھی راہ پر چلنے والوں کی دیانت داری اُن کی
راہنمائی کرتی جبکہ بے وفاؤں کی نمک حرامی اُنہیں تباہ
کرتی ہے۔
4 غضب کے دن دولت کا کوئی فائدہ نہیں جبکہ
راست بازی لوگوں کی جان کو چھڑاتی ہے۔
5 بے الزام کی راست بازی اُس کا راستہ ہموار بنا دیتی
ہے جبکہ بے دین کی بُری حرکتیں اُسے گرا دیتی ہیں۔
6 سیدھی راہ پر چلنے والوں کی راست بازی اُنہیں چھڑا
دیتی جبکہ بے وفاؤں کا لالچ اُنہیں پھنسا دیتا ہے۔
7 دم توڑتے وقت بے دین کی ساری اُمید جاتی رہتی
ہے، جس دولت کی توقع اُس نے کی وہ جاتی رہتی ہے۔
8 راست باز کی جان مصیبت سے چھوٹ جاتی ہے،
اور اُس کی جگہ بے دین پھنس جاتا ہے۔
9 کافر اپنے منہ سے اپنے پڑوسی کو تباہ کرتا ہے، لیکن
راست بازوں کا علم اُنہیں چھڑاتا ہے۔
10 جب راست باز کامیاب ہوں تو پورا شہر جشن
مناتا ہے، جب بے دین ہلاک ہوں تو خوشی کے نعرے
بلند ہو جاتے ہیں۔
11 سیدھی راہ پر چلنے والوں کی برکت سے شہر ترقی کرتا
ہے، لیکن بے دین کے منہ سے وہ مسمار ہو جاتا ہے۔
12 ناسمجھ آدمی اپنے پڑوسی کو حقیر جانتا ہے جبکہ سمجھ
دار آدمی خاموش رہتا ہے۔
13 تہمت لگانے والا دوسروں کے راز فاش کرتا ہے،
لیکن قابلِ اعتماد شخص وہ بھید پوشیدہ رکھتا ہے جو اُس کے
سپرد کیا گیا ہو۔
14 جہاں قیادت کی کمی ہے وہاں قوم کا تنزل یقینی
ہے، جہاں مشیروں کی کثرت ہے وہاں قوم فتح یاب
رہے گی۔
15 جو اجنبی کا ضامن ہو جائے اُسے یقیناً نقصان پہنچے
گا، جو ضامن بننے سے انکار کرے وہ محفوظ رہے گا۔
16 نیک عورت عزت سے اور ظالم آدمی دولت سے
لپٹے رہتے ہیں۔
17 شفیق کا اچھا سلوک اُسی کے لئے فائدہ مند ہے
جبکہ ظالم کا بُرا سلوک اُسی کے لئے نقصان دہ ہے۔
18 جو کچھ بے دین کماتا ہے وہ فریب دہ ہے، لیکن جو
راستی کا بیج بوئے اُس کا اجر یقینی ہے۔
19 راست بازی کا پھل زندگی ہے جبکہ بُرائی کے پیچھے
بھاگنے والے کا انجام موت ہے۔
20 رب کج دلوں سے گھن کھاتا ہے، وہ بے الزام
راہ پر چلنے والوں ہی سے خوش ہوتا ہے۔
21 یقین کرو، بدکار سزا سے نہیں بچے گا جبکہ راست
بازوں کے فرزند چھوٹ جائیں گے۔
22 جس طرح سؤر کی تھوتھنی میں سونے کا چھلا
کھٹکتا ہے اُسی طرح خوب صورت عورت کی بے تمیزی

کھٹکتی ہے۔
23 اللہ راست بازوں کی آرزو اچھی چیزوں سے پوری
کرتا ہے، لیکن اُس کا غضب بے دینوں کی اُمید پر نازل
ہوتا ہے۔
24 ایک آدمی کی دولت میں اضافہ ہوتا ہے، گو وہ
فیاض دلی سے تقسیم کرتا ہے۔ دوسرے کی غربت میں
اضافہ ہوتا ہے، گو وہ حد سے زیادہ کنجوس ہے۔
25 فیاض دل خوش حال رہے گا، جو دوسروں کو تر و
تازہ کرے وہ خود تازہ دم رہے گا۔
26 لوگ گندم کے ذخیرہ اندوز پر لعنت بھیجتے ہیں،
لیکن جو گندم کو بازار میں آنے دیتا ہے اُس کے
سر پر برکت آتی ہے۔
27 جو بھلائی کی تلاش میں رہے وہ اللہ کی منظوری
چاہتا ہے، لیکن جو بُرائی کی تلاش میں رہے وہ خود بُرائی
کے پھندے میں پھنس جائے گا۔
28 جو اپنی دولت پر بھروسا رکھے وہ گر جائے گا،
لیکن راست باز ہرے بھرے پتوں کی طرح پھلیں
پھولیں گے۔
29 جو اپنے گھر میں گڑبڑ پیدا کرے وہ میراث میں ہَوا
ہی پائے گا۔ احمق دانش مند کا نوکر بنے گا۔
30 راست باز کا پھل زندگی کا درخت ہے، اور دانش
مند آدمی جانیں جیتتا ہے۔
31 راست باز کو زمین پر ہی اجر ملتا ہے۔ تو پھر
بے دین اور گناہ گار سزا کیوں نہ پائیں؟

12 جسے علم و عرفان پیارا ہے اُسے تربیت بھی
پیاری ہے، جسے نصیحت سے نفرت ہے
وہ بے عقل ہے۔
2 رب اچھے آدمی سے خوش ہوتا ہے جبکہ وہ سازش
کرنے والے کو قصور وار ٹھہراتا ہے۔
3 انسان بے دینی کی بنیاد پر قائم نہیں رہ سکتا جبکہ
راست باز کی جڑیں اُکھاڑی نہیں جا سکتیں۔
4 سُگھڑ بیوی اپنے شوہر کا تاج ہے، لیکن جو شوہر کی
رُسوائی کا باعث ہے وہ اُس کی ہڈیوں میں سڑاہٹ کی
مانند ہے۔
5 راست باز کے خیالات منصفانہ ہیں جبکہ بے دینوں
کے منصوبے فریب دِہ ہیں۔
6 بے دینوں کے الفاظ لوگوں کو قتل کرنے کی تاک
میں رہتے ہیں جبکہ سیدھی راہ پر چلنے والوں کی باتیں
لوگوں کو چھڑا لیتی ہیں۔
7 بے دینوں کو خاک میں یوں ملایا جاتا ہے کہ اُن کا
نام و نشان تک نہیں رہتا، لیکن راست باز کا گھر قائم
رہتا ہے۔
8 کسی کی جتنی عقل و سمجھ ہے اُتنا ہی لوگ اُس کی
تعریف کرتے ہیں، لیکن جس کے ذہن میں فتور ہے
اُسے حقیر جانا جاتا ہے۔
9 نچلے طبقے کا جو آدمی اپنی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے وہ
اُس آدمی سے کہیں بہتر ہے جو نخرہ بگھارتا ہے گو اُس
کے پاس روٹی بھی نہیں ہے۔
10 راست باز اپنے مویشی کا بھی خیال کرتا ہے جبکہ
بے دین کا دل ظالم ہی ظالم ہے۔
11 جو اپنی زمین کی کھیتی باڑی کرے اُس کے پاس
کثرت کا کھانا ہو گا، لیکن جو فضول چیزوں کے پیچھے
پڑ جائے وہ ناسمجھ ہے۔
12 بے دین دوسروں کو جال میں پھنسانے سے اپنا دل
بہلاتا ہے، لیکن راست باز کی جڑ پھل دار ہوتی ہے۔
13 شریر اپنی غلط باتوں کے جال میں اُلجھ جاتا جبکہ

راست باز مصیبت سے بچ جاتا ہے۔

14 انسان اپنے منہ کے پھل سے خوب سیر ہو جاتا ہے، اور جو کام اُس کے ہاتھوں نے کیا اُس کا اجر اُسے ضرور ملے گا۔

15 احمق کی نظر میں اُس کی اپنی راہ ٹھیک ہے، لیکن دانش مند دوسروں کے مشورے پر دھیان دیتا ہے۔

16 احمق ایک دم اپنی ناراضی کا اظہار کرتا ہے، لیکن دانا اپنی بدنامی چھپائے رکھتا ہے۔

17 دیانت دار گواہ کھلے طور پر سچائی بیان کرتا ہے جبکہ جھوٹا گواہ دھوکا ہی دھوکا پیش کرتا ہے۔

18 گپیں ہانکنے والے کی باتیں تلوار کی طرح زخمی کر دیتی ہیں جبکہ دانش مند کی زبان شفا دیتی ہے۔

19 سچے ہونٹ ہمیشہ تک قائم رہتے ہیں جبکہ جھوٹی زبان ایک ہی لمحے کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

20 بُرے منصوبے باندھنے والے کا دل دھوکے سے بھرا رہتا جبکہ سلامتی کے مشورے دینے والے کا دل خوشی سے چھلکتا ہے۔

21 کوئی بھی آفت راست باز پر نہیں آئے گی جبکہ دُکھ تکلیف بےدینوں کا دامن کبھی نہیں چھوڑے گی۔

22 رب فریب دہ ہونٹوں سے گھن کھاتا ہے، لیکن جو وفاداری سے زندگی گزارتے ہیں اُن سے وہ خوش ہوتا ہے۔

23 سمجھ دار اپنا علم چھپائے رکھتا جبکہ احمق اپنے دل کی حماقت بلند آواز سے سب کو پیش کرتا ہے۔

24 جس کے ہاتھ محنتی ہیں وہ حکومت کرے گا، لیکن جس کے ہاتھ ڈھیلے ہیں اُسے بےگار میں کام کرنا پڑے گا۔

25 جس کے دل میں پریشانی ہے وہ دبا رہتا ہے، لیکن کوئی بھی اچھی بات اُسے خوشی دلاتی ہے۔

26 راست باز اپنی چراگاہ معلوم کر لیتا ہے، لیکن بےدینوں کی راہ اُنہیں آوارہ پھرنے دیتی ہے۔

27 ڈھیلا آدمی اپنا شکار نہیں پکڑ سکتا جبکہ محنتی شخص کثرت کا مال حاصل کر لیتا ہے۔

28 راستی کی راہ میں زندگی ہے، لیکن غلط راہ موت تک پہنچاتی ہے۔

13 دانش مند بیٹا اپنے باپ کی تربیت قبول کرتا ہے، لیکن طعنہ زن پروا ہی نہیں کرتا اگر کوئی اُسے ڈانٹے۔

2 انسان اپنے منہ کے اچھے پھل سے خوب سیر ہو جاتا ہے، لیکن بےوفا کے دل میں ظلم کا لالچ رہتا ہے۔

3 جو اپنی زبان قابو میں رکھے وہ اپنی زندگی محفوظ رکھتا ہے، جو اپنی زبان کو بےلگام چھوڑ دے وہ تباہ ہو جائے گا۔

4 کاہل آدمی لالچ کرتا ہے، لیکن اُسے کچھ نہیں ملتا جبکہ محنتی شخص کی آرزو پوری ہو جاتی ہے۔

5 راست باز جھوٹ سے نفرت کرتا ہے، لیکن بےدین شرم اور رُسوائی کا باعث ہے۔

6 راستی بےالزام کی حفاظت کرتی جبکہ بےدینی گناہ گار کو تباہ کر دیتی ہے۔

7 کچھ لوگ امیر کا روپ بھر کر پھرتے ہیں گو غریب ہیں۔ دوسرے غریب کا روپ بھر کر پھرتے ہیں گو امیر ترین ہیں۔

8 کبھی امیر کو اپنی جان چھڑانے کے لئے ایسا تاوان دینا پڑتا ہے کہ تمام دولت جاتی رہتی ہے، لیکن غریب کی جان اِس قسم کی دھمکی سے بچی رہتی ہے۔

9 راست باز کی روشنی چمکتی رہتی[a] جبکہ بے دین کا
چراغ بجھ جاتا ہے۔
10 مغروروں میں ہمیشہ جھگڑا ہوتا ہے جبکہ دانش مند
صلاح مشورے کے مطابق ہی چلتے ہیں۔
11 جلد بازی سے حاصل شدہ دولت جلد ہی ختم ہو
جاتی ہے جبکہ جو رفتہ رفتہ اپنا مال جمع کرے وہ اُسے
بڑھاتا رہے گا۔
12 جو اُمید وقت پر پوری نہ ہو جائے وہ دل کو بیمار
کر دیتی ہے، لیکن جو آرزو پوری ہو جائے وہ زندگی کا
درخت ہے۔
13 جو اچھی ہدایت کو حقیر جانے اُسے نقصان پہنچے گا،
لیکن جو حکم مانے اُسے اجر ملے گا۔
14 دانش مند کی ہدایت زندگی کا سرچشمہ ہے جو انسان
کو مہلک پھندوں سے بچائے رکھتی ہے۔
15 اچھی سمجھ منظوری عطا کرتی ہے، لیکن بے وفا کی
راہ ابدی تباہی کا باعث ہے۔
16 ذہین ہر کام سوچ سمجھ کر کرتا، لیکن احمق تمام
نظروں کے سامنے ہی اپنی حماقت کی نمائش کرتا ہے۔
17 بے دین قاصد مصیبت میں پھنس جاتا جبکہ وفادار
قاصد شفا کا باعث ہے۔
18 جو تربیت کی پروا نہ کرے اُسے غربت اور
شرمندگی حاصل ہو گی، لیکن جو دوسرے کی نصیحت مان
جائے اُس کا احترام کیا جائے گا۔
19 جو آرزو پوری ہو جائے وہ دل کو تر و تازہ کرتی ہے،
لیکن احمق بُرائی سے دریغ کرنے سے گھن کھاتا ہے۔
20 جو دانش مندوں کے ساتھ چلے وہ خود دانش مند
ہو جائے گا، لیکن جو احمقوں کے ساتھ چلے اُسے
نقصان پہنچے گا۔
21 مصیبت گناہ گار کا پیچھا کرتی ہے جبکہ راست
بازوں کا اجر خوش حالی ہے۔
22 نیک آدمی کے بیٹے اور پوتے اُس کی میراث پائیں
گے، لیکن گناہ گار کی دولت راست باز کے لئے محفوظ
رکھی جائے گی۔
23 غریب کا کھیت کثرت کی فصلیں مہیا کر سکتا
ہے، لیکن جہاں انصاف نہیں وہاں سب کچھ چھین لیا
جاتا ہے۔
24 جو اپنے بیٹے کو تنبیہ نہیں کرتا وہ اُس سے نفرت
کرتا ہے۔ جو اُس سے محبت رکھے وہ وقت پر اُس کی
تربیت کرتا ہے۔
25 راست باز جی بھر کر کھانا کھاتا ہے، لیکن بے دین
کا پیٹ خالی رہتا ہے۔

14 حکمت بی بی اپنا گھر تعمیر کرتی ہے، لیکن
حماقت بی بی اپنے ہی ہاتھوں سے اُسے
ڈھا دیتی ہے۔
2 جو سیدھی راہ پر چلتا ہے وہ اللہ کا خوف مانتا ہے،
لیکن جو غلط راہ پر چلتا ہے وہ اُسے حقیر جانتا ہے۔
3 احمق کی باتوں سے وہ ڈنڈا نکلتا ہے جو اُسے اُس
کے تکبر کی سزا دیتا ہے، لیکن دانش مند کے ہونٹ
اُسے محفوظ رکھتے ہیں۔
4 جہاں بَیل نہیں وہاں چرنی خالی رہتی ہے، بَیل کی
طاقت ہی سے کثرت کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔
5 وفادار گواہ جھوٹ نہیں بولتا، لیکن جھوٹے گواہ کے
منہ سے جھوٹ نکلتا ہے۔
6 طعنہ زن حکمت کو ڈھونڈتا ہے، لیکن بے فائدہ۔

---
a لفظی ترجمہ: خوشی مناتی۔

سمجھ دار کے علم میں آسانی سے اضافہ ہوتا ہے۔
7 احمق سے دُور رہ، کیونکہ تُو اُس کی باتوں میں علم
نہیں پائے گا۔
8 ذہین کی حکمت اِس میں ہے کہ وہ سوچ سمجھ کر
اپنی راہ پر چلے، لیکن احمق کی حماقت سراسر دھوکا
ہی ہے۔
9 احمق اپنے قصور کا مذاق اُڑاتے ہیں، لیکن سیدھی
راہ پر چلنے والے رب کو منظور ہیں۔
10 ہر دل کی اپنی ہی تلخی ہوتی ہے جس سے صرف
وہی واقف ہے، اور اُس کی خوشی میں بھی کوئی اَور شریک
نہیں ہو سکتا۔
11 بےدین کا گھر تباہ ہو جائے گا، لیکن سیدھی راہ
پر چلنے والے کا خیمہ پھلے پھولے گا۔
12 ایسی راہ بھی ہوتی ہے جو دیکھنے میں ٹھیک تو لگتی
ہے گو اُس کا انجام موت ہے۔
13 دل ہنستے وقت بھی رنجیدہ ہو سکتا ہے، اور خوشی
کے اختتام پر دُکھ ہی باقی رہ جاتا ہے۔
14 جس کا دل بےوفا ہے وہ جی بھر کر اپنے چال
چلن کا کڑوا پھل کھائے گا جبکہ نیک آدمی اپنے اعمال
کے میٹھے پھل سے سیر ہو جائے گا۔
15 سادہ لوح ہر ایک کی بات مان لیتا ہے جبکہ ذہین
آدمی اپنا ہر قدم سوچ سمجھ کر اُٹھاتا ہے۔
16 دانش مند ڈرتے ڈرتے غلط کام سے دریغ کرتا ہے،
لیکن احمق خود اعتماد ہے اور ایک دم مشتعل ہو جاتا ہے۔
17 غصیلا آدمی احمقانہ حرکتیں کرتا ہے، اور لوگ سازشی
شخص سے نفرت کرتے ہیں۔
18 سادہ لوح میراث میں حماقت پاتا ہے جبکہ ذہین
آدمی کا سر علم کے تاج سے آراستہ رہتا ہے۔
19 شریروں کو نیکوں کے سامنے جھکنا پڑے گا، اور
بےدینوں کو راست باز کے دروازے پر اوندھے منہ ہونا
پڑے گا۔
20 غریب کے ہم سائے بھی اُس سے نفرت کرتے
ہیں جبکہ امیر کے بےشمار دوست ہوتے ہیں۔
21 جو اپنے پڑوسی کو حقیر جانے وہ گناہ کرتا ہے۔
مبارک ہے وہ جو ضرورت مند پر ترس کھاتا ہے۔
22 بُرے منصوبے باندھنے والے سب آوارہ پھرتے
ہیں۔ لیکن اچھے منصوبے باندھنے والے شفقت اور وفا
پائیں گے۔
23 محنت مشقت کرنے میں ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے، جبکہ
خالی باتیں کرنے سے لوگ غریب ہو جاتے ہیں۔
24 دانش مندوں کا اجر دولت کا تاج ہے جبکہ احمقوں
کا اجر حماقت ہی ہے۔
25 سچا گواہ جانیں بچاتا ہے جبکہ جھوٹا گواہ فریب
دہ ہے۔
26 جو رب کا خوف مانے اُس کے پاس محفوظ قلعہ
ہے جس میں اُس کی اولاد بھی پناہ لے سکتی ہے۔
27 رب کا خوف زندگی کا سرچشمہ ہے جو انسان کو
مہلک پھندوں سے بچائے رکھتا ہے۔
28 جتنی آبادی ملک میں ہے اُتنی ہی بادشاہ کی
شان و شوکت ہے۔ رعایا کی کمی حکمران کے تنزل کا
باعث ہے۔
29 تحمل کرنے والا بڑی سمجھ داری کا مالک ہے، لیکن
غصیلا آدمی اپنی حماقت کا اظہار کرتا ہے۔
30 پُرسکون دل جسم کو زندگی دلاتا جبکہ حسد ہڈیوں کو
گلنے دیتا ہے۔
31 جو پست حال پر ظلم کرے وہ اُس کے خالق کی

تحقیر کرتا ہے جبکہ جو ضرورت مند پر ترس کھائے وہ اللہ
کا احترام کرتا ہے۔
32 بے دین کی بُرائی اُسے خاک میں ملا دیتی ہے، لیکن
راست باز مرتے وقت بھی اللہ میں پناہ لیتا ہے۔
33 حکمت سمجھ دار کے دل میں آرام کرتی ہے، اور وہ
احمقوں کے درمیان بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔
34 راستی سے ہر قوم سرفراز ہوتی ہے جبکہ گناہ سے
اُمّتیں رُسوا ہو جاتی ہیں۔
35 بادشاہ دانش مند ملازم سے خوش ہوتا ہے، لیکن
شرم ناک کام کرنے والا ملازم اُس کے غصے کا نشانہ بن
جاتا ہے۔

15 نرم جواب غصہ ٹھنڈا کرتا، لیکن تُرش بات
طیش دلاتی ہے۔
2 دانش مندوں کی زبان علم و عرفان پھیلاتی ہے جبکہ
احمق کا منہ حماقت کا زور سے اُبلنے والا چشمہ ہے۔
3 رب کی آنکھیں ہر جگہ موجود ہیں، وہ بُرے اور
بھلے سب پر دھیان دیتی ہیں۔
4 نرم زبان زندگی کا درخت ہے جبکہ فریب دہ زبان
شکستہ دل کر دیتی ہے۔
5 احمق اپنے باپ کی تربیت کو حقیر جانتا ہے، لیکن
جو نصیحت مانے وہ دانش مند ہے۔
6 راست باز کے گھر میں بڑا خزانہ ہوتا ہے، لیکن جو
کچھ بے دین حاصل کرتا ہے وہ تباہی کا باعث ہے۔
7 دانش مندوں کے ہونٹ علم و عرفان کا بیج بکھیر
دیتے ہیں، لیکن احمقوں کا دل ایسا نہیں کرتا۔
8 رب بے دینوں کی قربانی سے گھن کھاتا، لیکن سیدھی
راہ پر چلنے والوں کی دعا سے خوش ہوتا ہے۔
9 رب بے دین کی راہ سے گھن کھاتا، لیکن راستی کا
پیچھا کرنے والے سے پیار کرتا ہے۔
10 جو صحیح راہ کو ترک کرے اُس کی سخت تادیب کی
جائے گی، جو نصیحت سے نفرت کرے وہ مر جائے گا۔
11 پاتال اور عالمِ ارواح رب کو صاف نظر آتے ہیں۔
تو پھر انسانوں کے دل اُسے کیوں نہ صاف دکھائی دیں؟
12 طعنہ زن کو دوسروں کی نصیحت پسند نہیں آتی،
اِس لئے وہ دانش مندوں کے پاس نہیں جاتا۔
13 جس کا دل خوش ہے اُس کا چہرہ کِھلا رہتا ہے،
لیکن جس کا دل پریشان ہے اُس کی روح شکستہ
رہتی ہے۔
14 سمجھ دار کا دل علم و عرفان کی تلاش میں رہتا، لیکن
احمق حماقت کی چراگاہ میں چرتا رہتا ہے۔
15 مصیبت زدہ کے تمام دن بُرے ہیں، لیکن جس
کا دل خوش ہے وہ روزانہ جشن مناتا ہے۔
16 جو غریب رب کا خوف مانتا ہے اُس کا حال اُس
کروڑ پتی سے کہیں بہتر ہے جو بڑی بے چینی سے زندگی
گزارتا ہے۔
17 جہاں محبت ہے وہاں سبزی کا سالن بہت ہے،
جہاں نفرت ہے وہاں موٹے تازے بچھڑے کی ضیافت
بھی بے فائدہ ہے۔
18 غصیلا آدمی جھگڑے چھیڑتا رہتا جبکہ تحمل کرنے
والا لوگوں کے غصے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔
19 کاہل کا راستہ کانٹے دار باڑ کی مانند ہے، لیکن
دیانت داروں کی راہ پکی سڑک ہی ہے۔
20 دانش مند بیٹا اپنے باپ کے لئے خوشی کا باعث
ہے، لیکن احمق اپنی ماں کو حقیر جانتا ہے۔
21 ناسمجھ آدمی حماقت سے لطف اندوز ہوتا، لیکن سمجھ
دار آدمی سیدھی راہ پر چلتا ہے۔

22 جہاں صلاح مشورہ نہیں ہوتا وہاں منصوبے ناکام
رہ جاتے ہیں، جہاں بہت سے مشیر ہوتے ہیں وہاں
کامیابی ہوتی ہے۔
23 انسان موزوں جواب دینے سے خوش ہو جاتا ہے،
وقت پر مناسب بات کتنی اچھی ہوتی ہے۔
24 زندگی کی راہ چڑھتی رہتی ہے تاکہ سمجھ دار اُس پر
چلتے ہوئے پاتال میں اُترنے سے بچ جائے۔
25 رب متکبر کا گھر ڈھا دیتا، لیکن بیوہ کی زمین کی
حدود محفوظ رکھتا ہے۔
26 رب بُرے منصوبوں سے گھن کھاتا ہے، اور مہربان
الفاظ اُس کے نزدیک پاک ہیں۔
27 جو ناجائز نفع کمائے وہ اپنے گھر پر آفت لاتا ہے،
لیکن جو رشوت سے نفرت رکھے وہ جیتا رہے گا۔
28 راست باز کا دل سوچ سمجھ کر جواب دیتا ہے،
لیکن بے دین کا منہ زور سے اُبلنے والا چشمہ ہے جس
سے بُری باتیں نکلتی رہتی ہیں۔
29 رب بے دینوں سے دُور رہتا، لیکن راست باز کی
دعا سنتا ہے۔
30 چمکتی آنکھیں دل کو خوشی دلاتی ہیں، اچھی خبر
پورے جسم کو تر و تازہ کر دیتی ہے۔
31 جو زندگی بخش نصیحت پر دھیان دے وہ دانش
مندوں کے درمیان ہی سکونت کرے گا۔
32 جو تربیت کی پروا نہ کرے وہ اپنے آپ کو حقیر
جانتا ہے، لیکن جو نصیحت پر دھیان دے اُس کی سمجھ
میں اضافہ ہوتا ہے۔
33 رب کا خوف ہی وہ تربیت ہے جس سے انسان
حکمت سیکھتا ہے۔ پہلے فروتنی اپنا لے، کیونکہ یہی
عزت پانے کا پہلا قدم ہے۔

16 انسان دل میں منصوبے باندھتا ہے،
لیکن زبان کا جواب رب کی طرف
سے آتا ہے۔
2 انسان کی نظر میں اُس کی تمام راہیں پاک صاف
ہیں، لیکن رب ہی روحوں کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔
3 جو کچھ بھی تُو کرنا چاہے اُسے رب کے سپرد کر۔
تب ہی تیرے منصوبے کامیاب ہوں گے۔
4 رب نے سب کچھ اپنے ہی مقاصد پورے کرنے
کے لئے بنایا ہے۔ وہ دن بھی پہلے سے مقرر ہے جب
بے دین پر آفت آئے گی۔
5 رب ہر مغرور دل سے گھن کھاتا ہے۔ یقیناً وہ سزا
سے نہیں بچے گا۔
6 شفقت اور وفاداری گناہ کا کفارہ دیتی ہیں۔ رب کا
خوف ماننے سے انسان بُرائی سے دُور رہتا ہے۔
7 اگر رب کسی انسان کی راہوں سے خوش ہو تو وہ اُس
کے دشمنوں کو بھی اُس سے صلح کرانے دیتا ہے۔
8 انصاف سے تھوڑا بہت کمانا ناانصافی سے بہت
دولت جمع کرنے سے کہیں بہتر ہے۔
9 انسان اپنے دل میں منصوبے باندھتا رہتا ہے،
لیکن رب ہی مقرر کرتا ہے کہ وہ آخرکار کس راہ پر چل
پڑے۔
10 بادشاہ کے ہونٹ گویا الٰہی فیصلے پیش کرتے ہیں،
اُس کا منہ عدالت کرتے وقت بے وفا نہیں ہوتا۔
11 رب درست ترازو کا مالک ہے، اُسی نے تمام باٹوں
کا انتظام قائم کیا۔
12 بادشاہ بے دینی سے گھن کھاتا ہے، کیونکہ اُس کا
تخت راست بازی کی بنیاد پر مضبوط رہتا ہے۔
13 بادشاہ راست باز ہونٹوں سے خوش ہوتا اور صاف

بات کرنے والے سے محبت رکھتا ہے۔
14 بادشاہ کا غصہ موت کا پیش خیمہ ہے، لیکن دانش
مند اُسے ٹھنڈا کرنے کے طریقے جانتا ہے۔
15 جب بادشاہ کا چہرہ کِھل اُٹھے تو مطلب زندگی
ہے۔ اُس کی منظوری موسمِ بہار کے تر و تازہ کرنے
والے بادل کی مانند ہے۔
16 حکمت کا حصول سونے سے کہیں بہتر اور سمجھ پانا
چاندی سے کہیں بڑھ کر ہے۔
17 دیانت دار کی مضبوط راہ بُرے کام سے دُور رہتی
ہے، جو اپنی راہ کی پہرا داری کرے وہ اپنی جان بچائے
رکھتا ہے۔
18 تباہی سے پہلے غرور اور گرنے سے پہلے تکبر آتا
ہے۔
19 فروتنی سے ضرورت مندوں کے درمیان بسنا
گھمنڈیوں کے لُوٹے ہوئے مال میں شریک ہونے سے
کہیں بہتر ہے۔
20 جو کلام پر دھیان دے وہ خوش حال ہو گا، مبارک
ہے وہ جو رب پر بھروسا رکھے۔
21 جو دل سے دانش مند ہے اُسے سمجھ دار قرار دیا
جاتا ہے، اور میٹھے الفاظ تعلیم میں اضافہ کرتے ہیں۔
22 فہم اپنے مالک کے لئے زندگی کا سرچشمہ ہے، لیکن
احمق کی اپنی ہی حماقت اُسے سزا دیتی ہے۔
23 دانش مند کا دل سمجھ کی باتیں زبان پر لاتا اور تعلیم
دینے میں ہونٹوں کا سہارا بنتا ہے۔
24 مہربان الفاظ خالص شہد ہیں، وہ جان کے لئے
شیریں اور پورے جسم کو تر و تازہ کر دیتے ہیں۔
25 ایسی راہ بھی ہوتی ہے جو دیکھنے میں تو ٹھیک لگتی
ہے گو اُس کا انجام موت ہے۔
26 مزدور کا خالی پیٹ اُسے کام کرنے پر مجبور کرتا،
اُس کی بھوک اُسے ہانکتی رہتی ہے۔
27 شریر کُرید کُرید کر غلط کام نکال لیتا، اُس کے
ہونٹوں پر جھلسانے والی آگ رہتی ہے۔
28 کج رَو آدمی جھگڑے چھیڑتا رہتا، اور تہمت لگانے
والا دلی دوستوں میں بھی رخنہ ڈالتا ہے۔
29 ظالم اپنے پڑوسی کو ورغلا کر غلط راہ پر لے جاتا
ہے۔
30 جو آنکھ مارے وہ غلط منصوبے باندھ رہا ہے، جو
اپنے ہونٹ چبائے وہ غلط کام کرنے پر تُلا ہوا ہے۔
31 سفید بال ایک شاندار تاج ہیں جو راست باز زندگی
گزارنے سے حاصل ہوتے ہیں۔
32 تحمل کرنے والا سورمے سے سبقت لیتا ہے، جو
اپنے آپ کو قابو میں رکھے وہ شہر کو شکست دینے والے
سے برتر ہے۔
33 انسان تو قرعہ ڈالتا ہے، لیکن اُس کا ہر فیصلہ رب
کی طرف سے ہے۔

17 جس گھر میں روٹی کا باسی ٹکڑا سکون کے
ساتھ کھایا جائے وہ اُس گھر سے کہیں بہتر
ہے جس میں لڑائی جھگڑا ہے، خواہ اُس میں کتنی شاندار
ضیافت کیوں نہ ہو رہی ہو۔
2 سمجھ دار ملازم مالک کے اُس بیٹے پر قابو پائے گا جو
شرم کا باعث ہے، اور جب بھائیوں میں موروثی ملکیت
تقسیم کی جائے تو اُسے بھی حصہ ملے گا۔
3 سونا چاندی کٹھالی میں پگھلا کر پاک صاف کی جاتی
ہے، لیکن رب ہی دل کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔
4 بدکار شریر ہونٹوں پر دھیان اور دھوکے باز تباہ کن
زبان پر توجہ دیتا ہے۔

5 جو غریب کا مذاق اُڑائے وہ اُس کے خالق کی تحقیر کرتا ہے، جو دوسرے کی مصیبت دیکھ کر خوش ہو جائے وہ سزا سے نہیں بچے گا۔
6 پوتے بوڑھوں کا تاج اور والدین اپنے بچوں کے زیور ہیں۔
7 احمق کے لئے بڑی بڑی باتیں کرنا موزوں نہیں، لیکن شریف ہونٹوں پر فریب کہیں زیادہ غیر مناسب ہے۔
8 رشوت دینے والے کی نظر میں رشوت جادو کی مانند ہے۔ جس دروازے پر بھی کھٹکھٹائے وہ کھل جاتا ہے۔
9 جو دوسرے کی غلطی کو درگزر کرے وہ محبت کو فروغ دیتا ہے، لیکن جو ماضی کی غلطیاں دہراتا رہے وہ قریبی دوستوں میں نفاق پیدا کرتا ہے۔
10 اگر سمجھ دار کو ڈانٹا جائے تو وہ خوب سیکھ لیتا ہے، لیکن اگر احمق کو سَو بار مارا جائے تو بھی وہ اِتنا نہیں سیکھتا۔
11 شریر سرکشی پر تُلا رہتا ہے، لیکن اُس کے خلاف ظالم قاصد بھیجا جائے گا۔
12 جو احمق اپنی حماقت میں اُلجھا ہوا ہو اُس سے دریغ کر، کیونکہ اُس سے ملنے سے بہتر یہ ہے کہ تیرا اُس ریچھنی سے واسطہ پڑے جس کے بچے اُس سے چھین لئے گئے ہوں۔
13 جو بھلائی کے عوض بُرائی کرے اُس کے گھر سے بُرائی کبھی دُور نہیں ہو گی۔
14 لڑائی جھگڑا چھیڑنا بند میں رخنہ ڈالنے کے برابر ہے۔ اِس سے پہلے کہ مقدمہ بازی شروع ہو اُس سے باز آ۔
15 جو بے دین کو بے قصور اور راست باز کو مجرم ٹھہرائے اُس سے رب گھن کھاتا ہے۔
16 احمق کے ہاتھ میں پیسوں کا کیا فائدہ ہے؟ کیا وہ حکمت خرید سکتا ہے جبکہ اُس میں عقل نہیں؟ ہرگز نہیں!
17 پڑوسی وہ ہے جو ہر وقت محبت رکھتا ہے، بھائی وہ ہے جو مصیبت میں سہارا دینے کے لئے پیدا ہوا ہے۔
18 جو ہاتھ ملا کر اپنے پڑوسی کا ضامن ہونے کا وعدہ کرے وہ ناسمجھ ہے۔
19 جو لڑائی جھگڑے سے محبت رکھے وہ گناہ سے محبت رکھتا ہے، جو اپنا دروازہ حد سے زیادہ بڑا بنائے وہ تباہی کو داخل ہونے کی دعوت دیتا ہے۔
20 جس کا دل ٹیڑھا ہے وہ خوش حالی نہیں پائے گا، اور جس کی زبان چالاک ہے وہ مصیبت میں اُلجھ جائے گا۔
21 جس کے ہاں احمق بیٹا پیدا ہو جائے اُسے دُکھ پہنچتا ہے، اور عقل سے خالی بیٹا باپ کے لئے خوشی کا باعث نہیں ہوتا۔
22 خوش باش دل پورے جسم کو شفا دیتا ہے، لیکن شکستہ روح ہڈیوں کو خشک کر دیتی ہے۔
23 بے دین چپکے سے رشوت لے کر انصاف کی راہوں کو بگاڑ دیتا ہے۔
24 سمجھ دار اپنی نظر کے سامنے حکمت رکھتا ہے، لیکن احمق کی نظریں دنیا کی انتہا تک آوارہ پھرتی ہیں۔
25 احمق بیٹا باپ کے لئے رنج کا باعث اور ماں کے لئے تلخی کا سبب ہے۔
26 بے قصور پر جرمانہ لگانا غلط ہے، اور شریف کو اُس کی دیانت داری کے سبب سے کوڑے لگانا بُرا ہے۔
27 جو اپنی زبان کو قابو میں رکھے وہ علم و عرفان کا

مالک ہے، جو ٹھنڈے دل سے بات کرے وہ سمجھ
دار ہے۔
28 اگر احمق خاموش رہے تو وہ بھی دانش مند لگتا
ہے۔ جب تک وہ بات نہ کرے لوگ اُسے سمجھ دار قرار
دیتے ہیں۔

18 جو دوسروں سے الگ ہو جائے وہ اپنے
ذاتی مقاصد پورے کرنا چاہتا اور سمجھ کی
ہر بات پر جھگڑنے لگتا ہے۔
2 احمق سمجھ سے لطف اندوز نہیں ہوتا بلکہ صرف اپنے
دل کی باتیں دوسروں پر ظاہر کرنے سے۔
3 جہاں بے دین آئے وہاں حقارت بھی آ موجود ہوتی،
اور جہاں رُسوائی ہو وہاں طعنہ زنی بھی ہوتی ہے۔
4 انسان کے الفاظ گہرا پانی ہیں، حکمت کا سرچشمہ بہتی
ہوئی ندی ہے۔
5 بے دین کی جانب داری کر کے راست باز کا حق
مارنا غلط ہے۔
6 احمق کے ہونٹ لڑائی جھگڑا پیدا کرتے ہیں، اُس کا
منہ زور سے پٹائی کا مطالبہ کرتا ہے۔
7 احمق کا منہ اُس کی تباہی کا باعث ہے، اُس کے
ہونٹ ایسا پھندا ہیں جس میں اُس کی اپنی جان اُلجھ
جاتی ہے۔
8 تہمت لگانے والے کی باتیں لذیذ کھانے کے
لقموں کی مانند ہیں، وہ دل کی تہہ تک اُتر جاتی ہیں۔
9 جو اپنے کام میں ذرا بھی ڈھیلا ہو جائے، اُسے یاد
رہے کہ ڈھیلے پن کا بھائی تباہی ہے۔
10 رب کا نام مضبوط بُرج ہے جس میں راست باز
بھاگ کر محفوظ رہتا ہے۔
11 امیر سمجھتا ہے کہ میری دولت میرا قلعہ بند شہر اور
میری اونچی چاردیواری ہے جس میں مَیں محفوظ ہوں۔
12 تباہ ہونے سے پہلے انسان کا دل مغرور ہو جاتا
ہے، عزت ملنے سے پہلے لازم ہے کہ وہ فروتن ہو
جائے۔
13 دوسرے کی بات سننے سے پہلے جواب دینا حماقت
ہے۔ جو ایسا کرے اُس کی رُسوائی ہو جائے گی۔
14 بیمار ہوتے وقت انسان کی روح جسم کی پرورش
کرتی ہے، لیکن اگر روح شکستہ ہو تو پھر کون اُس کو سہارا
دے گا؟
15 سمجھ دار کا دل علم اپناتا اور دانش مند کا کان عرفان
کا کھوج لگاتا رہتا ہے۔
16 تحفہ راستہ کھول کر دینے والے کو بڑوں تک پہنچا
دیتا ہے۔
17 جو عدالت میں پہلے اپنا موقف پیش کرے وہ
اُس وقت تک حق بجانب لگتا ہے جب تک دوسرا فریق
سامنے آ کر اُس کی ہر بات کی تحقیق نہ کرے۔
18 قرعہ ڈالنے سے جھگڑے ختم ہو جاتے اور بڑوں
کا ایک دوسرے سے لڑنے کا خطرہ دُور ہو جاتا ہے۔
19 جس بھائی کو ایک دفعہ مایوس کر دیا جائے اُسے
دوبارہ جیت لینا قلعہ بند شہر پر فتح پانے سے زیادہ دشوار
ہے۔ جھگڑے حل کرنا بُرج کے کُنڈے توڑنے کی طرح
مشکل ہے۔
20 انسان اپنے منہ کے پھل سے سیر ہو جائے گا، وہ
اپنے ہونٹوں کی پیداوار کو جی بھر کر کھائے گا۔
21 زبان کا زندگی اور موت پر اختیار ہے، جو اُسے پیار
کرے وہ اُس کا پھل بھی کھائے گا۔
22 جسے بیوی ملی اُسے اچھی نعمت ملی، اور اُسے رب
کی منظوری حاصل ہوئی۔

23 غریب منت کرتے کرتے اپنا معاملہ پیش کرتا ہے، لیکن امیر کا جواب سخت ہوتا ہے۔

24 کئی دوست تجھے تباہ کرتے ہیں، لیکن ایسے بھی ہیں جو تجھ سے بھائی سے زیادہ لپٹے رہتے ہیں۔

19 جو غریب بےالزام زندگی گزارے وہ ٹیڑھی باتیں کرنے والے احمق سے کہیں بہتر ہے۔

2 اگر علم ساتھ نہ ہو تو سرگرمی کا کوئی فائدہ نہیں۔ جلد باز غلط راہ پر آتا رہتا ہے۔

3 گو انسان کی اپنی حماقت اُسے بھٹکا دیتی ہے تو بھی اُس کا دل رب سے ناراض ہوتا ہے۔

4 دولت مند کے دوستوں میں اضافہ ہوتا ہے، لیکن غریب کا ایک دوست بھی اُس سے الگ ہو جاتا ہے۔

5 جھوٹا گواہ سزا سے نہیں بچے گا، جو جھوٹی گواہی دے اُس کی جان نہیں چھوٹے گی۔

6 متعدد لوگ بڑے آدمی کی خوشامد کرتے ہیں، اور ہر ایک اُس آدمی کا دوست ہے جو تحفے دیتا ہے۔

7 غریب کے تمام بھائی اُس سے نفرت کرتے ہیں، تو پھر اُس کے دوست اُس سے کیوں دُور نہ رہیں۔ وہ باتیں کرتے کرتے اُن کا پیچھا کرتا ہے، لیکن وہ غائب ہو جاتے ہیں۔

8 جو حکمت اپنا لے وہ اپنی جان سے محبت رکھتا ہے، جو سمجھ کی پرورش کرے اُسے کامیابی ہو گی۔

9 جھوٹا گواہ سزا سے نہیں بچے گا، جھوٹی گواہی دینے والا تباہ ہو جائے گا۔

10 احمق کے لئے عیش و عشرت سے زندگی گزارنا موزوں نہیں، لیکن غلام کی حکمرانوں پر حکومت کہیں زیادہ غیر مناسب ہے۔

11 انسان کی حکمت اُسے تحمل سکھاتی ہے، اور دوسروں کے جرائم سے درگزر کرنا اُس کا فخر ہے۔

12 بادشاہ کا طیش جوان شیر ببر کی دہاڑوں کی مانند ہے جبکہ اُس کی منظوری گھاس پر شبنم کی طرح تر و تازہ کرتی ہے۔

13 احمق بیٹا باپ کی تباہی اور جھگڑالو بیوی مسلسل ٹپکنے والی چھت ہے۔

14 موروثی گھر اور ملکیت باپ دادا کی طرف سے ملتی ہے، لیکن سمجھ دار بیوی رب کی طرف سے ہے۔

15 سُست ہونے سے انسان گہری نیند سو جاتا ہے، لیکن ڈھیلا شخص بھوکے مرے گا۔

16 جو وفاداری سے حکم پر عمل کرے وہ اپنی جان محفوظ رکھتا ہے، لیکن جو اپنی راہوں کی پروا نہ کرے وہ مر جائے گا۔

17 جو غریب پر مہربانی کرے وہ رب کو اُدھار دیتا ہے، وہی اُسے اجر دے گا۔

18 جب تک اُمید کی کرن باقی ہو اپنے بیٹے کی تادیب کر، لیکن اِتنے جوش میں نہ آ کہ وہ مر جائے۔

19 جو حد سے زیادہ طیش میں آئے اُسے جرمانہ دینا پڑے گا۔ اُسے بچانے کی کوشش مت کر ورنہ اُس کا طیش اَور بڑھے گا۔

20 اچھا مشورہ اپنا اور تربیت قبول کر تاکہ آئندہ دانش مند ہو۔

21 انسان دل میں متعدد منصوبے باندھتا رہتا ہے، لیکن رب کا ارادہ ہمیشہ پورا ہو جاتا ہے۔

22 انسان کا لالچ اُس کی رُسوائی کا باعث ہے، اور غریب دروغ گو سے بہتر ہے۔

23 رب کا خوف زندگی کا منبع ہے۔ خدا ترس آدمی سیر

ہو کر سکون سے سو جاتا اور مصیبت سے محفوظ رہتا ہے۔
24 کاہل اپنا ہاتھ کھانے کے برتن میں ڈال کر اُسے منہ تک نہیں لا سکتا۔
25 طعنہ زن کو مار تو سادہ لوح سبق سیکھے گا، سمجھ دار کو ڈانٹ تو اُس کے علم میں اضافہ ہو گا۔
26 جو اپنے باپ پر ظلم کرے اور اپنی ماں کو نکال دے وہ والدین کے لئے شرم اور رُسوائی کا باعث ہے۔
27 میرے بیٹے، تربیت پر دھیان دینے سے باز نہ آ، ورنہ تُو علم و عرفان کی راہ سے بھٹک جائے گا۔
28 شریر گواہ انصاف کا مذاق اُڑاتا ہے، اور بے دین کا منہ آفت کی خبریں پھیلاتا ہے۔
29 طعنہ زن کے لئے سزا اور احمق کی پیٹھ کے لئے کوڑا تیار ہے۔

20 مَے طعنہ زن کا باپ اور شراب شور شرابہ کی ماں ہے۔ جو یہ پی پی کر ڈگمگانے لگے وہ دانش مند نہیں۔
2 بادشاہ کا قہر جوان شیر ببر کی دہاڑوں کی مانند ہے، جو اُسے طیش دلائے وہ اپنی جان پر کھیلتا ہے۔
3 لڑائی جھگڑے سے باز رہنا عزت کا طُرۂ امتیاز ہے جبکہ ہر احمق جھگڑنے کے لئے تیار رہتا ہے۔
4 کاہل وقت پر ہل نہیں چلاتا، چنانچہ جب وہ فصل پکتے وقت اپنے کھیت پر نگاہ کرے تو کچھ نظر نہیں آئے گا۔
5 انسان کے دل کا منصوبہ گہرے پانی کی مانند ہے، لیکن سمجھ دار آدمی اُسے نکال کر عمل میں لاتا ہے۔
6 بہت سے لوگ اپنی وفاداری پر فخر کرتے ہیں، لیکن قابلِ اعتماد شخص کہاں پایا جاتا ہے؟
7 جو راست باز بے الزام زندگی گزارے اُس کی اولاد مبارک ہے۔
8 جب بادشاہ تختِ عدالت پر بیٹھ جائے تو وہ اپنی آنکھوں سے سب کچھ چھان کر ہر غلط بات ایک طرف کر لیتا ہے۔
9 کون کہہ سکتا ہے، ”مَیں نے اپنے دل کو پاک صاف کر رکھا ہے، مَیں اپنے گناہ سے پاک ہو گیا ہوں“؟
10 غلط باٹ اور غلط پیمائش، رب دونوں سے گھن کھاتا ہے۔
11 لڑکے کا کردار اُس کے سلوک سے معلوم ہوتا ہے۔ اِس سے پتا چلتا ہے کہ اُس کا چال چلن پاک اور راست ہے یا نہیں۔
12 سننے والے کان اور دیکھنے والی آنکھیں دونوں ہی رب نے بنائی ہیں۔
13 نیند کو پیار نہ کر ورنہ غریب ہو جائے گا۔ اپنی آنکھوں کو کھلا رکھ تو جی بھر کر کھانا کھائے گا۔
14 گاہک دکاندار سے کہتا ہے، ”یہ کیسی ناقص چیز ہے!“ لیکن پھر جا کر دوسروں کے سامنے اپنے سودے پر شیخی مارتا ہے۔
15 سونا اور کثرت کے موتی پائے جا سکتے ہیں، لیکن سمجھ دار ہونٹ اُن سے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔
16 ضمانت کا وہ لباس واپس نہ کر جو کسی نے پردیسی کا ضامن بن کر دیا ہے۔ اگر وہ اجنبی کا ضامن ہو تو اُس ضمانت پر ضرور قبضہ کر جو اُس نے دی تھی۔
17 دھوکے سے حاصل کی ہوئی روٹی آدمی کو میٹھی لگتی ہے، لیکن اُس کا انجام کنکروں سے بھرا منہ ہے۔
18 منصوبے صلاح مشورے سے مضبوط ہو جاتے ہیں، اور جنگ کرنے سے پہلے دوسروں کی ہدایات

پر دھیان دے۔
19 اگر تُو بہتان لگانے والے کو ہم راز بنائے تو وہ
اِدھر اُدھر پھر کر بات پھیلائے گا۔ چنانچہ باتونی سے
گریز کر۔
20 جو اپنے باپ یا ماں پر لعنت کرے اُس کا چراغ
گھنے اندھیرے میں بجھ جائے گا۔
21 جو میراث شروع میں بڑی جلدی سے مل جائے وہ
آخر میں برکت کا باعث نہیں ہو گی۔
22 مت کہنا، ”مَیں غلط کام کا انتقام لوں گا۔“ رب
کے انتظار میں رہ تو وہی تیری مدد کرے گا۔
23 رب جھوٹے باٹوں سے گھن کھاتا ہے، اور غلط
ترازو اُسے اچھا نہیں لگتا۔
24 رب ہر ایک کے قدم مقرر کرتا ہے۔ تو پھر انسان
کس طرح اپنی راہ سمجھ سکتا ہے؟
25 انسان اپنے لئے پھندا تیار کرتا ہے جب وہ جلد
بازی سے مَنّت مانتا اور بعد میں ہی مَنّت کے نتائج
پر غور کرنے لگتا ہے۔
26 دانش مند بادشاہ بےدینوں کو چھان چھان کر اُڑا
لیتا ہے، ہاں وہ گاہنے کا آلہ ہی اُن پر سے گزرنے
دیتا ہے۔
27 آدم زاد کی روح رب کا چراغ ہے جو انسان کے
باطن کی تہہ تک سب کچھ کی تحقیق کرتا ہے۔
28 شفقت اور وفا بادشاہ کو محفوظ رکھتی ہیں، شفقت
سے وہ اپنا تخت مستحکم کر لیتا ہے۔
29 نوجوانوں کا فخر اُن کی طاقت اور بزرگوں کی شان
اُن کے سفید بال ہیں۔
30 زخم اور چوٹیں بُرائی کو دُور کر دیتی ہیں، ضربیں باطن
کی تہہ تک سب کچھ صاف کر دیتی ہیں۔

21

بادشاہ کا دل رب کے ہاتھ میں نہر کی
مانند ہے۔ وہ جدھر چاہے اُس کا رُخ
پھیر دیتا ہے۔
2 ہر آدمی کی راہ اُس کی اپنی نظر میں ٹھیک لگتی ہے،
لیکن رب ہی دلوں کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔
3 راست بازی اور انصاف کرنا رب کو ذبح کی قربانیوں
سے کہیں زیادہ پسند ہے۔
4 مغرور آنکھیں اور متکبر دل جو بےدینوں کا چراغ
ہیں گناہ ہیں۔
5 محنتی شخص کے منصوبے نفع کا باعث ہیں، لیکن
جلد بازی غربت تک پہنچا دیتی ہے۔
6 فریب دہ زبان سے جمع کیا ہوا خزانہ بکھر جانے
والا دھواں اور مہلک پھندا ہے۔
7 بےدینوں کا ظلم ہی اُنہیں گھسیٹ کر لے جاتا ہے،
کیونکہ وہ انصاف کرنے سے انکار کرتے ہیں۔
8 قصور وار کی راہ پیچ دار ہے جبکہ پاک شخص سیدھی
راہ پر چلتا ہے۔
9 جھگڑالو بیوی کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہنے کی
نسبت چھت کے کسی کونے میں گزارہ کرنا بہتر ہے۔
10 بےدین غلط کام کرنے کے لالچ میں رہتا ہے اور
اپنے کسی بھی پڑوسی پر ترس نہیں کھاتا۔
11 طعنہ زن پر جرمانہ لگا تو سادہ لوح سبق سیکھے گا،
دانش مند کو تعلیم دے تو اُس کے علم میں اضافہ ہو گا۔
12 اللہ جو راست ہے بےدین کے گھر کو دھیان میں
رکھتا ہے، وہی بےدین کو خاک میں ملا دیتا ہے۔
13 جو کان میں اُنگلی ڈال کر غریب کی مدد کے لئے
چیخیں نہیں سنتا وہ بھی ایک دن چیخیں مارے گا، اور اُس
کی بھی سنی نہیں جائے گی۔

14 پوشیدگی میں صلہ دینے سے دوسرے کا غصہ ٹھنڈا
ہو جاتا، کسی کی جیب گرم کرنے سے اُس کا سخت طیش
دُور ہو جاتا ہے۔
15 جب انصاف کیا جائے تو راست باز خوش ہو جاتا،
لیکن بدکار دہشت کھانے لگتا ہے۔
16 جو سمجھ کی راہ سے بھٹک جائے وہ ایک دن مُردوں
کی جماعت میں آرام کرے گا۔
17 جو عیش و عشرت کی زندگی پسند کرے وہ غریب
ہو جائے گا، جسے مَے اور تیل پیارا ہو وہ امیر نہیں ہو
جائے گا۔
18 جب راست باز کا فدیہ دینا ہے تو بےدین کو دیا
جائے گا، اور دیانت دار کی جگہ بےوفا کو دیا جائے گا۔
19 جھگڑالو اور تنگ کرنے والی بیوی کے ساتھ بسنے
کی نسبت ریگستان میں گزارہ کرنا بہتر ہے۔
20 دانش مند کے گھر میں عمدہ خزانہ اور تیل ہوتا
ہے، لیکن احمق اپنا سارا مال ہڑپ کر لیتا ہے۔
21 جو انصاف اور شفقت کا تعاقب کرتا رہے وہ
زندگی، راستی اور عزت پائے گا۔
22 دانش مند آدمی طاقت ور فوجیوں کے شہر پر حملہ
کر کے وہ قلعہ بندی ڈھا دیتا ہے جس پر اُن کا پورا
اعتماد تھا۔
23 جو اپنے منہ اور زبان کی پہرا داری کرے وہ اپنی
جان کو مصیبت سے بچائے رکھتا ہے۔
24 مغرور اور گھمنڈی کا نام 'طعنہ زن' ہے، ہر کام
وہ بےحد تکبر کے ساتھ کرتا ہے۔
25 کاہل کا لالچ اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیتا ہے،
کیونکہ اُس کے ہاتھ کام کرنے سے انکار کرتے ہیں۔
26 لالچی پورا دن لالچ کرتا رہتا ہے، لیکن راست باز
فیاض دلی سے دیتا ہے۔
27 بےدینوں کی قربانی قابلِ گِھن ہے، خاص کر جب
اُسے بُرے مقصد سے پیش کیا جائے۔
28 جھوٹا گواہ تباہ ہو جائے گا، لیکن جو دوسرے کی
دھیان سے سنے اُس کی بات ہمیشہ تک قائم رہے گی۔
29 بےدین آدمی گستاخ انداز سے پیش آتا ہے، لیکن
سیدھی راہ پر چلنے والا سوچ سمجھ کر اپنی راہ پر چلتا ہے۔
30 کسی کی بھی حکمت، سمجھ یا منصوبہ رب کا سامنا
نہیں کر سکتا۔
31 گھوڑے کو جنگ کے دن کے لئے تیار تو کیا جاتا
ہے، لیکن فتح رب کے ہاتھ میں ہے۔

22

نیک نام بڑی دولت سے قیمتی، اور منظورِ
نظر ہونا سونے چاندی سے بہتر ہے۔
2 امیر اور غریب ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں،
رب اُن سب کا خالق ہے۔
3 ذہین آدمی خطرہ پہلے سے بھانپ کر چھپ جاتا
ہے، جبکہ سادہ لوح آگے بڑھ کر اُس کی لپیٹ میں آ
جاتا ہے۔
4 فروتنی اور رب کا خوف ماننے کا پھل دولت، احترام
اور زندگی ہے۔
5 بےدین کی راہ میں کانٹے اور پھندے ہوتے
ہیں۔ جو اپنی جان محفوظ رکھنا چاہے وہ اُن سے دُور
رہتا ہے۔
6 چھوٹے بچے کی صحیح راہ پر چلنے کی تربیت کر تو وہ
بوڑھا ہو کر بھی اُس سے نہیں ہٹے گا۔
7 امیر غریب پر حکومت کرتا، اور قرض دار قرض خواہ
کا غلام ہوتا ہے۔
8 جو ناانصافی کا بیج بوئے وہ آفت کی فصل کاٹے گا،

تب اُس کی زیادتی کی لاٹھی ٹوٹ جائے گی۔
9 فیاض دل کو برکت ملے گی، کیونکہ وہ پست حال کو
اپنے کھانے میں شریک کرتا ہے۔
10 طعنہ زن کو بھگا دے تو لڑائی جھگڑا گھر سے نکل
جائے گا، تُو تُو مَیں مَیں اور ایک دوسرے کی بےعزتی
کرنے کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔
11 جو دل کی پاکیزگی کو پیار کرے اور مہربان زبان کا
مالک ہو وہ بادشاہ کا دوست بنے گا۔
12 رب کی آنکھیں علم و عرفان کی دیکھ بھال کرتی
ہیں، لیکن وہ بےوفا کی باتوں کو تباہ ہونے دیتا ہے۔
13 کاہل کہتا ہے، ”گلی میں شیر ہے، اگر باہر جاؤں تو
مجھے کسی چوک میں پھاڑ کھائے گا۔“
14 زناکار عورت کا منہ گہرا گڑھا ہے۔ جس سے رب
ناراض ہو وہ اُس میں گر جاتا ہے۔
15 بچے کے دل میں حماقت ٹکتی ہے، لیکن تربیت
کی چھڑی اُسے بھگا دیتی ہے۔
16 ایک پست حال پر ظلم کرتا ہے تاکہ دولت پائے،
دوسرا امیر کو تحفے دیتا ہے لیکن غریب ہو جاتا ہے۔

دانش مندوں کی 30 کہاوتیں

17 کان لگا کر داناؤں کی باتوں پر دھیان دے،
دل سے میری تعلیم اپنا لے! 18 کیونکہ اچھا ہے کہ
تُو اُنہیں اپنے دل میں محفوظ رکھے، وہ سب تیرے
ہونٹوں پر مستعد رہیں۔ 19 آج مَیں تجھے، ہاں تجھے ہی
تعلیم دے رہا ہوں تاکہ تیرا بھروسا رب پر رہے۔
20 مَیں نے تیرے لئے 30 کہاوتیں قلم بند کی ہیں،
ایسی باتیں جو مشوروں اور علم سے بھری ہوئی ہیں۔
21 کیونکہ مَیں تجھے سچائی کی قابلِ اعتماد باتیں سکھانا چاہتا
ہوں تاکہ تُو اُنہیں قابلِ اعتماد جواب دے سکے جنہوں
نے تجھے بھیجا ہے۔

-۱-

22 پست حال کو اِس لئے نہ لُوٹ کہ وہ پست حال
ہے، مصیبت زدہ کو عدالت میں مت کچلنا۔ 23 کیونکہ
رب خود اُن کا دفاع کر کے اُنہیں لُوٹ لے گا جو اُنہیں
لُوٹ رہے ہیں۔

-۲-

24 غصیلے شخص کا دوست نہ بن، نہ اُس سے زیادہ
تعلق رکھ جو جلدی سے آگ بگولا ہو جاتا ہے۔ 25 ایسا
نہ ہو کہ تُو اُس کا چال چلن اپنا کر اپنی جان کے لئے
پھندا لگائے۔

-۳-

26 کبھی ہاتھ ملا کر وعدہ نہ کر کہ مَیں دوسرے کے
قرضے کا ضامن ہوں گا۔ 27 قرض دار کے پیسے واپس نہ
کرنے پر اگر تُو بھی پیسے ادا نہ کر سکے تو تیری چارپائی
بھی تیرے نیچے سے چھین لی جائے گی۔

-۴-

28 زمین کی جو حدود تیرے باپ دادا نے مقرر کیں
اُنہیں آگے پیچھے مت کرنا۔

-۵-

29 کیا تجھے ایسا آدمی نظر آتا ہے جو اپنے کام میں ماہر
ہے؟ وہ نچلے طبقے کے لوگوں کی خدمت نہیں کرے گا
بلکہ بادشاہوں کی۔

-۶-

23 اگر تُو کسی حکمران کے کھانے میں شریک
ہو جائے تو خوب دھیان دے کہ تُو کس
کے حضور ہے۔ 2 اگر تُو پیٹو ہو تو اپنے گلے پر چھری

رکھ۔ 3 اُس کی عمدہ چیزوں کا لالچ مت کر، کیونکہ یہ کھانا
فریب دہ ہے۔

-۷-

4 اپنی پوری طاقت امیر بننے میں صَرف نہ کر، اپنی
حکمت ایسی کوششوں سے ضائع مت کر۔ 5 ایک نظر
دولت پر ڈال تو وہ اوجھل ہو جاتی ہے، اور پَر لگا کر عقاب
کی طرح آسمان کی طرف اُڑ جاتی ہے۔

-۸-

6 جلنے والے کی روٹی مت کھا، اُس کے لذیذ کھانوں
کا لالچ نہ کر۔ 7 کیونکہ یہ گلے میں بال کی طرح ہو گا۔ وہ
تجھ سے کہے گا، ”کھاؤ، پیو!“ لیکن اُس کا دل تیرے
ساتھ نہیں ہے۔ 8 جو لقمہ تُو نے کھا لیا اُس سے تجھے
قَے آئے گی، اور تیری اُس سے دوستانہ باتیں ضائع ہو
جائیں گی۔

-۹-

9 احمق سے بات نہ کر، کیونکہ وہ تیری دانش مند باتیں
حقیر جانے گا۔

-۱۰-

10 زمین کی جو حدود قدیم زمانے میں مقرر ہوئیں
اُنہیں آگے پیچھے مت کرنا، اور یتیموں کے کھیتوں پر
قبضہ نہ کر۔ 11 کیونکہ اُن کا چھڑانے والا قوی ہے، وہ اُن
کے حق میں خود تیرے خلاف لڑے گا۔

-۱۱-

12 اپنا دل تربیت کے حوالے کر اور اپنے کان علم کی
باتوں پر لگا۔

-۱۲-

13 بچے کو تربیت سے محروم نہ رکھ، چھڑی سے اُسے
سزا دینے سے وہ نہیں مرے گا۔ 14 چھڑی سے اُسے
سزا دے تو اُس کی جان موت سے چھوٹ جائے گی۔

-۱۳-

15 میرے بیٹے، اگر تیرا دل دانش مند ہو تو میرا دل
بھی خوش ہو گا۔ 16 مَیں اندر ہی اندر خوشی مناؤں گا جب
تیرے ہونٹ دیانت دار باتیں کریں گے۔

-۱۴-

17 تیرا دل گناہ گاروں کو دیکھ کر کُڑھتا نہ رہے بلکہ
پورے دن رب کا خوف رکھنے میں سرگرم رہے۔
18 کیونکہ تیری اُمید جاتی نہیں رہے گی بلکہ تیرا مستقبل
یقیناً اچھا ہو گا۔

-۱۵-

19 میرے بیٹے، سن کر دانش مند ہو جا اور صحیح راہ پر
اپنے دل کی راہنمائی کر۔ 20 شرابی اور پیٹو سے دریغ کر،
21 کیونکہ شرابی اور پیٹو غریب ہو جائیں گے، اور کاہلی
اُنہیں چیتھڑے پہنائے گی۔

-۱۶-

22 اپنے باپ کی سن جس نے تجھے پیدا کیا، اور اپنی
ماں کو حقیر نہ جان جب بوڑھی ہو جائے۔
23 سچائی خرید لے اور کبھی فروخت نہ کر، اُس میں
شامل حکمت، تربیت اور سمجھ اپنا لے۔
24 راست باز کا باپ بڑی خوشی مناتا ہے، اور دانش
مند بیٹے کا والد اُس سے لطف اندوز ہوتا ہے۔
25 چنانچہ اپنے ماں باپ کے لئے خوشی کا باعث ہو،
ایسی زندگی گزار کہ تیری ماں جشن منا سکے۔

-۱۷-

26 میرے بیٹے، اپنا دل میرے حوالے کر، تیری
آنکھیں میری راہیں پسند کریں۔ 27 کیونکہ کسبی گہرا گڑھا
اور زناکار عورت تنگ کنواں ہے، 28 ڈاکو کی طرح وہ

تاک لگائے بیٹھ کر مردوں میں بےوفاؤں کا اضافہ کرتی ہے۔

-۱۸-

29 کون آہیں بھرتا ہے؟ کون ہائے ہائے کرتا اور لڑائی جھگڑے میں ملوث رہتا ہے؟ کس کو بلاوجہ چوٹیں لگتی، کس کی آنکھیں دُھندلی سی رہتی ہیں؟ 30 وہ جو رات گئے تک مَے پینے اور مسالے دار مَے سے مزہ لینے میں مصروف رہتا ہے۔ 31 مَے کو تکتا نہ رہ، خواہ اُس کا سرخ رنگ کتنی خوب صورتی سے پیالے میں کیوں نہ چمکے، خواہ اُسے بڑے مزے سے کیوں نہ پیا جائے۔ 32 انجام کار وہ تجھے سانپ کی طرح کاٹے گی، ناگ کی طرح ڈسے گی۔ 33 تیری آنکھیں عجیب و غریب منظر دیکھیں گی اور تیرا دل بےتُکی باتیں ہکلائے گا۔ 34 تُو سمندر کے بیچ میں لیٹنے والے کی مانند ہو گا، اُس جیسا جو مستول پر چڑھ کر لیٹ گیا ہو۔ 35 تُو کہے گا، ”میری پٹائی ہوئی لیکن درد محسوس نہ ہوا، مجھے مارا گیا لیکن معلوم نہ ہوا۔ مَیں کب جاگ اُٹھوں گا تاکہ دوبارہ شراب کی طرف رُخ کر سکوں؟“

-۱۹-

24

شریروں سے حسد نہ کر، نہ اُن سے صحبت رکھنے کی آرزو رکھ، 2 کیونکہ اُن کا دل ظلم کرنے پر تُلا رہتا ہے، اُن کے ہونٹ دوسروں کو دُکھ پہنچاتے ہیں۔

-۲۰-

3 حکمت گھر کو تعمیر کرتی، سمجھ اُسے مضبوط بنیاد پر کھڑا کر دیتی، 4 اور علم و عرفان اُس کے کمروں کو بیش قیمت اور من موہن چیزوں سے بھر دیتا ہے۔

-۲۱-

5 دانش مند کو طاقت حاصل ہوتی اور علم رکھنے والے کی قوت بڑھتی رہتی ہے، 6 کیونکہ جنگ کرنے کے لئے ہدایت اور فتح پانے کے لئے متعدد مشیروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

-۲۲-

7 حکمت اِتنی بلند و بالا ہے کہ احمق اُسے پا نہیں سکتا۔ جب بزرگ شہر کے دروازے میں فیصلہ کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو وہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔

-۲۳-

8 بُرے منصوبے باندھنے والا سازشی کہلاتا ہے۔ 9 احمق کی چالاکیاں گناہ ہیں، اور لوگ طعنہ زن سے گھن کھاتے ہیں۔

-۲۴-

10 اگر تُو مصیبت کے دن ہمت ہار کر ڈھیلا ہو جائے تو تیری طاقت جاتی رہے گی۔

-۲۵-

11 جنہیں موت کے حوالے کیا جا رہا ہے اُنہیں چھڑا، جو قصائی کی طرف ڈگمگاتے ہوئے جا رہے ہیں اُنہیں روک دے۔ 12 شاید تُو کہے، ”ہمیں تو اِس کے بارے میں علم نہیں تھا۔“ لیکن یقین جان، جو دل کی جانچ پڑتال کرتا ہے وہ بات سمجھتا ہے، جو تیری جان کی دیکھ بھال کرتا ہے اُسے معلوم ہے۔ وہ انسان کو اُس کے اعمال کا بدلہ دیتا ہے۔

-۲۶-

13 میرے بیٹے، شہد کھا کیونکہ وہ اچھا ہے، چھتے کا خالص شہد میٹھا ہے۔ 14 جان لے کہ حکمت اِسی طرح تیری جان کے لئے میٹھی ہے۔ اگر تُو اُسے پائے تو تیری

اُمید جاتی نہیں رہے گی بلکہ تیرا مستقبل اچھا ہو گا۔

-۲۷-

15 اے بے دین، راست باز کے گھر کی تاک لگائے
مت بیٹھنا، اُس کی رہائش گاہ تباہ نہ کر۔ 16 کیونکہ گو
راست باز سات بار گر جائے تو بھی ہر بار دوبارہ اُٹھ
کھڑا ہو گا جبکہ بے دین ایک بار ٹھوکر کھا کر مصیبت میں
پھنسا رہے گا۔

-۲۸-

17 اگر تیرا دشمن گر جائے تو خوش نہ ہو، اگر وہ ٹھوکر
کھائے تو تیرا دل جشن نہ منائے۔ 18 ایسا نہ ہو کہ
رب یہ دیکھ کر تیرا رویہ پسند نہ کرے اور اپنا غصہ
دشمن پر اُتارنے سے باز آئے۔

-۲۹-

19 بدکاروں کو دیکھ کر مشتعل نہ ہو جا، بے دینوں کے
باعث کُڑھتا نہ رہ۔ 20 کیونکہ شریروں کا کوئی مستقبل
نہیں، بے دینوں کا چراغ بجھ جائے گا۔

-۳۰-

21 میرے بیٹے، رب اور بادشاہ کا خوف مان، اور
سرکشوں میں شریک نہ ہو۔ 22 کیونکہ اچانک ہی اُن پر
آفت آئے گی، کسی کو پتا ہی نہیں چلے گا جب دونوں
اُن پر حملہ کر کے اُنہیں تباہ کر دیں گے۔

دانش مندوں کی مزید کہاوتیں

23 ذیل میں دانش مندوں کی مزید کہاوتیں قلم بند
ہیں۔
عدالت میں جانب داری دکھانا بُری بات ہے۔ 24 جو
قصور وار سے کہے، ”تُو بے قصور ہے“ اُس پر قومیں
لعنت بھیجیں گی، اُس کی سرزنش اُمتیں کریں گی۔

25 لیکن جو قصور وار کو مجرم ٹھہرائے وہ خوش حال ہو
گا، اُسے کثرت کی برکت ملے گی۔
26 سچا جواب دوست کے بوسے کی مانند ہے۔
27 پہلے باہر کا کام مکمل کر کے اپنے کھیتوں کو تیار
کر، پھر ہی اپنا گھر تعمیر کر۔
28 بلاوجہ اپنے پڑوسی کے خلاف گواہی مت دے۔
یا کیا تُو اپنے ہونٹوں سے دھوکا دینا چاہتا ہے؟
29 مت کہنا، ”جس طرح اُس نے میرے ساتھ کیا
اُسی طرح مَیں اُس کے ساتھ کروں گا، مَیں اُس کے ہر
فعل کا مناسب جواب دوں گا۔“

30 ایک دن مَیں سُست اور ناسمجھ آدمی کے کھیت
اور انگور کے باغ میں سے گزرا۔ 31 ہر جگہ کانٹے دار
جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں، خود رَو پودے پوری زمین پر
چھا گئے تھے۔ اُس کی چاردیواری بھی گر گئی تھی۔ 32 یہ
دیکھ کر مَیں نے دل سے دھیان دیا اور سبق سیکھ لیا،
33 اگر تُو کہے، ”مجھے تھوڑی دیر سونے دے، تھوڑی
دیر اونگھنے دے، تھوڑی دیر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے
دے تاکہ مَیں آرام کر سکوں“ 34 تو خبردار، جلد ہی
غربت راہزن کی طرح تجھ پر آئے گی، مفلسی ہتھیار سے
لیس ڈاکو کی طرح تجھ پر آ پڑے گی۔

سلیمان کی مزید کہاوتیں

25 ذیل میں سلیمان کی مزید کہاوتیں درج
ہیں جنہیں یہوداہ کے بادشاہ حزقیاہ کے
لوگوں نے جمع کیا۔

2 اللہ کا جلال اِس میں ظاہر ہوتا ہے کہ وہ معاملہ

پوشیدہ رکھتا ہے، بادشاہ کا جلال اِس میں کہ وہ معاملے
کی تحقیق کرتا ہے۔
3 جتنا آسمان بلند اور زمین گہری ہے اُتنا ہی بادشاہوں
کے دل کا کھوج نہیں لگایا جا سکتا۔
4 چاندی سے مَیل دُور کرو تو سنار برتن بنانے میں
کامیاب ہو جائے گا، 5 بے دین کو بادشاہ کے حضور سے
دُور کرو تو اُس کا تخت راستی کی بنیاد پر قائم رہے گا۔
6 بادشاہ کے حضور اپنے آپ پر فخر نہ کر، نہ عزت کی
اُس جگہ پر کھڑا ہو جا جو بزرگوں کے لئے مخصوص ہے۔
7 اِس سے پہلے کہ شرفا کے سامنے ہی تیری بےعزتی ہو
جائے بہتر ہے کہ تُو پیچھے کھڑا ہو جا اور بعد میں کوئی
تجھ سے کہے، ”یہاں سامنے آ جائیں۔“
جو کچھ تیری آنکھوں نے دیکھا اُسے عدالت میں پیش
کرنے میں 8 جلد بازی نہ کر، کیونکہ تُو کیا کرے گا اگر
تیرا پڑوسی تیرے معاملے کو جھٹلا کر تجھے شرمندہ کرے؟
9 عدالت میں اپنے پڑوسی سے لڑتے وقت وہ بات
بیان نہ کر جو کسی نے پوشیدگی میں تیرے سپرد کی،
10 ایسا نہ ہو کہ سننے والا تیری بےعزتی کرے۔ تب
تیری بدنامی کبھی نہیں مٹے گی۔
11 وقت پر موزوں بات چاندی کے برتن میں سونے
کے سیب کی مانند ہے۔ 12 دانش مند کی نصیحت قبول
کرنے والے کے لئے سونے کی بالی اور خالص سونے
کے گلوبند کی مانند ہے۔
13 قابلِ اعتماد قاصد بھیجنے والے کے لئے فصل
کاٹتے وقت برف کی ٹھنڈک جیسا ہے، اِس طرح وہ
اپنے مالک کی جان کو تر و تازہ کر دیتا ہے۔
14 جو شیخی مار کر تحفوں کا وعدہ کرے لیکن کچھ نہ
دے وہ اُن طوفانی بادلوں کی مانند ہے جو برسے بغیر
گزر جاتے ہیں۔
15 حکمران کو تحمل سے قائل کیا جا سکتا، اور نرم زبان
ہڈیاں توڑنے کے قابل ہے۔
16 اگر شہد مل جائے تو ضرورت سے زیادہ مت کھا،
حد سے زیادہ کھانے سے تجھے قَے آئے گی۔
17 اپنے پڑوسی کے گھر میں بار بار جانے سے اپنے
قدموں کو روک، ورنہ وہ تنگ آ کر تجھ سے نفرت کرنے
لگے گا۔
18 جو اپنے پڑوسی کے خلاف جھوٹی گواہی دے وہ
ہتھوڑے، تلوار اور تیز تیر جیسا نقصان دہ ہے۔
19 مصیبت کے وقت بےوفا پر اعتبار کرنا خراب
دانت یا ڈگمگاتے پاؤں کی طرح تکلیف دہ ہے۔
20 دُکھتے دل کے لئے گیت گانا اُتنا ہی غیرموزوں
ہے جتنا سردیوں کے موسم میں قمیص اُتارنا یا سوڈے
پر سرکہ ڈالنا۔
21 اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اُسے کھانا کھلا، اگر پیاسا
ہو تو پانی پلا۔ 22 کیونکہ ایسا کرنے سے تُو اُس کے سر پر
جلتے ہوئے کوئلوں کا ڈھیر لگائے گا، اور رب تجھے اجر
دے گا۔
23 جس طرح کالے بادل لانے والی ہَوا بارش پیدا
کرتی ہے اُسی طرح باتونی کی چپکے سے کی گئی باتوں سے
لوگوں کے منہ بگڑ جاتے ہیں۔
24 جھگڑالو بیوی کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہنے کی
نسبت چھت کے کسی کونے میں گزارہ کرنا بہتر ہے۔
25 دُور دراز ملک کی خوش خبری پیاسے گلے میں ٹھنڈا
پانی ہے۔
26 جو راست باز بےدین کے سامنے ڈگمگانے لگے،
وہ گدلا چشمہ اور آلودہ کنواں ہے۔

27 زیادہ شہد کھانا اچھا نہیں، اور نہ ہی زیادہ اپنی عزت
کی فکر کرنا۔
28 جو اپنے آپ پر قابو نہ پا سکے وہ اُس شہر کی مانند
ہے جس کی فصیل ڈھا دی گئی ہے۔

26 احمق کی عزت کرنا اُتنا ہی غیر موزوں ہے
جتنا موسمِ گرما میں برف یا فصل کاٹتے
وقت بارش۔
2 بلاوجہ بھیجی ہوئی لعنت پھڑپھڑاتی چڑیا یا اُڑتی ہوئی
ابابیل کی طرح اوجھل ہو کر بے اثر رہ جاتی ہے۔
3 گھوڑے کو چھڑی سے، گدھے کو لگام سے اور احمق
کی پیٹھ کو لاٹھی سے تربیت دے۔
4 جب احمق احمقانہ باتیں کرے تو اُسے جواب نہ
دے، ورنہ تُو اُسی کے برابر ہو جائے گا۔ 5 جب احمق
احمقانہ باتیں کرے تو اُسے جواب دے، ورنہ وہ اپنی
نظر میں دانش مند ٹھہرے گا۔
6 جو احمق کے ہاتھ پیغام بھیجے وہ اُس کی مانند ہے
جو اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار کر اپنے آپ سے زیادتی
کرتا ہے۔[a]
7 احمق کے منہ میں حکمت کی بات مفلوج کی بے
حرکت لٹکتی ٹانگوں کی طرح بے کار ہے۔
8 احمق کا احترام کرنا غلیل کے ساتھ پتھر باندھنے
کے برابر ہے۔
9 احمق کے منہ میں حکمت کی بات نشے میں دُھت
شرابی کے ہاتھ میں کانٹےدار جھاڑی کی مانند ہے۔
10 جو احمق یا ہر کسی گزرنے والے کو کام پر لگائے وہ
سب کو زخمی کرنے والے تیرانداز کی مانند ہے۔
11 جو احمق اپنی حماقت دہرائے وہ اپنی قَے کے پاس
واپس آنے والے کُتے کی مانند ہے۔
12 کیا کوئی دکھائی دیتا ہے جو اپنے آپ کو دانش
مند سمجھتا ہے؟ اُس کی نسبت احمق کے سُدھرنے کی
زیادہ اُمید ہے۔
13 کاہل کہتا ہے، ”راستے میں شیر ہے، ہاں چوکوں
میں شیر پھر رہا ہے!“
14 جس طرح دروازہ قبضے پر گھومتا ہے اُسی طرح
کاہل اپنے بستر پر کروٹیں بدلتا ہے۔
15 جب کاہل اپنا ہاتھ کھانے کے برتن میں ڈال دے
تو وہ اِتنا سُست ہے کہ اُسے منہ تک واپس نہیں لا سکتا۔
16 کاہل اپنی نظر میں حکمت سے جواب دینے والے
سات آدمیوں سے کہیں زیادہ دانش مند ہے۔
17 جو گزرتے وقت دوسروں کے جھگڑے میں
مداخلت کرے وہ اُس آدمی کی مانند ہے جو کُتے کو کانوں
سے پکڑ لے۔
19-18 جو اپنے پڑوسی کو فریب دے کر بعد میں کہے،
”مَیں صرف مذاق کر رہا تھا“ وہ اُس دیوانے کی مانند ہے
جو لوگوں پر جلتے ہوئے اور مہلک تیر برساتا ہے۔
20 لکڑی کے ختم ہونے پر آگ بجھ جاتی ہے، تہمت
لگانے والے کے چلے جانے پر جھگڑا بند ہو جاتا ہے۔
21 انگاروں میں کوئلے اور آگ میں لکڑی ڈال تو
آگ بھڑک اُٹھے گی۔ جھگڑالو کو کہیں بھی کھڑا کر تو لوگ
مشتعل ہو جائیں گے۔
22 تہمت لگانے والے کی باتیں لذیذ کھانے کے
لقموں جیسی ہیں، وہ دل کی تہہ تک اُتر جاتی ہیں۔
23 جلنے والے ہونٹ اور شریر دل مٹی کے اُس برتن
کی مانند ہیں جسے چمک دار بنایا گیا ہو۔

---

[a] لفظی ترجمہ: زیادتی کا پیالہ پیتا ہے۔

24 نفرت کرنے والا اپنے ہونٹوں سے اپنا اصلی روپ
چھپا لیتا ہے، لیکن اُس کا دل فریب سے بھرا رہتا ہے۔
25 جب وہ مہربان باتیں کرے تو اُس پر یقین نہ کر،
کیونکہ اُس کے دل میں سات مکروہ باتیں ہیں۔ 26 گو
اُس کی نفرت فی الحال فریب سے چھپی رہے، لیکن ایک
دن اُس کا غلط کردار پوری جماعت کے سامنے ظاہر ہو
جائے گا۔
27 جو دوسروں کو پھنسانے کے لئے گڑھا کھودے وہ
اُس میں خود گر جائے گا، جو پتھر لُڑھکا کر دوسروں پر
پھینکنا چاہے اُس پر ہی پتھر واپس لُڑھک آئے گا۔
28 جھوٹی زبان اُن سے نفرت کرتی ہے جنہیں وہ
کچل دیتی ہے، خوشامد کرنے والا منہ تباہی مچا دیتا ہے۔

27 اُس پر شیخی نہ مار جو تُو کل کرے گا،
تجھے کیا معلوم کہ کل کا دن کیا کچھ
فراہم کرے گا؟
2 تیرا اپنا منہ اور اپنے ہونٹ تیری تعریف نہ کریں
بلکہ وہ جو تجھ سے واقف بھی نہ ہو۔
3 پتھر بھاری اور ریت وزنی ہے، لیکن جو احمق تجھے
تنگ کرے وہ زیادہ ناقابلِ برداشت ہے۔
4 غصہ ظالم ہوتا اور طیش سیلاب کی طرح انسان پر آ
جاتا ہے، لیکن کون حسد کا مقابلہ کر سکتا ہے؟
5 کھلی ملامت چھپی ہوئی محبت سے بہتر ہے۔
6 پیار کرنے والے کی ضربیں وفا کا ثبوت ہیں، لیکن
نفرت کرنے والے کے متعدد بوسوں سے خبردار رہ۔
7 جو سیر ہے وہ شہد کو بھی پاؤں تلے روند دیتا ہے،
لیکن بھوکے کو کڑوی چیزیں بھی میٹھی لگتی ہیں۔
8 جو آدمی اپنے گھر سے نکل کر مارا مارا پھرے وہ اُس
پرندے کی مانند ہے جو اپنے گھونسلے سے بھاگ کر کبھی
اِدھر کبھی اُدھر پھڑپھڑاتا رہتا ہے۔
9 تیل اور بخور دل کو خوش کرتے ہیں، لیکن دوست
اپنے اچھے مشوروں سے خوشی دلاتا ہے۔
10 اپنے دوستوں کو کبھی نہ چھوڑ، نہ اپنے ذاتی دوستوں
کو نہ اپنے باپ کے دوستوں کو۔ تب تجھے مصیبت کے
دن اپنے بھائی سے مدد نہیں مانگنی پڑے گی۔ کیونکہ
قریب کا پڑوسی دُور کے بھائی سے بہتر ہے۔
11 میرے بیٹے، دانش مند بن کر میرے دل کو
خوش کر تاکہ مَیں اپنے حقیر جاننے والے کو جواب
دے سکوں۔
12 ذہین آدمی خطرہ پہلے سے بھانپ کر چھپ جاتا
ہے، جبکہ سادہ لوح آگے بڑھ کر اُس کی لپیٹ میں آ
جاتا ہے۔
13 ضمانت کا وہ لباس واپس نہ کر جو کسی نے پردیسی
کا ضامن بن کر دیا ہے۔ اگر وہ اجنبی عورت کا ضامن ہو
تو اُس ضمانت پر ضرور قبضہ کر جو اُس نے دی تھی۔
14 جو صبح سویرے بلند آواز سے اپنے پڑوسی کو برکت
دے اُس کی برکت لعنت ٹھہرائی جائے گی۔
15 جھگڑالو بیوی موسلا دھار بارش کے باعث مسلسل
ٹپکنے والی چھت کی مانند ہے۔ 16 اُسے روکنا ہَوا کو روکنے
یا تیل کو پکڑنے کے برابر ہے۔
17 لوہا لوہے کو اور انسان انسان کے ذہن کو تیز کرتا
ہے۔
18 جو انجیر کے درخت کی دیکھ بھال کرے وہ اُس
کا پھل کھائے گا، جو اپنے مالک کی وفاداری سے خدمت
کرے اُس کا احترام کیا جائے گا۔
19 جس طرح پانی چہرے کو منعکس کرتا ہے اُسی طرح
انسان کا دل انسان کو منعکس کرتا ہے۔

20 نہ موت اور نہ پاتال کبھی سیر ہوتے ہیں، نہ
انسان کی آنکھیں۔
21 سونا اور چاندی کٹھالی میں پگھلا کر پاک صاف کر،
لیکن انسان کا کردار اِس سے معلوم کر کہ لوگ اُس کی
کتنی قدر کرتے ہیں۔
22 اگر احمق کو اناج کی طرح اُوکھلی اور موسل سے کوٹا
بھی جائے تو بھی اُس کی حماقت دُور نہیں ہو جائے گی۔
23 احتیاط سے اپنی بھیڑ بکریوں کی حالت پر دھیان
دے، اپنے ریوڑوں پر خوب توجہ دے۔ 24 کیونکہ
کوئی بھی دولت ہمیشہ تک قائم نہیں رہتی، کوئی بھی
تاج نسل در نسل برقرار نہیں رہتا۔ 25 کھلے میدان میں
گھاس کاٹ کر جمع کر تاکہ نئی گھاس اُگ سکے، چارا
پہاڑوں سے بھی اکٹھا کر۔ 26 تب تُو بھیڑوں کی اُون
سے کپڑے بنا سکے گا، بکروں کی فروخت سے کھیت
خرید سکے گا، 27 اور بکریاں اِتنا دودھ دیں گی کہ تیرے،
تیرے خاندان اور تیرے نوکر چاکروں کے لئے کافی
ہو گا۔

28 بے دین فرار ہو جاتا ہے حالانکہ تعاقب
کرنے والا کوئی نہیں ہوتا، لیکن راست باز
اپنے آپ کو جوان شیر ببر کی طرح محفوظ سمجھتا ہے۔
2 ملک کی خطاکاری کے سبب سے اُس کی حکومت کی
یگانگت قائم نہیں رہے گی، لیکن سمجھ دار اور دانش مند
آدمی اُسے بڑی دیر تک قائم رکھے گا۔
3 جو غریب غریبوں پر ظلم کرے وہ اُس موسلا دھار
بارش کی مانند ہے جو سیلاب لا کر فصلوں کو تباہ کر
دیتی ہے۔
4 جس نے شریعت کو ترک کیا وہ بے دین کی تعریف
کرتا ہے، لیکن جو شریعت کے تابع رہتا ہے وہ اُس
کی مخالفت کرتا ہے۔
5 شریر انصاف نہیں سمجھتے، لیکن رب کے طالب
سب کچھ سمجھتے ہیں۔
6 بے الزام زندگی گزارنے والا غریب ٹیڑھی راہوں
پر چلنے والے امیر سے بہتر ہے۔
7 جو شریعت کی پیروی کرے وہ سمجھ دار بیٹا ہے، لیکن
عیاشوں کا ساتھی اپنے باپ کی بے عزتی کرتا ہے۔
8 جو اپنی دولت ناجائز سود سے بڑھائے وہ اُسے کسی
اَور کے لئے جمع کر رہا ہے، ایسے شخص کے لئے جو
غریبوں پر رحم کرے گا۔
9 جو اپنے کان میں اُنگلی ڈالے تاکہ شریعت کی باتیں
نہ سنے اُس کی دعائیں بھی قابلِ گھن ہیں۔
10 جو سیدھی راہ پر چلنے والوں کو غلط راہ پر لائے وہ
اپنے ہی گڑھے میں گر جائے گا، لیکن بے الزام اچھی
میراث پائیں گے۔
11 امیر اپنے آپ کو دانش مند سمجھتا ہے، لیکن جو
ضرورت مند سمجھ دار ہے وہ اُس کا اصلی کردار معلوم کر
لیتا ہے۔
12 جب راست باز فتح یاب ہوں تو ملک کی شان و
شوکت بڑھ جاتی ہے، لیکن جب بے دین اُٹھ کھڑے
ہوں تو لوگ چھپ جاتے ہیں۔
13 جو اپنے گناہ چھپائے وہ ناکام رہے گا، لیکن جو
اُنہیں تسلیم کر کے ترک کرے وہ رحم پائے گا۔
14 مبارک ہے وہ جو ہر وقت رب کا خوف مانے،
لیکن جو اپنا دل سخت کرے وہ مصیبت میں پھنس
جائے گا۔
15 پست حال قوم پر حکومت کرنے والا بے دین
غُراتے ہوئے شیر ببر اور حملہ آور ریچھ کی مانند ہے۔

16 جہاں ناسمجھ حکمران ہے وہاں ظلم ہوتا ہے، لیکن
جسے غلط نفع سے نفرت ہو اُس کی عمر دراز ہو گی۔
17 جو کسی کو قتل کرے وہ موت تک اپنے قصور کے
نیچے دبا ہوا مارا مارا پھرے گا۔ ایسے شخص کا سہارا نہ بن!
18 جو بےالزام زندگی گزارے وہ بچا رہے گا، لیکن
جو ٹیڑھی راہ پر چلے وہ اچانک ہی گر جائے گا۔
19 جو اپنی زمین کی کھیتی باڑی کرے وہ جی بھر کر
روٹی کھائے گا، لیکن جو فضول چیزوں کے پیچھے پڑ جائے
وہ غربت سے سیر ہو جائے گا۔
20 قابلِ اعتماد آدمی کو کثرت کی برکتیں حاصل ہوں
گی، لیکن جو بھاگ بھاگ کر دولت جمع کرنے میں
مصروف رہے وہ سزا سے نہیں بچے گا۔
21 جانب داری بُری بات ہے، لیکن انسان روٹی کا
ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے مجرم بن جاتا ہے۔
22 لالچی بھاگ بھاگ کر دولت جمع کرتا ہے، اُسے
معلوم ہی نہیں کہ اِس کا انجام غربت ہی ہے۔
23 آخر کار نصیحت دینے والا چاپلوسی کرنے والے سے
زیادہ منظور ہوتا ہے۔
24 جو اپنے باپ یا ماں کو لُوٹ کر کہے، ”یہ جرم
نہیں ہے“ وہ مہلک قاتل کا شریکِ کار ہوتا ہے۔
25 لالچی جھگڑوں کا منبع رہتا ہے، لیکن جو رب پر
بھروسا رکھے وہ خوش حال رہے گا۔
26 جو اپنے دل پر بھروسا رکھے وہ بےوقوف ہے،
لیکن جو حکمت کی راہ پر چلے وہ محفوظ رہے گا۔
27 غریبوں کو دینے والا ضرورت مند نہیں ہو گا،
لیکن جو اپنی آنکھیں بند کر کے اُنہیں نظرانداز کرے
اُس پر بہت لعنتیں آئیں گی۔
28 جب بےدین اُٹھ کھڑے ہوں تو لوگ چھپ
جاتے ہیں، لیکن جب ہلاک ہو جائیں تو راست بازوں
کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔

29 جو متعدد نصیحتوں کے باوجود ہٹ دھرم
رہے وہ اچانک ہی برباد ہو جائے گا، اور
شفا کا امکان ہی نہیں ہو گا۔
2 جب راست باز بہت ہیں تو قوم خوش ہوتی، لیکن
جب بےدین حکومت کرے تو قوم آہیں بھرتی ہے۔
3 جسے حکمت پیاری ہو وہ اپنے باپ کو خوشی دلاتا
ہے، لیکن کسبیوں کا ساتھی اپنی دولت اُڑا دیتا ہے۔
4 بادشاہ انصاف سے ملک کو مستحکم کرتا، لیکن حد سے
زیادہ ٹیکس لینے سے اُسے تباہ کرتا ہے۔
5 جو اپنے پڑوسی کی چاپلوسی کرے وہ اُس کے قدموں
کے آگے جال بچھاتا ہے۔
6 شریر جرم کرتے وقت اپنے آپ کو پھنسا دیتا، لیکن
راست باز خوشی منا کر شادمان رہتا ہے۔
7 راست باز پست حالوں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے،
لیکن بےدین پروا ہی نہیں کرتا۔
8 طعنہ زن شہر میں افرا تفری مچا دیتے جبکہ دانش
مند غصہ ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔
9 جب دانش مند آدمی عدالت میں احمق سے لڑے تو
احمق طیش میں آ جاتا یا قہقہہ لگاتا ہے، سکون کا امکان ہی
نہیں ہوتا۔
10 خوں خوار آدمی بےالزام شخص سے نفرت کرتا،
لیکن سیدھی راہ پر چلنے والا اُس کی بہتری چاہتا ہے۔
11 احمق اپنا پورا غصہ اُتارتا، لیکن دانش مند اُسے روک
کر قابو میں رکھتا ہے۔
12 جو حکمران جھوٹ پر دھیان دے اُس کے تمام
ملازم بےدین ہوں گے۔

13 جب غریب اور ظالم کی ملاقات ہوتی ہے تو
دونوں کی آنکھوں کو روشن کرنے والا رب ہی ہے۔

14 جو بادشاہ دیانت داری سے ضرورت مند کی
عدالت کرے اُس کا تخت ہمیشہ تک قائم رہے گا۔

15 چھڑی اور نصیحت حکمت پیدا کرتی ہیں۔ جسے
بےلگام چھوڑا جائے وہ اپنی ماں کے لئے شرمندگی کا
باعث ہو گا۔

16 جب بےدین پھلیں پھولیں تو گناہ بھی پھلتا پھولتا
ہے، لیکن راست باز اُن کی شکست کے گواہ ہوں گے۔

17 اپنے بیٹے کی تربیت کر تو وہ تجھے سکون اور خوشی
دلائے گا۔

18 جہاں رویا نہیں وہاں قوم بےلگام ہو جاتی ہے،
لیکن مبارک ہے وہ جو شریعت کے تابع رہتا ہے۔

19 نوکر صرف الفاظ سے نہیں سُدھرتا۔ اگر وہ بات
سمجھے بھی تو بھی دھیان نہیں دے گا۔

20 کیا کوئی دکھائی دیتا ہے جو بات کرنے میں جلد
باز ہے؟ اُس کی نسبت احمق کے سُدھرنے کی زیادہ
اُمید ہے۔

21 جو غلام جوانی سے ناز و نعمت میں پل کر بگڑ جائے
اُس کا بُرا انجام ہو گا۔

22 غضب آلود آدمی جھگڑے چھیڑتا رہتا ہے، غصیلے
شخص سے متعدد گناہ سرزد ہوتے ہیں۔

23 تکبر اپنے مالک کو پست کر دے گا جبکہ فروتن
شخص عزت پائے گا۔

24 جو چور کا ساتھی ہو وہ اپنی جان سے نفرت رکھتا
ہے۔ گو اُس سے حلف اُٹھوایا جائے کہ چوری کے
بارے میں گواہی دے تو بھی کچھ نہیں بتاتا بلکہ حلف
کی لعنت کی زد میں آ جاتا ہے۔

25 جو انسان سے خوف کھائے وہ پھندے میں پھنس
جائے گا، لیکن جو رب کا خوف مانے وہ محفوظ رہے گا۔

26 بہت لوگ حکمران کی منظوری کے طالب رہتے
ہیں، لیکن انصاف رب ہی کی طرف سے ملتا ہے۔

27 راست باز بدکار سے اور بےدین سیدھی راہ پر چلنے
والے سے گھن کھاتا ہے۔

اجور کی کہاوتیں

30 ذیل میں اجور بن یاقہ کی کہاوتیں ہیں۔
وہ مسّا کا رہنے والا تھا۔ اُس نے فرمایا،
اے اللہ، مَیں تھک گیا ہوں، اے اللہ، مَیں تھک
گیا ہوں، یہ میرے بس کی بات نہیں رہی۔ 2 یقیناً
مَیں انسانوں میں سب سے زیادہ نادان ہوں، مجھے انسان
کی سمجھ حاصل نہیں۔ 3 نہ مَیں نے حکمت سیکھی، نہ
قدوس خدا کے بارے میں علم رکھتا ہوں۔

4 کون آسمان پر چڑھ کر واپس اُتر آیا؟ کس نے ہَوا
کو اپنے ہاتھوں میں جمع کیا؟ کس نے گہرے پانی کو
چادر میں لپیٹ لیا؟ کس نے زمین کی حدود کو اپنی اپنی
جگہ پر قائم کیا ہے؟ اُس کا نام کیا ہے، اُس کے بیٹے کا
کیا نام ہے؟ اگر تجھے معلوم ہو تو مجھے بتا!

5 اللہ کی ہر بات آزمودہ ہے، جو اُس میں پناہ لے
اُس کے لئے وہ ڈھال ہے۔

6 اُس کی باتوں میں اضافہ مت کر، ورنہ وہ تجھے
ڈانٹے گا اور تُو جھوٹا ٹھہرے گا۔

7 اے رب، مَیں تجھ سے دو چیزیں مانگتا ہوں،

میرے مرنے سے پہلے اِن سے انکار نہ کر۔ 8 پہلے،
دروغ گوئی اور جھوٹ مجھ سے دُور رکھ۔ دوسرے، نہ
غربت نہ دولت مجھے دے بلکہ اُتنی ہی روٹی جتنی میرا حق
ہے، 9 ایسا نہ ہو کہ مَیں دولت کے باعث سیر ہو کر
تیرا انکار کروں اور کہوں، ”رب کون ہے؟“ ایسا بھی نہ
ہو کہ مَیں غربت کے باعث چوری کر کے اپنے خدا کے
نام کی بے حرمتی کروں۔

10 مالک کے سامنے ملازم پر تہمت نہ لگا، ایسا نہ
ہو کہ وہ تجھ پر لعنت بھیجے اور تجھے اِس کا بُرا نتیجہ
بُھگتنا پڑے۔

11 ایسی نسل بھی ہے جو اپنے باپ پر لعنت کرتی اور
اپنی ماں کو برکت نہیں دیتی۔

12 ایسی نسل بھی ہے جو اپنی نظر میں پاک صاف ہے،
گو اُس کی غلاظت دُور نہیں ہوئی۔

13 ایسی نسل بھی ہے جس کی آنکھیں بڑے تکبر سے
دیکھتی ہیں، جو اپنی پلکیں بڑے گھمنڈ سے مارتی ہے۔

14 ایسی نسل بھی ہے جس کے دانت تلواریں اور
جبڑے چھریاں ہیں تاکہ دنیا کے مصیبت زدوں کو
کھا جائیں، معاشرے کے ضرورت مندوں کو ہڑپ
کر لیں۔

15 جونک کی دو بیٹیاں ہیں، چوسنے کے دو اعضا جو
چیختے رہتے ہیں، ”اَور دو، اَور دو“

تین چیزیں ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتیں بلکہ چار ہیں
جو کبھی نہیں کہتیں، ”اب بس کرو، اب کافی ہے،“
16 پاتال، بانجھ کا رِحم، زمین جس کی پیاس کبھی نہیں
بجھتی اور آگ جو کبھی نہیں کہتی، ”اب بس کرو، اب
کافی ہے۔“

17 جو آنکھ باپ کا مذاق اُڑائے اور ماں کی ہدایت
کو حقیر جانے اُسے وادی کے کوّے اپنی چونچوں سے
نکالیں گے اور گِدھ کے بچے کھا جائیں گے۔

18 تین باتیں مجھے حیرت زدہ کرتی ہیں بلکہ چار ہیں
جن کی مجھے سمجھ نہیں آتی، 19 آسمان کی بلندیوں پر
عقاب کی راہ، چٹان پر سانپ کی راہ، سمندر کے بیچ میں
جہاز کی راہ اور وہ راہ جو مرد کنواری کے ساتھ چلتا ہے۔

20 زناکار عورت کی یہ راہ ہے، وہ کھا لیتی اور
پھر اپنا منہ پونچھ کر کہتی ہے، ”مجھ سے کوئی غلطی
نہیں ہوئی۔“

21 زمین تین چیزوں سے لرز اُٹھتی ہے بلکہ چار چیزیں
برداشت نہیں کر سکتی، 22 وہ غلام جو بادشاہ بن جائے،
وہ احمق جو جی بھر کر کھانا کھا سکے، 23 وہ نفرت انگیز[a]
عورت جس کی شادی ہو جائے اور وہ نوکرانی جو اپنی مالکن
کی ملکیت پر قبضہ کرے۔

24 زمین کی چار مخلوقات نہایت ہی دانش مند ہیں
حالانکہ چھوٹی ہیں۔ 25 چیونٹیاں کمزور نسل ہیں لیکن
گرمیوں کے موسم میں سردیوں کے لئے خوراک جمع کرتی
ہیں، 26 بِجُو کمزور نسل ہیں لیکن چٹانوں میں ہی اپنے
گھر بنا لیتے ہیں، 27 ٹڈیوں کا بادشاہ نہیں ہوتا تاہم سب
پرے باندھ کر نکلتی ہیں، 28 چھپکلیاں گو ہاتھ سے پکڑی
جاتی ہیں، تاہم شاہی محلوں میں پائی جاتی ہیں۔

29 تین بلکہ چار جاندار پُروقار انداز میں چلتے ہیں۔
30 پہلے، شیر ببر جو جانوروں میں زور آور ہے اور کسی
سے بھی پیچھے نہیں ہٹتا، 31 دوسرے، مرغا جو اکڑ کر چلتا

[a] لفظی ترجمہ: جس سے نفرت کی جاتی ہے۔

ہے، تیسرے، بکرا اور چوتھے اپنی فوج کے ساتھ چلنے
والا بادشاہ۔
32 اگر تُو نے مغرور ہو کر حماقت کی یا بُرے
منصوبے باندھے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر خاموش ہو
جا، 33 کیونکہ دودھ بلونے سے مکھن، ناک کو مروڑنے[a]
سے خون اور کسی کو غصہ دلانے سے لڑائی جھگڑا پیدا
ہوتا ہے۔

لموایل کی کہاوتیں

31 ذیل میں مسّا کے بادشاہ لموایل کی کہاوتیں
ہیں۔ اُس کی ماں نے اُسے یہ تعلیم دی،
2 اے میرے بیٹے، میرے پیٹ کے پھل، جو میری
مَنتوں سے پیدا ہوا، مَیں تجھے کیا بتاؤں؟ 3 اپنی پوری
طاقت عورتوں پر ضائع نہ کر، اُن پر جو بادشاہوں کی تباہی
کا باعث ہیں۔
4 اے لموایل، بادشاہوں کے لئے مَے پینا مناسب
نہیں، حکمرانوں کے لئے شراب کی آرزو رکھنا موزوں
نہیں۔ 5 ایسا نہ ہو کہ وہ پی پی کر قوانین بھول جائیں
اور تمام مظلوموں کا حق ماریں۔ 6 شراب اُنہیں پلا
جو تباہ ہونے والے ہیں، مَے اُنہیں پلا جو غم کھاتے
ہیں، 7 ایسے ہی پی پی کر اپنی غربت اور مصیبت
بھول جائیں۔
8 اپنا منہ اُن کے لئے کھول جو بول نہیں سکتے، اُن
کے حق میں جو ضرورت مند ہیں۔ 9 اپنا منہ کھول کر
انصاف سے عدالت کر اور مصیبت زدہ اور غریبوں کے
حقوق محفوظ رکھ۔

سُگھڑ بیوی کی تعریف

10 سُگھڑ بیوی کون پا سکتا ہے؟ ایسی عورت موتیوں
سے کہیں زیادہ بیش قیمت ہے۔ 11 اُس پر اُس کے شوہر
کو پورا اعتماد ہے، اور وہ نفع سے محروم نہیں رہے گا۔
12 عمر بھر وہ اُسے نقصان نہیں پہنچائے گی بلکہ برکت
کا باعث ہو گی۔
13 وہ اُون اور سَن چن کر بڑی محنت سے دھاگا بنا لیتی
ہے۔ 14 تجارتی جہازوں کی طرح وہ دُور دراز علاقوں سے
اپنی روٹی لے آتی ہے۔
15 وہ پَو پھٹنے سے پہلے ہی جاگ اُٹھتی ہے تاکہ اپنے
گھر والوں کے لئے کھانا اور اپنی نوکرانیوں کے لئے اُن
کا حصہ تیار کرے۔ 16 سوچ بچار کے بعد وہ کھیت
خرید لیتی، اپنے کمائے ہوئے پیسوں سے انگور کا باغ لگا
لیتی ہے۔
17 طاقت سے کمربستہ ہو کر وہ اپنے بازوؤں کو
مضبوط کرتی ہے۔ 18 وہ محسوس کرتی ہے، ”میرا کاروبار
فائدہ مند ہے،“ اِس لئے اُس کا چراغ رات کے
وقت بھی نہیں بجھتا۔ 19 اُس کے ہاتھ ہر وقت اُون
اور کتان کاتنے میں مصروف رہتے ہیں۔ 20 وہ اپنی مٹھی
مصیبت زدوں اور غریبوں کے لئے کھول کر اُن کی مدد
کرتی ہے۔ 21 جب برف پڑے تو اُسے گھر والوں کے
بارے میں کوئی ڈر نہیں، کیونکہ سب گرم گرم کپڑے
پہنے ہوئے ہیں۔ 22 اپنے بستر کے لئے وہ اچھے کمبل
بنا لیتی، اور خود وہ باریک کتان اور ارغوانی رنگ کے لباس
پہنے پھرتی ہے۔
23 شہر کے دروازے میں بیٹھے ملک کے بزرگ اُس
کے شوہر سے خوب واقف ہیں، اور جب کبھی کوئی فیصلہ

[a] لفظی ترجمہ: دباؤ ڈالنے۔

کرنا ہو تو وہ بھی شوریٰ میں شریک ہوتا ہے۔
24 بیوی کپڑوں کی سلائی کر کے اُنہیں فروخت کرتی
ہے، سوداگر اُس کے کمربند خرید لیتے ہیں۔
25 وہ طاقت اور وقار سے ملبّس رہتی اور ہنس کر آنے
والے دنوں کا سامنا کرتی ہے۔ 26 وہ حکمت سے بات
کرتی، اور اُس کی زبان پر شفیق تعلیم رہتی ہے۔ 27 وہ
سُستی کی روٹی نہیں کھاتی بلکہ اپنے گھر میں ہر معاملے
کی دیکھ بھال کرتی ہے۔
28 اُس کے بیٹے کھڑے ہو کر اُسے مبارک کہتے
ہیں، اُس کا شوہر بھی اُس کی تعریف کر کے کہتا ہے،
29 ’’بہت سی عورتیں سُگھڑ ثابت ہوئی ہیں، لیکن تُو اُن
سب پر سبقت رکھتی ہے!‘‘
30 دل فریبی، دھوکا اور حُسن پل بھر کا ہے، لیکن جو
عورت اللہ کا خوف مانے وہ قابلِ تعریف ہے۔ 31 اُسے
اُس کی محنت کا اجر دو! شہر کے دروازوں میں اُس کے
کام اُس کی ستائش کریں!

واعظ

ہر دنیاوی چیز باطل ہے

1 ذیل میں واعظ کے الفاظ قلم بند ہیں، اُس کے
جو داؤد کا بیٹا اور یروشلم میں بادشاہ ہے،

2 واعظ فرماتا ہے، ”باطل ہی باطل، باطل ہی باطل،
سب کچھ باطل ہی باطل ہے!“ 3 سورج تلے جو محنت
مشقت انسان کرے اُس کا کیا فائدہ ہے؟ کچھ نہیں!
4 ایک پشت آتی اور دوسری جاتی ہے، لیکن زمین ہمیشہ
تک قائم رہتی ہے۔ 5 سورج طلوع اور غروب ہو جاتا
ہے، پھر سُرعت سے اُسی جگہ واپس چلا جاتا ہے جہاں
سے دوبارہ طلوع ہوتا ہے۔ 6 ہَوا جنوب کی طرف چلتی،
پھر مُڑ کر شمال کی طرف چلنے لگتی ہے۔ یوں چکر کاٹ
کاٹ کر وہ بار بار نقطۂ آغاز پر واپس آتی ہے۔ 7 تمام
دریا سمندر میں جا ملتے ہیں، تو بھی سمندر کی سطح وہی
رہتی ہے، کیونکہ دریاؤں کا پانی مسلسل اُن سرچشموں کے
پاس واپس آتا ہے جہاں سے بہہ نکلا ہے۔ 8 انسان باتیں
کرتے کرتے تھک جاتا ہے اور صحیح طور سے کچھ بیان
نہیں کر سکتا۔ آنکھ کبھی اِتنا نہیں دیکھتی کہ کہے، ”اب
بس کرو، کافی ہے۔“ کان کبھی اِتنا نہیں سنتا کہ آور نہ
سننا چاہے۔ 9 جو کچھ پیش آیا وہی دوبارہ پیش آئے گا، جو
کچھ کیا گیا وہی دوبارہ کیا جائے گا۔ سورج تلے کوئی بھی
بات نئی نہیں۔ 10 کیا کوئی بات ہے جس کے بارے
میں کہا جا سکے، ”دیکھو، یہ نئی ہے“؟ ہرگز نہیں، یہ بھی
ہم سے بہت دیر پہلے ہی موجود تھی۔ 11 جو پہلے زندہ
تھے اُنہیں کوئی یاد نہیں کرتا، اور جو آنے والے
ہیں اُنہیں بھی وہ یاد نہیں کریں گے جو اُن کے بعد
آئیں گے۔

حکمت حاصل کرنا باطل ہے

12 مَیں جو واعظ ہوں یروشلم میں اسرائیل کا بادشاہ تھا۔
13 مَیں نے اپنی پوری ذہنی طاقت اِس پر لگائی کہ جو کچھ
آسمان تلے کیا جاتا ہے اُس کی حکمت کے ذریعے تفتیش
و تحقیق کروں۔ یہ کام ناگوار ہے گو اللہ نے خود انسان
کو اِس میں محنت مشقت کرنے کی ذمہ داری دی ہے۔
14 مَیں نے تمام کاموں کا ملاحظہ کیا جو سورج تلے
ہوتے ہیں، تو نتیجہ یہ نکلا کہ سب کچھ باطل اور ہَوا کو
پکڑنے کے برابر ہے۔ 15 جو پیچ دار ہے وہ سیدھا نہیں
ہو سکتا، جس کی کمی ہے اُسے گنا نہیں جا سکتا۔
16 مَیں نے دل میں کہا، ”حکمت میں مَیں نے

اِتنا اضافہ کیا اور اِتنی ترقی کی کہ اُن سب سے سبقت لے گیا جو مجھ سے پہلے یروشلم پر حکومت کرتے تھے۔ میرے دل نے بہت حکمت اور علم اپنا لیا ہے۔“

17 مَیں نے اپنی پوری ذہنی طاقت اِس پر لگائی کہ حکمت سمجھوں، نیز کہ مجھے دیوانگی اور حماقت کی سمجھ بھی آئے۔ لیکن مجھے معلوم ہوا کہ یہ بھی ہَوا کو پکڑنے کے برابر ہے۔ 18 کیونکہ جہاں حکمت بہت ہے وہاں رنجیدگی بھی بہت ہے۔ جو علم و عرفان میں اضافہ کرے، وہ دُکھ میں اضافہ کرتا ہے۔

دنیا کی خوشیاں باطل ہیں

2 مَیں نے اپنے آپ سے کہا، ”آ، خوشی کو آزما کر اچھی چیزوں کا تجربہ کر!“ لیکن یہ بھی باطل ہی نکلا۔ 2 مَیں بولا، ”ہنسنا بےہودہ ہے، اور خوشی سے کیا حاصل ہوتا ہے؟“ 3 مَیں نے دل میں اپنا جسم مَے سے تر و تازہ کرنے اور حماقت اپنانے کے طریقے ڈھونڈ نکالے۔ اِس کے پیچھے بھی میری حکمت معلوم کرنے کی کوشش تھی، کیونکہ مَیں دیکھنا چاہتا تھا کہ جب تک انسان آسمان تلے جیتا رہے اُس کے لئے کیا کچھ کرنا مفید ہے۔

4 مَیں نے بڑے بڑے کام انجام دیئے، اپنے لئے مکان تعمیر کئے، تاکستان لگائے، 5 متعدد باغ اور پارک لگا کر اُن میں مختلف قسم کے پھل دار درخت لگائے۔ 6 پھلنے پھولنے والے جنگل کی آب پاشی کے لئے مَیں نے تالاب بنوائے۔ 7 مَیں نے غلام اور لونڈیاں خرید لیں۔ ایسے غلام بھی بہت تھے جو گھر میں پیدا ہوئے تھے۔ مجھے اُتنے گائے بَیل اور بھیڑ بکریاں ملیں جتنی مجھ سے پہلے یروشلم میں کسی کو حاصل نہ تھیں۔ 8 مَیں نے اپنے لئے سونا چاندی اور بادشاہوں اور صوبوں کے خزانے جمع کئے۔ مَیں نے گلوکار مرد و خواتین حاصل کئے، ساتھ ساتھ کثرت کی ایسی چیزیں جن سے انسان اپنا دل بہلاتا ہے۔

9 یوں مَیں نے بہت ترقی کر کے اُن سب پر سبقت حاصل کی جو مجھ سے پہلے یروشلم میں تھے۔ اور ہر کام میں میری حکمت میرے دل میں قائم رہی۔ 10 جو کچھ بھی میری آنکھیں چاہتی تھیں وہ مَیں نے اُن کے لئے مہیا کیا، مَیں نے اپنے دل سے کسی بھی خوشی کا انکار نہ کیا۔ میرے دل نے میرے ہر کام سے لطف اُٹھایا، اور یہ میری تمام محنت مشقت کا اجر رہا۔

11 لیکن جب مَیں نے اپنے ہاتھوں کے تمام کاموں کا جائزہ لیا، اُس محنت مشقت کا جو مَیں نے کی تھی تو نتیجہ یہی نکلا کہ سب کچھ باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے برابر ہے۔ سورج تلے کسی بھی کام کا فائدہ نہیں ہوتا۔

سب کا ایک ہی انجام ہے

12 پھر مَیں حکمت، بےہودگی اور حماقت پر غور کرنے لگا۔ مَیں نے سوچا، جو آدمی بادشاہ کی وفات پر تخت نشین ہو گا وہ کیا کرے گا؟ وہی کچھ جو پہلے بھی کیا جا چکا ہے!

13 مَیں نے دیکھا کہ جس طرح روشنی اندھیرے سے بہتر ہے اُسی طرح حکمت حماقت سے بہتر ہے۔ 14 دانش مند کے سر میں آنکھیں ہیں جبکہ احمق اندھیرے ہی میں چلتا ہے۔ لیکن مَیں نے یہ بھی جان لیا کہ دونوں کا ایک ہی انجام ہے۔ 15 مَیں نے دل میں کہا، ”احمق کا سا انجام میرا بھی ہو گا۔ تو پھر اِتنی زیادہ حکمت حاصل کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ یہ بھی باطل ہے۔“ 16 کیونکہ احمق کی طرح دانش مند کی یاد بھی

ہمیشہ تک نہیں رہے گی۔ آنے والے دنوں میں سب کی
یاد مٹ جائے گی۔ احمق کی طرح دانش مند کو بھی مرنا
ہی ہے!
17 یوں سوچتے سوچتے مَیں زندگی سے نفرت کرنے
لگا۔ جو بھی کام سورج تلے کیا جاتا ہے وہ مجھے بُرا لگا،
کیونکہ سب کچھ باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے برابر ہے۔
18 سورج تلے مَیں نے جو کچھ بھی محنت مشقت سے
حاصل کیا تھا اُس سے مجھے نفرت ہو گئی، کیونکہ مجھے یہ
سب کچھ اُس کے لئے چھوڑنا ہے جو میرے بعد میری
جگہ آئے گا۔ 19 اور کیا معلوم کہ وہ دانش مند یا احمق
ہو گا؟ لیکن جو بھی ہو، وہ اُن تمام چیزوں کا مالک ہو گا
جو حاصل کرنے کے لئے مَیں نے سورج تلے اپنی پوری
طاقت اور حکمت صَرف کی ہے۔ یہ بھی باطل ہے۔
20 تب میرا دل مایوس ہو کر ہمت ہارنے لگا، کیونکہ
جو بھی محنت مشقت مَیں نے سورج تلے کی تھی وہ
بے کار سی لگی۔ 21 کیونکہ خواہ انسان اپنا کام حکمت،
علم اور مہارت سے کیوں نہ کرے، آخرکار اُسے سب
کچھ کسی کے لئے چھوڑنا ہے جس نے اُس کے لئے ایک
اُنگلی بھی نہیں ہلائی۔ یہ بھی باطل اور بڑی مصیبت ہے۔
22 کیونکہ آخر میں انسان کے لئے کیا کچھ قائم رہتا ہے،
جبکہ اُس نے سورج تلے اِتنی محنت مشقت اور کوششوں
کے ساتھ سب کچھ حاصل کر لیا ہے؟ 23 اُس کے تمام
دن دُکھ اور رنجیدگی سے بھرے رہتے ہیں، رات کو بھی
اُس کا دل آرام نہیں پاتا۔ یہ بھی باطل ہی ہے۔
24 انسان کے لئے سب سے اچھی بات یہ ہے کہ
کھائے پیئے اور اپنی محنت مشقت کے پھل سے لطف
اندوز ہو۔ لیکن مَیں نے یہ بھی جان لیا کہ اللہ ہی یہ
سب کچھ مہیا کرتا ہے۔ 25 کیونکہ اُس کے بغیر کون کھا
کر خوش ہو سکتا ہے؟ کوئی نہیں! 26 جو انسان اللہ کو
منظور ہو اُسے وہ حکمت، علم و عرفان اور خوشی عطا کرتا
ہے، لیکن گناہ گار کو وہ جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کی ذمہ
داری دیتا ہے تاکہ بعد میں یہ دولت اللہ کو منظور شخص
کے حوالے کی جائے۔ یہ بھی باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے
برابر ہے۔

ہر بات کا اپنا وقت ہے

3 ہر چیز کی اپنی گھڑی ہوتی، آسمان تلے ہر معاملے
کا اپنا وقت ہوتا ہے،
2 جنم لینے اور مرنے کا،
پودا لگانے اور اُکھاڑنے کا،
3 مار دینے اور شفا دینے کا،
ڈھا دینے اور تعمیر کرنے کا،
4 رونے اور ہنسنے کا،
آہیں بھرنے اور رقص کرنے کا،
5 پتھر پھینکنے اور پتھر جمع کرنے کا،
گلے ملنے اور اِس سے باز رہنے کا،
6 تلاش کرنے اور کھو دینے کا،
محفوظ رکھنے اور پھینکنے کا،
7 پھاڑنے اور سی کر جوڑنے کا،
خاموش رہنے اور بولنے کا،
8 پیار کرنے اور نفرت کرنے کا،
جنگ لڑنے اور سلامتی سے زندگی گزارنے کا،

9 چنانچہ کیا فائدہ ہے کہ کام کرنے والا محنت
مشقت کرے؟
10 مَیں نے وہ تکلیف دہ کام کاج دیکھا جو اللہ نے

انسان کے سپرد کیا تاکہ وہ اُس میں اُلجھا رہے۔ 11 اُس
نے ہر چیز کو یوں بنایا ہے کہ وہ اپنے وقت کے لئے
خوب صورت اور مناسب ہو۔ اُس نے انسان کے دل
میں جاودانی بھی ڈالی ہے، گو وہ شروع سے لے کر آخر
تک اُس کام کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا جو اللہ نے کیا
ہے۔ 12 مَیں نے جان لیا کہ انسان کے لئے اِس سے
بہتر کچھ نہیں ہے کہ وہ خوش رہے اور جیتے جی زندگی کا
مزہ لے۔ 13 کیونکہ اگر کوئی کھائے پیئے اور تمام محنت
مشقت کے ساتھ ساتھ خوش حال بھی ہو تو یہ اللہ کی
بخشش ہے۔

14 مجھے سمجھ آئی کہ جو کچھ اللہ کرے وہ ابد تک قائم
رہے گا۔ اُس میں نہ اضافہ ہو سکتا ہے نہ کمی۔ اللہ یہ
سب کچھ اِس لئے کرتا ہے کہ انسان اُس کا خوف مانے۔
15 جو حال میں پیش آ رہا ہے وہ ماضی میں پیش آ چکا
ہے، اور جو مستقبل میں پیش آئے گا وہ بھی پیش آ چکا
ہے۔ ہاں، جو کچھ گزر چکا ہے اُسے اللہ دوبارہ واپس
لاتا ہے۔

انسان فانی ہے

16 مَیں نے سورج تلے مزید دیکھا، جہاں عدالت
کرنی ہے وہاں ناانصافی ہے، جہاں انصاف کرنا ہے وہاں
بے دینی ہے۔ 17 لیکن مَیں دل میں بولا، ”اللہ راست
باز اور بے دین دونوں کی عدالت کرے گا، کیونکہ ہر
معاملے اور کام کا اپنا وقت ہوتا ہے۔“

18 مَیں نے یہ بھی سوچا، ”جہاں تک انسانوں کا تعلق
ہے اللہ اُن کی جانچ پڑتال کرتا ہے تاکہ اُنہیں پتا چلے کہ
وہ جانوروں کی مانند ہیں۔ 19 کیونکہ انسان و حیوان کا ایک
ہی انجام ہے۔ دونوں دم چھوڑتے، دونوں میں ایک سا
دم ہے، اِس لئے انسان کو حیوان کی نسبت زیادہ فائدہ
حاصل نہیں ہوتا۔ سب کچھ باطل ہی ہے۔ 20 سب کچھ
ایک ہی جگہ چلا جاتا ہے، سب کچھ خاک سے بنا ہے اور
سب کچھ دوبارہ خاک میں مل جائے گا۔ 21 کون یقین
سے کہہ سکتا ہے کہ انسان کی روح اوپر کی طرف جاتی
اور حیوان کی روح نیچے زمین میں اُترتی ہے؟“

22 غرض مَیں نے جان لیا کہ انسان کے لئے اِس
سے بہتر کچھ نہیں ہے کہ وہ اپنے کاموں میں خوش
رہے، یہی اُس کے نصیب میں ہے۔ کیونکہ کون اُسے
وہ دیکھنے کے قابل بنائے گا جو اُس کے بعد پیش آئے
گا؟ کوئی نہیں!

مُردوں کا حال بہتر ہے

4 مَیں نے ایک بار پھر نظر ڈالی تو مجھے وہ تمام ظلم
نظر آیا جو سورج تلے ہوتا ہے۔ مظلوموں کے
آنسو بہتے ہیں، اور تسلی دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ظالم اُن
سے زیادتی کرتے ہیں، اور تسلی دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔
2 یہ دیکھ کر مَیں نے مُردوں کو مبارک کہا، حالانکہ وہ
عرصے سے وفات پا چکے تھے۔ مَیں نے کہا، ”وہ حال
کے زندہ لوگوں سے کہیں مبارک ہیں۔ 3 لیکن اِن
سے زیادہ مبارک وہ ہے جو اب تک وجود میں نہیں آیا،
جس نے وہ تمام بُرائیاں نہیں دیکھیں جو سورج تلے
ہوتی ہیں۔“

غربت میں سکون بہتر ہے

4 مَیں نے یہ بھی دیکھا کہ سب لوگ اِس لئے محنت
مشقت اور مہارت سے کام کرتے ہیں کہ ایک دوسرے
سے حسد کرتے ہیں۔ یہ بھی باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے

برابر ہے۔ 5 ایک طرف تو احمق ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے کے باعث اپنے آپ کو تباہی تک پہنچاتا ہے۔ 6 لیکن دوسری طرف اگر کوئی مٹھی بھر روزی کما کر سکون کے ساتھ زندگی گزار سکے تو یہ اِس سے بہتر ہے کہ دونوں مٹھیاں سرتوڑ محنت اور ہَوا کو پکڑنے کی کوششوں کے بعد ہی بھریں۔

تنہائی کی نسبت مل کر رہنا بہتر ہے

7 مَیں نے سورج تلے مزید کچھ دیکھا جو باطل ہے۔ 8 ایک آدمی اکیلا ہی تھا۔ نہ اُس کے بیٹا تھا، نہ بھائی۔ وہ بے حد محنت مشقت کرتا رہا، لیکن اُس کی آنکھیں کبھی اپنی دولت سے مطمئن نہ تھیں۔ سوال یہ رہا، ”مَیں اِتنی سرتوڑ کوشش کس کے لئے کر رہا ہوں؟ مَیں اپنی جان کو زندگی کے مزے لینے سے کیوں محروم رکھ رہا ہوں؟“ یہ بھی باطل اور ناگوار معاملہ ہے۔

9 دو ایک سے بہتر ہیں، کیونکہ اُنہیں اپنے کام کاج کا اچھا اجر ملے گا۔ 10 اگر ایک گر جائے تو اُس کا ساتھی اُسے دوبارہ کھڑا کرے گا۔ لیکن اُس پر افسوس جو گر جائے اور کوئی ساتھی نہ ہو جو اُسے دوبارہ کھڑا کرے۔ 11 نیز، جب دو سردیوں کے موسم میں مل کر بستر پر لیٹ جائیں تو وہ گرم رہتے ہیں۔ جو تنہا ہے وہ کس طرح گرم ہو جائے گا؟ 12 ایک شخص پر قابو پایا جا سکتا ہے جبکہ دو مل کر اپنا دفاع کر سکتے ہیں۔ تین لڑیوں والی رسّی جلدی سے نہیں ٹوٹتی۔

قوم کی قبولیت فضول ہے

13 جو لڑکا غریب لیکن دانش مند ہے وہ اُس بزرگ لیکن احمق بادشاہ سے کہیں بہتر ہے جو تنبیہ ماننے سے انکار کرے۔ 14 کیونکہ گو وہ بوڑھے بادشاہ کی حکومت کے دوران غربت میں پیدا ہوا تھا توبھی وہ جیل سے نکل کر بادشاہ بن گیا۔ 15 لیکن پھر مَیں نے دیکھا کہ سورج تلے تمام لوگ ایک اَور لڑکے کے پیچھے ہو لئے جسے پہلے کی جگہ تخت نشین ہونا تھا۔ 16 اُن تمام لوگوں کی انتہا نہیں تھی جن کی قیادت وہ کرتا تھا۔ توبھی جو بعد میں آئیں گے وہ اُس سے خوش نہیں ہوں گے۔ یہ بھی باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے برابر ہے۔

اللہ کا خوف ماننا

5 اللہ کے گھر میں جاتے وقت اپنے قدموں کا خیال رکھ اور سننے کے لئے تیار رہ۔ یہ احمقوں کی قربانیوں سے کہیں بہتر ہے، کیونکہ وہ جانتے ہی نہیں کہ غلط کام کر رہے ہیں۔

2 بولنے میں جلد بازی نہ کر، تیرا دل اللہ کے حضور کچھ بیان کرنے میں جلدی نہ کرے۔ اللہ آسمان پر ہے جبکہ تُو زمین پر ہی ہے۔ لہٰذا بہتر ہے کہ تُو کم باتیں کرے۔ 3 کیونکہ جس طرح حد سے زیادہ محنت مشقت سے خواب آنے لگتے ہیں اُسی طرح بہت باتیں کرنے سے آدمی کی حماقت ظاہر ہوتی ہے۔

4 اگر تُو اللہ کے حضور مَنت مانے تو اُسے پورا کرنے میں دیر مت کر۔ وہ احمقوں سے خوش نہیں ہوتا، چنانچہ اپنی مَنت پوری کر۔ 5 مَنت نہ ماننا مَنت مان کر اُسے پورا نہ کرنے سے بہتر ہے۔

6 اپنے منہ کو اجازت نہ دے کہ وہ تجھے گناہ میں پھنسائے، اور اللہ کے پیغمبر کے سامنے نہ کہہ، ”مجھ سے غیرارادی غلطی ہوئی ہے۔“ کیا ضرورت ہے کہ اللہ تیری بات سے ناراض ہو کر تیری محنت کا کام تباہ کرے؟

7 جہاں بہت خواب دیکھے جاتے ہیں وہاں فضول باتیں اور بے شمار الفاظ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ کا خوف مان!

ظالموں کا ظلم

8 کیا تجھے صوبے میں ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو غریبوں پر ظلم کرتے، اُن کا حق مارتے اور اُنہیں انصاف سے محروم رکھتے ہیں؟ تعجب نہ کر، کیونکہ ایک سرکاری ملازم دوسرے کی نگہبانی کرتا ہے، اور اُن پر مزید ملازم مقرر ہوتے ہیں۔ 9 چنانچہ ملک کے لئے ہر لحاظ سے فائدہ اِس میں ہے کہ ایسا بادشاہ اُس پر حکومت کرے جو کاشت کاری کی فکر کرتا ہے۔

دولت خوش حالی کی ضمانت نہیں دے سکتی

10 جسے پیسے پیارے ہوں وہ کبھی مطمئن نہیں ہو گا، خواہ اُس کے پاس کتنے ہی پیسے کیوں نہ ہوں۔ جو زر دوست ہو وہ کبھی آسودہ نہیں ہو گا، خواہ اُس کے پاس کتنی ہی دولت کیوں نہ ہو۔ یہ بھی باطل ہی ہے۔ 11 جتنا مال میں اضافہ ہو اُتنا ہی اُن کی تعداد بڑھتی ہے جو اُسے کھا جاتے ہیں۔ اُس کے مالک کو اُس کا کیا فائدہ ہے سوائے اِس کے کہ وہ اُسے دیکھ دیکھ کر مزہ لے؟ 12 کام کاج کرنے والے کی نیند میٹھی ہوتی ہے، خواہ اُس نے کم یا زیادہ کھانا کھایا ہو، لیکن امیر کی دولت اُسے سونے نہیں دیتی۔

13 مجھے سورج تلے ایک نہایت بُری بات نظر آئی۔ جو دولت کسی نے اپنے لئے محفوظ رکھی وہ اُس کے لئے نقصان کا باعث بن گئی۔ 14 کیونکہ جب یہ دولت کسی مصیبت کے باعث تباہ ہو گئی اور آدمی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو اُس کے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا۔ 15 ماں کے پیٹ سے نکلتے وقت وہ ننگا تھا، اور اِسی طرح کوچ کر کے چلا بھی جائے گا۔ اُس کی محنت کا کوئی پھل نہیں ہو گا جسے وہ اپنے ساتھ لے جا سکے۔

16 یہ بھی بہت بُری بات ہے کہ جس طرح انسان آیا اُسی طرح کوچ کر کے چلا بھی جاتا ہے۔ اُسے کیا فائدہ ہوا ہے کہ اُس نے ہَوا کے لئے محنت مشقت کی ہو؟ 17 جیتے جی وہ ہر دن تاریکی میں کھانا کھاتے ہوئے گزارتا، زندگی بھر وہ بڑی رنجیدگی، بیماری اور غصے میں مبتلا رہتا ہے۔

18 تب مَیں نے جان لیا کہ انسان کے لئے اچھا اور مناسب ہے کہ وہ جتنے دن اللہ نے اُسے دیئے ہیں کھائے پیئے اور سورج تلے اپنی محنت مشقت کے پھل کا مزہ لے، کیونکہ یہی اُس کے نصیب میں ہے۔ 19 کیونکہ جب اللہ کسی شخص کو مال و متاع عطا کر کے اُسے اِس قابل بنائے کہ اُس کا مزہ لے سکے، اپنا نصیب قبول کر سکے اور محنت مشقت کے ساتھ ساتھ خوش بھی ہو سکے تو یہ اللہ کی بخشش ہے۔ 20 ایسے شخص کو زندگی کے دنوں پر غور و خوض کرنے کا کم ہی وقت ملتا ہے، کیونکہ اللہ اُسے دل میں خوشی دلا کر مصروف رکھتا ہے۔

6 مجھے سورج تلے ایک اَور بُری بات نظر آئی جو انسان کو اپنے بوجھ تلے دبائے رکھتی ہے۔

2 اللہ کسی آدمی کو مال و متاع اور عزت عطا کرتا ہے۔ غرض اُس کے پاس سب کچھ ہے جو اُس کا دل چاہے۔ لیکن اللہ اُسے اِن چیزوں سے لطف اُٹھانے نہیں دیتا بلکہ کوئی اجنبی اُس کا مزہ لیتا ہے۔ یہ باطل اور ایک بڑی مصیبت ہے۔ 3 ہو سکتا ہے کہ کسی آدمی کے سَو بچے پیدا ہوں اور وہ عمر رسیدہ بھی ہو جائے، لیکن خواہ وہ کتنا بوڑھا

کیوں نہ ہو جائے، اگر اپنی خوش حالی کا مزہ نہ لے سکے
اور آخرکار صحیح رسومات کے ساتھ دفنایا نہ جائے تو اِس کا
کیا فائدہ؟ مَیں کہتا ہوں کہ اُس کی نسبت ماں کے پیٹ
میں ضائع ہو گئے بچے کا حال بہتر ہے۔ 4 بےشک
ایسے بچے کا آنا بےمعنی ہے، اور وہ اندھیرے میں ہی
کوچ کر کے چلا جاتا بلکہ اُس کا نام تک اندھیرے میں
چھپا رہتا ہے۔ 5 لیکن گو اُس نے نہ کبھی سورج دیکھا،
نہ اُسے کبھی معلوم ہوا کہ ایسی چیز ہے تاہم اُسے مذکورہ
آدمی سے کہیں زیادہ آرام و سکون حاصل ہے۔ 6 اور اگر
وہ دو ہزار سال تک جیتا رہے، لیکن اپنی خوش حالی سے
لطف اندوز نہ ہو سکے تو کیا فائدہ ہے؟ سب کو تو ایک
ہی جگہ جانا ہے۔

7 انسان کی تمام محنت مشقت کا یہ مقصد ہے کہ
پیٹ بھر جائے، تو بھی اُس کی بھوک کبھی نہیں مٹتی۔
8 دانش مند کو کیا حاصل ہے جس کے باعث وہ احمق
سے برتر ہے؟ اِس کا کیا فائدہ ہے کہ غریب آدمی زندوں
کے ساتھ مناسب سلوک کرنے کا فن سیکھ لے؟ 9 دُور
دراز چیزوں کے آرزومند رہنے کی نسبت بہتر یہ ہے کہ
انسان اُن چیزوں سے لطف اُٹھائے جو آنکھوں کے
سامنے ہی ہیں۔ یہ بھی باطل اور ہَوا کو پکڑنے کے
برابر ہے۔

اللہ کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا

10 جو کچھ بھی پیش آتا ہے اُس کا نام پہلے ہی رکھا
گیا ہے، جو بھی انسان وجود میں آتا ہے وہ پہلے ہی
معلوم تھا۔ کوئی بھی انسان اُس کا مقابلہ نہیں کر
سکتا جو اُس سے طاقت ور ہے۔ 11 کیونکہ جتنی بھی
باتیں انسان کرے اُتنا ہی زیادہ معلوم ہو گا کہ باطل
ہیں۔ انسان کے لئے اِس کا کیا فائدہ؟
12 کس کو معلوم ہے کہ اُن تھوڑے اور بےکار
دنوں کے دوران جو سائے کی طرح گزر جاتے ہیں انسان
کے لئے کیا کچھ فائدہ مند ہے؟ کون اُسے بتا سکتا ہے کہ
اُس کے چلے جانے پر سورج تلے کیا کچھ پیش آئے گا؟

اچھا کیا ہے؟

7 اچھا نام خوشبو دار تیل سے اور موت کا دن
پیدائش کے دن سے بہتر ہے۔
2 ضیافت کرنے والوں کے گھر میں جانے کی نسبت
ماتم کرنے والوں کے گھر میں جانا بہتر ہے، کیونکہ
ہر انسان کا انجام موت ہی ہے۔ جو زندہ ہیں وہ اِس
بات پر خوب دھیان دیں۔ 3 دُکھ ہنسی سے بہتر ہے، اُترا
ہوا چہرہ دل کی بہتری کا باعث ہے۔ 4 دانش مند کا دل
ماتم کرنے والوں کے گھر میں ٹھہرتا جبکہ احمق کا دل عیش
و عشرت کرنے والوں کے گھر میں ٹک جاتا ہے۔
5 احمقوں کے گیت سننے کی نسبت دانش مند کی
جھڑکیوں پر دھیان دینا بہتر ہے۔ 6 احمق کے قہقہے دیگچی
تلے چٹخنے والے کانٹوں کی آگ کی مانند ہیں۔ یہ بھی
باطل ہی ہے۔
7 ناروا نفع دانش مند کو احمق بنا دیتا، رشوت دل کو بگاڑ
دیتی ہے۔
8 کسی معاملے کا انجام اُس کی ابتدا سے بہتر ہے، صبر
کرنا مغرور ہونے سے بہتر ہے۔
9 غصہ کرنے میں جلدی نہ کر، کیونکہ غصہ احمقوں کی
گود میں ہی آرام کرتا ہے۔
10 یہ نہ پوچھ کہ آج کی نسبت پرانا زمانہ بہتر کیوں
تھا، کیونکہ یہ حکمت کی بات نہیں۔

11 اگر حکمت کے علاوہ میراث میں ملکیت بھی مل جائے تو یہ اچھی بات ہے، یہ اُن کے لئے سود مند ہے جو سورج دیکھتے ہیں۔ 12 کیونکہ حکمت پیسوں کی طرح پناہ دیتی ہے، لیکن حکمت کا خاص فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کی جان بچائے رکھتی ہے۔

13 اللہ کے کام کا ملاحظہ کر۔ جو کچھ اُس نے پیچ دار بنایا کون اُسے سلجھا سکتا ہے؟

14 خوشی کے دن خوش ہو، لیکن مصیبت کے دن خیال رکھ کہ اللہ نے یہ دن بھی بنایا اور وہ بھی اِس لئے کہ انسان اپنے مستقبل کے بارے میں کچھ معلوم نہ کر سکے۔

انتہا پسندوں سے دریغ کر

15 اپنی عبث زندگی کے دوران مَیں نے دو باتیں دیکھی ہیں۔ ایک طرف راست باز اپنی راست بازی کے باوجود تباہ ہو جاتا جبکہ دوسری طرف بےدین اپنی بےدینی کے باوجود عمر رسیدہ ہو جاتا ہے۔ 16 نہ حد سے زیادہ راست بازی دکھا، نہ حد سے زیادہ دانش مندی۔ اپنے آپ کو تباہ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ 17 نہ حد سے زیادہ بےدینی، نہ حد سے زیادہ حماقت دکھا۔ مقررہ وقت سے پہلے مرنے کی کیا ضرورت ہے؟ 18 اچھا ہے کہ تُو یہ بات تھامے رکھے اور دوسری بھی نہ چھوڑے۔ جو اللہ کا خوف مانے وہ دونوں خطروں سے بچ نکلے گا۔

19 حکمت دانش مند کو شہر کے دس حکمرانوں سے زیادہ طاقت ور بنا دیتی ہے۔ 20 دنیا میں کوئی بھی انسان اِتنا راست باز نہیں کہ ہمیشہ اچھا کام کرے اور کبھی گناہ نہ کرے۔

21 لوگوں کی ہر بات پر دھیان نہ دے، ایسا نہ ہو کہ تُو نوکر کی لعنت بھی سن لے جو وہ تجھ پر کرتا ہے۔ 22 کیونکہ دل میں تُو جانتا ہے کہ تُو نے خود متعدد بار دوسروں پر لعنت بھیجی ہے۔

کون دانش مند ہے؟

23 حکمت کے ذریعے مَیں نے اِن تمام باتوں کی جانچ پڑتال کی۔ مَیں بولا، ”مَیں دانش مند بننا چاہتا ہوں،“ لیکن حکمت مجھ سے دُور رہی۔ 24 جو کچھ موجود ہے وہ دُور اور نہایت گہرا ہے۔ کون اُس کی تہہ تک پہنچ سکتا ہے؟ 25 چنانچہ مَیں رُخ بدل کر پورے دھیان سے اِس کی تحقیق و تفتیش کرنے لگا کہ حکمت اور مختلف باتوں کے صحیح نتائج کیا ہیں۔ نیز، مَیں بےدینی کی حماقت اور بےہودگی کی دیوانگی معلوم کرنا چاہتا تھا۔

26 مجھے معلوم ہوا کہ موت سے کہیں تلخ وہ عورت ہے جو پھندا ہے، جس کا دل جال اور ہاتھ زنجیریں ہیں۔ جو آدمی اللہ کو منظور ہو وہ بچ نکلے گا، لیکن گناہ گار اُس کے جال میں اُلجھ جائے گا۔

27 واعظ فرماتا ہے، ”یہ سب کچھ مجھے معلوم ہوا جب مَیں نے مختلف باتیں ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کیں تاکہ صحیح نتائج تک پہنچوں۔ 28 لیکن جسے مَیں ڈھونڈتا رہا وہ نہ ملا۔ ہزار افراد میں سے مجھے صرف ایک ہی دیانت دار مرد ملا، لیکن ایک بھی دیانت دار عورت نہیں۔[a]

29 مجھے صرف اِتنا ہی معلوم ہوا کہ گو اللہ نے انسانوں

[a] ’دیانت دار‘ اضافہ ہے تاکہ آیت کا جو غالباً مطلب ہے وہ صاف ہو جائے۔

کو دیانت دار بنایا، لیکن وہ کئی قسم کی چالاکیاں ڈھونڈ
نکالتے ہیں۔“

8 کون دانش مند کی مانند ہے؟ کون باتوں کی صحیح
تشریح کرنے کا علم رکھتا ہے؟ حکمت انسان کا
چہرہ روشن اور اُس کے منہ کا سخت انداز نرم کر دیتی ہے۔

حکمران کا اختیار

2 مَیں کہتا ہوں، بادشاہ کے حکم پر چل، کیونکہ تُو نے
اللہ کے سامنے حلف اُٹھایا ہے۔ 3 بادشاہ کے حضور سے
دُور ہونے میں جلد بازی نہ کر۔ کسی بُرے معاملے میں
مبتلا نہ ہو جا، کیونکہ اُسی کی مرضی چلتی ہے۔ 4 بادشاہ کے
فرمان کے پیچھے اُس کا اختیار ہے، اِس لئے کون اُس سے
پوچھے، ”تُو کیا کر رہا ہے؟“ 5 جو اُس کے حکم پر چلے
اُس کا کسی بُرے معاملے سے واسطہ نہیں پڑے گا،
کیونکہ دانش مند دل مناسب وقت اور انصاف کی راہ
جانتا ہے۔

6 کیونکہ ہر معاملے کے لئے مناسب وقت اور
انصاف کی راہ ہوتی ہے۔ لیکن مصیبت انسان کو دبائے
رکھتی ہے، 7 کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ مستقبل کیسا ہو گا۔
کوئی اُسے یہ نہیں بتا سکتا ہے۔ 8 کوئی بھی انسان ہَوا کو بند
رکھنے کے قابل نہیں۔[a] اِسی طرح کسی کو بھی اپنی موت
کا دن مقرر کرنے کا اختیار نہیں۔ یہ اُتنا یقینی ہے جتنا
یہ کہ فوجیوں کو جنگ کے دوران فارغ نہیں کیا جاتا اور
بےدینی بےدین کو نہیں بچاتی۔

9 مَیں نے یہ سب کچھ دیکھا جب پورے دل
سے اُن تمام باتوں پر دھیان دیا جو سورج تلے ہوتی
ہیں، جہاں اِس وقت ایک آدمی دوسرے کو نقصان
پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے۔

دنیا میں ناانصافی

10 پھر مَیں نے دیکھا کہ بےدینوں کو عزت کے
ساتھ دفنایا گیا۔ یہ لوگ مقدِس کے پاس آتے جاتے
تھے! لیکن جو راست باز تھے اُن کی یاد شہر میں مٹ
گئی۔ یہ بھی باطل ہی ہے۔

11 مجرموں کو جلدی سے سزا نہیں دی جاتی، اِس لئے
لوگوں کے دل بُرے کام کرنے کے منصوبوں سے بھر
جاتے ہیں۔ 12 گناہ گار سے سَو گناہ سرزد ہوتے ہیں،
تو بھی عمر رسیدہ ہو جاتا ہے۔

بےشک مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ خدا ترس لوگوں
کی خیر ہو گی، اُن کی جو اللہ کے چہرے سے ڈرتے
ہیں۔ 13 بےدین کی خیر نہیں ہو گی، کیونکہ وہ اللہ کا
خوف نہیں مانتا۔ اُس کی زندگی کے دن زیادہ نہیں بلکہ
سائے جیسے عارضی ہوں گے۔ 14 تو بھی ایک اَور بات
دنیا میں پیش آتی ہے جو باطل ہے، راست بازوں کو وہ
سزا ملتی ہے جو بےدینوں کو ملنی چاہئے، اور بےدینوں
کو وہ اجر ملتا ہے جو راست بازوں کو ملنا چاہئے۔ یہ دیکھ
کر مَیں بولا، ”یہ بھی باطل ہی ہے۔“

15 چنانچہ مَیں نے خوشی کی تعریف کی، کیونکہ سورج
تلے انسان کے لئے اِس سے بہتر کچھ نہیں ہے کہ
وہ کھائے پیئے اور خوش رہے۔ پھر محنت مشقت کرتے
وقت خوشی اُتنے ہی دن اُس کے ساتھ رہے گی جتنے اللہ
نے سورج تلے اُس کے لئے مقرر کئے ہیں۔

[a] ایک اَور ممکنہ ترجمہ: کوئی بھی انسان اپنی جان کو نکلنے سے نہیں روک سکتا۔

جو کچھ اللہ کرتا ہے وہ ناقابلِ فہم ہے

16 مَیں نے اپنی پوری ذہنی طاقت اِس پر لگائی کہ حکمت جان لوں اور زمین پر انسان کی محنتوں کا معائنہ کر لوں، ایسی محنتیں کہ اُسے دن رات نیند نہیں آتی۔ 17 تب مَیں نے اللہ کا سارا کام دیکھ کر جان لیا کہ انسان اُس تمام کام کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا جو سورج تلے ہوتا ہے۔ خواہ وہ اُس کی کتنی تحقیق کیوں نہ کرے تو بھی وہ تہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہو سکتا ہے کوئی دانش مند دعویٰ کرے، ”مجھے اِس کی پوری سمجھ آئی ہے،“ لیکن ایسا نہیں ہے، وہ تہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

9 اِن تمام باتوں پر مَیں نے دل سے غور کیا۔ اِن کے معائنے کے بعد مَیں نے نتیجہ نکالا کہ راست باز اور دانش مند اور جو کچھ وہ کریں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ خواہ محبت ہو خواہ نفرت، اِس کی بھی سمجھ انسان کو نہیں آتی، دونوں کی جڑیں اُس سے پہلے ماضی میں ہیں۔ 2 سب کے نصیب میں ایک ہی انجام ہے، راست باز اور بے دین کے، نیک اور بد کے، پاک اور ناپاک کے، قربانیاں پیش کرنے والے کے اور اُس کے جو کچھ نہیں پیش کرتا۔ اچھے شخص اور گناہ گار کا ایک ہی انجام ہے، حلف اُٹھانے والے اور اِس سے ڈر کر گریز کرنے والے کی ایک ہی منزل ہے۔

3 سورج تلے ہر کام کی یہی مصیبت ہے کہ ہر ایک کے نصیب میں ایک ہی انجام ہے۔ انسان کا ملاحظہ کر۔ اُس کا دل بُرائی سے بھرا رہتا بلکہ عمر بھر اُس کے دل میں بے ہودگی رہتی ہے۔ لیکن آخرکار اُسے مُردوں میں ہی جا ملنا ہے۔

4 جو اب تک زندوں میں شریک ہے اُسے اُمید ہے۔ کیونکہ زندہ کُتے کا حال مُردہ شیر سے بہتر ہے۔ 5 کم از کم جو زندہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہم مریں گے۔ لیکن مُردے کچھ نہیں جانتے، اُنہیں مزید کوئی اجر نہیں ملنا ہے۔ اُن کی یادیں بھی مٹ جاتی ہیں۔ 6 اُن کی محبت، نفرت اور غیرت سب کچھ بڑی دیر سے جاتی رہی ہے۔ اب وہ کبھی بھی اُن کاموں میں حصہ نہیں لیں گے جو سورج تلے ہوتے ہیں۔

زندگی کے مزے لے!

7 چنانچہ جا کر اپنا کھانا خوشی کے ساتھ کھا، اپنی مَے زندہ دلی سے پی، کیونکہ اللہ کافی دیر سے تیرے کاموں سے خوش ہے۔ 8 تیرے کپڑے ہر وقت سفید[a] ہوں، تیرا سر تیل سے محروم نہ رہے۔ 9 اپنے جیون ساتھی کے ساتھ جو تجھے پیارا ہے زندگی کے مزے لیتا رہ۔ سورج تلے کی باطل زندگی کے جتنے دن اللہ نے تجھے بخش دیئے ہیں اُنہیں اِسی طرح گزار! کیونکہ زندگی میں اور سورج تلے تیری محنت مشقت میں یہی کچھ تیرے نصیب میں ہے۔ 10 جس کام کو بھی ہاتھ لگائے اُسے پورے جوش و خروش سے کر، کیونکہ پاتال میں جہاں تُو جا رہا ہے نہ کوئی کام ہے، نہ منصوبہ، نہ علم اور نہ حکمت۔

دنیا میں حکمت کی قدر نہیں کی جاتی

11 مَیں نے سورج تلے مزید کچھ دیکھا۔ یقینی بات نہیں کہ مقابلے میں سب سے تیز دوڑنے والا جیت جائے، کہ جنگ میں پہلوان فتح پائے، کہ دانش مند کو خوراک حاصل ہو، کہ سمجھ دار کو دولت ملے یا کہ عالِم منظوری پائے۔ نہیں، سب کچھ موقع اور اتفاق پر منحصر

[a] یعنی خوشی منانے کے کپڑے۔

ہوتا ہے۔ 12 نیز، کوئی بھی انسان نہیں جانتا کہ مصیبت کا وقت کب اُس پر آئے گا۔ جس طرح مچھلیاں ظالم جال میں اُلجھ جاتی یا پرندے پھندے میں پھنس جاتے ہیں اُسی طرح انسان مصیبت میں پھنس جاتا ہے۔ مصیبت اچانک ہی اُس پر آ جاتی ہے۔

13 سورج تلے مَیں نے حکمت کی ایک اَور مثال دیکھی جو مجھے اہم لگی۔

14 کہیں کوئی چھوٹا شہر تھا جس میں تھوڑے سے افراد بستے تھے۔ ایک دن ایک طاقت ور بادشاہ اُس سے لڑنے آیا۔ اُس نے اُس کا محاصرہ کیا اور اِس مقصد سے اُس کے اردگرد بڑے بڑے بُرج کھڑے کئے۔ 15 شہر میں ایک آدمی رہتا تھا جو دانش مند البتہ غریب تھا۔ اِس شخص نے اپنی حکمت سے شہر کو بچا لیا۔ لیکن بعد میں کسی نے بھی غریب کو یاد نہ کیا۔ 16 یہ دیکھ کر مَیں بولا، ”حکمت طاقت سے بہتر ہے،“ لیکن غریب کی حکمت حقیر جانی جاتی ہے۔ کوئی بھی اُس کی باتوں پر دھیان نہیں دیتا۔ 17 دانش مند کی جو باتیں آرام سے سنی جائیں وہ احمقوں کے درمیان رہنے والے حکمران کے زور دار اعلانات سے کہیں بہتر ہیں۔ 18 حکمت جنگ کے ہتھیاروں سے بہتر ہے، لیکن ایک ہی گناہ گار بہت کچھ جو اچھا ہے تباہ کرتا ہے۔

مختلف ہدایات

10 مری ہوئی مکھیاں خوشبودار تیل خراب کرتی ہیں، اور حکمت اور عزت کی نسبت تھوڑی سی حماقت کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔

2 دانش مند کا دل صحیح راہ چن لیتا ہے جبکہ احمق کا دل غلط راہ پر آ جاتا ہے۔ 3 راستے پر چلتے وقت بھی احمق سمجھ سے خالی ہے، جس سے بھی ملے اُسے بتاتا ہے کہ وہ بےوقوف ہے۔[a]

4 اگر حکمران تجھ سے ناراض ہو جائے تو اپنی جگہ مت چھوڑ، کیونکہ پُرسکون رویہ بڑی بڑی غلطیاں دُور کر دیتا ہے۔

5 مجھے سورج تلے ایک ایسی بُری بات نظر آئی جو اکثر حکمرانوں سے سرزد ہوتی ہے۔ 6 احمق کو بڑے عُہدوں پر فائز کیا جاتا ہے جبکہ امیر چھوٹے عُہدوں پر ہی رہتے ہیں۔ 7 مَیں نے غلاموں کو گھوڑے پر سوار اور حکمرانوں کو غلاموں کی طرح پیدل چلتے دیکھا ہے۔

8 جو گڑھا کھودے وہ خود اُس میں گر سکتا ہے، جو دیوار گرا دے ہو سکتا ہے کہ سانپ اُسے ڈسے۔ 9 جو کان سے پتھر نکالے اُسے چوٹ لگ سکتی ہے، جو لکڑی چیر ڈالے وہ زخمی ہو جانے کے خطرے میں ہے۔

10 اگر کلہاڑی کُند ہو اور کوئی اُسے تیز نہ کرے تو زیادہ طاقت درکار ہے۔ لہٰذا حکمت کو صحیح طور سے عمل میں لا، تب ہی کامیابی حاصل ہو گی۔

11 اگر اِس سے پہلے کہ سپیرا سانپ پر قابو پائے وہ اُسے ڈسے تو پھر سپیرا ہونے کا کیا فائدہ؟

12 دانش مند اپنے منہ کی باتوں سے دوسروں کی مہربانی حاصل کرتا ہے، لیکن احمق کے اپنے ہی ہونٹ اُسے ہڑپ کر لیتے ہیں۔ 13 اُس کا بیان احمقانہ باتوں سے شروع اور خطرناک بےوقوفیوں سے ختم ہوتا ہے۔ 14 ایسا شخص باتیں کرنے سے باز نہیں آتا، گو انسان

[a] عبرانی ذو معنی ہے۔ دوسرا مطلب ’کہ مَیں بےوقوف ہوں‘ ہو سکتا ہے۔

مستقبل کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ کون اُسے بتا سکتا ہے کہ اُس کے بعد کیا کچھ ہو گا؟ 15 احمق کا کام اُسے تھکا دیتا ہے، اور وہ شہر کا راستہ بھی نہیں جانتا۔

16 اُس ملک پر افسوس جس کا بادشاہ بچہ ہے اور جس کے بزرگ صبح ہی ضیافت کرنے لگتے ہیں۔ 17 مبارک ہے وہ ملک جس کا بادشاہ شریف ہے اور جس کے بزرگ نشے میں دُھت نہیں رہتے بلکہ مناسب وقت پر اور نظم و ضبط کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔

18 جو سُست ہے اُس کے گھر کے شہتیر جھکنے لگتے ہیں، جس کے ہاتھ ڈھیلے ہیں اُس کی چھت سے پانی ٹپکنے لگتا ہے۔

19 ضیافت کرنے سے ہنسی خوشی اور مَے پینے سے زندہ دلی پیدا ہوتی ہے، لیکن پیسہ ہی سب کچھ مہیا کرتا ہے۔

20 خیالوں میں بھی بادشاہ پر لعنت نہ کر، اپنے سونے کے کمرے میں بھی امیر پر لعنت نہ بھیج، ایسا نہ ہو کہ کوئی پرندہ تیرے الفاظ لے کر اُس تک پہنچائے۔

محبت کا فائدہ

11 اپنی روٹی پانی پر پھینک کر جانے دے تو متعدد دنوں کے بعد وہ تجھے پھر مل جائے گی۔ 2 اپنی ملکیت سات بلکہ آٹھ مختلف کاموں میں لگا دے، کیونکہ تجھے کیا معلوم کہ ملک کس کس مصیبت سے دوچار ہو گا۔

3 اگر بادل پانی سے بھرے ہوں تو زمین پر بارش ضرور ہو گی۔ درخت جنوب یا شمال کی طرف گر جائے تو اُسی طرف پڑا رہے گا۔

4 جو ہر وقت ہَوا کا رُخ دیکھتا رہے وہ کبھی بیج نہیں بوئے گا۔ جو بادلوں کو تکتا رہے وہ کبھی فصل کی کٹائی نہیں کرے گا۔

5 جس طرح نہ تجھے ہَوا کے چکر معلوم ہیں، نہ یہ کہ ماں کے پیٹ میں بچہ کس طرح تشکیل پاتا ہے اُسی طرح تُو اللہ کا کام نہیں سمجھ سکتا، جو سب کچھ عمل میں لاتا ہے۔

6 صبح کے وقت اپنا بیج بو اور شام کو بھی کام میں لگا رہ، کیونکہ کیا معلوم کہ کس کام میں کامیابی ہو گی، اِس میں، اُس میں یا دونوں میں۔

اپنی جوانی سے لطف اندوز ہو

7 روشنی کتنی بھلی ہے، اور سورج آنکھوں کے لئے کتنا خوش گوار ہے۔ 8 جتنے بھی سال انسان زندہ رہے اُتنے سال وہ خوش باش رہے۔ ساتھ ساتھ اُسے یاد رہے کہ تاریک دن بھی آنے والے ہیں، اور کہ اُن کی بڑی تعداد ہو گی۔ جو کچھ آنے والا ہے وہ باطل ہی ہے۔

9 اے نوجوان، جب تک تُو جوان ہے خوش رہ اور جوانی کے مزے لیتا رہ۔ جو کچھ تیرا دل چاہے اور تیری آنکھوں کو پسند آئے وہ کر، لیکن یاد رہے کہ جو کچھ بھی تُو کرے اُس کا جواب اللہ تجھ سے طلب کرے گا۔ 10 چنانچہ اپنے دل سے رنجیدگی اور اپنے جسم سے دُکھ درد دُور رکھ، کیونکہ جوانی اور کالے بال دم بھر کے ہی ہیں۔

12 جوانی میں ہی اپنے خالق کو یاد رکھ، اِس سے پہلے کہ مصیبت کے دن آئیں، وہ سال قریب آئیں جن کے بارے میں تُو کہے گا، ”یہ مجھے پسند نہیں۔“ 2 اُسے یاد رکھ اِس سے پہلے کہ روشنی تیرے لئے ختم ہو جائے، سورج، چاند اور ستارے

اندھیرے ہو جائیں اور بارش کے بعد بادل لوٹ آئیں۔
3 اُسے یاد رکھ، اِس سے پہلے کہ گھر کے پہرے دار تھرتھرانے لگیں، طاقت ور آدمی کبُڑے ہو جائیں، گندم پیسنے والی نوکرانیاں کم ہونے کے باعث کام کرنا چھوڑ دیں اور کھڑکیوں میں سے دیکھنے والی خواتین دُھندلا جائیں۔
4 اُسے یاد رکھ، اِس سے پہلے کہ گلی میں پہنچانے والا دروازہ بند ہو جائے اور چکّی کی آواز آہستہ ہو جائے۔ جب چڑیاں چہچہانے لگیں گی تو تُو جاگ اُٹھے گا، لیکن تمام گیتوں کی آواز دبی سی سنائی دے گی۔ 5 اُسے یاد رکھ، اِس سے پہلے کہ تُو اونچی جگہوں اور گلیوں کے خطروں سے ڈرنے لگے۔ گو بادام کا پھول کھِل جائے، ٹڈی بوجھ تلے دب جائے اور کریر کا پھول پھوٹ نکلے، لیکن تُو کوچ کر کے اپنے ابدی گھر میں چلا جائے گا، اور ماتم کرنے والے گلیوں میں گھومتے پھریں گے۔
6 اللہ کو یاد رکھ، اِس سے پہلے کہ چاندی کا رسّا ٹوٹ جائے، سونے کا برتن ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے، چشمے کے پاس گھڑا پاش پاش ہو جائے اور کنوئیں کا پانی نکالنے والا پہیہ ٹوٹ کر اُس میں گر جائے۔ 7 تب تیری خاک دوبارہ اُس خاک میں مل جائے گی جس سے نکل آئی اور تیری روح اُس خدا کے پاس لوٹ جائے گی جس نے اُسے بخشا تھا۔
8 واعظ فرماتا ہے، ”باطل ہی باطل! سب کچھ باطل ہی باطل ہے!“

خاتمہ

9 دانش مند ہونے کے علاوہ واعظ قوم کو علم و عرفان کی تعلیم دیتا رہا۔ اُس نے متعدد امثال کو صحیح وزن دے کر اُن کی جانچ پڑتال کی اور اُنہیں ترتیب وار جمع کیا۔
10 واعظ کی کوشش تھی کہ مناسب الفاظ استعمال کرے اور دیانت داری سے سچی باتیں لکھے۔
11 دانش مندوں کے الفاظ آنکس کی مانند ہیں، ترتیب سے جمع شدہ امثال لکڑی میں مضبوطی سے ٹھونکی گئی کیلوں جیسی ہیں۔ یہ ایک ہی گلہ بان کی دی ہوئی ہیں۔
12 میرے بیٹے، اِس کے علاوہ خبردار رہ۔ کتابیں لکھنے کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو جائے گا، اور حد سے زیادہ کتب بینی سے جسم تھک جاتا ہے۔
13 آؤ، اختتام پر ہم تمام تعلیم کے خلاصے پر دھیان دیں۔ رب کا خوف مان اور اُس کے احکام کی پیروی کر۔ یہ ہر انسان کا فرض ہے۔ 14 کیونکہ اللہ ہر کام کو خواہ وہ چھپا ہی ہو، خواہ بُرا یا بھلا ہو عدالت میں لائے گا۔

غزلُ الغزلات

تُو میرا بادشاہ ہے

1 سلیمان کی غزلُ الغزلات۔
2 وہ مجھے اپنے منہ سے بوسے دے، کیونکہ تیری
محبت مَے سے کہیں زیادہ راحت بخش ہے۔

3 تیری عطر کی خوشبو کتنی من موہن ہے، تیرا نام
چھڑکا گیا مہک دار تیل ہی ہے۔ اِس لئے کنواریاں تجھے
پیار کرتی ہیں۔

4 آ، مجھے کھینچ کر اپنے ساتھ لے جا! آ، ہم دوڑ کر
چلے جائیں! بادشاہ مجھے اپنے کمروں میں لے جائے، اور
ہم باغ باغ ہو کر تیری خوشی منائیں۔ ہم مَے کی نسبت
تیرے پیار کی زیادہ تعریف کریں۔ مناسب ہے کہ لوگ
تجھ سے محبت کریں۔

مجھے حقیر نہ جانو

5 اے یروشلم کی بیٹیو، مَیں سیاہ فام لیکن من موہن
ہوں، مَیں قیدار کے خیموں جیسی، سلیمان کے خیموں
کے پردوں جیسی خوب صورت ہوں۔ 6 اِس لئے مجھے
حقیر نہ جانو کہ مَیں سیاہ فام ہوں، کہ میری جِلد دھوپ
سے جھُلس گئی ہے۔ میرے سگے بھائی مجھ سے ناراض
تھے، اِس لئے اُنہوں نے مجھے انگور کے باغوں کی دیکھ
بھال کرنے کی ذمہ داری دی، انگور کے اپنے ذاتی باغ کی
دیکھ بھال مَیں کر نہ سکی۔

تُو کہاں ہے؟

7 اے تُو جو میری جان کا پیارا ہے، مجھے بتا کہ
بھیڑ بکریاں کہاں چَرا رہا ہے؟ تُو اُنہیں دوپہر کے
وقت کہاں آرام کرنے بٹھاتا ہے؟ مَیں کیوں نقاب
پوش کی طرح تیرے ساتھیوں کے ریوڑوں کے پاس
ٹھہری رہوں؟

8 کیا تُو نہیں جانتی، تُو جو عورتوں میں سب سے
خوب صورت ہے؟ پھر گھر سے نکل کر کھوج لگا کہ
میری بھیڑ بکریاں کس طرف چلی گئی ہیں، اپنے میمنوں
کو گلہ بانوں کے خیموں کے پاس چَرا۔

تُو کتنی خوب صورت ہے

9 میری محبوبہ، مَیں تجھے کس چیز سے تشبیہ دوں؟ تُو فرعون کا شاندار رتھ کھینچنے والی گھوڑی ہے!
10 تیرے گال بالیوں سے کتنے آراستہ، تیری گردن موتی کے گلوبند سے کتنی دل فریب لگتی ہے۔
11 ہم تیرے لئے سونے کا ایسا ہار بنوا لیں گے جس میں چاندی کے موتی لگے ہوں گے۔

12 جتنی دیر بادشاہ ضیافت میں شریک تھا میرے بال چھڑ کی خوشبو چاروں طرف پھیلتی رہی۔
13 میرا محبوب گویا مُر کی ڈبیا ہے، جو میری چھاتیوں کے درمیان پڑی رہتی ہے۔
14 میرا محبوب میرے لئے مہندی کے پھولوں کا گچھا ہے، جو عین جدی کے انگور کے باغوں سے لایا گیا ہے۔

15 میری محبوبہ، تُو کتنی خوب صورت ہے، کتنی حسین! تیری آنکھیں کبوتر ہی ہیں۔

16 میرے محبوب، تُو کتنا خوب صورت ہے، کتنا دل رُبا! سایہ دار ہریالی ہمارا بستر 17 اور دیودار کے درخت ہمارے گھر کے شہتیر ہیں۔ جونیپر کے درخت تختوں کا کام دیتے ہیں۔

تُو لاثانی ہے

2 مَیں میدانِ شارون کا پھول اور وادیوں کی سوسن ہوں۔
2 لڑکیوں کے درمیان میری محبوبہ کانٹےدار پودوں میں سوسن کی مانند ہے۔

3 جوان آدمیوں میں میرا محبوب جنگل میں سیب کے درخت کی مانند ہے۔ مَیں اُس کے سائے میں بیٹھنے کی کتنی آرزومند ہوں، اُس کا پھل مجھے کتنا میٹھا لگتا ہے۔

مَیں عشق کے مارے بیمار ہو گئی ہوں

4 وہ مجھے مَے کدے[a] میں لایا ہے، میرے اوپر اُس کا جھنڈا محبت ہے۔
5 کشمش کی ٹکیوں سے مجھے تر و تازہ کرو، سیبوں سے مجھے تقویت دو، کیونکہ مَیں عشق کے مارے بیمار ہو گئی ہوں۔
6 اُس کا بایاں بازو میرے سر کے نیچے ہوتا اور دہنا بازو مجھے گلے لگاتا ہے۔
7 اے یروشلم کی بیٹیو، غزالوں اور کھلے میدان کی ہرنیوں کی قسم کھاؤ کہ جب تک محبت خود نہ چاہے تم اُسے نہ جگاؤ گی، نہ بیدار کرو گی۔

بہار آ گئی ہے

8 سنو، میرا محبوب آ رہا ہے۔ وہ دیکھو، وہ پہاڑوں پر پھلانگتا اور ٹیلوں پر سے اُچھلتا کودتا آ رہا ہے۔
9 میرا محبوب غزال یا جوان ہرن کی مانند ہے۔ اب وہ ہمارے گھر کی دیوار کے سامنے رُک کر کھڑکیوں میں سے جھانک رہا، جنگلے میں سے تک رہا ہے۔

[a] مَے کدے سے مراد غالباً محل کا وہ حصہ ہے جس میں بادشاہ ضیافت کرتا تھا۔

10 وہ مجھ سے کہتا ہے، ”اے میری خوب صورت
محبوبہ، اُٹھ کر میرے ساتھ چل!
11 دیکھ، سردیوں کا موسم گزر گیا ہے، بارشیں بھی ختم ہو
گئی ہیں۔
12 زمین سے پھول پھوٹ نکلے ہیں اور گیت کا وقت
آ گیا ہے، کبوتروں کی غوں غوں ہمارے ملک میں سنائی
دیتی ہے۔
13 انجیر کے درختوں پر پہلی فصل کا پھل پک رہا
ہے، اور انگور کی بیلوں کے پھول خوشبو پھیلا رہے ہیں۔
چنانچہ آ میری حسین محبوبہ، اُٹھ کر آ جا!
14 اے میری کبوتر، چٹان کی دراڑوں میں چھپی نہ رہ،
پہاڑی پتھروں میں پوشیدہ نہ رہ بلکہ مجھے اپنی شکل دکھا،
مجھے اپنی آواز سننے دے، کیونکہ تیری آواز شیریں، تیری
شکل خوب صورت ہے۔“

15 ہمارے لئے لومڑیوں کو پکڑ لو، اُن چھوٹی لومڑیوں
کو جو انگور کے باغوں کو تباہ کرتی ہیں۔ کیونکہ ہماری
بیلوں سے پھول پھوٹ نکلے ہیں۔

16 میرا محبوب میرا ہی ہے، اور مَیں اُسی کی ہوں، اُسی
کی جو سوسنوں میں چرتا ہے۔
17 اے میرے محبوب، اِس سے پہلے کہ شام کی ہَوا
چلے اور سائے لمبے ہو کر فرار ہو جائیں غزال یا جوان
ہرن کی طرح سنگلاخ پہاڑوں کا رُخ کر!

رات کو محبوب کی آرزو

3 رات کو جب مَیں بستر پر لیٹی تھی تو مَیں نے اُسے
ڈھونڈا جو میری جان کا پیارا ہے، مَیں نے اُسے
ڈھونڈا لیکن نہ پایا۔
2 مَیں بولی، ”اب مَیں اُٹھ کر شہر میں گھومتی، اُس
کی گلیوں اور چوکوں میں پھر کر اُسے تلاش کرتی ہوں
جو میری جان کا پیارا ہے۔“ مَیں ڈھونڈتی رہی لیکن
وہ نہ ملا۔
3 جو چوکیدار شہر میں گشت کرتے ہیں اُنہوں نے مجھے
دیکھا۔ مَیں نے پوچھا، ”کیا آپ نے اُسے دیکھا ہے جو
میری جان کا پیارا ہے؟“
4 آگے نکلتے ہی مجھے وہ مل گیا جو میری جان کا
پیارا ہے۔ مَیں نے اُسے پکڑ لیا۔ اب مَیں اُسے نہیں
چھوڑوں گی جب تک اُسے اپنی ماں کے گھر میں نہ لے
جاؤں، اُس کے کمرے میں نہ پہنچاؤں جس نے مجھے جنم
دیا تھا۔

5 اے یروشلم کی بیٹیو، غزالوں اور کھلے میدان کی
ہرنیوں کی قسم کھاؤ کہ جب تک محبت خود نہ چاہے تم
اُسے نہ جگاؤ گی، نہ بیدار کرو گی۔

دُولھا اپنے لوگوں کے ساتھ آتا ہے

6 یہ کون ہے جو دھوئیں کے ستون کی طرح سیدھا
ہمارے پاس چلا آ رہا ہے؟ اُس سے چاروں طرف مُر،
بخور اور تاجر کی تمام خوش بوئیں پھیل رہی ہیں۔
7 یہ تو سلیمان کی پالکی ہے جو اسرائیل کے 60
پہلوانوں سے گھری ہوئی ہے۔
8 سب تلوار سے لیس اور تجربہ کار فوجی ہیں۔ ہر
ایک نے اپنی تلوار کو رات کے ہول ناک خطروں کا
سامنا کرنے کے لئے تیار کر رکھا ہے۔
9 سلیمان بادشاہ نے خود یہ پالکی لبنان کے دیودار کی

لکڑی سے بنوائی۔
10 اُس نے اُس کے پائے چاندی سے، پشت سونے
سے، اور نشست ارغوانی رنگ کے کپڑے سے بنوائی۔
یروشلم کی بیٹیوں نے بڑے پیار سے اُس کا اندرونی حصہ
مرصّع کاری سے آراستہ کیا ہے۔

11 اے صیون کی بیٹیو، نکل آؤ اور سلیمان بادشاہ کو
دیکھو۔ اُس کے سر پر وہ تاج ہے جو اُس کی ماں نے اُس
کی شادی کے دن اُس کے سر پر پہنایا، اُس دن جب اُس
کا دل باغ باغ ہوا۔

تُو کتنی حسین ہے!

4 میری محبوبہ، تُو کتنی خوب صورت، کتنی حسین
ہے! نقاب کے پیچھے تیری آنکھوں کی جھلک
کبوتروں کی مانند ہے۔ تیرے بال اُن بکریوں کی مانند
ہیں جو اُچھلتی کودتی کوہِ جلعاد سے اُترتی ہیں۔
2 تیرے دانت ابھی ابھی کتری اور نہلائی ہوئی
بھیڑوں جیسے سفید ہیں۔ ہر دانت کا جڑواں ہے،
ایک بھی گم نہیں ہوا۔
3 تیرے ہونٹ قرمزی رنگ کا ڈورا ہیں، تیرا منہ کتنا
پیارا ہے۔ نقاب کے پیچھے تیرے گالوں کی جھلک انار
کے ٹکڑوں کی مانند دکھائی دیتی ہے۔
4 تیری گردن داؤد کے بُرج جیسی دل رُبا ہے۔ جس
طرح اِس گول اور مضبوط بُرج سے پہلوانوں کی ہزار
ڈھالیں لٹکی ہیں اُس طرح تیری گردن بھی زیورات سے
آراستہ ہے۔
5 تیری چھاتیاں سوسنوں میں چرنے والے غزال کے
جڑواں بچوں کی مانند ہیں۔

6 اِس سے پہلے کہ شام کی ہَوا چلے اور سائے لمبے
ہو کر فرار ہو جائیں مَیں مُر کے پہاڑ اور بخور کی پہاڑی
کے پاس چلوں گا۔
7 میری محبوبہ، تیرا حُسن کامل ہے، تجھ میں کوئی
نقص نہیں ہے۔

دُلھن کا جادو

8 آ میری دُلھن، لبنان سے میرے ساتھ آ! ہم کوہِ
امانہ کی چوٹی سے، سنیر اور حرمون کی چوٹیوں سے اُتریں،
شیروں کی ماندوں اور چیتوں کے پہاڑوں سے اُتریں۔

9 میری بہن، میری دُلھن، تُو نے میرا دل چُرا لیا ہے،
اپنی آنکھوں کی ایک ہی نظر سے، اپنے گلوبند کے ایک
ہی جوہر سے تُو نے میرا دل چُرا لیا ہے۔

10 میری بہن، میری دُلھن، تیری محبت کتنی من
موہن ہے! تیرا پیار مَے سے کہیں زیادہ پسندیدہ ہے۔
بلسان کی کوئی بھی خوشبو تیری مہک کا مقابلہ نہیں
کر سکتی۔

11 میری دُلھن، جس طرح شہد چھتے سے ٹپکتا ہے
اُسی طرح تیرے ہونٹوں سے مٹھاس ٹپکتی ہے۔ دودھ
اور شہد تیری زبان تلے رہتے ہیں۔ تیرے کپڑوں کی
خوشبو سونگھ کر لبنان کی خوشبو یاد آتی ہے۔

دُلھن نفیس باغ ہے

12 میری بہن، میری دُلھن، تُو ایک باغ ہے جس کی
چار دیواری کسی اَور کو اندر آنے نہیں دیتی، ایک بند کیا گیا

چشمہ جس پر مُہر لگی ہے۔
13 باغ میں انار کے درخت لگے ہیں جن پر لذیذ پھل پک رہا ہے۔ مہندی کے پودے بھی اُگ رہے ہیں۔
14 بال چھڑ، زعفران، خوشبو دار بید، دارچینی، بخور کی ہر قسم کا درخت، مُر، عود اور ہر قسم کا بلسان باغ میں پھلتا پھولتا ہے۔
15 تُو باغ کا اُبلتا چشمہ ہے، ایک ایسا منبع جس کا تازہ پانی لبنان سے بہہ کر آتا ہے۔

16 اے شمالی ہَوا، جاگ اُٹھ! اے جنوبی ہَوا، آ! میرے باغ میں سے گزر جا تاکہ وہاں سے چاروں طرف بلسان کی خوشبو پھیل جائے۔ میرا محبوب اپنے باغ میں آ کر اُس کے لذیذ پھلوں سے کھائے۔

5 میری بہن، میری دُلھن، اب مَیں اپنے باغ میں داخل ہو گیا ہوں۔ مَیں نے اپنا مُر اپنے بلسان سمیت چن لیا، اپنا چھتا شہد سمیت کھا لیا، اپنی مَے اپنے دودھ سمیت پی لی ہے۔ کھاؤ، میرے دوستو، کھاؤ اور پیو، محبت سے سرشار ہو جاؤ!

رات کو محبوب کی تلاش

2 مَیں سو رہی تھی، لیکن میرا دل بیدار رہا۔ سن! میرا محبوب دستک دے رہا ہے،

”اے میری بہن، میری ساتھی، میرے لئے دروازہ کھول دے! اے میری کبوتر، میری کامل ساتھی، میرا سر اوس سے تر ہو گیا ہے، میری زُلفیں رات کی شبنم سے بھیگ گئی ہیں۔“

3 ”مَیں اپنا لباس اُتار چکی ہوں، اب مَیں کس طرح اُسے دوبارہ پہن لوں؟ مَیں اپنے پاؤں دھو چکی ہوں، اب مَیں اُنہیں کس طرح دوبارہ مَیلا کروں؟“

4 میرے محبوب نے اپنا ہاتھ دیوار کے سوراخ میں سے اندر ڈال دیا۔ تب میرا دل تڑپ اُٹھا۔
5 مَیں اُٹھی تاکہ اپنے محبوب کے لئے دروازہ کھولوں۔ میرے ہاتھ مُر سے، میری اُنگلیاں مُر کی خوشبو سے ٹپک رہی تھیں جب مَیں کُنڈی کھولنے آئی۔
6 مَیں نے اپنے محبوب کے لئے دروازہ کھول دیا، لیکن وہ مُڑ کر چلا گیا تھا۔ مجھے سخت صدمہ ہوا۔ مَیں نے اُسے تلاش کیا لیکن نہ ملا۔ مَیں نے اُسے آواز دی، لیکن جواب نہ ملا۔
7 جو چوکیدار شہر میں گشت کرتے ہیں اُن سے میرا واسطہ پڑا، اُنہوں نے میری پٹائی کر کے مجھے زخمی کر دیا۔ فصیل کے چوکیداروں نے میری چادر بھی چھین لی۔
8 اے یروشلم کی بیٹیو، قسم کھاؤ کہ اگر میرا محبوب ملا تو اُسے اطلاع دو گی، مَیں محبت کے مارے بیمار ہو گئی ہوں۔
9 تُو جو عورتوں میں سب سے حسین ہے، ہمیں بتا، تیرے محبوب کی کیا خاصیت ہے جو دوسروں میں نہیں ہے؟ تیرا محبوب دوسروں سے کس طرح سبقت رکھتا ہے کہ تُو ہمیں ایسی قسم کھلانا چاہتی ہے؟
10 میرے محبوب کی جِلد گلابی اور سفید ہے۔ ہزاروں کے ساتھ اُس کا مقابلہ کرو تو اُس کا اعلیٰ کردار نمایاں طور پر نظر آئے گا۔
11 اُس کا سر خالص سونے کا ہے، اُس کے بال کھجور

کے پھول دار گچھوں[a] کی مانند اور کوّے کی طرح سیاہ ہیں۔
12 اُس کی آنکھیں ندیوں کے کنارے کے کبوتروں کی مانند ہیں، جو دودھ میں نہلائے اور کثرت کے پانی کے پاس بیٹھے ہیں۔
13 اُس کے گال بلسان کی کیاری کی مانند، اُس کے ہونٹ مُر سے ٹپکتے سوسن کے پھولوں جیسے ہیں۔
14 اُس کے بازو سونے کی سلاخیں ہیں جن میں پکھراج[b] جڑے ہوئے ہیں، اُس کا جسم ہاتھی دانت کا شاہکار ہے جس میں سنگِ لاجورد[c] کے پتھر لگے ہیں۔
15 اُس کی رانیں مرمر کے ستون ہیں جو خالص سونے کے پائیوں پر لگے ہیں۔ اُس کا حُلیہ لبنان اور دیودار کے درختوں جیسا عمدہ ہے۔
16 اُس کا منہ مٹھاس ہی ہے، غرض وہ ہر لحاظ سے پسندیدہ ہے۔

اے یروشلم کی بیٹیو، یہ ہے میرا محبوب، میرا دوست۔

6 اے تُو جو عورتوں میں سب سے خوب صورت ہے، تیرا محبوب کدھر چلا گیا ہے؟ اُس نے کون سی سمت اختیار کی تاکہ ہم تیرے ساتھ اُس کا کھوج لگائیں؟

2 میرا محبوب یہاں سے اُتر کر اپنے باغ میں چلا گیا ہے، وہ بلسان کی کیاریوں کے پاس گیا ہے تاکہ باغوں میں چَرے اور سوسن کے پھول چنے۔
3 مَیں اپنے محبوب کی ہی ہوں، اور وہ میرا ہی ہے، وہ جو سوسنوں میں چرتا ہے۔

تُو کتنی خوب صورت ہے

4 میری محبوبہ، تُو تِرضہ شہر جیسی حسین، یروشلم جیسی خوب صورت اور علَم بردار دستوں جیسی رُعب دار ہے۔

5 اپنی نظروں کو مجھ سے ہٹا لے، کیونکہ وہ مجھ میں اُلجھن پیدا کر رہی ہیں۔

تیرے بال اُن بکریوں کی مانند ہیں جو اُچھلتی کودتی کوہِ جِلعاد سے اُترتی ہیں۔
6 تیرے دانت ابھی ابھی نہلائی ہوئی بھیڑوں جیسے سفید ہیں۔ ہر دانت کا جُڑواں ہے، ایک بھی گم نہیں ہوا۔
7 نقاب کے پیچھے تیرے گالوں کی جھلک انار کے ٹکڑوں کی مانند دکھائی دیتی ہے۔

8 گو بادشاہ کی 60 بیویاں، 80 داشتائیں اور بے شمار کنواریاں ہوں 9 لیکن میری کبوتر، میری کامل ساتھی لاثانی ہے۔ وہ اپنی ماں کی واحد بیٹی ہے، جس نے اُسے جنم دیا اُس کی پاک لاڈلی ہے۔ بیٹیوں نے اُسے دیکھ کر اُسے مبارک کہا، رانیوں اور داشتاؤں نے اُس کی تعریف کی،
10 ”یہ کون ہے جو طلوعِ صبح کی طرح چمک اُٹھی، جو چاند جیسی خوب صورت، آفتاب جیسی پاک اور علَم بردار دستوں جیسی رُعب دار ہے؟“

[a] عبرانی لفظ کا مطلب مبہم سا ہے۔
[b] topas
[c] lapis lazuli

محبوبہ کے لئے آرزو

11 مَیں اخروٹ کے باغ میں اُتر آیا تاکہ وادی میں پھوٹنے والے پودوں کا معائنہ کروں۔ مَیں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا انگور کی کونپلیں نکل آئی یا انار کے پھول لگ گئے ہیں۔

12 لیکن چلتے چلتے نہ جانے کیا ہوا، میری آرزو نے مجھے میری شریف قوم کے رتھوں کے پاس پہنچایا۔

محبوبہ کی دل کشی

13 اے شولمیت، لوٹ آ، لوٹ آ! مُڑ کر لوٹ آ تاکہ ہم تجھ پر نظر کریں۔

تم شولمیت کو کیوں دیکھنا چاہتی ہو؟ ہم لشکر گاہ کا لوک ناچ دیکھنا چاہتی ہیں!

7 اے رئیس کی بیٹی، جوتوں میں چلنے کا تیرا انداز کتنا من موہن ہے! تیری خوش وضع رانیں ماہر کاری گر کے زیورات کی مانند ہیں۔

2 تیری ناف پیالہ ہے جو مَے سے کبھی نہیں محروم رہتی۔ تیرا جسم گندم کا ڈھیر ہے جس کا احاطہ سوسن کے پھولوں سے کیا گیا ہے۔

3 تیری چھاتیاں غزال کے جُڑواں بچوں کی مانند ہیں۔

4 تیری گردن ہاتھی دانت کا مینار، تیری آنکھیں حسبون شہر کے تالاب ہیں، وہ جو بت ربیم کے دروازے کے پاس ہیں۔ تیری ناک مینارِ لبنان کی مانند ہے جس کا منہ دمشق کی طرف ہے۔

5 تیرا سر کوہِ کرمل کی مانند ہے، تیرے کھلے بال ارغوان کی طرح قیمتی اور دل کش ہیں۔ بادشاہ تیری زُلفوں کی زنجیروں میں جکڑا رہتا ہے۔

محبوبہ کے لئے آرزو

6 اے خوشیوں سے لبریز محبت، تُو کتنی حسین ہے، کتنی دل رُبا!

7 تیرا قد و قامت کھجور کے درخت سا، تیری چھاتیاں انگور کے گچھوں جیسی ہیں۔

8 مَیں بولا، ”مَیں کھجور کے درخت پر چڑھ کر اُس کے پھول دار گچھوں[a] پر ہاتھ لگاؤں گا۔“ تیری چھاتیاں انگور کے گچھوں کی مانند ہوں، تیرے سانس کی خوشبو سیبوں کی خوشبو جیسی ہو۔

9 تیرا منہ بہترین مَے ہو، ایسی مَے جو سیدھی میرے محبوب کے منہ میں جا کر نرمی سے ہونٹوں اور دانتوں میں سے گزر جائے۔

محبوب کے لئے آرزو

10 مَیں اپنے محبوب کی ہی ہوں، اور وہ مجھے چاہتا ہے۔

11 آ، میرے محبوب، ہم شہر سے نکل کر دیہات میں رات گزاریں۔

12 آ، ہم صبح سویرے انگور کے باغوں میں جا کر معلوم کریں کہ کیا بیلوں سے کونپلیں نکل آئی ہیں اور پھول لگے ہیں، کہ کیا انار کے درخت کِھل رہے ہیں۔ وہاں مَیں تجھ پر اپنی محبت کا اظہار کروں گی۔

13 مردم گیاہ[b] کی خوشبو پھیل رہی، اور ہمارے

---

[a] عبرانی لفظ کا مطلب مبہم سا ہے۔

[b] ایک پودا جس کے بارے میں سوچا جاتا تھا کہ اُسے کھا کر بانجھ عورت بھی بچے کو جنم دے گی۔

دروازے پر ہر قسم کا لذیذ پھل ہے، نئی فصل کا بھی
اور گزری کا بھی۔ کیونکہ مَیں نے یہ چیزیں تیرے لئے،
اپنے محبوب کے لئے محفوظ رکھی ہیں۔

کاش ہم اکیلے ہوں

8 کاش تُو میرا سگا بھائی[a] ہوتا، تب اگر باہر تجھ
سے ملاقات ہوتی تو مَیں تجھے بوسہ دیتی اور کوئی
نہ ہوتا جو یہ دیکھ کر مجھے حقیر جانتا۔
2 مَیں تیری راہنمائی کر کے تجھے اپنی ماں کے گھر
میں لے جاتی، اُس کے گھر میں جس نے مجھے تعلیم
دی۔ وہاں مَیں تجھے مسالے دار مَے اور اپنے اناروں کا
رس پلاتی۔

3 اُس کا بایاں بازو میرے سر کے نیچے ہوتا اور دایاں
بازو مجھے گلے لگاتا ہے۔
4 اے یروشلم کی بیٹیو، قسم کھاؤ کہ جب تک محبت
خود نہ چاہے تم اُسے نہ جگاؤ گی، نہ بیدار کرو گی۔

محبوب کی آخری بات

5 یہ کون ہے جو اپنے محبوب کا سہارا لے کر ریگستان
سے چڑھی آ رہی ہے؟

سیب کے درخت تلے مَیں نے تجھے جگا دیا، وہاں
جہاں تیری ماں نے تجھے جنم دیا، جہاں اُس نے دردِ زہ
میں مبتلا ہو کر تجھے پیدا کیا۔

6 مجھے مُہر کی طرح اپنے دل پر، اپنے بازو پر لگائے
رکھ! کیونکہ محبت موت جیسی طاقت ور، اور اُس کی
سرگرمی پاتال جیسی بے لچک ہے۔ وہ دہکتی آگ، رب کا
بھڑکتا شعلہ ہے۔
7 پانی کا بڑا سیلاب بھی محبت کو بجھا نہیں سکتا، بڑے
دریا بھی اُسے بہا کر لے جا نہیں سکتے۔ اور اگر کوئی محبت
کو پانے کے لئے اپنے گھر کی تمام دولت پیش بھی کرے
تو بھی اُسے جواب میں حقیر ہی جانا جائے گا۔

محبوبہ کی آخری بات

8 ہماری چھوٹی بہن کی چھاتیاں نہیں ہیں۔ ہم
اپنی بہن کے لئے کیا کریں اگر کوئی اُس سے رشتہ
باندھنے آئے؟
9 اگر وہ دیوار ہو تو ہم اُس پر چاندی کا قلعہ بند انتظام
بنائیں گے۔ اگر وہ دروازہ ہو تو ہم اُسے دیودار کے تختے
سے محفوظ رکھیں گے۔

10 مَیں دیوار ہوں، اور میری چھاتیاں مضبوط مینار
ہیں۔ اب مَیں اُس کی نظر میں ایسی خاتون بن گئی ہوں
جسے سلامتی حاصل ہوئی ہے۔

سلیمان سے زیادہ دولت مند

11 بعل ہامون میں سلیمان کا انگور کا باغ تھا۔ اِس
باغ کو اُس نے پہرے داروں کے حوالے کر دیا۔
ہر ایک کو اُس کی فصل کے لئے چاندی کے ہزار سِکے
دینے تھے۔

12 لیکن میرا اپنا انگور کا باغ میرے سامنے ہی موجود

---

[a] لفظی ترجمہ: میرا بھائی ہوتا، جسے میری ماں نے دودھ پلایا ہوتا۔

ہے۔ اے سلیمان، چاندی کے ہزار سِکے تیرے لئے ہیں، اور 200 سِکے اُن کے لئے جو اُس کی فصل کی پہرا داری کرتے ہیں۔

مجھے ہی پکار

13 اے باغ میں بسنے والی، میرے ساتھی تیری آواز پر توجہ دے رہے ہیں۔ مجھے ہی اپنی آواز سننے دے۔

14 اے میرے محبوب، غزال یا جوان ہرن کی طرح بلسان کے پہاڑوں کی جانب بھاگ جا!